مزدوروں کی تعلیم
اور اس کے طریقے

41868

مزدوروں کی تعلیم اور اس کے طریقے

مزدوروں کی تعلیم کیلئے ایک کتابچہ

عالمی دفتر محنت

پوسٹ بکس نمبر ۱۰۴۷ - اسلام آباد،

طباعت کے جملہ حقوق برائے عالمی دفتر محنت، ۱۹۷۶ء
عالمی دفتر محنت کی مطبوعات کے جملہ حقوق یونیورسل کاپی رائٹ کنونشن کے پروٹوکول نمبر۲ کے تحت محفوظ ہیں۔ تاہم ان کے مختصر اقتباسات اجازت حاصل کئے بغیر بھی نقل کئے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کا حوالہ دیا جائے۔ ان کی اشاعت یا ترجمے کے لئے اجازت حاصل کرنے کی درخواست عالمی دفتر محنت کے شعبہ ادارت و تراجم ۱۲۱۱/سی۔ایچ، جینوا، ۲۲ سوئٹزرلینڈ کو ارسال کریں۔ عالمی دفتر محنت ایسی درخواستوں کو شکریے کے ساتھ وصول کرے گا۔

آئی ایس بی این ۹۲-۲-۱۹۵-۱۰۰/۴
اشاعت اوّل (انگریزی) ۱۹۷۶ء
(ترجمہ اشاعت اوّل ۱۹۷۶ء۔ از دفتر عالمی ادارہ محنت پوسٹ بکس ۱۰۴۷ اسلام آباد)

عالمی دفتر محنت کی مطبوعات میں جن عہدوں کا ذکر ہوا ہے۔ وہ اقوام متحدہ کے معمول کے مطابق ہیں۔ ان مطبوعات میں جو بھی مواد شامل کیا گیا ہے اس میں عالمی دفتر محنت کی جانب سے کسی بھی ایسی رائے کے اظہار کا مدعا نہیں ہے جس سے کسی بھی ملک یا علاقے یا اُن کے حکام کا تعلق ہو یا ان ، سرحدات کی حدبندی سے کوئی تعلق ہو۔ ان تمام خیالات کی ذمہ داری جو کہ دستخط شدہ مضامین، مقالات اور دیگر تحریروں میں ہوتے ہیں مصنفین کی اپنی ہوتی ہے اور ان تحریروں میں اظہار شدہ خیالات کی طباعت کا مطلب یہ نہیں کہ عالمی ادارہ محنت ان کی تائید کرتا ہے۔

عالمی ادارہ محنت کی مطبوعات بڑے بڑے کتب فروشوں سے یا بہت سے ملکوں میں ادارہ محنت کے مقامی دفاتر سے دستیاب ہیں یا براہ راست ع۔ ا۔ م مطبوعات، عالمی دفتر محنت سی۔ایچ ۱۲۱۱ جینوا ۲۲ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ان کا کیٹیلاگ یا نئی مطبوعات کی فہرست مندرجہ بالا پتے سے مفت ارسال کی جائے گی۔

فہرست موضوعات

تعارف

مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے مختلف پہلو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱
کتاب کے مقاصد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳

حصہ اول ۔ بنیادی قابل غور امور

۱۔ مقصد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹
تعلیم و تربیت حاصل کرنے والے مزدوروں کے مقاصد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹
مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے بنیادی مقاصد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰
بعض اہم مقاصد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۳
ذاتی مقاصد کی جگہ سماجی مقاصد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۴
۲۔ دائرہ کار ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۷
مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے چار پہلو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۷
(۱) بنیادی ہنر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰
(۲) فنی اور پیشہ ورانہ تربیت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۲
(۳) سماجی اور اقتصادی تعلیم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۳
(۴) ثقافتی اور سائنسی تعلیم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۴
نتیجہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶
خصوصی تربیت کے منصوبے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۷

۳ مندرجات ---------- ۳۳
مزدوروں کی تعلیم کے چار مقاصد ---------- ۳۳
چند نمونے کے پروگرام ---------- ۳۶
۴۔ اساتذہ ---------- ۵۱
مزدوروں کی تعلیم سے متعلق ایک اچھے ٹیوٹر (استاد) کی خوبیاں اور اہلیت ---------- ۵۲
ٹیوٹروں کی تربیت ---------- ۵۴
ایک نمونے کا ٹیوٹر۔ تربیتی پروگرام ---------- ۵۵
۵۔ منتظمین ---------- ۶۷
مزدوروں کی تعلیمی ڈائرکٹر کے فرائض ---------- ۶۸
پروگراموں کی قدر و قیمت کا اندازہ ---------- ۷۳
انتظامی امور اور تنظیم کے ذریعے امکانی امداد ---------- ۷۶
۶۔ بیرونی مدد ---------- ۸۱
سرکاری اور دوسری عوامی ایجنسیاں (کتب خانے، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے مربوط نظام وغیرہ) ---------- ۸۱
یونیورسٹیاں، فنی کالج اور اسکول ---------- ۸۴
مزدوروں کی تعلیمی انجمن ---------- ۸۸
دوسری رضاکار ایجنسیاں ---------- ۸۹
صنعتی اور تجارتی ادارے اور انجمنیں ---------- ۹۰
بین الاقوامی اور علاقائی تنظیمیں ---------- ۹۰
۷۔ طلبہ ---------- ۹۵
مزدور طلبہ کی خصوصیات ---------- ۹۵
رضاکار ---------- ۹۵
زندگی کا تجربہ ---------- ۹۶
طالب علمی کا تجربہ نہ ہونا ---------- ۹۷
مثالی طالب علم: اس کے انتخاب کے لئے رہنما خطوط ---------- ۱۰۲
مزدور طلبہ کی مخصوص قسمیں ---------- ۱۰۷
۸۔ وقت اور مقام ---------- ۱۰۹
امیدوار ---------- ۱۰۹
مزدوروں کے تعلیمی اجتماعات کے اوقات ---------- ۱۱۱
مزدوروں کے تعلیمی اجتماعات کے لئے جگہ ---------- ۱۱۶
تعلیمی گروہ کتنے بڑے ہونے چاہئیں ---------- ۱۱۹

مطابق تھے جن کے بارے میں عالمی محنت کانفرنس نے معیارات مقرر کئے ہیں (مزدوروں کی بابت قوانین سازی، مزدور، انتظامیہ تعلقات، حالات کار و زندگی، پیشہ ورانہ سلامتی وصحت وغیرہ)

لہٰذا یہ فطری بات ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کے پروگرام کو شروع سے ہی ان امور پر توجہ دینی چاہیئے تھی۔ تاہم یہ بات عالمی ادارہ محنت کے صحیح علم کے فروغ کی خاطر کارکنوں کی تعلیم کے زیادہ عمومی پہلوؤں پر توجہ دینے میں مانع نہیں ہوئی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لئے تنگ نظری کے ساتھ تشکیل شدہ تعلیم بالغاں کے پروگرام میں براہِ راست مدد دینا ناممکن ہے۔

عالمی ادارہ محنت کس طرح مدد فراہم کرتا ہے

تعلیم کارکنان کے شعبہ میں عالمی ادارہ محنت کی کارروائی کو پانچ بڑے عنوانات کے تحت یکجا کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ **مطالعہ کے مواد کی فراہمی**:۔ عالمی ادارہ محنت نے چھوٹے چھوٹے کتابچوں کا ایک سلسلہ شائع کیا ہے۔ جس میں اب اس جلد کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے پاس مزدوروں سے متعلق فلموں (بعض کو مختلف زبانوں میں منتقل کیا جا چکا ہے) اور فلم اسٹرپوں کی ایک بہت بڑی اور متنوع لائبریری موجود ہے۔ جنہیں وہ تعلیمی مقاصد کے لئے عاریتاً دیتی ہے۔ اس کے علاوہ ادارہ نے خود اپنی فلمیں اور فلم سٹرپ تیار کی ہیں۔ نیز فلپ چارٹ، پوسٹرز فلینل بورڈ کٹ آؤٹ اور دوسرا سامان بھی تیار کیا ہے۔

۲۔ **معلومات کی فراہمی واشاعت**:۔ عالمی ادارہ محنت تعلیم کارکنان کے بارے میں معلومات کے ضمن میں ایک معلوماتی ادارہ کا کام کرتا ہے۔ ادارہ ایسی معلومات کو مرتب کرتا ہے، حسبِ استدعا فراہم کرتا ہے یا تعلیم مزدوراں میں یا "بین الاقوامی لیبر ریویو" میں مضامین شائع کرتا ہے۔ جن میں سے بعض علیحدہ مطبوعہ صورت میں بھی فراہم کئے جاتے ہیں۔

۳۔ **جلسوں، مذاکروں اور کانفرنسوں کے لئے امداد**:۔ یہ امداد مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے۔ معین مقاصد (مثلاً تنظیمی مسائل کے حل)، یا شرکا کے اخراجات سفر ادا کرنے میں مدد حاصل کرنے کے لئے فنی یا مالی امداد کے بارے میں، جینوا میں اس کی اپنی عمارات کے احاطوں میں اجلاس کے کمروں کی اور عملہ سمیت دوسری سہولتوں کی بابت لیکچراروں یا اضافی سامان کی صورت میں کی جاتی ہے۔

۴۔ **مشاورتی خدمات**:۔ کسی کی انفرادی درخواست پر مشاورتی خدمات فراہم کرنے کے علاوہ عالمی ادارۂ محنت ۱۹۵۶ء سے مختلف ملکوں میں ماہرین کے وفود بھیجتا رہا ہے۔ یہ وفود مزدوروں

کی تعلیم کے منصوبوں کے مخفی امکانات اور کمزوریوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور بعض اوقات اساتذہ اور منتظمین کی تربیت کے ذریعے مدد کرتے ہیں ۔ ان وفود کے کاموں پر عالمی ادارہ محنت کے وہ علاقائی مشیر بھی اضافہ کرتے ہیں جو افریقہ، لاطینی امریکہ، ایشیا اور عرب ملکوں میں ادارہ کے دفاتر سے وابستہ ہیں ۔

۵ ۔ فیلو شپ :۔ عالمی ادارہ محنت کے تعلیم مزدوراں کے پروگرام میں بہت سے افراد کو فیلوشپ دینے کی بھی گنجائش موجود ہوتی ہے ۔ جو تین سے چھ ماہ کی مدتوں پر محیط ہوتی ہے ۔ یہ فیلو شپ ان لوگوں کے لئے ہوتی ہے ۔ جنہیں اس امر کا یقین ہوتا ہے کہ وہ اپنے جدید علم کو اپنے ملک میں تعلیم مزدوراں کو فروغ دینے میں بروئے کار لا سکیں گے ۔

حصّہ دوم ۔ طریقے اور تکنیک

۹۔ سن رسیدہ لوگ اور طریقۂ تعلیم ---------- ۱۲۹
کیا سن رسیدہ لوگ بھی سیکھ سکتے ہیں ---------- ۱۳۰
سیکھنا : معلومات کو جذب کرنے کا عمل ---------- ۱۳۱
سیکھنے، ذہن نشین کرنے اور بھول جانے کی شرح ---------- ۱۳۵
نئی معلومات اور نئے خیالات کو ذہن میں محفوظ رکھنا ---------- ۱۴۲
۱۰۔ طریقہ ہائے کار (ٹیکنیکس) ---------- ۱۵۳
(۱) بلا امداد ذاتی مطالعہ ---------- ۱۵۳
(۲) مراسلاتی کورس ---------- ۱۵۴
(۳) لیکچر ---------- ۱۵۶
(۴) مباحثہ ---------- ۱۶۰
مباحثے کے لیڈر کا رول ---------- ۱۶۰
مباحثے کے لیڈر کی خصوصیات ---------- ۱۶۱
(۵) لیکچروں اور مباحثوں کی مختلف نوعیتیں ---------- ۱۶۶
(۱) مؤثر لیکچر ---------- ۱۶۶
(۲) مباحثے کے چھوٹے گروپ ---------- ۱۶۷
(۳) بتدریج (یا متواتر) مباحثے ---------- ۱۶۸
(۴) مکالمے، مذاکرے، فہرست دار خطابات اور دانشوروں کی نشستیں ---------- ۱۷۰
(۵) عام مباحثے، فلسفیانہ مذاکرے اور بے تکلف گفتگو کی نشستیں ---------- ۱۷۰
(۶) مؤثر اجتماعی عمل ---------- ۱۷۱
۱۱۔ آلات اور لوازمات ---------- ۱۸۱
(۱) تحریری لوازمات ---------- ۱۸۲
عمومی ---------- ۱۸۲
مختلف قسموں کا تحریری مواد ---------- ۱۸۳
(۱) حرف شناسی کے لئے درسی قاعدے ---------- ۱۸۳
(۲) نئے پڑھنے والوں کے لئے چھوٹی چھوٹی کتابیں ---------- ۱۸۴
(۳) کتابچے اور پمفلٹ ---------- ۱۸۴
(۴) یونین اور مزدوروں کی تعلیم کے میگزین ---------- ۱۸۴

(۵) مطالعاتی کتابچے اور چھوٹے خلاصے ---- ۱۸۶

(۶) بنے بنائے مطالعاتی بستے (موڈولر سٹڈی کٹس) ---- ۱۸۶

(۷) پروگرام کے مطابق ہدایتی کتابچے ---- ۱۸۷

(۸) کتابیں ---- ۱۸۸

(۹) دیواری اخبار اور اطلاع ناموں کے بورڈ ---- ۱۸۹

تحری مواد کا استعمال ---- ۱۸۹

(۱) کیسے پڑھا جائے؟ ---- ۱۸۹

(۲) کیا پڑھا جائے؟ ---- ۱۹۰

تحریری مواد کی بابت مزدوروں کے معلمین کے تربیتی کورسوں میں عملی مشقیں ---- ۱۹۱

(۲) سمعی معاونین ---- ۱۹۲

عمومی ---- ۱۹۲

سمعی معاونین کی اقسام ---- ۱۹۳

(۱) ریڈیو ---- ۱۹۳

(۲) صدا بند اشیاء (ریکارڈ، ٹیپ وغیرہ) ---- ۱۹۵

ٹیپ ریکارڈ کرنے کے بارے میں مزدوروں کے معلمین کے تربیتی کورسوں کے لئے عملی مشقیں ---- ۱۹۷

(۳) پردۂ سیمیں پر نہ دکھائے جانے والے بصری معاونین ---- ۱۹۷

عمومی ---- ۱۹۷

پردۂ سیمیں پر نہ دکھائے جانے والے بصری معاونین کی اقسام ---- ۱۹۸

(۱) تختۂ سیاہ (یا چاک سے لکھے جانے والا تختہ جسے چاک بورڈ بھی کہیں گے، لکھائی کا تختہ وغیرہ) ---- ۱۹۸

(۲) مقناطیسی بورڈ، فلالینی بورڈ، پلاسٹی گراف، کومبی ریل ---- ۲۰۰

(۳) ترسیمات (پوسٹر، ڈایاگرام، گراف، نقشے، چارٹ، ساکن فلمیں یا تصویریں وغیرہ) ---- ۲۰۳

(۴) پلٹائے جانے والے چارٹ (فلپ (چٹکی میں پکڑنے والے) چارٹ، تہ بہ تہ تسلسل والے چارٹ، فلیش (جلدی سے گزر جانے والے) کارڈ، فلپ (چٹکی میں پکڑنے والے) کارڈ) ۲۰۵

پردۂ سیمیں کے علاوہ بصری معاونین کے ذریعے مزدوروں کے معلمین کے تربیتی نصابوں کی عملی تربیتی مشقیں ---- ۲۰۸

(۴) پردۂ سیمیں پر ساکت بصری معاونین ---- ۲۰۹

عمومی ---- ۲۰۹

پردۂ سیمیں پر دکھائے جانے والے ساکت بصری معاونین کی اقسام ---- ۲۱۰

(۱) سر سے اونچا پراجیکٹر ---- ۲۱۰

(۲) اپی سکوپ ---------- ۲۱۱
(۳) ڈیاسکوپ (فلمی فیتہ یا سلائیڈ دکھلانے والا پراجیکٹر) ---------- ۲۱۲
(۴) اپی ڈیاسکوپ ---------- ۲۱۴
(۵) پردۂ سیمیں پر دکھائے جانے والے متحرک بصری معاونین ---------- ۲۱۴
عمومی ---------- ۲۱۴
پردۂ سیمیں پر دکھائے جانے والے متحرک بصری معاونین کی قسمیں ---------- ۲۱۵
(۱) فلمیں ---------- ۲۱۵
(۲) ٹیلی ویژن ---------- ۲۲۰
(۳) سمعی بصری ٹیپ ریکارڈنگ ---------- ۲۲۱
پردۂ سیمیں پر استعمال ہونے والے ساکن اور متحرک بصری آلات کے متعلق مزدوروں کے معلمین کے تربیتی نصابوں کے لئے عملی مشقیں ---------- ۲۲۲
(۶) نمونے، نمائشیں اور سفری عجائب گھر ---------- ۲۲۳
(۷) گروہی کام کے آلات اور سرگرمیاں ---------- ۲۲۴
عمومی ---------- ۲۲۴
گروہی کام کے آلات کی اقسام اور سرگرمیاں ---------- ۲۲۴
(۱) کھیل اور گروہی مشقیں ---------- ۲۲۴
(۲) واقعاتی مطالعہ جات ---------- ۲۲۷
(۳) اداکاری ---------- ۲۲۸
(۴) سوانگ بھرنے کی مشقیں، اہم واقعات کا تجزیہ، ڈاک کی ٹرے والی مشقیں ---------- ۲۲۹
(۵) مظاہرہ اور عملی کام ---------- ۲۳۰
(۸) مطالعاتی دورے اور بیرونِ درکام (فیلڈ ورک) ---------- ۲۳۱
(۹) حقیقی مقاصد اور حقیقی زندگی ---------- ۲۳۴
گروہی کام کی سرگرمیوں، مطالعاتی دورون اور بیرونِ درکام کے بارے میں مزدوروں کی معلمین کے تربیتی کورسوں کے لئے عملی مشقیں ---------- ۲۳۵
(۱۰) التماس ---------- ۲۳۶

ضمیمہ جات

۱۔ مزید تجاویز و عملی مشقیں ---------- ۲۵۵
(۱) مرحلہ وار گروہی مباحثہ کس طرح منعقد کیا جائے ---------- ۲۵۵

(۲) "میں سمجھتا ہوں آپ نے یہ کہا کہ" کی مشق ---------- ۲۶۸
(۳) اس تمام کتابچہ کے بارے میں سوالات بحث ---------- ۲۷۰
۲۔ مزدوروں کی تعلیم کے بارے میں طریق و تکنیک پر مضامین کا انتخاب ---------- ۲۷۲
۳۔ عالمی ادارۂ محنت اور مزدوروں کی تعلیم ---------- ۲۷۴

تاکیدی چارٹ

۱۔ مزدوروں کی تعلیم کے چند پہلو ---------- ۲
۲۔ کیا یہ کتاب آپ کے لئے ہے ؟ ---------- ۶
۳۔ ٹریڈ یونین کی شاخ کے عہدیداروں کے لئے پروگرام ---------- ۳۱
۴۔ تین مرحلہ والے درجہ وار نصاب کا مجموعہ ---------- ۳۹
۵۔ ان میں مطالعاتی پروگراموں کے راہنما خطوط جن کا انتظام ہندوستان میں مزدوروں کی تعلیم کے مرکزی بورڈ نے کیا ---------- ۴۱
۶۔ مزدوروں کی تعلیم کے دو ایشیائی علاقائی مراکز کے نصابوں کا موازنہ ---------- ۴۳
۷۔ خصوصی نوعیت کے مزدور۔طلبہ کے لئے پروگرام کے مندرجات ---------- ۴۸
۸۔ مزدوروں کی تعلیم کے مثالی پروگرام کے مندرجات کے راہنما خطوط ---------- ۴۹
۹۔ مزدوروں کے متعلمین کے ایک ملے جلے گروہ کے لئے ایک ماہ کی تربیت کا پروگرام ---------- ۵۶
۱۰۔ ایک ملے جلے گروہ کے لئے ایک ماہ کے تربیتی نصاب میں زیر استعمال لائے گئے تعلیمی طریقوں کے اجزاء ---------- ۶۴
۱۱۔ مزدور اساتذہ کی موزونیت ---------- ۶۵
۱۲۔ مزدوروں کے تعلیمی ڈائرکٹر کے بعض فرائض ---------- ۷۱
۱۳۔ مزدوروں کی تعلیم کی پانچ انتظامی شکلیں ---------- ۷۷
۱۴۔ مختلف ایجنسیاں اور مزدوروں کی تعلیم میں ان کی امکانی امداد ---------- ۹۲
۱۵۔ مزدور۔طلبہ کی خصوصیات اور ان کے مضمرات ---------- ۱۰۱
۱۶۔ "مثالی" مزدور طالب علم ---------- ۱۰۳
۱۷۔ مزدور طلبہ کی قسمیں، ان کی خصوصی ضروریات اور ان کے مسائل ---------- ۱۰۴
۱۸۔ تعلیمی اجتماعات کب اور کہاں منعقد کئے جائیں ---------- ۱۱۳
۱۹۔ ایک دن کی مجلس کیسے منعقد کی جائے ---------- ۱۲۰
۲۰۔ مزدوروں کی تعلیم کے ایسے اجتماعات کے لئے جو مخصوص قسم کے مزدور طلبہ کے لئے ہوں، وقت مقام اور موضوعات تعلیم ---------- ۱۲۳
۲۱۔ تجربہ کا زینہ ---------- ۱۴۷

۲۲۔ تدریس اور مطالعے کے طریقے ---------- ۱۴۹
۲۳۔ مزدوروں کے تعلیمی طریقوں کی اوّلین لازمی شرائط ---------- ۱۵۰
۲۴۔ مباحثے کے فوائد ---------- ۱۶۴
۲۵۔ بامقصد مباحثے کی شرائط ---------- ۱۶۵
۲۶۔ مزدوروں کی تعلیم کے لئے مختلف طریقے ---------- ۱۷۵
۲۷۔ مزدوروں کے معلمین تحریری مواد کے متعلق کیا کہتے ہیں ---------- ۱۹۲
۲۸۔ تعلیمی مقاصد کے لئے کسی فلم شو کو کیسے استعمال کیا جائے ---------- ۲۱۹
۲۹۔ مزدوروں کی تعلیم کے لئے اوزار اور ساز و سامان ---------- ۲۳۷

خاکے

۱۔ فرد کی امنگوں سے سماجی مقصد کی طرف ---------- ۱۶
۲۔ تعلیم بالغاں کا مجموعی جائزہ اور اس کے لازمی اجزاء ---------- ۱۹
۳۔ تعلیم بالغاں کے عناصر کی ترتیب ---------- ۲۸
۴۔ مزدور کی تعلیم کے بڑے مقاصد اور اس کے مندرجات ---------- ۳۴
۵۔ مزدوروں کے تعلیمی پروگرام کے مقاصد پر زور ---------- ۳۵
۶۔ مزدوروں کی تعلیم کا خاکہ ایک ہرم کی شکل ہیں ---------- ۷۰
۷۔ مزدوروں کی تعلیم کا ایک تنظیمی ہرم : جرمن ٹریڈ یونین کی اتحادیہ (ڈی جی بی) کی سکیم ---------- ۷۲
۸۔ مزدور طلبہ کے متعلق معلمین کو نصیحت ---------- ۹۹
۹۔ معلومات کیسے حاصل کی جاتی ہیں ---------- ۱۳۲
۱۰۔ ابلاغ کے طریقے ---------- ۱۳۳
۱۱۔ سیکھنے کی شرح رفتار ---------- ۱۳۶
۱۲۔ سیکھنے کے میدان مرتفع ---------- ۱۳۷
۱۳۔ سبق کو اپنے الفاظ میں ادا کرنے کے عمل کا اور ضرورت سے زیادہ پڑھ جانے کا نقطۂ آغاز ---------- ۱۴۱
۱۴۔ سیکھنے اور بھولنے کے عمل کا نقطۂ آغاز ---------- ۱۴۱
۱۵۔ حافظہ اور سیکھنے کے طریقے ---------- ۱۴۳
۱۶۔ اعادہ بذریعہ تصاویر : لیکچر ---------- ۱۵۹
۱۷۔ گروپ مباحثے کا پہلا اجلاس ---------- ۱۶۳
۱۸۔ وہی گروپ جب ٹیوٹر نے ان کی حالت سدھار دی تھی ---------- ۱۶۳
۱۹۔ گروپ والے اہم طریقے اور ان میں شرکت کے اسلوب ---------- ۱۶۳
۲۰۔ علم حاصل کرنے کے بنیادی اصولوں کا مختصر تصویری اعادہ ---------- ۱۸۵

۲۱۔ فلالینی بورڈ پر علامتوں کے ایک سیٹ کے ذریعے بنایا ہوا "یونین کا ہاتھی" جس کو ہندوستان میں وضع کیا گیا ---------- ۲۰۱
۲۲۔ ایک مثالی تنظیمی چارٹ : عالمی ادارہ محنت کا تنظیمی ڈھانچہ ---------- ۲۰۶
۲۳۔ پلٹے جانے والے چارٹ کا استعمال ---------- ۲۰۷
۲۴۔ مربعے گننے کی مشق ---------- ۲۲۶
۲۵۔ مزدوروں کی تعلیم کے آلات اور سازو سامان کا باتصویر خلاصہ ---------- ۲۲۹

تعـــارف

عالمی ادارہ محنت کے زیر اہتمام جو لوگ مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے پروگرام میں شریک رہے ہیں ان کے تجربے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ افریقہ، ایشیا، لاطینی امریکہ اور مشرق وسطیٰ سے تعلق رکھنے والے ٹریڈ یونین لیڈر مزدوروں کو تعلیم و تربیت دینے کے پروگرام کی اہمیت اور قدر و قیمت کا احساس تو پورا پورا رکھتے ہیں۔ لیکن وہ اس پروگرام سے متعلق جدید طریقوں اور تکنیک کے بارے میں خاطر خواہ معلومات اور عملی تجربہ نہیں رکھتے۔ خود ان ٹریڈ یونین لیڈروں نے، خصوصاً ترقی پذیر ممالک کے فائدے کے لئے مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں ایک راہنما کتاب ترتیب دیئے جانے کی تجویز پیش کی اور یہ کتاب انہیں کی تجویز کا نتیجہ ہے۔

مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے مختلف پہلو :-

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی ایک طریقہ اپنانے کے فیصلے کی کچھ زیادہ وقعت نہیں ہوتی۔ کیوں کہ کسی ایک ملک میں بھی بالغ افراد کے دو مختلف گروپ یا دو اساتذہ ہر اعتبار سے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ہر کلاس دوسری کلاس سے مختلف ہوتی ہے اور ہر کلاس کے سامنے نئے نئے مسائل پیش آتے ہیں۔ اسی طرح ہر تعلیمی ماحول یا فضا منفرد نوعیت کی حامل ہوتی ہے اور اس میں خصوصی توجہ اور محتاط انداز سے کام لینا پڑتا ہے۔ اس صورت حال کا تقاضا یہ ہے کہ ہر ملک میں مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے لئے انتظامی امور، تنظیم اور پڑھائی کے طریقوں میں لچک ہونی چاہیئے۔ اور کوئی عام نوعیت کا مشورہ نہ دیا جائے۔

صورت حال میں اختلاف جب ایک ہی ملک میں اتنا ہو تو پھر یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ عالمی سطح پر مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے لئے کسی ایک طریقے کو اپنا لینا کتنا مشکل کام ہے۔ خصوصاً جب اختلافی نوعیت کے

پہلوؤں کے امکانات بھی زیادہ ہوں۔ جیسے مختلف ثقافت، عام تعلیم کی مختلف سطح، خواندگی کی شرح اور ہنرمندی کے بنیادی معیار میں فرق، مزدور تنظیموں کی مختلف تاریخ یا پس منظر، انسانی، مادی اور مالی وسائل کا گہرا فرق اور غیر ملکی ذرائع سے حاصل ہونے والی امداد کی شرح کا فرق ۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں کبھی تو کچھ افراد کے گروپ سے صرف بات چیت کرنی پڑتی ہے۔ یا یوں سمجھ لیجئے کہ شجر کاری کرنے والے کارکنوں کو تربیتی لیکچر دینا پڑتا ہے۔ اور کبھی ٹریڈ یونینوں کے عہدیداروں کو تین تین سال کا کورس کرانا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم و تربیت کا پروگرام کسی وقت صرف ایک فلم شو کی شکل اختیار کر سکتا ہے اور کبھی یہ مزدوروں کے کسی کالج میں دو برس کے کورس کی شکل اختیار کر لیتا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعلیم و تربیت کے پروگرام کے تحت مزدوروں کا بہت بڑا تربیتی جلسہ منعقد کیا جائے، اور کبھی خط و کتابت کے ذریعے کسی ایک طالب علم کو تربیت دی جائے۔ پھر یہ کہ اس پروگرام کی وساطت سے ان پڑھ لوگوں کو تعلیم دینا بھی ایک مقصد ہو سکتا ہے۔ جب کہ بعض اوقات اس کا مقصد اعلیٰ تربیت یافتہ افراد کی مزید تعلیم و تربیت ہوتا ہے۔ اس امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا کہ مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے پروگرام کا تعلق اس بات سے ہو جائے کہ ٹریڈ یونین کیسے قائم کی جائے یا یہ کہ جائزہ کے پیچیدہ مرحلے کے تحت کام کی اہمیت کا منصفانہ جائزہ کسی طرح لیا جائے۔ اس پروگرام کے زمرے میں معاوضے کے تنازعے حل کرنا اور محنت کاری کے بین الاقوامی اثرات کے علاوہ اجتماعی سودے کاری کی بنیادی معاشیات یا معاشی منصوبہ بندی اور سماجی ترقی میں ٹریڈ یونین کی سرگرمیوں کے بارے میں تمام سوالات بھی آ سکتے ہیں۔

مزدوروں کی تعلیم نہ صرف یہ کہ مختلف مقامات پر بڑی مختلف ہوتی ہے بلکہ کئی ممالک میں ہر سال اس میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ تعلیم و تربیت کے پروگرام سے استفادہ کرنے والوں کو مزدور، ملازمت کے ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت حاصل کرنے والے افراد یعنی مزدور۔ طلبہ (یہ ایک ایسی اصطلاح ہے، جس کا اس کتاب میں بار بار ذکر آیا ہے) زیر تربیت افراد یا کورس کے شرکاء کہا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے پروگرام کا ماحول اور طریقے متواتر تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

اس پس منظر سے واضح ہو جاتا ہے کہ اس پروگرام کی تمام تفصیلات اس راہنما کتاب میں نہیں سما سکتیں۔ اس کے علاوہ بیشتر صورتوں میں کوئی خاص معیار متعین نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے علاوہ نہ مقامی حالات کو مدِنظر رکھے بغیر خصوصی ضوابط طے کئے جا سکتے ہیں

اور نہ تنظیم اور پڑھائی کے کسی نمونے کو مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے پروگرام کے مختلف پہلوؤں کے لئے بطور مثال اپنایا جا سکتا ہے تاہم مختلف امکانات کا جائزہ لینے سے ہم مناسب طریق کار کا انتخاب ضرور کر سکتے ہیں۔

اپنے مختلف پہلوؤں اور خصوصی طریقوں کے باوجود یہ پروگرام تعلیم بالغاں کا ایک نہایت اہم حصّہ ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ پروگرام بعض صورتوں میں تعلیم بالغاں کے زمرے سے آگے نکل جاتا ہے خصوصی حالات میں یہ پروگرام تعلیم عام کرنے کی تحریکوں یا بنیادی تعلیم عام کرنے یا فنی پیشہ ورانہ اور ثقافتی تربیت کا حصہ بن سکتا ہے۔ تاہم عام طور پر اپنی مخصوص شکل میں اس پروگرام کا مقصد مزدوروں کو شعبہ محنت سے متعلق مسائل اور امور سے اچھی طرح شناسا کراتا ہے۔

قدرتی طور پر مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے پروگرام میں ٹریڈ یونین تحریک مزدوروں سے متعلق قانون سازی، صنعتی تعلقات، سوشل سیکیورٹی، تعاون، عملی معاشیات اور اقتصادی و سماجی جمہوریت جیسے مضمونوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں سماجی ذمہ داری کے سلسلے میں کام کے ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت کا حصول کسی مزدور کے لئے ثقافتی اعتبار سے زیادہ سہولتیں میسّر آنے پر فوقیت حاصل کر جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اقتصادی ترقی کی بڑھتی ہوئی رفتار، بڑی صنعتوں میں اضافہ، مزدوروں کی کھیتوں سے فیکٹریوں اور دیہاتوں سے شہروں میں منتقلی، الیکٹرانکس اور جدید ترین مشینری کے ذریعے ٹیکنالوجی کے شعبے میں بھرپور ترقی، نئے سماجی پیکر کا اُبھرنا اور نئے سماجی اداروں کا فروغ ایسی باتیں ہیں جن سے مزدوروں اور انتظامیہ کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ مزدور اور ٹریڈ یونینیں صرف اسی صورت میں اپنا نیا کردار اور ذمہ داریاں انجام دینے کے قابل ہو سکیں گی، جب وہ تعلیم و تربیّت کے پروگرام کے تحت اپنی صلاحیتیں بڑھائیں۔ کیوں کہ اس قسم کے پروگراموں کا مقصد مزدوروں کو ٹریڈ یونین سے متعلق بہتر کردار انجام دینے، بہتر شہری بننے، اور بین الاقوامی برادری کے بہتر رکن بننے کی تربیت دینا ہے۔ یہی وہ تعلیم و تربیت ہے جسے اس کتاب میں زیر بحث لایا گیا ہے۔

کتاب کے مقاصد :-

اس کتاب کا مقصد مزدوروں کی تعلیم و تربیت سے تعلق رکھنے والے اہم مسائل اور اس شعبے

میں رائج کردہ نئے طریقوں کا آسان انداز میں جائزہ پیش کرنا ہے۔ تعلیم و تربیت کے مقاصد پر بحث کرنے کے بعد ہم تعلیم و تربیت کے لئے اختیار کئے جانے والے ذرائع کی نشان دہی کریں گے۔ اس سلسلے میں بہت سے نظم و نسق کے اور تنظیمی طریقے، بے شمار فنی گرُ اور ایسے آلات کا تذکرہ کریں گے جن میں سے مزدور اپنے اپنے حالات کے مطابق تعلیم و تربیت کے کسی ایک طریقے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ ہم اس بات کی بھی کوشش کریں گے کہ مزدوروں کی مختلف اقسام اور مختلف مسائل کا تجزیہ پیش کر کے تعلیم و تربیت کے مناسب طریقے منتخب کرنے کے کام کو زیادہ سے زیادہ آسان بنا دیں۔

یہ بات ترقی پذیر ممالک خصوصاً افریقہ، ایشیا اور لاطینی امریکہ کے ممالک میں زیادہ سود مند ثابت ہوگی جہاں مزدوروں کی تعلیم و تربیت کی غیر معمولی اہمیت اور اس سلسلے میں کسی خاص طریقے کے انتخاب کی اہمیت کا احساس تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے۔ تاہم ترقی یافتہ ممالک میں مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دینے والے لوگ بھی ہمارے تجزیے سے استفادہ کر سکیں گے۔
ہمیں امید ہے کہ اس کتاب کی بدولت وہ لوگ بڑے اچھے اثرات قبول کریں گے جو اساتذہ، طلبہ، تنظیموں، بااثر شخصیات، ٹریڈ یونینوں، حکومت، یونیورسٹیوں، کالجوں، رضاکار تنظیموں یا مزدوروں کی تعلیمی انجمنوں کے نمائندوں کی حیثیت سے مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے پروگرام سے کسی نہ کسی انداز میں منسلک ہوتے ہیں۔ یقیناً اس کتاب کی مدد سے یہ لوگ مزدوروں کو منظم کرنے کے اپنے طریقوں اور اپنے مقاصد کو مدِنظر رکھتے ہوئے تعلیم و تربیت کے لئے بہترین طریقے وضع کر سکیں گے۔

ان مقاصد کی تکمیل کے لئے اس کتاب میں کئی موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ موضوعات یہ ہیں:۔

(ا) مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے کچھ بنیادی نظریات اور اصول جن میں یہ عنوان شامل ہے "کون پڑھتا اور سیکھتا ہے" اور "کیا پڑھا جانا چاہیئے"

(ب) نظم و نسق اور تنظیمی امور کے متعدد عملی مسائل جن میں یہ عنوان شامل ہیں "کون پڑھاتا ہے" "کون انتظام کرتا ہے"، "کون مدد دے سکتا ہے" اور "کب اور کیسے"

(ج) پڑھانے اور پڑھنے یا سکھانے اور سیکھنے کے متعدد مسائل جن میں یہ عنوان بھی شامل ہے "کیسے" (دوسرے حصے میں)

اس کے علاوہ ضمیموں میں غیر تجربہ کار اساتذہ کے لئے تجاویز اور مشقیں دی گئی ہیں۔ دوسرے نمبر پر

ان منتخب مضامین کی فہرست دی گئی ہے جو لیبر ایجوکیشن نامی بلیٹن میں آچکے ہیں۔ جنہیں علیحدہ سے اس کتاب کے ساتھ دوسری کتاب کی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔

ان مضامین کا مقصد تعلیم و تربیت میں کام آنے والے سہاروں (یعنی مزدوروں کی تعلیم کے لئے آلات اور سازو سامان) سے متعلق باب کو واضح کرنا ہے۔ تیسرے نمبر پر مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں عالمی ادارہ محنت کی کارکردگی کا خلاصہ اور اس کی طرف سے دی جانے والی امداد کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا انداز حد درجہ سادہ، واضح اور ٹھوس ہو گا۔ جہاں کہیں سمجھانے میں آسانی پیدا کرنے کے لئے نقشے، چارٹ یا شکلیں بنا نا ضروری ہوا وہاں ایسا ضرور کیا جائے گا، اسی طرح ضرورت پڑنے پر کسی ایک خاص پہلو کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے متعلقہ موضوع بار بار دہرایا جائے گا۔ خصوصی اہمیت کے نکات کو ترچھے، موٹے یا بڑے حروف میں لکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ پچھلے باب کی باتوں کو ذہن میں محفوظ کرانے کے لئے کئی جگہ "تاکیدی چارٹ" بھی دیئے گئے ہیں۔ ان چارٹوں میں اکثر ان باتوں کو ذرا مختلف زاویوں سے پیش کیا گیا ہے اور بعض مرتبہ متعلقہ موضوع کو اور واضح کرنے کے لئے ڈایاگرام بھی دیئے گئے ہیں۔

تاکیدی چارٹ نمبرا ـــــ مزدوروں کی تعلیم کے چند پہلو

مزدوروں کی تعلیم مختلف مقامات پر مختلف انداز رکھتی ہے ، اور اس میں وقفوں کے ساتھ تبدیلی آتی رہتی ہے۔ لیکن اس کے ہمیشہ کچھ مشترک خدوخال ہوتے ہیں۔
مزدوروں کی تعلیم خالصتاً مزدوروں کی ضروریات کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اور اس کی کامیابی کے لیئے مزدوروں اور ان کی انجمنوں کی حمایت لازمی ہوتی ہے۔
ابتدائی طور پر مزدوروں کی تعلیم کا مقصد محنت کے مسائل کے علاوہ سماجی اور اقتصادی مسائل سمجھانا ہونا چاہیئے۔ جن کا تعلق مزدوروں اور ان کی انجمنوں سے براہِ راست طور پر ہوتا ہے۔
مزدوروں کی تعلیم کی بدولت مزدوروں اور ان کے لیڈروں کو زیادہ صنعتی شہری اور سماجی ذمہ داریاں انجام دینے میں ضرور مدد ملنی چاہیئے۔

تاکیدی چارٹ نمبر۲ ـــــ کیا یہ کتاب آپ کے لئے ہے ؟

ہاں ـــ کیا آپ کسی ترقی پذیر ملک میں مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے پروگرام سے ٹیچر طالب علم یا منتظم کی حیثیت میں منسلک ہیں
یا ـــ کیا آپ کسی ترقی یافتہ ملک میں مزدوروں کی تعلیم و تربیت میں بہتری پیدا کرنا چاہتے ہیں اور کیا آپ سادگی کا احترام کرنے اور پڑھائی میں صحیح انتخاب کی اہلیت رکھتے ہیں۔
ـــ کیا آپ ناخواندگی ختم کرنے ، معاشرتی ترقی یا فنی پیشہ وارانہ یا ثقافتی تعلیم کی تحریک سے منسلک ہیں اور کیا آپ کے خیال میں یہ سب کچھ مزدوروں کی تعلیم و تربیت سے تعلق رکھتا ہے۔
ـــ کیا آپ کے خیال میں یہ کتاب ہر پہلو پر حاوی نہیں ہو سکتی اور یہ کہ صرف بنیادی نظریات اصولوں اور طریق کار کے اہم مسائل کا احاطہ ہی کر سکی ہے۔

۱

مقصد

اس باب میں ہم مزدوروں کو تعلیم و تربیت کی طرف رغبت دلانے کے موضوع کا مختصر سا جائزہ لے کر ان مقاصد کا زیادہ تفصیل سے جائزہ لیں گے جو مزدوروں کو تعلیم و تربیت دینے والے اساتذہ کے ذہن میں ہوتے ہیں۔ اس کے بعد اس امر پر غور کیا جائے گا کہ اپنے ذہن میں محفوظ مقاصد کے لئے یہ اساتذہ مزدوروں میں جوش اور ولولہ کیسے پیدا کریں گے۔ ایسا کرنا اس لئے ضروری ہے کیوں کہ ہم مقاصد کو یہ فیصلہ کرنے سے پہلے واضح کرنا چاہتے ہیں کہ مزدوروں کو کیا کچھ پڑھایا جائے اور اس سلسلے میں کیا طریقے اختیار کئے جائیں۔

ہوسکتا ہے کہ ہم یہ سوال کریں کہ مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے پروگرام میں شرکت کیوں ضروری ہے ہم یہ سوال تعلیم و تربیت حاصل کرنے والے مزدوروں، اساتذہ یا تعلیم و تربیت کا انتظام کرنے والے افراد سے پوچھ سکتے ہیں، اور بہت ممکن ہے کہ ان میں سے ہر کوئی مختلف جواب دے۔

تعلیم و تربیت حاصل کرنے والے مزدوروں کے مقاصد :-

چونکہ زیادہ تر مزدور رضاکارانہ طور پر تعلیم و تربیت حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم حاصل کرنے کے سلسلے میں انہیں رغبت دلانے کا عنصر عام طور پر ان کی "دلچسپی" ہوتا ہے لیکن "دلچسپی" بڑی ہی عام اصطلاح ہے۔ مقصد یہ کہ "دلچسپی" تو کئی وجوہ سے پیدا ہوسکتی ہے۔ اور اس بارے میں عام طور پر ہم صرف اندازہ ہی لگا سکتے ہیں۔ بعض طلبہ یا مزدور محض اس لئے تعلیم و تربیت کے پروگرام میں شریک ہوجاتے ہیں۔ کیوں کہ وہ اپنا شام کا وقت لوگوں میں مل بیٹھ کر گزارنا چاہتے ہیں یا کسی رہائشی مرکز میں ہفتے کا آخری حصہ خوشگوار ماحول میں بسر کرنا چاہتے ہیں یا پھر ماضی میں تعلیم کے مواقع نہ ملنے سے پیدا ہونے والی کمی کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض مزدور یا

طلبہ ساتھیوں سے یک جہتی کا مظاہرہ کرنے، ٹریڈ یونین کا عہدیدار بننے کی اہلیت پیدا کرنے یا مزدوروں کے مسائل کے کچھ رُخ سمجھنے کے لئے تعلیم و تربیت کے پروگرام میں شریک ہوجائیں۔ اگر اس پروگرام میں شرکت کی وجوہ جاننے کے لئے باقاعدہ تحقیقی کام کیا جائے تو بھی یہ بات یقین سے نہیں کہی جاسکے گی کہ تحقیق سے حاصل ہونے والے نتائج بالکل درست ہیں۔ کیوں کہ مزدوروں کو تربیت دینے والے افراد اپنے بنیادی مقاصد میں کچھ نہ کچھ تبدیلی ضرور کرتے ہیں۔ اگر مزدوروں کو تعلیم دینے کا مقصد محض یہ ہے کہ چند افراد کو مطمئن کردیا جائے یا ان کی عارضی یا غیر واضح خواہشات کی تکمیل کردی جائے تو تعلیم و تربیت کے پروگرام پر ٹریڈ یونینوں کے محدود وسائل سے پیسہ صرف کرنا اور یہ راہنما کتابچہ مرتب کرنا معقول سی بات ہوتی۔ ظاہر ہے کہ انفرادی مقاصد کی معاشرتی اہمیت ہی مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے پروگرام کے لئے صحیح جواز ہے۔

عام حالات میں یہ کہنا درست ہوگا کہ تعلیم و تربیت حاصل کرنے والے مزدور، جنہیں طلبہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ معاشرتی کردار انجام دینے کے لئے حصول علم میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تعلیمی پروگرام سے پہلی مرتبہ منسلک ہونے والے مزدوروں کے بارے میں یہ بات ہمیشہ درست نہیں ہوتی۔ مزدوروں کو تعلیم و تربیت دینے والے افراد کے کام کا ایک پہلو یہ ہوتا ہے کہ معاشرتی کردار انجام دینے کے لئے انفرادی اور ذاتی مقاصد کو وسعت دی جاتے۔ اگر کسی زیرِ تربیت فرد کی دلچسپی خالصتاً ذاتی معاملات پر مرکوز رہے تو اسے عام تعلیم بالغاں کا سلسلہ جاری رکھنے دینا چاہیئے۔ لیکن صرف اس فرد کے لئے وہ محدود وسائل صرف نہیں کئے جاسکتے جو مزدوروں کی اجتماعی تعلیم و تربیت کے رئے میسر ہوتے ہیں۔ تعلیم و تربیت کا پروگرام صرف ایسے افراد کے لئے ہوتا ہے جو بہت جلد اس کے بنیادی اور حقیقی مقاصد کی قدر جان لیتے ہیں اور پھر پہلے تو حصولِ علم کے ذریعے اور پھر حاصل کردہ علم کے ذریعے ان مقاصد کی تکمیل کے لئے کچھ نہ کچھ خدمات انجام دینے کو تیار رہتے ہیں۔

مزدُوروں کی تعلیم و تربیت کے بنیادی مقاصد :-

مزدوروں کو تعلیم و تربیت دینے کا مقصد مزدوروں میں ان کے مسائل کے بارے میں زیادہ سے زیادہ سوجھ بوجھ پیدا کرنا ہے۔ لہٰذا یہ مقصد بذاتِ خود کسی کام کی تکمیل نہیں بلکہ اس کی مدد سے کارکردگی کو سودمند بنایا جاسکتا ہے۔ بیشتر اوقات تعلیم کی بدولت عمل کی ضرورت اور پھر عمل یا کارکردگی

کی بہترین شکل واضح ہو جاتی ہے۔ تعلیمی پروگراموں کے سلسلے میں یہ حقیقت ہمیشہ مدنظر رکھی جانی چاہیئے کہ مزدوروں کو دی جانے والی تربیت یا تعلیم نہ صرف یہ کہ ورکشاپ، ورک کمیٹی اور ٹریڈ یونین کی کارکردگی میں کارآمد ہو سکتی ہے۔ بلکہ اس کا مقصد مقامی یا قومی معاملات بہتر طور پر طے کرنے میں مدد دینا بھی ہو سکتا ہے۔ کئی برس سے دنیا کے بہت سے حصّوں سے تعلق رکھنے والے مزدوروں میں ان بنیادی مقاصد کا شعور نمایاں طور پر دیکھنے میں آ رہا ہے۔ تقریباً تمام قومی، علاقائی اور بین الاقوامی ٹریڈ یونینوں نے اقتصادی اور معاشرتی ذمے داریوں کے بارے میں اپنے تمام ارکان کو تعلیم و تربیت دلانے کا عہد کر لیا ہے۔ اپریل ۱۹۷۵ء میں عالمی ادارہ محنت کے اس وقت کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل نے یہ کہا تھا، کہ :-

"اپنی روایتی ذمے داریوں کے علاوہ دورِ حاضر میں ٹریڈ یونین ازم کو ایسے ایسے پیچیدہ چیلنج کا سامنا ہے۔ جن کا ماضی میں کوئی وجود نہیں تھا۔"
ترقی کے منصوبے مرتب کرنے اور انہیں عملی جامہ پہنانے کے کام میں ٹریڈ یونینوں کی شرکت زیادہ معاشرتی اطمینان اور وسیع تر حقیقت پسندی پیدا کر سکتی ہے۔ یقیناً ہر سطح پر اعلیٰ تعلیم یافتہ ٹریڈ یونین لیڈر منصوبہ بندی کے کام میں بڑا ہی سُود مند اور منفرد انداز کا کردار انجام دے سکتے ہیں۔ کیوں کہ اس سلسلے میں ان کا کردار متعلقہ مشکل کے بارے میں اس صحیح اندازے پر مبنی ہو گا کہ لوگ کیا کچھ قبول کر لیں گے۔ اس کے علاوہ ان کا کردار تجربے، عقل و دانش اور واقعات کے پس منظر کو جانچ لینے کی صلاحیت پر بھی مبنی ہو گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس حد کو پوری طرح تسلیم کر چکے ہیں، جس حد تک کہ مزدوروں کو اتنی تعلیم و تربیت دینا ضروری ہے۔ جس کی بدولت وہ سیاسی استحکام، اقتصادی ترقی اور سماجی انصاف کے حصول کے لئے ایسے معاشرے میں زیادہ سے زیادہ ذمہ دارانہ کردار انجام دے سکیں۔ جس میں معاملات زیادہ اُلجھے ہوئے ہوتے ہیں اور جوش و ولولہ انگیز بھی ہوتا ہے[۱۵]۔"

---

۱۵ حوالہ۔ ولفریڈ جنکس۔ "آئندہ سالوں میں مزدوروں کی تعلیم" مجلہ لیبر ایجوکیشن (جنیوا۔ ع ا م) ۱۵ اپریل ۱۹۷۰ء، صفحات ۲ - ۷

جب ہم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مزدوروں کو تعلیم و تربیت دینا خود کسی مقصد کی تکمیل نہیں بلکہ سود مند کارکردگی کا ذریعہ ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس نظریے سے انحراف کر رہے ہیں جس میں "علم برائے علم" کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ہم تو صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ چونکہ فی الحال مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے پروگرام کے لئے بڑے محدود وسائل میسّر ہیں۔ لہٰذا یہ نظریہ اس پروگرام سے کچھ زیادہ مطابقت نہیں رکھتا۔ حقیقت یہ ہے کہ مزدوروں کی تعلیم و تربیت کو ہمیشہ ہی ایک طاقتور آلہ تصوّر کیا جاتا ہے۔

اس صورتِ حال میں کسی ثقافتی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ کیوں کہ یقیناً یہ دلیل دی جا سکتی ہے کہ اپنے وطن کے ادبی یا فنکارانہ خیالات جاننے والا شخص ایسے شخص کی نسبت زیادہ بہتر ٹریڈ یونین عہدیدار ثابت ہوگا جو ثقافتی پس منظر سے کچھ زیادہ آشنا نہ ہو۔ ایک بات جو بہرکیف لازمی ہے۔ وہ یہ کہ دونوں میں برابر کی صلاحیت ہونی چاہیئے اور ٹریڈ یونین چلانے کے سلسلے میں انہیں بنیادی موضوعات پر تربیت ضرور دی جانی چاہیئے۔ جن ممالک میں یہ امر یقینی ہوتا ہے، کہ کافی لوگ بنیادی مضمونوں یا موضوعات میں مہارت حاصل کر چکے ہیں۔ وہاں تعلیم و تربیت کے پروگرام میں ثقافتی رنگ پیدا کرنا ایک اچھا خیال ہوتا ہے۔ لیکن آغاز میں، بلکہ ترقی پذیر ممالک میں کافی لمبے عرصے تک مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے پروگرام میں کلاسیکی موسیقی یا کسی دوسرے مضمون کی نسبت ٹریڈ یونین ازم کو بہرطور فوقیت حاصل ہونی چاہیئے اس کے علاوہ پروگرام کے منتظمین کو اگر علم نجوم اور ٹریڈ یونین ازم کے کورسوں کے بعض تقاضے پورے کرنے کے سلسلے میں کسی ایک بات کا انتخاب کرنا پڑے تو انہیں پس و پیش سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ کیوں کہ سماجی عمل میں فوری طور پر حاصل ہونے والے نتائج فیصلہ کن اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

ان نکات پر اس لئے زور دیا گیا ہے کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ تعلیم و تربیت کے پروگرام کے منتظمین صنعتی ممالک میں شروع کئے گئے بعض ایسے تعلیمی پروگراموں میں شامل مضامین کی وسیع فہرست کی پیروی نہ کرنے کی صورت میں دقّت محسوس کریں۔ جن کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ان کے ذریعے زیر تربیت افراد کو نہ صرف یہ کہ ٹریڈ یونین ازم کی تربیت دی جاتی ہے بلکہ ان کی بطور مکمل انسان تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ فکر مند ہونے سے پہلے انہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ آیا تعلیم کے زیادہ تر ثقافتی پہلوؤں کی ذمہ داری حکومت یا یونیورسٹیوں پر عائد نہیں ہوتی اور

یہ کہ آیا وہ ترجیحی مضامین کے سسٹم پر عمل کرنے کے پابند نہیں۔ ایسی صورت حال میں بظاہر بہترین بات اچھائی کی دشمن ثابت ہو سکتی ہے اور تعلیمی مواقع زیادہ سے زیادہ افراد کی بجائے ایک چھوٹے سے طبقے تک محدود ہو جاتے ہیں۔

ایک مقولہ یہ ہے کہ "تعلیم کا اختتام اس پس منظر میں تلاش کیا جانا چاہیئے کہ کوئی فرد اپنے ماحول میں صحیح کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے سلسلے میں کتنا باصلاحیت ہو چکا ہے۔" اس مقولے کو مزدوروں کی تعلیم و تربیت سے منطبق کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ ہم لفظ ماحول کی جگہ حالاتِ کار یا "کام کرنے کے ماحول" کی اصطلاح استعمال کریں اور بشرطیکہ ہم "سماجی عمل کے ذریعے" کے الفاظ بھی اس مقولے میں بڑھالیں تاکہ یہ بات واضح کی جا سکے کہ اپنے حالات کار میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے سلسلے میں فرداً فرداً ہر مزدور کو باقی مزدوروں کے ایک ساتھی کی حیثیت سے کام کرنا چاہیئے

بعض اہم مقاصد :-

مزدوروں کے تعلیمی پروگرام مرتب کرنے والے اساتذہ کے ذہن میں فوری اہمیت کے یہ چار مقاصد ہوتے ہیں۔

(اول) طلبہ میں بنیادی ہنر کی تربیت کے ذریعے سماجی عمل اور آلات استعمال کرنے کی صلاحیت کو بہتر بنانا۔

(دوم) ٹریڈ یونین ازم میں دلچسپی بڑھانا، کیوں کہ اس طرح تعلیم و تربیت کے بنیادی مقاصد کو اجاگر کیا جا سکتا ہے۔

(سوم) قدرتی نتیجے کے طور پر مزدوروں کو ان کے مسائل اور مسائل کی سیاسی، سماجی اور اقتصادی پیچیدگیاں بہتر طور پر سمجھانا۔

(چہارم) ٹریڈ یونین سے تعلق رکھنے والے افراد (افسران اور دیگر کارپردازان) میں احساسِ ذمہ داری پیدا کرنا۔

ان چار بڑے مقاصد پر (دوسرے عام مقاصد پر بھی) مختلف حالتوں میں، مختلف انداز سے زور دیا جائے گا۔ اور اس طرح مزدوروں کے تعلیمی پروگرام میں شامل مضامین پر اثر پڑے گا۔

ذاتی مقاصد کی جگہ سماجی مقاصد :-

مزدوروں کو تعلیم و تربیت دینے والوں کے تین فرائض ہیں (۱) دلچسپی بڑھانا (۲) دلچسپی برقرار رکھنا اور (۳) دلچسپی کا دائرہ وسیع کرنا اور تعلیم و تربیت کے حصول کے لئے ترغیب کو جاندار بنانا۔ اس وقت اس تیسرے کام پر زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے انفرادی طور پر طلبہ کی حصول تعلیم سے دلچسپی اور رغبت۔ تعلیم و تربیت کے بنیادی مقاصد کے مطلوبہ معیار کو پورا نہیں کرتی۔

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ تعلیمی پروگرام میں حصہ لینے والے اکثر مزدوروں کی دلچسپی بہت معمولی یا خالصتاً ذاتی نوعیت کی ہوتی ہے لہذا "سود مند سماجی عمل" کے مقصد کی تکمیل کی رفتار بہت زیادہ سست ہوتی ہے۔

ہونا یہ چاہیئے کہ پروگرام کی منصوبہ بندی کے ذریعے تعلیمی پروگرام کے منتظمین، پروگرام مرتب کرنے والے افراد ذاتی رویّے کے ذریعے اور اساتذہ مضامین کے انتخاب کے ذریعے اور سکھانے کے طریقوں کی مدد سے طلبہ کو تعلیم کے زیادہ اہم تقاضوں سے روشناس کراتے ہوئے ذاتی مقاصد کے رجحان کو ختم کرائیں اور مزدور طلبہ میں اپنے حالات کار میں زیادہ فعال کردار انجام دینے کی صلاحیت پیدا کریں۔ یہی وہ خیالات ہیں جن کی بنیاد پر ایشیا میں ہونے والی ایک ٹریڈ یونین کانفرنس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ :

> " تعلیمی پروگرام کا مقصد مزدوروں میں اعتماد کی بحالی اور اپنی شخصیت کو زیادہ سے زیادہ باصلاحیت بنانا ہونا چاہیئے، کانفرنس کو یقین ہے کہ صرف تعلیم یافتہ باشعور اور خود اعتمادی رکھنے والے مزدور ہی آزادانہ اور جمہوری ٹریڈ یونین تحریک کو مستحکم بنا سکتے ہیں "

یقیناً یہ بات نہایت اہم ہے کہ مزدوروں میں ان کی تعلیمی ضروریات کا شعور پیدا کیا جائے اور یہ جاننے کی خواہش میں کہ وہ درحقیقت کس بات کے طالب ہیں، اُن کی مدد کی جانی چاہیئے۔ برطانیہ کی سب سے بڑی ٹریڈ یونین یعنی ٹرانسپورٹ اینڈ جنرل ورکرز یونین نے " اجتماعی

سودے کاری" اور" ورک سٹڈی" کے موضوع پر ۲۴ ہفتوں کے کئی کورس کرانے کی فضا پیدا کی۔ جن میں زیادہ تر وقت، ریاضی کی تربیت اور سلائیڈ رُول سکھانے میں صرف ہوتا تھا اضافی دلچسپی پیدا کرنے کے لئے کورسوں کے اختتام پر کامیاب طلبہ میں سرٹیفکیٹ تقسیم کئے گئے اور اس طرح سماجی عمل میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے سلسلے میں بیسیوں مزدور طلبہ کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

ہم یہ کہہ چکے ہیں کہ مزدوروں کو تعلیم دیتے وقت عملی تجربات کی زیادہ سے زیادہ مثالیں دی جانی چاہئیں۔ ہم اس باب میں جو کچھ سمجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں اسے خاکہ ۱ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

خاکہ نمبر۱- فرد کی امنگوں سے سماجی مقصد کی طرف

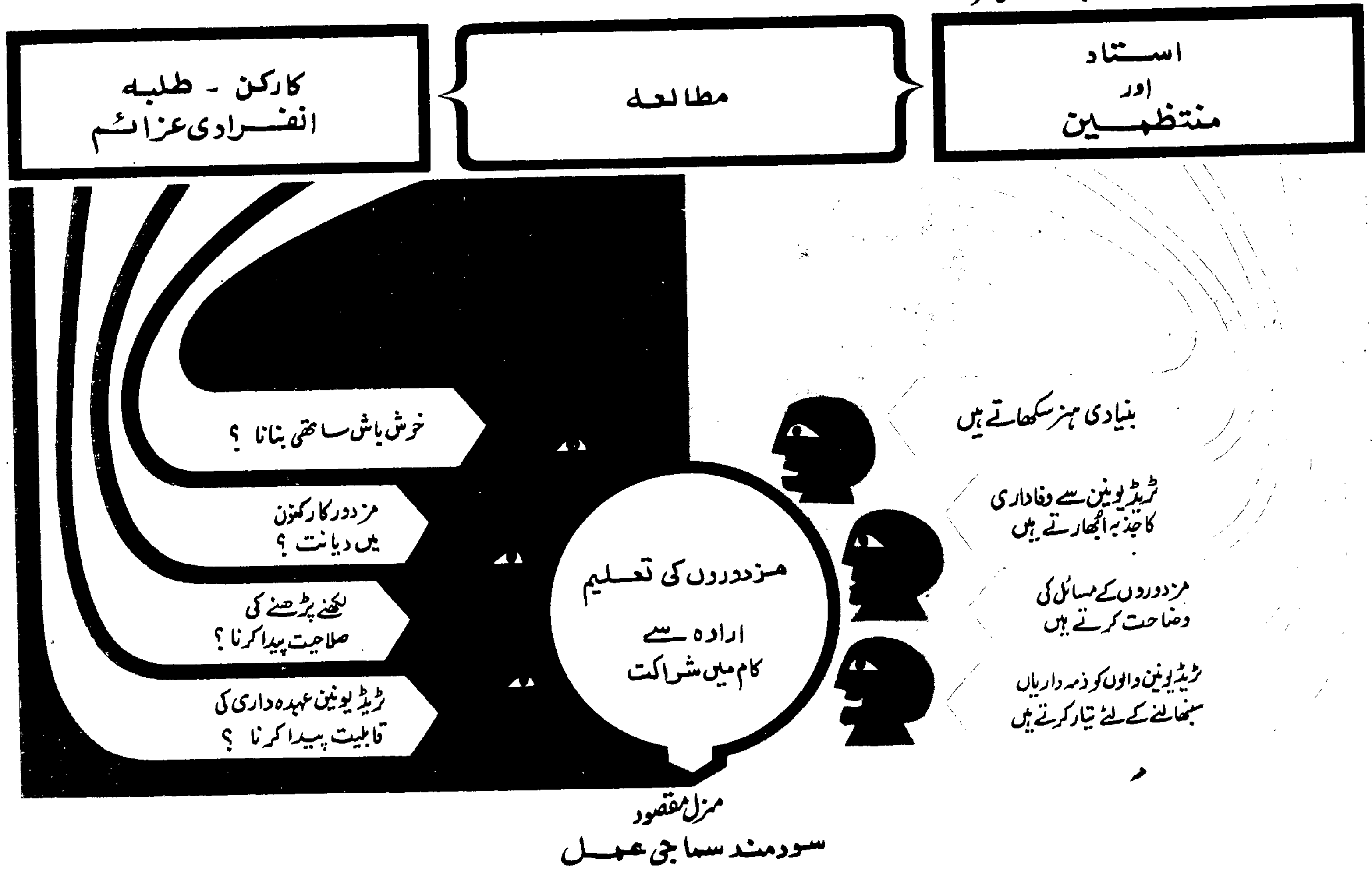

۲

دائرہ کار

اس کتابچے میں جب ہم مزدوروں کے تعلیمی پروگرام کے دائرہ کار کا ذکر کرتے ہیں، اس وقت ہمارا مطلب اس کی وسعت کو ظاہر کرنا اور مجموعی طور پر تعلیم بالغاں کے شعبے میں بیرونی خطوط واضح کرنا ہوتا ہے۔ دراصل اکثر اس پروگرام کے ممتاز پہلوؤں کو اور پروگرام کے دائرہ کار کو اس پروگرام کے حتمی مقصد سے منسلک کیا جاتا ہے، اور یہ حتمی مقصد مزدور طلبہ کی طرف سے سود مند سماجی عمل ہے۔ ۱۹۵۷ء کے دوران عالمی دفتر محنت میں بین الاقوامی ماہرین کے ایک اجلاس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ "تعلیم بالغاں کا اصل مقصد تو فرد کی حیثیت سے اور اس پورے معاشرے کے ایک رکن کی حیثیت سے مزدور کی عام معلومات میں اضافہ کرنا ہے۔ جب کہ مزدور کی تعلیم کی غرض وغایت یہ ہے کہ مزدور کو وہ مسائل اچھی طرح سمجھ لینے میں مدد دی جائے جن کا سامنا اسے اور اس کے ساتھیوں کو جدید معاشرے میں کرنا پڑتا ہے۔"

اگر ہماری کسوٹی یہ ہے کہ بنیادی مقصد مزدور طلبہ کی طرف سے سود مند سماجی عمل کی شکل میں حاصل ہو تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ایسے مضامین مثلاً لاطینی شاعری، چینی زبان کی خطاطی اور مصوری کا ذوق یا جدید طب، مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے دائرے میں نہیں آتے۔ تاہم کئی اور ایسے مضامین ضرور ہیں جن کے بارے میں یہ کہنا آسان نہیں کہ آیا وہ مزدوروں کی تعلیم کے لئے مناسب موضوع بنتے ہیں یا نہیں۔

مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے چار پہلو:۔

اوپر جس مسئلے کا ذکر کیا گیا ہے اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مزدوروں کی تعلیم اور تعلیم بالغاں کی مختلف اقسام ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو ہیں اور ان دونوں کو ایک دوسرے

سے جدا رکھنے کی حدود کے تعین میں دشواری ہوتی ہے۔ مزدوروں کی تعلیم دراصل تعلیم بالغاں کے پورے شعبے کا ایک حصہ تو ضرور ہے۔ لیکن اس حصہ میں تعلیم بالغاں کے تحت آنے والے تمام موضوعات کے اجزاء شامل ہو سکتے ہیں۔ ہم نے اس بات کو خاکہ ۲ کے ذریعے واضح کیا ہے۔ جس میں بڑے دائرے کے ذریعے تعلیم بالغاں کے پورے عمل کو ظاہر کیا گیا ہے۔ بڑا دائرہ چار قطعوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور یہ چار قطعے تعلیم بالغاں کے مرکزی پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ یعنی :-

۱۔ بنیادی ہنر
۲۔ فنی اور پیشہ ورانہ تربیت
۳۔ سماجی اور اقتصادی تعلیم
۴۔ ثقافتی اور سائنسی تعلیم

خاکہ اگلے صفحہ پر دیکھئے

خاکہ نمبر۲ ۔ تعلیم بالغاں کا مجموعی جائزہ اور اس کے لازمی اجزار

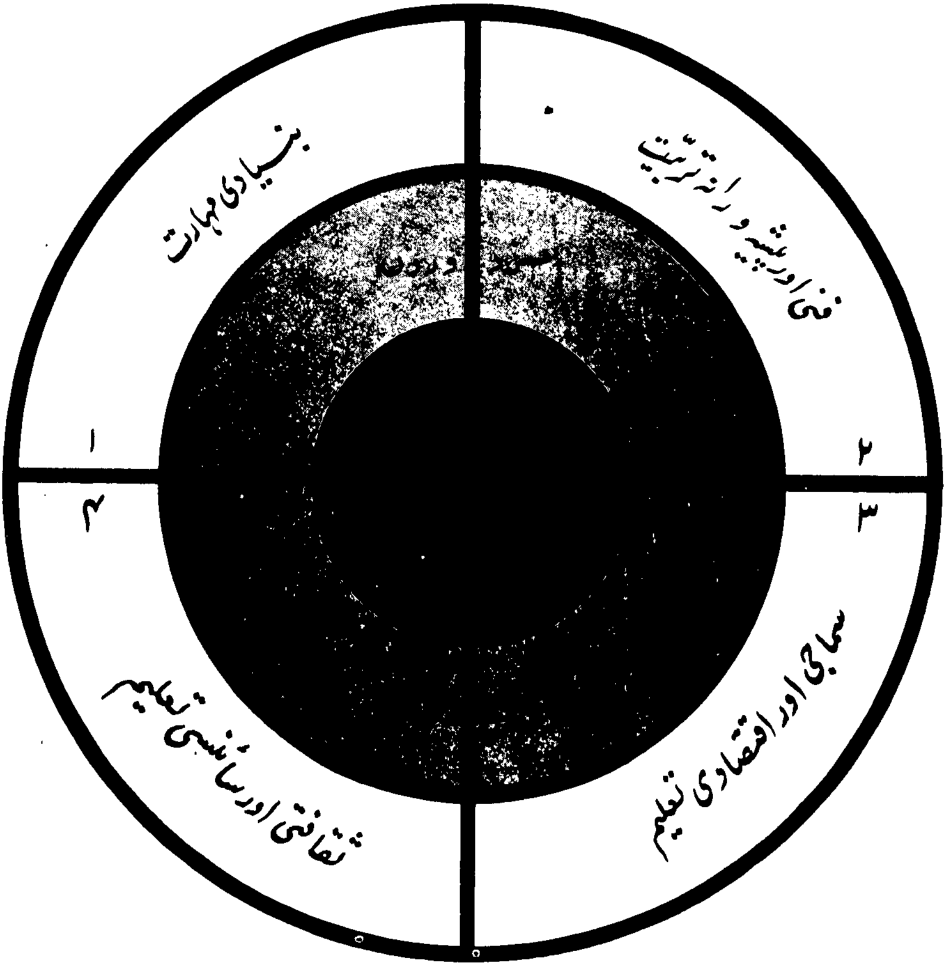

مزدوروں کی تعلیم دراصل تعلیم بالغاں کا ایک حصہ بلکہ نہایت ہی اہم حصہ ہے
مزدوروں کو تعلیم دینے والے افراد اور ٹریڈ یونین کے افسران کی تربیت
بھی مزدوروں کی تعلیم کا نہایت اہم حصہ ہے۔

تعلیم بالغاں کے اس پورے دائرے کے اندر ایک دوسرا بڑا دائرہ ہے جو مزدوروں کی تعلیم کو ظاہر کرتا ہے پھر اسی دائرے میں ایک چھوٹا دائرہ ہے جس سے ٹریڈ یونین کے افسران ، اور مزدوروں کو تعلیم دینے والوں کی تربیت کی اصل بنیاد ظاہر ہوتی ہے ۔

۱۔ بنیادی ہنر :۔

ہنر مندی کے اس عنصر کو دی جانیوالی نمایاں حیثیت کا انحصار زیادہ تر متعلقہ ملک میں سکولوں کے نظام پر ہوگا۔ کیوں کہ اس کا مقصد ابتدائی تعلیم کی کوتاہیوں کو دور کرنا ہے ۔ لیکن یہ ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ۱۹۵۰ء اور ۱۹۶۰ء کے درمیانی برسوں میں صنعتی اعتبار سے بہت زیادہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی لاکھوں بالغ ایسے تھے جنھوں نے کبھی سکول کی شکل تک نہیں دیکھی تھی ۔ جب کہ ایسے افراد کی تعداد بھی لاکھوں یا کروڑوں میں تھی ۔ جن کو کام کے لحاظ سے ان پڑھ کے زمرے میں رکھا جاتا تھا (ظاہر ہے کہ ضرورت اس امر کی تھی کہ انہیں پڑھنے لکھنے اور حساب وغیرہ کی مزید تعلیم دی جاتی) یہ حقیقت بھی مدِ نظر رکھی جانی چاہیئے کہ ٹریڈ یونین کے ایک فعال رکن کے لئے جو ہنر ، فن یا تعلیم ضروری ہوتی ہے ۔ مثلاً کسی اجلاس کا ایجنڈا کس طرح تیار کیا جائے ، اور اجلاس کا کامیاب انعقاد کس طرح ہو ۔ استدلال کے نکات کو فی الفور ذہن میں مجتمع کر کے انہیں اچھی طرح بیان کرنا ، ایسی باتیں ہیں جو عام طور پر پوری طرح سکول میں پڑھائی نہیں جاتیں ۔ لہٰذا جن ممالک میں بہترین تعلیم دی جاتی ہے ۔ وہاں بھی مزدوروں کے لئے بنیادی ہنر ، فن یا تعلیم کے انتظام کی ضرورت ہوگی ۔

جن ممالک میں ناخواندگی کا تناسب بہت زیادہ ہے ۔ وہاں یہ فیصلہ کرنا آسان نہیں ہوتا ، کہ مزدوروں کی تعلیم کے لئے میسر کتنے وسائل یا کتنے وقت کو خالصتاً تعلیمی پروگراموں کے لئے وقف کیا جائے ۔ سب سے پہلے تو تعلیم اور سماجی بہبود کی وزارتوں کو ایسے مسائل سے نمٹنا چاہیئے ۔ اور بہت سے لوگوں کا خیال یہ ہے کہ اس سلسلے میں مزدوروں کی تعلیم سے متعلق اداروں کا کردار اس حد تک محدود رہنا چاہیئے کہ تعلیم بالغاں کے لئے زیادہ سے زیادہ کلاسیں شروع کرانے کے لئے عوام کی طرف سے ڈالے جانے والے دباؤ کو بڑھایا جائے اور بہتر تعلیم دی جائے ۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ تعلیم بالغاں کے فروغ اور بہتر تعلیم کا انتظام کرنے کے لئے امدادی رقوم کی توقع کی

جاسکتی ہے لہٰذا مزدوروں کی تعلیم کے لئے میسّر نہایت محدود وسائل ایسی ضروری سرگرمیوں کے لئے مختص کر دیئے جانے چاہئیں جن کے لئے لوگوں سے امدادی رقم ملنے کی توقع بہت کم ہوتی ہے۔ اس بات پر بھی زور دیا جاتا ہے کہ اَن پڑھ لوگ مزدوروں کے تعلیمی پروگرام میں شامل مضامین با مقصد انداز میں پڑھ سکتے ہیں۔ لہٰذا جب تک وہ ایسا نہ کرلیں وسائل کو بنیادی تعلیم کی کلاسوں کے لئے منتقل کرنا ٹھیک نہیں ہوگا۔ یقیناً ناخواندہ افراد ٹریڈ یونین اور سماجی معاملات میں بہت زیادہ تیز ہوسکتے ہیں۔

اس موضوع کے بارے میں ٹریڈ یونینوں کے متعدد اجلاسوں کے شرکا نے مثبت جذبے کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا کہ عام کورسوں یا ٹریڈ یونینوں کے کورسوں میں شامل تقریباً تمام مضامین ناخواندہ افراد کے کورس میں شامل کئے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ ناخواندگی ختم کرنا حکومت کا کام ہے اور یہ کہ ٹریڈ یونینوں کو حکومت سے اس سلسلے میں عملی اقدامات کے لئے اصرار کرنا چاہیئے۔ لیکن اس شعبے میں ان پر بھی کچھ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جسے انجام دینے کے لئے ٹریڈ یونین کے ارکان میں خواندگی پھیلانے کے کام کو مزدوروں کی تعلیم و تربیت کا حصّہ تصوّر کیا جانا چاہیئے۔ یہ نقطۂ نگاہ خواندگی کی عام تحریک کے لئے بڑا صحیح ہے۔ خصوصاً وہاں جہاں خواندگی میں سماجی اور پیشہ ورانہ مقاصد بھی شامل ہوں۔ عام طور پر ناخواندگی ختم کرنے کے کام کا بڑا حصہ حکومتوں یا یونیسکو جیسے اداروں کے لئے چھوڑ دیا جانا چاہیئے جو تعلیم پھیلانے میں مدد دینے کے لئے اپنی جماعتیں بھیج سکتے ہیں۔ افریقہ، ایشیا اور لاطینی امریکہ میں کئی ٹریڈ یونینوں نے تعلیم عام کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ لیکن عام طور پر ٹریڈ یونین کے ایسے اقدامات سرکاری سطح پر تعلیم عام کرنے کے پروگراموں کا ایک جز وہی ثابت ہوسکتے ہیں۔

ایسا وقت بھی آسکتا ہے۔ جب مزدوروں کو تعلیم و تربیت دینے والوں کے لئے معاشرتی ترقی کے ایسے منصوبوں کی تکمیل میں تعاون کرنا دانشمندی ہوگی۔ جن کی بدولت طلبہ براہِ راست طور پر سماجی عمل میں شریک ہوجاتے ہیں اور جن کے تحت ایسا کام کیا جاتا ہے جو مزدوروں کی تعلیم کے مقصد سے گہری مطابقت رکھتا ہے۔ تاہم اکثر ایسے منصوبوں کے لئے مزدوروں کی تعلیم کے وسائل سے بڑا حصہ حاصل نہیں کیا جاسکے گا۔ کیوں کہ ایک تو یہ منصوبے محض مزدوروں کے لئے نہیں بلکہ پورے معاشرے کے لئے بنائے جاتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ان منصوبوں کے دائرے

میں مزدوروں کی تعلیم و تربیت سے تعلق رکھنے والے تمام مضامین نہیں آتے۔

عام اصول کے طور پر ہم مزدوروں کو تعلیم دینے والوں کو یہ مشورہ دیں گے کہ وہ ان بنیادی تعلیمی پہلوؤں پر توجہ مرکوز رکھیں۔ جن کی بدولت ٹریڈ یونینوں کو جلد از جلد فوائد پہنچ سکتے ہیں۔ غالباً صاف ستھری سوچ، عام حساب اور خیالات کو زبان سے اچھی طرح واضح کرنے کے ہنر کو خواندگی سے بھی زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

۲۔ فنی اور پیشہ ورانہ تربیت :۔

یہ بھی ایک ایسا شعبہ ہے جہاں بالکل جائز طور پر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ زیادہ تر بوجھ حکومتیں اٹھالیں گی۔ اس سلسلے میں آجروں سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔ تاہم یہ حقیقت اپنی جگہ موجود ہے کہ ٹریڈ یونینوں کو فنی اور پیشہ ورانہ تربیت کے منصوبوں کو مرتب کرنے اور انہیں عملی جامہ پہنانے کے کام میں شرکت کا موقع ملنا چاہیئے۔ اس قسم کے مواقع ایسے منصوبوں کی منتظم انجمنوں میں نمائندگی کے ذریعے مل جاتے ہیں۔ خصوصاً ٹریڈ یونینیں، پیشہ ورانہ تربیت کے منصوبوں میں سماجی اور مزدوروں کی تعلیم کے کچھ موضوعات شامل کرنے کی ضرورت کا احساس دلا سکتے ہیں۔ تاکہ مذکرہ منصوبوں کی بدولت مزدور کو نہ صرف یہ کہ پیداواری ذریعہ کے طور پر تربیت دی جاسکے۔ بلکہ اس میں ہر اعتبار سے زیادہ بہتر انسان کی خصوصیات پیدا کی جاسکیں۔

ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں طرح کے ملکوں میں بہت سی ٹریڈ یونینوں نے فنی" اور پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اگرچہ یہ سلسلہ محدود پیمانے پر ہوتا ہے تاہم ٹریڈ یونینیں، مزدوروں کی ضروریات کی بہتر انداز میں عکاسی کرسکتی ہیں اور تجربے اور تربیت کو مزدوروں کے اداروں میں بروئے کار لاسکتی ہیں۔

اکثر یوں بھی ہوتا ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کو ٹریڈ یونینوں کے عہدیداروں اور بعض ماہرین کی فنی اور پیشہ ورانہ تربیت تک محدود رکھا جاتا ہے اور اس کا مقصد ان کے عام معمول میں مدد دینا ہوتا ہے۔ تاکہ ٹریڈ یونینوں کے عہدیدار کام کے معیار کے تعین اور سمجھوتوں وغیرہ میں مزدوروں کے مفادات کا زیادہ بہتر طور پر دفاع کرسکیں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ کئی ممالک میں ٹریڈ یونینیں پیداواری صلاحیت کے بارے میں مثبت رویہ اختیار کر رہی ہیں اور مزدوروں کو ماہر بننے

کی تربیت دے رہی ہیں - اس مقصد کی تکمیل کے لئے امریکہ، برطانیہ اور یورپ کی ٹریڈ یونینیں تفصیلی پروگراموں پر کام کر رہی ہیں - جب کہ سوشلسٹ ممالک میں مزدوروں کے تعلیمی پروگرام میں فنی صلاحیت اجاگر کرنے کے موضوعات شامل کئے جاتے ہیں - مثلاً روس میں ٹریڈ یونین کمیٹیاں، منتخب ارکان کے لئے اقتصادی انتظام، لاگت کم کرنے اور کام کو منظم انداز میں کرنے کے طریقوں پر مشتمل کورس کراتی ہیں - تنزانیہ میں پیداواری صلاحیت کا قومی ادارہ مزدوروں کی تعلیم سے متعلق بیشتر فرائض انجام دیتا ہے ۔

۳ - سماجی اور اقتصادی تعلیم :-

سماجی اور اقتصادی تعلیم میں نہ صرف یہ کہ مزدوروں اور ٹریڈ یونینوں کے مخصوص پہلو یا ٹریڈ یونین سے متعلق ہنرمندی شامل ہوتی ہے - بلکہ اس میں معاشرے کے فرد کے عام مسائل سے تعلق رکھنے والے پہلو بھی شامل ہوتے ہیں - یہاں یہ بات عملاً ناممکن ہے کہ ایسے مضامین کے درمیان کوئی امتیاز برتا جاسکے جن کا تعلق انسان سے بحیثیت مزدور یا انسان سے بحیثیت شہری کے ہوتا ہے - جتنے زیادہ وسائل ہوں گے اتنے ہی زیادہ اس بات کے زیادہ مواقع پیدا ہونگے کہ ان مزدوروں کو بطور فرد اور شہری کے تعلیم دی جائے اگر وسائل کم ہوں گے تو خالصتاً ٹریڈ یونین سے تعلق رکھنے والے محدود موضوعات پر توجہ مرکوز کرنا ہوگی۔
یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کی بعض ایسی انجمنیں، جن کے قیام کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور جن کے وسائل نہایت قلیل ہیں، وسیع تر سماجی اور اقتصادی تعلیم میں گہری دلچسپی رکھتی ہیں۔ اور اس سلسلے میں بین الاقوامی پہلوؤں کی اہمیت پر زور دیتی ہیں - ایسا کرکے یہ انجمنیں ایسے ترقیاتی کام کی منصوبہ بندی یا مربوط اقتصادی منصوبوں میں ٹریڈ یونینوں کی شرکت میں دلچسپی ظاہر کر رہی ہیں۔ جن کا آغاز بعض علاقوں میں کیا جا چکا ہے ۔

ایک بار پھر مقامی حالات کی روشنی میں ترجیحات کا تعین ضرور کر لیا جانا چاہیئے ۔ عام ضوابط بس اسی حد تک مرتب کئے جا سکتے ہیں کہ

انتظامیہ اور حکومت میں مزدوروں کی شرکت یا اونچے درجے تک مزدوروں کے کنٹرول کی حوصلہ افزائی کرنے کی خواہش رکھنے والے ممالک کو اس بات کا پورا پورا خیال رکھنا ہوگا کہ مزدوروں کی تعلیم سے متعلق ان کے پروگراموں میں مضبوط سماجی عنصر موجود ہے ۔

اس سلسلے میں عالمی ادارہ محنت کے ڈائریکٹر جنرل کے وہ الفاظ دہرانا سودمند ہوگا۔ جو انہوں نے ۱۹۷۰ء میں کہے تھے۔ الفاظ یہ تھے :-

"ٹریڈ یونین کو اپنے دائرہ کار میں اپنے فوری نوعیت کے تقاضوں اور یقینی اقتصادی استحکام اور ولولہ انگیز اقتصادی ترقی کے ماحول میں ٹھوس سماجی ترقی کے لئے مضبوط بنیاد پیدا کرنے کے باہمی رشتے کو ضرور مدِنظر رکھنا چاہیئے۔ ٹریڈ یونین کو ایسی اقتصادی پالیسیوں میں ضرور مدد دینی چاہیئے۔ جن کے ذریعے معاوضوں، سماجی تحفظ، دوسرے فوائد اور افراطِ زر کے اثرات مٹانے جیسے پہلوؤں کو تحفظ ملتا ہے۔ اب ٹریڈ یونین ازم کو اقتصادی ترقی کے سنگین تر مسئلے اور تعمیر و ترقی جیسے معاملات سے پوری طرح منسلک کر لینا چاہیئے۔ جب تک اقتصادی اور سماجی پالیسی کو ایک ہی حیثیت میں فروغ نہیں ملتا اور جب تک سماجی مقاصد اقتصادی اقدامات کی بنیاد نہیں بنتے، اس وقت تک وہ عدم مساوات اور بے انصافی بڑھتی رہے گی جو معاشرے کی پُرامن ترقی کے لئے خطرہ ہے اور ظاہر ہے کہ اگر انسدادی تدابیر اختیار نہ کی گئیں تو یہ خطرہ معاشرے کی بنیادوں کو تباہ کر ڈالے گا۔"

مختصر یہ کہ مزدوروں کے ہر تعلیمی پروگرام میں سماجی اور اقتصادی تعلیم کا دائرہ کافی وسیع رہنا چاہیئے۔

۴۔ ثقافتی اور سائنسی تعلیم :-

مزدوروں کی تعلیم کی کئی مغربی انجمنیں، موسیقی، ادب اور فنون لطیفہ سے متعلق کلاسوں کا کافی عرصے

سے اہتمام کر رہی ہیں۔ اس قسم کی دلچسپی کی حوصلہ افزائی کئی سوشلسٹ ممالک کی ٹریڈ یونینیں اور حکومتیں بھی کرتی ہیں۔

کئی صنعتی ادارے بھی اہم سہولتیں فراہم کرتے ہیں۔ مثلاً فرانس کی رینالٹ فیکٹری نے مزدوروں کے لئے موسیقی سننے کے کلب، براس بینڈ، ریکارڈ لائبریری اور تھیٹر شو دکھانے کا انتظام کر رکھا ہے اور یہ سلسلہ کئی برس سے جاری ہے۔ جہاں تک ٹریڈ یونینوں کا تعلق ہے تو اس بارے میں امریکہ میں مزدوروں کی تعلیم کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں "مزدوروں کی تعلیم کا دائرہ کلاس روم سے باہر تک بڑھا کر اس میں کئی ثقافتی اور تفریحی سرگرمیوں کو شامل کر لیا گیا ہے۔ جن میں ڈرامہ ریڈیو پروگرام، موسیقی اور دیگر تفریحی پروگرام شامل ہیں۔" یہ سلسلہ ۱۹۳۹ء سے جاری ہے اور اس کی بدولت بہت سی ثقافتی سرگرمیاں شروع ہو چکی ہیں۔ مثال کے طور پر خواتین کے ملبوسات تیار کرنے والی انٹرنیشنل ورکرز یونین سنگ تراشی، پینٹنگ، موسیقی اور ڈرامے کی کلاسوں کا انتظام کرتی ہے۔ جب کہ یونائیٹڈ سٹیل ورکرز آف امریکہ موسم سرما کے دوران اپنے سکولوں میں مطالعے، آرٹ اور موسیقی کی سہولتیں فراہم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ مزدوروں کی یہ تنظیم پٹسبرگ سمفنی آرکسٹرا کے مفت پروگراموں کا انتظام کرتی ہے۔

مزدوروں کے تعلیمی پروگرام میں ثقافتی سرگرمیاں شامل کرنے کی ایک قابل ذکر مثال اسرائیل میں جنرل فیڈریشن آف لیبر کی طرف سے ہستادرت میں قائم کیا گیا ثقافتی مرکز ہے۔ یہ ادارہ ہزاروں مزدوروں کو ثقافتی سرگرمیوں سے منسلک کرتا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں اس کے ۲۴۰ موسیقی کے گروپوں میں ۱۲۰۰۰ گلوکار شامل تھے۔ جب کہ ڈرامہ گروپوں کی تعداد ۲۰۰، آرکسٹرا کی تعداد ۸۲ تھی، اور لوک رقص کی بہت سی جماعتیں تھیں۔ اس ادارے نے یہ سوچا کہ اسرائیل میں نئی تہذیب کی تعمیر کے اقتصادی پہلو چاہے جتنے اہم ہوں، نئی ریاست کی بنیاد اور مزدوروں کی تحریک انفرادی نوعیت ہی کی ہوگی۔" غرض یہ کہ مزدوروں کی تعلیم و تربیت کے پروگرام کا مقصد مزدور میں شعور اور ذہانت کی صلاحیتوں کو بڑھانا ہے۔ تاکہ وہ یہ جان لے کہ اس کا کام خود اسی مقصد کی تکمیل نہیں۔"

ایسے ہی خیالات کی بنا پر میکسیکو کی کنفیڈریشن آف لیبر نے ۱۹۶۱ء میں اپنی ثقافتی سرگرمیوں میں موسیقی کے مقابلے، ڈرامے اور خصوصاً نوجوان مزدوروں کے لئے کھیلوں کی سہولتیں

بھی شامل کیں۔ آسٹریا میں ٹریڈ یونین فیڈریشن آرٹ اور تفریح سے متعلق سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ ان سرگرمیوں میں تعلیمی پالیسی سے مطابقت رکھنے والے تھیٹر اور سماجی سیاحت بھی شامل ہے۔

اسی طرح روس میں ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۸ء کے درمیانی عرصے میں ٹریڈ یونینوں نے ۲ ہزار کلب اور دوسرے تفریحی مراکز کے علاوہ ۳ ہزار لائبریریاں اور ۷ سو جمناسٹک ہال قائم کئے۔ اس کے علاوہ ان کے پاس تقریباً ۴ ہزار فلم پروجیکشن یونٹ ہیں۔ جن کی مدد سے ہر سال ۸۳۰ ملین افراد کو فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ جب کہ کھیلوں کی ۲۹ بڑی انجمنوں کی سرگرمیوں سے لطف اندوز ہونے والے افراد کی تعداد ۴۲ ملین ہے۔

اب تک بہت زیادہ ٹریڈ یونینوں نے خود کو سائنسی تعلیم کا پابند نہیں بنایا۔ حالانکہ یہ دلچسپ امر ہے کہ جرمن کنفیڈریشن آف ٹریڈ یونینز یاڈ کریوز ناچ میں واقع ایسے ایک اقامتی کالج کو اس کام کے لئے استعمال کرتی ہے کہ مزدوروں کو سائنس کے عملی اطلاق کا مطالعہ کرائے۔

نتیجہ :-

جیسا کہ ہم نے وضاحت کی ہے کہ خاکہ نمبر۲ کے بڑے دائرے کے چار حصے تعلیم بالغاں کے چار بڑے حصوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ چند آخری پیروں میں ہم نے دیکھا ہے کہ مختلف مقامات پر ان چار حصوں کا سائز مختلف اوقات میں بدلتا رہے گا۔ تاہم آسانی کی خاطر چاروں حصوں کو برابر سائز میں دکھایا گیا ہے۔ یقیناً اس سے سیاہ سائے والے چار قطعوں کا بھی تعلق ہے جن کا سائز ایک جیسا ہے اور جو کل حصوں میں مزدوروں کی تعلیم کے پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔

ایسے سادے خاکے کے کئی فائدے ہوتے ہیں۔ کیوں کہ اس کے ذریعے ہمیں پوری طرح یہ بات یاد آجاتی ہے، مزدوروں کی مکمل تعلیم کے پروگرام میں تعلیم بالغاں کے چاروں پہلوؤں کو بھی شامل کرنا ہوگا تاہم اس میں نقص بھی موجود ہے اور وہ یہ کہ اوسطاً یا مخصوص انداز میں عام تعلیم اور مزدوروں کی تعلیم میں چاروں پہلوؤں کو برابر کی اہمیت ملتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ اصل بات یہ نہیں بلکہ صورتِ حال یہ ہے کہ تعلیم بالغاں سے تعلق رکھنے والے اساتذہ مختلف مضامین کے گروپوں پر جو زور دیتے ہیں وہ مختلف مقامات اور مختلف اوقات میں بدلتا رہے گا اور یہ کہ غالباً مزدوروں کی تعلیم سے

منسلک اساتذہ جن مضمونوں کو ترجیح دیتے ہیں وہ تعلیم بالغاں کے ترجیحی مضامین سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہ چیز خاکہ نمبر۳ میں دکھائی گئی ہے ۔ اس خاکے میں امیر صنعتی ملک اور ایک غریب ترقی پذیر ملک کی مخصوص صورت حال کی جھلک دکھائی گئی ہے ۔

خصوصی تربیت کے منصوبے :-

اس بات میں ہم نے کئی جگہ ایسی خاص تربیت کا حوالہ دیا ہے ۔ جو اکثر مزدوروں کے تعلیمی پروگرام کا جزو بنتی ہے ۔ اس خصوصی تربیت میں "مزدور ماہرین" ٹریڈ یونین کے عہدیداروں اور مزدوروں کو تعلیم دینے والوں کی خصوصی تربیت شامل ہے ۔ تربیت کی ان اقسام کو ہم نے خاکہ نمبر۲ میں ایک اندرونی دائرے سے ظاہر کیا ہے جو خاکے کے باقی قطعوں کی نسبت زیادہ سیاہی مائل ہے ۔ یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ بڑے دائرے میں پانچویں قطعے کو شامل کر لینا بہتر ہوتا ۔ لیکن یہ اضافی قطعہ یہ ظاہر کرنے سے قاصر رہتا کہ تربیتی منصوبوں میں تعلیم بالغاں کے بعض یا چاروں قطعے یقیناً شامل کئے جائیں گے ۔ تاکیدی چارٹ نمبر۳ اس نکتے کو ٹریڈ یونین کی شاخوں کے عہدیداروں کی تعلیم کے گیارہ بڑے مضامین کی فہرست کے ذریعے واضح کرتا ہے، جسے سری لنکا میں تعلیم بالغاں کے ایک پروگرام کے لئے مرتب کیا گیا تھا ۔

یہاں کسی ترقی پذیر ملک کے لئے کسی پروگرام کی وضاحت غیر ضروری ہے ۔ لہٰذا صرف یہ کہہ دینا ہی کافی ہے کہ جن باتوں پر زور دیا جاتا ہے ان میں بڑی تبدیلی یہ ہوگی کہ بنیادی مہارتوں پر صرف کئے جانے والے وقت میں سے کچھ وقت لے کر سماجی اور اقتصادی مضامین کی تعداد بڑھا دی جائے ۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ ترقی یافتہ ممالک کی کئی مضبوط اور مستحکم ٹریڈ یونینوں نے حال ہی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ افسران سمیت مختلف افراد کے تعلیمی پروگرام میں پڑھنے لکھنے اور مؤثر انداز میں گفتگو کرنے کی بنیادی مہارت پر کافی توجہ نہیں دی جاتی لہٰذا انتہائی تجربہ کار افسر کو بھی تربیتی پروگراموں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے ۔ مثال کے طور پر کمیونی کیشنز ورکرز آف امریکہ نامی تنظیم اپنے تمام کل وقتی ملازمین کے لئے سات ماہ کے تربیتی پروگرام کا اہتمام کرتی ہے ۔ اس میں کسی یونیورسٹی کے کالج سے تعلق رکھنے والا دس ہفتے کا کورس بھی شامل ہوتا ہے ۔ جس میں اقتصادیات سے موسیقی تک مختلف مضامین پڑھائے جاتے ہیں ۔ اس کے علاوہ اس تنظیم کے صدر دفتر واقع واشنگٹن میں چھ ہفتے تربیت دی جاتی ہے ۔ چار ہفتے تک اپنی اپنی ملازمت سے متعلق کام میں عملاً شریک رہنے کا کورس کرنا ہوتا ہے ۔ یونین کی تنظیم کے بارے میں تعلیم اور عملی تجربے کے لئے مزید تربیت لینا پڑتی ہے ۔

خاکہ نمبر ۳۔ تعلیم بالغاں کے عناصر کی ترتیب

(ا) ترقی یافتہ ملک

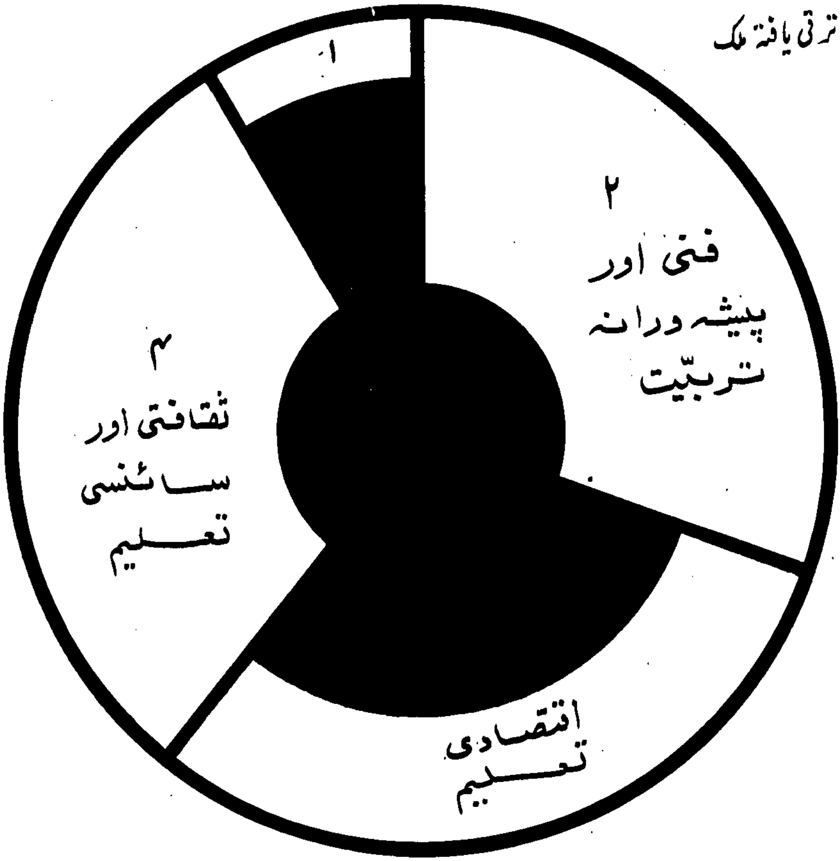

(ب) ترقی پذیر ملک

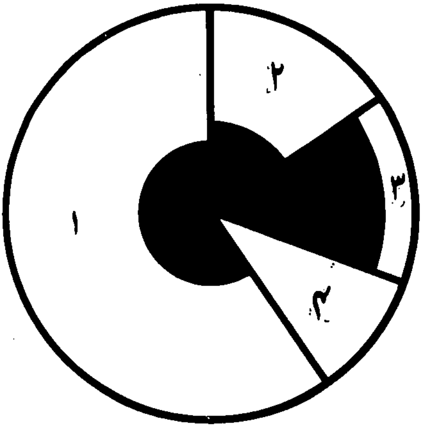

۱۔ بنیادی ہنر

۲۔ فنی اور پیشہ ورانہ تربیت

۳۔ سماجی اور اقتصادی تعلیم

۴۔ ثقافتی اور سائنسی تعلیم

خاکہ نمبر۳ کے وضاحتی نوٹ :۔

(ا) ترقی یافتہ ملک :۔ یا ہر کا دائرہ (تعلیم بالغاں بطور اکائی) بڑا ہے۔ کیونکہ ایک امیر صنعتی ملک سرکاری اور نجی دونوں ہی اعتبار سے کافی بڑی رقم تعلیم بالغاں پر صرف کرسکتا ہے۔

(۱) بنیادی مہارت کا سکھانا مقابلتاً کم اہم ہے۔ کیونکہ سکول سسٹم اچھا ہوگا جس سے بنیادی تعلیم جیسے مقاصد پورے ہو سکیں گے۔ تدریسی پروگراموں کی ضرورت نہ رہے گی۔ البتہ خامیاں دور کرنے میں کچھ نقص رہ جائیں گے۔ کیوں کہ مزدوروں کے تعلیمی پروگرام سے یہ نقائص دور ہونے کی توقع رکھی جاتی ہے لہٰذا قطعے کے کافی بڑے حصے کو سیاہی مائل بنایا گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں مزدوروں کے تعلیمی پروگرام بنیادی مہارت کا کافی بڑا حصہ ہوتے ہیں

(۲) قومی نقطۂ نگاہ سے فنی اور پیشہ وارانہ تربیت بہت اہم ہوگی۔ تاہم اس بارے میں زیادہ تر ذمہ داری حکومت اور آجروں پر ہوگی۔ لہٰذا مزدوروں کی تعلیم کے جس حصے کو سیاہی مائل دکھایا گیا ہے وہ مقابلتاً کم ہوگا اور مزدور ماہرین کے تربیتی منصوبوں کے فنی پہلوؤں کو اجاگر کرے گا۔

(۳) قومی نقطۂ نگاہ سے سماجی اور اقتصادی تعلیم بھی اہم ہوگی اور غالباً اس کے لئے تعلیم بالغاں کے اداروں سے بھی مدد ملے گی۔ چونکہ مزدوروں کی تعلیم پوری طرح مستحکم ہوگی لہٰذا یہ خصوصاً ثقافتی اور سائنسی تعلیم کے علاوہ ٹریڈ یونین کے عہدیداروں، اور مزدوروں کے نمائندوں کو تربیت دینے میں بڑی مددگار ثابت ہوگی۔

(۴) سائنسی اور ثقافتی تعلیم :۔ قطعات نمبر۳ اور نمبر۴ میں مزدوروں کی تعلیم کے سیاہی مائل شعبوں کے درمیان پائے جانے والا فرق یہ ظاہر کرتا ہے کہ ٹریڈ یونین سے متعلق مضامین میں مہارت سے مزدوروں کے تعلیمی پروگرام سے فطری رشتے کا کیا تعلق ہے۔

(ب) ترقی پذیر ملک :۔ یہاں "ترقی پذیر" کی اصطلاح

سے مراد ایسا ملک ہے ۔جہاں زیادہ صنعتیں نہیں لہٰذا وہاں ٹریڈ یونین کے بارے میں پورا شعور بیدار نہیں ہوا اور نہ ہی حکومت یا کسی دوسرے ادارے نے تعلیم بالغاں میں سنجیدگی سے دلچسپی لی۔ لہٰذا یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ترقی پذیر ملک میں تعلیم بالغاں پر کم توجہ دی جاتی ہے۔ بیرونی دائرے کے سائز کو گھٹا دیا گیا ہے ۔درحقیقت اگر دونوں خاکوں کو پیمانے کے مطابق بنایا جاتا تو شاید چھوٹا دائرہ دکھائی بھی نہ دیتا ۔

(۱) بنیادی مہارت کی تربیت یعنی خواندگی کے پروگرام اور بنیادی تعلیم کو تعلیم بالغاں میں نمایاں حیثیت حاصل ہوتی ہے اور اس سلسلے میں مزدوروں کا تعلیمی پروگرام بھی اپنا کردار انجام دیتا ہے - یہ الگ بات ہے کہ اس پروگرام پر وسائل کی کمی کے سبب وسیع پیمانے پر عمل نہیں ہوتا اور محض یہ امید برقرار رہتی ہے کہ شاید لوگ وسائل کی کمی دور کرنے کے لئے اس شعبے کو فنڈ فراہم کرنے لگیں ۔

(۲) فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم مطلوبہ پیمانے پر فراہم نہیں کی جاسکتی اور مزدوروں کے تعلیمی پروگرام ٹریڈ یونین کے عہدیداروں کی عام اور بعض شعبوں میں خاص تربیت تک محدود رہیں گے ۔

(۳) سماجی اور اقتصادی تعلیم کے لئے دوسری ایجنسیوں سے کم ہی رقم میسّر آئے گی۔ لہٰذا مزدوروں کی تعلیم کے منتظمین کو ادھر ہی توجہ مرکوز رکھنی ہوگی ۔خصوصاً ایسے موضوعات جو مزدوروں کے لئے فوری نوعیت کے ہیں (مثلاً ٹریڈ یونین کی مہارت، تعاون وغیرہ)

(۴) جہاں تک ثقافتی اور سائنسی تعلیم کا تعلق ہے تو نہ مزدوروں کی تعلیم اور نہ ہی تعلیم بالغاں سے متعلق ادارے وسائل کی کمی کے سبب اس طرف توجہ دے سکیں گے ۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ خاکہ نمبر۳ کے ا اور ب دائرے ترقی یافتہ، اور ترقی پذیر ممالک کے انتہائی درجے کے فرق کو ظاہر کرتے ہیں اور اکثر ممالک اس فرق کے وسط میں آتے ہیں ۔

تاکیدی چارٹ نمبر۳، ٹریڈ یونین کی شاخ کے عہدیداروں کے لیئے پروگرام

مضمون	مندرجات
ـ اجلاس کیسے بلائے جائیں	۱ اور ۲
ـ اجلاسوں کی کارروائی کیسے چلائی جائے۔	۱ اور ۲
ـ کس طرح بہتر بولنا اور بہتر لکھنا سیکھا جائے	۱
ـ کمیٹیوں سے کیسے کام لیا جائے	۲
ـ کنٹریکٹ کو کیسے واضح کیا جائے اور اس سے کیسے کام لیا جائے	۲ اور ۳
ـ شکایات سے کیسے نمٹا جائے	۲ اور ۳
ـ مزدوروں اور انتظامیہ میں دراِن کار کس طرح اچھے مراسم قائم کیے جائیں	۲ اور ۳
ـ ارکان کو باخبر فعال اور وفادار کیسے رکھا جائے۔	۲
ـ ارکان کی تعداد کو کیسے بڑھایا جائے۔	۲
ـ بقایاجات کیسے وصول کیے جائیں۔	۱ اور ۲
ـ ہڑتال کی تیاری کیسے کی جائے اور کیسے چلائی جائے۔	۲ اور ۳

چارٹ نمبر۳ کے وضاحتی نوٹ :-

یہ پروگرام محض ایک مثال ہے اور اس کے بارے میں مفصل یا مکمل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا جیساکہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے۔ اسے ایسے افراد کے لیئے مرتب کیا گیا ہے۔ جو ٹریڈ یونین کی شاخوں کے عہدیدار ہوتے ہیں۔ تاہم یہ مزدوروں کی تعلیم کے سلسلے میں نئی چیز ہے۔

داہنی طرف کے کالموں میں دیئے گئے نمبر تعلیم بالغاں اور مزدوروں کی تعلیم کے چار شعبوں کی نشان دہی کرتے ہیں (دیکھئے خاکہ نمبر۲)۔ جیساکہ ظاہر ہے کہ پروگرام میں یہ موضوعات شامل ہیں

ـ بنیادی مہارت کی تربیت

ـ پیشہ وارانہ (یا فنی تربیت) خصوصی طور پر ٹریڈ یونین کے عہدیداروں کے اپنے فرائض کی

۔انجام دہی کے لئے

— مزید عام سماجی اور اقتصادی تعلیم۔

چوتھے شعبے یعنی ثقافتی اور سائنسی تعلیم کا ذکر، اس کا نہ ہونا کسی ایسے ملک کے لئے مرتب کئے گئے پروگرام میں بالکل منطقی اور فطری ہے، جہاں پہلے تین شعبوں کے لئے بہت کچھ کیا جانا ہوتا ہے، اور جہاں روایتی ثقافت کے فروغ کے لئے کئی ادارے موجود ہوتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ کسی امیر اور صنعتی طور پر ترقی یافتہ ملک میں، ٹریڈ یونین کی شاخ کے عہدیداروں کے نصاب میں کچھ ثقافتی عنصر بھی موجود ہو۔

۳

مندرجات

پچھلے باب میں تدریس کے ان چار طریقوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ جن کا تعلق تعلیم بالغاں اور مزدوروں کی تعلیم دونوں سے ہے۔ اب ہم یہ دیکھیں گے کہ مزدوروں کی تعلیم کا دائرہ کہاں تک ہے اور یہ کہ کس مقام پر تعلیم بالغاں کے مختلف پہلو سبقت کر جاتے ہیں۔ یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ کسی مضمون کو کورس میں شامل کیا جائے یا نہیں۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا ہمیں اس مضمون کی بدولت اپنے اس بنیادی مقصد کی تکمیل میں مدد مل سکتی ہے یا نہیں جو ہم نے خود متعین کیا تھا۔ یعنی مزدوروں میں سودمند سماجی کارکردگی کی صلاحیتیں پیدا کرنا۔ جب مضمون کا انتخاب کر لیا جاتا ہے تو پھر مقامی حالات کے پیش نظر یہ سوچا جائے گا کہ تدریس کے مختلف طریقوں پر کتنا زور دیا جائے۔ نیز باب نمبر ۱ میں مندرج فوری نوعیت کے چاروں مقاصد میں سے ہر ایک پر اور مزدوروں کی تعلیم کے کسی اور کم اہم پہلو پر زیادہ توجہ دی جائے۔

مزدوروں کی تعلیم کے چار مقاصد :-

تعلیم بالغاں کی دوسری اقسام کو چھوڑ کر اب ہم مزدوروں کی تعلیم پر توجہ دیتے ہیں۔ اگر ہم مزدوروں کی تعلیم کو گراف کے ذریعے ایک مربع شکل میں ظاہر کریں (دیکھئے خاکہ نمبر ۴) تو ہم اس مربع کو چار قطعوں میں تقسیم کرکے آسان طریقے سے پوری بات واضح کر سکتے ہیں۔ ان چاروں میں سے ہر ایک قطعہ فوری نوعیت کے چاروں مقاصد کی نشاندہی کرے گا جو یہ ہیں :-

(۱) بنیادی مہارتوں میں تربیت مثلاً لوگوں کو معلومات اور خیالات جمع کرنے، ان کو ترتیب دینے اور ان کا اظہار کرنے کی تربیت دینا۔

(۲) ٹریڈ یونین ازم میں دلچسپی اور اس کی پاسداری کے جذبہ کو تقویت دینا، تاکہ مزدور بعد میں ٹریڈ یونینوں، امداد باہمی کے اداروں اور اپنی دوسری تنظیموں کے بارے میں زیادہ سنجیدگی

سے مطالعہ کریں۔

(۳) مزدوروں سے متعلق مسائل کو زیادہ وسیع سماجی اور اقتصادی پس منظر میں پیش کرنا۔

(۴) مزدوروں کو ذمہ داری کے کاموں کی تربیت دینا (مثلاً مزدوروں کی تعلیم میں مددگار بننا، ٹریڈ یونین کا عہدیدار ہونا، ماہر مزدور یا کواپریٹو لیڈر بننا)

خاکہ نمبر ۴ :- مزدوروں کی تعلیم کے بڑے مقاصد اور اس کے مندرجات

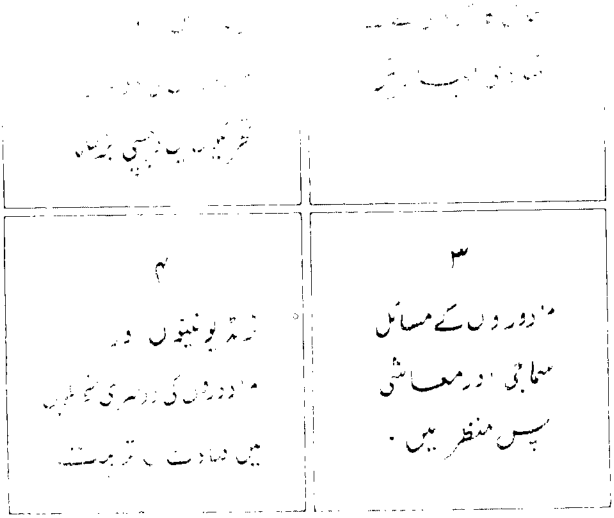

خاکہ نمبر ۵ :- مزدوروں کے تعلیمی پروگرام کے مقاصد پر زور'

(ا) ترقی یافتہ ملک میں ٹریڈ یونین کے عہدیداروں کے لئے ۔

۱	۲	۵
بنیادی مہارتیں۔	ٹریڈ یونین میں دلچسپی	ثقافتی تعلیم
۳	۴	
مزدوروں کے مسائل، سماجی اور اقتصادی پس منظر میں	قیادت کے لئے تربیت	

پروگرام کا مختلف زور

(ب) ترقی پذیر ممالک میں مبتدیوں کے لئے

۲	۱
ٹریڈیونین ازم اور مزدوروں کی دوسری تحریکوں میں قیادت کی تربیت	سماجی کارکردگی کے لئے بنیادی مہارتیں
۳	۴
مزدوروں کے مسائل سماجی اور معاشی پس منظر میں	قیادت کے لئے تربیت

خاکہ نمبر ۴ اور ۵ کے وضاحتی نوٹ :-

خاکہ نمبر ۴ میں بھی (خاکہ نمبر ۲ کی طرح) اصل صورتِ حال کو بہت زیادہ سادہ کرکے دکھایا گیا ہے۔ خاکہ نمبر ۵ یہ ظاہر کرتا ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کے پروگرام کے اصل مندرجات مقامی حالات کے پسِ منظر میں اور طلبہ کے خصوصی گروپوں کی صورت میں بدلتے رہیں گے ۔ اس مندرجہ شکل میں مربع الف اس زور کو ظاہر کرتا ہے جو کہ غالباً کسی امیر اور صنعت یافتہ ملک میں ٹریڈ یونین عہدیداروں کے لئے مقصود مزدوروں کے تعلیمی پروگرام کے متعدد مقاصد پر دیا جائے گا اور مربع ب اس سے ذرا مختلف زور کو ظاہر کرتا ہے جو کہ ایک غریب ترقی پذیر ملک میں مزدوروں کی تعلیم کے مبتدی طلبہ کے لئے مطلوب ہوتا ہے ۔

دونوں پروگراموں میں مختلف باتوں پر زور دیئے جانے کا سبب بالکل واضح ہے ، اور اس سلسلہ میں تین نکات قابل ذکر ہیں ۔ پہلا نکتہ تو یہ ہے کہ ٹریڈ یونین کے عہدیدار پہلی ٹریڈ یونین ازم میں خصوصاً بین الاقوامی پیچیدگیوں کے سلسلے میں اپنی دلچسپی پیدا کر سکتے ہیں ۔ دوسرا نکتہ

یہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں ٹریڈیونین کے عہدیداروں کے تربیتی کورس میں کچھ عام اور ثقافتی پہلو شامل کئے جا سکتے ہیں۔ تیسرا نکتہ یہ ہے کہ ٹریڈ یونین ازم کا کم شعور رکھنے والے ترقی پذیر ملک میں بشتر نئے طلبہ قیادت کی تربیت حاصل کرنے کے لئے تجربے کے اعتبار سے پہلے پہل کچھ زیادہ باصلاحیت ثابت نہیں ہوں گے۔

ٹریڈ یونین کے عہدیداروں، عام ارکان اور خصوصاً نوجوان مزدوروں کے لئے یہ اچھی بات ہوگی کہ عام تعلیمی پروگراموں کے سلسلے میں متعلقہ ملک کے سماجی اور معاشی پس منظر کا کچھ مطالعہ ضرور کریں۔ ہم یہ دکھا چکے ہیں کہ پروگرام میں شامل موضوعات میں مزدوروں کی تنظیموں کے فوری تقاضوں کے مطابق فرق ہونا چاہیئے۔ اس سلسلے میں وسائل اور طلبہ کی صلاحیتوں اور فرائض کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ پروگراموں کے لئے موضوعات کا انتخاب کرتے وقت تعلیمی پروگرام کے منتظمین کو ان تمام پہلوؤں کا جائزہ لے لینا چاہیئے۔ انہیں درجہ وار، سادہ اور جدید کورسوں کی ضرورت کا بھی احساس رکھنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اس بات کا بھی پورا خیال رکھا جانا چاہیئے کہ یہ حماقت سرزد نہ ہو کہ تعلیم و تربیت کا آغاز کرنے والے طلبہ پر موضوعات کا زیادہ بوجھ پڑ جائے۔

چند نمونے کے پروگرام :-

مزدوروں کی تعلیم کے تمام موضوعات یا مضامین کا ذکر کرنے کی بجائے ہم چارٹ میں ان مضامین کی ٹھوس مثالیں پیش کریں گے جنہیں عملاً پڑھایا جا چکا ہے یا جنہیں مزدوروں کو تعلیم دینے والے تجربہ کار افراد کے گروپوں نے مرتب کیا ہے۔

درجہ وار کورسوں کی اہمیت یاد دلانے کی غرض سے ہم اُس تین مرحلوں کے پروگرام سے آغاز کریں گے۔ جو چند برس قبل بین الاقوامی ٹریڈ یونین سیمینار میں پیش کی گئی تجاویز کی روشنی میں مرتب کیا گیا تھا (تاکیدی چارٹ نمبر ۴)

اس کے بعد تاکیدی چارٹ نمبر ۵ ہے۔ جس میں تین مرحلوں کے ایک اور ایسے پروگرام کا تجزیہ کیا گیا جو ہندوستان میں مزدوروں کے تعلیمی پروگرام کے شروع دنوں میں چلایا گیا تھا۔ اس وقت اس پروگرام کو منفرد حیثیت حاصل تھی۔ کیوں کہ اس کے تحت سلسلہ وار اور مرحلہ وار کورس کرائے جاتے تھے۔ اس پروگرام کے مطابق مختلف سطحوں پر مزدوروں کے تعلیمی پروگرام سے متعلق تین گروہوں کی ضروریات پوری کی جاتی

تھیں ۔ پہلے گروہ کا تعلق تو مزدوروں کو تعلیم دینے والے افسران سے تھا ۔ جو سنٹرل بورڈ فار ورکرز ایجوکیشن آف انڈیا (ہندوستان میں مزدوروں کی تعلیم کے لئے مرکزی بورڈ) کے کل وقتی ملازم ہیں ۔ ان میں ایک سَو سے زیادہ سوشل سائنس یا اقتصادیات کے گریجویٹ ہیں ۔ جن کے پاس اعلیٰ تعلیم کی سند بھی ہے تاہم ان میں سے صرف چند کو ٹریڈ یونین کا وسیع تجربہ ہے ۔ انہیں ان کی شخصیت اور مزدوروں کی تعلیم سے گہرے لگاؤ کی بنیاد پر بڑی احتیاط سے منتخب کیا جاتا ہے ۔ پھر انہیں چھ ماہ کی تربیت دی جاتی ہے ۔ جس کے بعد انہیں ۴۲ علاقائی مراکز اور ان کے ذیلی مراکز میں بھیجا جاتا ہے ۔ جہاں وہ مزدوروں کو تعلیم دینے والے افراد کو تربیت دینے کے لئے خود کورس کراتے ہیں ۔

دوسرا گروہ ۔ ان مزدور اساتذہ پر مشتمل ہوتا ہے جو مقامی ٹریڈ یونین کے فعال کارکن ہوتے ہیں اور ان کی یونین ان کو منتخب کرتی ہے ۔ جب کہ متعلقہ اداروں کے مالک انہیں ۳ ماہ کا ایسا مکمل کورس کرنے کی رخصت دیتے ہیں ۔ جن کا انتظام مزدوروں کو تعلیم دینے والے افسران علاقائی مراکز میں کرتے ہیں ۔ اس کے بعد وہ اپنے معمول کے مطابق کام پر واپس چلے جاتے ہیں ۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اپنے مزدور ساتھیوں کے لئے جز وقتی کورسوں کا اہتمام کرتے رہتے ہیں ۔ اس طرح یہ افراد مزدوروں کو کل وقتی تربیت دینے والے افسران کی کوششوں کا دائرہ اپنے ساتھیوں کو وہ کچھ بتا کر وسیع کرتے رہتے ہیں ۔ جو کچھ انہوں نے خود سیکھا ہوتا ہے ۔

تیسرا گروہ مزدور طلبہ پر مشتمل ہوتا ہے جو تربیتی سکیم کا اصل ہدف ہوتے ہیں ۔ یہ افراد اکثر اپنی کام کی جگہ پر ہی جز وقتی کلاسوں میں شرکت کرتے ہیں اور جنہیں یونٹ سطح کی کلاسیں کہا جاتا ہے ۔ ان افراد کو زیادہ تر مزدور اساتذہ خود ہی تعلیم و تربیت دیتے ہیں ۔

یہ قابل ذکر بات ہے کہ جب تاکیدی چارٹ نمبر ۵ کے داہنے طرف والے کالم میں مختصراً دکھائے گئے پروگرام پر جس کا تعلق مزدور طلبہ سے ہے ، عمل کیا گیا تو کلاسیں چار ماہ سے زیادہ عرصہ جاری رہیں ۔ بعض اوقات یہ کلاسیں ہفتے میں دو دفعہ ہوتی تھیں ۔ بعض اوقات کام کے بعد ہوا کرتی تھیں اور کبھی اوقات کار کے دوران ہوا کرتی تھیں ۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ یہ کلاسیں کام کے ہر دن ایک گھنٹے کے لئے ہوتی ہیں اور تین ماہ جاری رہتی ہیں ۔ گویا کل ۔ ۶ گھنٹے ان کلاسوں کے لئے مختص کئے جاتے ہیں ۔

سکیم کا برابر جائزہ لیا جاتا رہتا ہے اور اس میں جو بڑی تبدیلیاں لائی گئی ہیں ۔ ان کا مقصد مطالعے کے سلسلے میں مختلف اور زیادہ سود مند طریقوں کو متعارف کرانا اور ٹریڈ یونین ازم پر زیادہ زور

دیتا ہے۔

تین سطح والے اس سسٹم کے تحت ۱۹۷۲ء کے آخیر تک ۲۰۰,۰۰۰ مزدور اساتذہ اور صنعتی مزدوروں کی تعداد کا دس فیصد یعنی ۱۲½ لاکھ سے زیادہ مزدور تربیت حاصل کر چکے تھے۔

سب سے آخیر میں تاکیدی چارٹ نمبر۶ آتا ہے جس میں موازنہ کرنے کا ایک موقع فراہم کرنے کے لئے آئی۔سی۔ایف۔ٹی۔یو[1]۔ ایشین ٹریڈ یونین کالج اور ایشین لیبر ایجوکیشن سنٹر فلپائن کا ابتدائی نصاب دکھایا گیا ہے۔ خاص موضوعات پر زور دینے کے سلسلے میں معمولی فرق کو چھوڑ کر دونوں نصابوں میں پائی جانے والی عام یکسانیت واضح ہے۔ دونوں ہی صورتوں میں تعلیمی پروگراموں کا دقت تقریباً ۳ ماہ کی کل وقتی تعلیم ہے۔ دونوں پروگرام ذمہ دار عہدوں پر کام کرنے والے ٹریڈ یونینوں کے عہدیداروں کے لئے ہیں۔ جنہیں مزدوروں کی تعلیم کا یقیناً پہلے سے کچھ نہ کچھ تجربہ ضرور ہوگا۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ دونوں نصابوں میں کام کی جگہ پر جانے، عملی مظاہرے اور سماجی کارکردگی کے لئے طلبہ کو بنیادی مہارتوں سے آراستہ کرنے اور مزدوروں کے مسائل کا سماجی اور اقتصادی پس منظر میں جائزہ لینے کے کام میں مدد دینے پر زور دیا گیا ہے۔

دونوں کورسوں کی یکسانیت اور یہ حقیقت کہ دونوں پروگراموں پر معمولی سی تبدیلی کے بعد بار بار عمل کیا گیا ہے، اس بات کی تصدیق کے مترادف ہے کہ دونوں ہی پروگرام مزدور۔طلبہ کی مخصوص قسم کی ضروریات پر پورے اترتے ہیں۔

(تاکیدی چارٹ نمبر۶ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے)

[1] :۔ انٹرنیشنل کنفیڈریشن آف فری ٹریڈ یونینز

تاکیدی چارٹ نمبر ۴ : تین مرحلوں والے درجہ وار نصاب کا نمونہ

عہدیدار اور دوسرے ارکان	متحرک ارکان	افسران
(۱) بنیادی تعلیم۔ لکھنا پڑھنا زبانی خطاب اور حساب (جو ٹریڈ یونین کی صورتحال کے خصوصی حوالے سے پڑھایا جاتا ہے) ۱	(۱) بنیادی مہارتیں، ا۔ زیادہ لکھائی پڑھائی اور حساب ب۔ خطابت اور اجلاسوں کا طریق کار ج۔ پڑھانے کے فن کا علم ۱	(۱) جلد تجزیے کی مہارت اور حقائق و خیالات کو صحیح طریقے سے منتخب کرکے پیش کرنا۔ مزدوروں کو تعلیم دینے کی تکنیک، خصوصاً مباحثوں کے ذریعے ۱ اور ۴
(۲) ایسے راہنما اشارے جو ازخود تعلیم حاصل کرنے اور تکنیک کا مطالعہ کرنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ ۱	(۲) ازخود مطالعہ اور اجتماعی عمل کی تنظیم ۱ اور ۴	(۲) مقامی طور پر گروہوں کی صورت میں کام کے لئے تجاویز ۱ اور ۴
(۳) بنیادی ٹریڈ یونین تربیت ا۔ کیوں اور کس طرح منظم کیا جائے۔ ب۔ ٹریڈ یونین کے بنیادی مقاصد اور دائرہ عمل	(۳) ٹریڈ یونین کے بارے میں زیادہ معلومات بشمول تنظیم، نظم و نسق اور اسکے بین الاقوامی پہلو ۲	(۳) ٹریڈ یونین افسروں اور مزدور ماہرین کی عام تربیت (ا) سماجی اور اقتصادی قوانین۔ (ب) قوانین محنت

چارٹ نمبر۴ کا باقی حصہ

ج۔ ٹریڈ یونین کا ڈھانچہ اور جمہوریت د۔ ٹریڈ یونین کے عہدیداران اور ارکان کے فرائض اور حقوق ح۔ ٹریڈ یونین ازم کی بنیادی تاریخ مقامی اور قومی ۲	ج۔ تحقیقی کام د۔ پیداواری صلاحیت ح۔ بین الاقوامی ٹریڈ یونین ازم ۴

(۴) غیر رسمی تعلیم۔ گروپ میں اجتماعیت اور پاسداری کے جذبے کو بڑھانے کے لئے ثقافتی اور تفریحی سرگرمیاں جن میں صحت اور حفظانِ صحت جیسے موضوعات بھی شامل کئے جا سکتے ہیں۔ ۱، ۴ اور غالباً ۳	(۴) قوانینِ محنت۔ قومی اور بین الاقوامی ۲	(۴) اقتصادی، سماجی اور سیاسی سوالات، جن میں آمدنی سے متعلق پالیسی، افراطِ زر، سماجی تحفظ، پیداواری صلاحیت وغیرہ شامل ہوں (عملی منصوبوں سمیت تجزیاتی مطالعہ) شامل ہے۔ ۳

(۵) اقتصادی، سماجی اور سیاسی سوالات
(جو زیادہ تر بیانیہ ہوں)
۳

(۶) حالات کار اور معاوضے متعین کرنے کے طریقوں کے علاوہ اجتماعی سودے کاری
۳

چارٹ نمبر ۴ کا باقی حصہ

(۷) ٹریڈ یونین کے ارکان اور افسروں کے
حقوق اور فرائض

۲ اور ۴

ہر مضمون کے نیچے جو اعداد ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۴ دیئے گئے ہیں وہ مزدوروں کی تعلیم کے چار بنیادی مقاصد کی نشان دہی کرتے ہیں (دیکھئے خاکہ نمبر ۴) مختلف درجوں میں پروگرام پر جو زور دیا جاتا ہے۔ اسکا باہمی فرق صاف نظر آجاتا ہے۔

تاکیدی چارٹ نمبر ۵ :

ان تین مطالعاتی پروگراموں کے راہنما خطوط جن کا انتظام ہندوستان میں مزدوروں کی تعلیم کے مرکزی بورڈ نے کیا۔

مضامین	مزدوروں کی تعلیم کے افسران کا ششماہی کورس	مزدور اساتذہ کا سہ ماہی کورس	مزدور۔طلبہ کا چار ماہ کا کورس دو حصوں میں کرایا جاتا ہے
	گھنٹوں کی تعداد		
مجالس مذاکرہ مباحثوں، خاکے بنانے اور کردار انجام دینے وغیرہ جیسی مہارتوں کی عملی تربیت	۶۵	۱۲	۲۵

چارٹ نمبر ۵ کا باقی حصہ

موقع پر معائنہ اور جائزہ	(۶½ ہفتے)	۱۲	۱۵
مزدوروں کی تعلیم	۵	۶	—
جدید صنعتی طبقہ	۵	-	—
مزدوروں کے عام مسائل	۷	۱۰	۱½
ٹریڈ یونینز	۲۱	۲۸	۹
قوانین محنت	۳۷	۳۰	۱½
صنعتی تعلقات	۲۰	۲۲	۷½
اجرتیں	۱۳	۱۴	۴½
سماجی تحفظ	۴	۶	۱½
روزگار اور تربیت	۷	۱۲	۱½
صنعتی بہبود	۹	۱۰	—
انتظامیہ اور صنعتی نظم وضبط میں مزدوروں کی شرکت	۹	۶	۱½
تحریک امداد باہمی	۷	۴	۱½
پیداواری صلاحیت	۵	۶	۴½
محنت سے متعلق شماریات	۱۰	۶	۱½
عملے کا انتظام	۹	-	—
پانچسالہ منصوبہ	۵	۱۴	۱½
عالمی مزدور تحریک	۴	-	—
صنعتوں میں نظم وضبط	-	۸	۳
عام مضامین	-	۱۸	۳
مہمانوں کے لیکچر	-	۴۰	-
مجموعہ	۲۴۲ + معائنے اور جائزے کے ۶½ ہفتے	۲۶۴	۸۳½

تاکیدی چارٹ نمبر ۶ :-

مزدوروں کی تعلیم کے دو ایشیائی علاقائی مراکز کے نصابوں کا موازنہ

ایشین ٹریڈ یونین کالج	ایشین لیبر ایجوکیشن سنٹر
(بارہ بارہ ہفتوں کے بین الاقوامی کورس) ۱۔ (ا) "ٹریڈ یونینوں کے اغراض و مقاصد" ان کی تشریح اور اس امتیاز کو واضح کرنا جو ان کے اور مزدوروں کے طبقے کی دیگر تنظیموں، سیاسی پارٹیوں اور ٹریڈ یونینوں کی سیاسی سرگرمیوں کے درمیان ہے اور سیاسی پارٹیوں سے ان کے تعلقات کی نوعیت کیا ہے۔ ۲ اور ۳ (ب) "جمہوریت کا مثالی نظریہ" اس کے معنی اور ٹریڈ یونین تحریک کے لئے اس کی اہمیت۔ ۲ اور ۳	(دس دس ہفتوں کے ایشین ٹریڈ یونین لیڈرشپ کورس) ۱۔ ٹریڈ یونین ازم اور جمہوریت (۲۰ گھنٹے) جمہوری معاشرے کی تشکیل میں ٹریڈ یونینوں کا اہم کردار، خود کو منظم کرنے کے بارے میں مزدوروں کا حق، مزدوروں کا معیار زندگی اور وقار بڑھانے کے بارے میں یونین کے مقاصد، پالیسی مرتب کرنے اور ارکان کی طرف سے عہدیداروں کے انتخاب کے طریق کار اور یونین کے معاملات میں چھوٹے بڑے سب ہی کی شرکت سمیت آزادانہ ٹریڈ یونین ازم کے طریقے۔ ۲ اور ۴
۲۔ قومی اور بین الاقوامی ٹریڈ یونین تحریک کی تاریخ انگلستان اور امریکہ کی ٹریڈ یونین تحریکوں کی تاریخ نئے عناصر سمیت مزدور تحریک کی تاریخ، بین الاقوامی سطح کے ٹریڈ یونین دفاتر، قومی ٹریڈ یونین مراکز کے وفاق یا ان وفاقوں کے اتحاد (کنفیڈریشن	۲۔ عالمی مزدور تحریک (۲۰ گھنٹے) انگلستان، امریکہ اور ایشیائی ممالک کی مزدور تحریکوں کی تاریخ، تنظیم، اقتصادی پالیسیاں اور سیاسی پروگرام، انٹرنیشنل کنفیڈریشن آف فری ٹریڈ یونینز، ورلڈ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

(چارٹ نمبر ۶ کا باقی حصہ)

انٹرنیشنل کنفیڈریشن آف فری ٹریڈ یونینز کی تاریخ، پالیسیوں اور پروگراموں کے خصوصی حوالہ کے ساتھ۔ ۲، ۳ اور ۴	کنفیڈریشن آف لیبر کے ڈھانچے اور دائرہ کار ۲، ۳ اور ۴
۳۔ ٹریڈ یونینوں کی تنظیم اور نظم ونسق، ٹریڈ یونینوں کے روزمرہ کے مسائل، مثلاً یونین کے اجلاس کیسے بلائے جائیں۔ یونین کے بقایاجات کیسے وصول کئے جائیں، یونین کے انتخابات کیسے کرائے جائیں، اکاؤنٹ کیسے رکھا جائے، ہڑتال کیسے کرائی جائے، اور جمہوری کنٹرول کے ذریعے اچھی کارکردگی کا اہتمام کیسے کرایا جائے۔ ۴	۳۔ یونین کا ڈھانچہ، تنظیم اور نظم ونسق (۲۰ گھنٹے)، اندرونی ڈھانچہ، ذمہ داریوں کا تعین، اختیارات کی ذیلی تقسیم، یونین کے حسابات، بقایاجات کی وصولی، بجٹ، نظم وضبط، فائلوں کا کام، ریکارڈ رکھنے کا کام، خط وکتابت اور دوسرے انتظامی طریقوں کے بارے میں تربیت۔ ۴
۴۔ (ل) صنعتی تعلقات کا قانون۔ منظم ہونے، ٹریڈ یونینوں کو تسلیم کرانے اور صنعتی جھگڑے طے کرانے سے متعلق حق کے بارے میں قانون سازی اور دنیا کے مختلف علاقوں میں مزدوروں سے متعلق کوائف۔ ۴	۴۔ (ل) محنت اور معاشرت سے متعلق قانون سازی (۲۰ گھنٹے)، ایشیائی حکومتوں کی ذمہ داری اور اختیارات جن کا تعلق حالات کار کو باضابطہ بنانے اور مزدوروں سے متعلق مراسم سے ہے، مقاصد، مندرجات اور قانون پر عمل کرنے کے سلسلے میں موازنہ، ۴

(چارٹ نمبر ٦ - باقی حصہ)

(ب) "اجتماعی سودے کاری" فریقوں کے درمیان سودے کاری کی شرائط، اجتماعی سودے کاری کا نفسِ مضمون، اجرتوں اور دیگر مراعات، سنیارٹی، یونین کی ضمانت، دشواریاں حل کرانے کے طریقِ کار پر سودے کاری اور مختلف ممالک میں اجتماعی سودے کاری کی نمائندہ شقیں۔ ۴	(ب) مزدوروں اور انتظامیہ کے تعلقات، (۴۰ گھنٹے)۔ مزدوروں اور انتظامیہ کے تنازعات کا تصفیہ، اجتماعی سودے کاری کے ضمن میں، مزدوروں اور انتظامیہ کے تعلقات کے مختلف پہلو اس کی نوعیت، طریقِ کار اور اس کے اثرات، بات چیت کرانے کے عمل، اجتماعی سمجھوتوں کی تدوین اور ان پر عمل، دشواریوں کے ازالے کا طریقہ اور آجر، ثالث، مصالحت کنندہ اور ناظم کی حیثیت سے حکومت کی تقابلی شرکت۔ ۴
۵۔ "اُجرتیں اور اقتصادیات محنت" اجرتوں کی سطح، اُجرتیں، ادائیگی کی صلاحیت پیداواریت اور اخراجاتِ زندگی کی مناسبت سے اجرتیں اور اقتصادی	۵۔ اقتصادیات محنت (۴۰ گھنٹے) آبادی، پیداوار، آمدنی، کاروبار کی تنظیم، زراعتی اور صنعتی شعبے، قومی وسائل، درآمدی برآمدی توازن، تجارتی محصولات اور ٹیکس وغیرہ کے

(اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

چارٹ نمبر۶ کا باقی حصہ

ترقی وغیرہ ۳	بارے میں بنیادی معلومات، مزدور طبقے کے قومی اقتصادی مسائل میں، نیز روزگار، اجرتوں، اجتماعی سودے کاری کے معاشی اثرات اور شعبہ محنت میں پیداواری صلاحیت کے پروگراموں میں ٹریڈ یونین کا کردار۔ ۳
۶۔ مزدوروں کی تعلیم، ایشیائی ممالک میں، مزدوروں کو تعلیم دینے کی ضرورت، مزدوروں کی تعلیم کا دائرہ اور مضامین، اس کے طریقے، تکنیک اور متعلقہ ادارے، ۱، ۲ اور ۴	۶۔ مزدوروں کی تعلیم کی تکنیک (۳۰ گھنٹے) مزدوروں کی تعلیم اور تعلیم بالغاں کا فلسفہ اور مقاصد تنظیمی، توسیعی اور مالی مسائل، بین الاقوامی اداروں سے امداد، تدریس اور مباحثے کے طریقے تکنیک اور آلات، ۱، ۲ اور ۴
۷ مختلف مضامین جو بعض کورسوں میں پڑھائے گئے یعنی (ا) ٹائم اینڈ موشن سٹڈی (وقت اور حرکت کی پیمائش) ۴	۷ مختلف مضامین جو بعض کورسوں میں پڑھائے گئے یعنی (ا) دور حاضر میں مزدوروں کے مسائل (۲۰ گھنٹے) ۳
(ب) روزگار یا ملازمت کی نوعیت کا تعین ۴	(ب) امداد باہمی کی غیر زرعی اور قرضے دینے والی یونینیں (۳۰ گھنٹے) ۳ اور ۴
(ج) معاوضے بڑھانے کی ترغیبات کے طریقے ۳ اور ۴	(ج) پارلیمانی طریق کار (۲۰ گھنٹے) ۱ اور ۴

چارٹ نمبر ۶ کا باقی حصہ

(د) صنعتی نفسیات ۳ (ہ) اقتصادی ترقی کے مسائل ۳ (و) انتظامیہ میں مزدوروں کی شراکت ۳ اور ۴ (ز) اقوام متحدہ اور اس کے خصوصی ادارے جیسے ع۔ا۔م یونیسکو وغیرہ ۳ اور ۴	(د) جلسوں میں بولنا اور مباحثہ (۲۰ گھنٹے) ۱ اور ۴

ہر مضمون کے نیچے ۱، ۲، ۳ یا ۴ مزدوروں کی تعلیم کے بڑے چار مقاصد کا حوالہ دیتے ہیں۔
(دیکھیے خاکہ نمبر ۴)

تاکیدی چارٹ نمبر ، ۔ خصوصی نوعیت کے مزدور ۔ طلبہ کے لئے پروگرام کے مندرجات

پروگرام کے حصے (چار فوری مقاصد)	خصوصیت کے ساتھ درج ذیل کے لئے مناسب ہیں :
۱۔ بنیادی مہارتیں ، اور ان کے سیکھنے کی تکنیک	مزدوروں کی تعلیم میں مبتدی ، ٹریڈ یونین کے عہدیدار اور عام ارکان ، نوجوان مزدور ، مزدور عورتیں ، دوسری زبان بولنے والے تارکین وطن اور دیہی مزدور
۲۔ ٹریڈ یونین ازم میں دلچسپی بڑھانا وغیرہ	ٹریڈ یونین کے تمام لوگ ، مزدوروں کی تعلیم میں مبتدی نوجوان مزدور اور مزدور عورتیں ، بحری جہازوں کے مزدور نئے تارکین وطن ، صنعتی مراکز میں آنیوالے نئے تارکین وطن اور دیہی مزدور
۳۔ شعبہ محنت یا مزدوروں کے مسائل اپنے اقتصادی اور سماجی پس منظر میں	ٹریڈ یونین کے افسران اور عملہ ٹریڈ یونین کے عہدیدار ، اور ارکان ، نئے تارکین وطن ، صنعتی مراکز میں آنیوالے نئے لوگ ، اعلیٰ تعلیم یافتہ طلبہ اور مزدوروں کو تعلیم دینے والے مستقبل کے اساتذہ
۴۔ قیادت کے لئے تربیت	ٹریڈ یونین ، افسران اور عملہ اعلیٰ تعلیم یافتہ طلبہ مزدوروں کو تعلیم دینے والے مستقبل کے اساتذہ اور ٹریڈ یونین کے منتخب ارکان

تاکیدی چارٹ نمبر ۸ ۔ مزدوروں کی تعلیم کے مثالی پروگرام کے مندرجات کے راہنما خطوط

متذکرہ مثالی پروگرام :۔

— اس طرح ترتیب دیا جانا چاہیئے کہ مزدوروں کی طرف سے سود مند سماجی کارکردگی کے حتمی مقصد کو آگے بڑھایا جا سکے ۔

— نیز کسی مخصوص طالب علم کے خاص فوری مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکے ۔

— طلبہ کی دلچسپیوں میں رابطہ اور قوت پیدا کر سکے ۔

— طلبہ کی موجودہ صلاحیتوں اور ان کے تجربات کو سود مند بنانے کے لئے مناسب ہو ۔

— طلبہ کے کام کی محتاط درجہ بندی کے ذریعے ان کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے مددگار ہو ۔

— بنیادی مہارتوں اور عملی کام کے ذریعے خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن موقع مہیا کرے

— معلومات کے بارے بہت زیادہ بوجھل نہیں ہونا چاہیئے ۔ بلکہ اس کے تحت باہم بات چیت مشقوں اور واقعی سیکھنے سکھانے کے لئے وقت ضرور ملنا چاہیئے ۔

— اس طرح ختم ہونا چاہیئے کہ پروگرام کی قدر و قیمت کا جائزہ لینے کے لئے سادہ سا امتحان لیا جا سکے اور اگلے پروگرام کے لئے بھی تیاری کی جا سکے ۔

۴ اساتذہ

بہت سے ملکوں میں استعمال کی جانے والی اس قسم کی راہنما کتاب لکھنے میں ایک دشواری یہ ہوتی ہے کہ ایک ہی چیز کے نام مختلف مقامات پر مختلف ہوتے ہیں لہٰذا تعلیمی عمل کے اصل ذمہ دار شخص کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے مثلاً انسٹرکٹر، ٹیچر، ٹرینر، ایکسٹینشن ورکر، ایجوکیشن آفیسر، لیڈر، اینی میٹر، مانیٹر، یا ٹیوٹر۔ ہم عام طور پر اساتذہ کے لئے لفظ ٹیوٹر استعمال کریں گے سوائے اس صورت کے جب کسی خاص قسم کے کام کے لئے کوئی اور لفظ زیادہ مناسب معلوم ہو۔ لفظ ٹیوٹر کے انتخاب کا یہ مطلب نہیں کہ ٹیوٹر کے لئے تعلیمی پس منظر کا حامل ہونا ضروری ہے۔ بلکہ وہ خود ایک مزدور طالب علم بھی ہو سکتا ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ مزدوروں کو تعلیم ہمیشہ بہت چھوٹے چھوٹے گروہوں میں دی جاتی ہے بلکہ اس لفظ کے انتخاب سے طلباء میں لی جانے والی ایک قسم کی ذاتی دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ مقصد لیکچرر کی اصطلاح استعمال کرنے سے پورا نہیں ہوتا۔ اس مقصد کے لئے ہم "ٹیچر" کا لفظ بھی منتخب کر سکتے تھے۔ بشرطیکہ یہ لفظ کسی بہت زیادہ بھرے ہوتے کلاس روم سے وابستہ نہ ہوتا۔ ورکرز ایجوکیٹرز (کارکنوں کو تعلیم دینے والا) اور لیبر ایجوکیٹر (مزدوروں کو تعلیم دینے والا) کی اصطلاحیں بھی اکثر استعمال کی جاتی ہیں۔ لیکن ان میں عموماً ناظمین اور منتظمین کو بھی شامل سمجھا جاتا ہے۔

اس وضاحت کے پیشِ نظر یہ امید کی جاتی ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کے سلسلے میں گروہوں کی مختلف سرگرمیوں میں راہنمائی کرنے والے مرد یا عورت کے لئے لفظ ٹیوٹر استعمال کرنے سے کوئی شخص کسی غلط فہمی یا پریشانی میں مبتلا نہیں ہوگا۔ اگر یہ ٹیوٹر اپنا کام اچھی طرح کرتا ہے تو مختلف اوقات میں اسی کو مباحثے کا گروپ لیڈر، لیکچرار، چیئرمین یا اسی طرح کا کوئی اور نام دیا جا سکتا ہے۔ دراصل ایک اچھے ٹیوٹر میں گھل مل جانے اور لچکدار رویہ رکھنے کی صلاحیتیں ضرور موجود ہونی چاہئیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اس میں اور بھی بہت سی خوبیاں ہونی چاہئیں۔ آئیے ہم ٹیوٹر حضرات کو تربیت دینے اور پڑھانے کے فن میں بہتری

پیدا کرنے کے طریقوں پر غور کرنے سے قبل ان میں درکار خوبیوں پر بات چیت کر لیں۔

مزدوروں کی تعلیم سے متعلق ایک اچھے ٹیوٹر (اُستاد) کی خوبیاں اور اہلیت :-

مزدوروں کی تعلیم سے متعلق کسی اچھے ٹیوٹر کی کئی لازمی خصوصیات مزدور۔ طلبہ کی عام خصوصیات سے پیدا ہوتی ہیں - اسے اپنے طلباء میں بھی کم از کم اتنی دلچسپی ضرور رکھنی چاہیئے۔ جتنی کہ اس کو اپنے موضوع کے ساتھ ہوتی ہے۔ کیوں کہ اسی صورت میں وہ جماعت کے کمرے میں طلباء کی عملی دلچسپی کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ اس میں یہ خصوصیت بھی ہونی چاہیئے کہ وہ طلباء کی شخصیت اور مزاج کو جلد سمجھ پائے اور اپنے گروہ سے بہت جلد تعلق پیدا کرے۔ تاکہ طلباء بھی جلد ہی اپنا کردار ادا کر سکیں۔ بعض اچھی خاصی عمر کے مزدور بنیادی مہارتوں میں مشاق نہیں ہوتے لیکن وہ اپنی خامی تسلیم کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے افراد کو ضروری بنیادی مہارتوں سے آراستہ کرنے کے لیئے ٹیوٹر میں صبر، مہارت اور شعور پوری طرح موجود ہونا چاہیئے۔ اس میں سوچ بچار اور عملی ذہن رکھنے کی خوبی بھی ہونی چاہیئے۔ جس سے اسے ایسی قابلِ فہم مثالیں دینے اور ایسے ٹھوس حقائق سمجھانے میں مدد مل سکتی ہو جن کی بنیاد پر طلبہ رفتہ رفتہ اپنے مجرد نظریات قائم کر سکیں اس کو اچھا خاصا پڑھا لکھا ہونا چاہیئے۔ اگرچہ اس کے یہ معنی نہیں کہ اس کے پاس بہت سی سندیں بھی ہوں۔ اسے ایک علمی سانچے میں اس طرح ڈھلا ہوا نہ ہونا چاہیئے کہ وہ روزمرہ کی زبان استعمال کرنے سے بھی خوف زدہ ہو۔ یا اپنے مضمون کی حدود کو پار کرتے ہوئے ڈرے یا وہ کسی ایسے موضوع یا سوال پر گفتگو کرنے سے احتراز کرے جن پر اسے عبور نہ ہو۔ آخری بات یہ کہ اس کو نہ صرف بلند ہمت بلکہ اپنے طریقوں اور تکنیک میں لچک دار اور نیئے نیئے تجربے کرنے والا ہونا چاہیئے تاکہ وہ اپنے شاگردوں سے بامعنی جواب حاصل کرنے کے لیئے نیئے نیئے ڈھنگ تلاش کرتا رہے۔

یہاں تک بات تھی ذاتی اوصاف کی جن پر ہم نے جان بوجھ کر پہلے اپنی توجہ مرکوز کی بجائے اس کے کہ تعلیمی قابلیت کی بات کرتے۔ کیوں کہ ناظمین کے لیئے آئندہ بننے والے ٹیوٹروں (استادوں) کو کسی نصاب برائے مطالعہ کے کسی خاص موضوع کی تربیت دلانا زیادہ آسان ہے، بہ نسبت اس کے کہ وہ ان کی شخصیت میں تبدیلی پیدا کریں۔ بہرحال اگر کوئی ٹیوٹر پہلے ہی سے دونوں ضروری خصوصیات کا حامل ہے اور اپنے فرائض منصبی کو انجام دینے کے لیئے اس کو پس منظر کا پورا علم ہے تو اس سے عمدہ بات اور کیا ہوگی۔

اس بارے میں اختلاف رائے ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کے لئے ٹیوٹر کی علمی صلاحیتیں کیا ہونی چاہئیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر باضابطہ تعلیمی سندات نہ بھی ہوں تو ٹریڈ یونین تحریک میں وسیع تجربہ اس کمی کو پورا کر دے گا۔ اس کے برعکس دوسرے لوگوں کا استدلال یہ ہے کہ عمدہ علمی سندات اس کام کے لئے بہرحال بہت ضروری ہیں۔ تحریک کی حد تک اتنا کافی ہے کہ ٹیوٹر کھلے بندوں مزدور تحریکوں اور ان کی امنگوں سے مخاصمت نہ رکھتا ہو۔ تاہم یہ خیال اس اہمیت کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا جو ہم نے گزشتہ پیراگراف میں ٹیوٹر کی شخصیت پر دیا تھا۔ کیوں کہ اگر ٹیوٹر میں تحریک کے ساتھ عام افہام اور واضح ہمدردی میں کچھ کمی ہے تو مزدور فوراً پہچان جائیں گے۔ اس معاملے میں غیر جانبداری کافی نہیں ہوتی۔ تاہم کسی کو شدت کے ساتھ یہ رائے بھی نہیں قائم کرلینی چاہیئے کہ صرف تجربہ کار ٹریڈ یونین عہدیدار ہی مزدور طلباء کو پڑھا سکتا ہے۔ دیا اسی کو پڑھانے کی اجازت دینی چاہیئے۔ مزدوروں کی تعلیم کی قومی تحریکوں کے لئے عمدہ یا صفِ اول کے ٹیوٹروں کی پہلے ہی ہر جگہ بڑی قلت ہے۔ لہٰذا ایسی مصنوعی پابندیاں جو ان کی تعداد کو اور بھی کم کر دیں، برداشت نہیں کی جا سکتیں۔ ایسے لوگوں کی تلاش میں جو ٹیوٹر بننے کے اہل ہوں سب سے پہلے ٹریڈ یونین کے فعال رکنوں اور تعلیم میں دلچسپی لینے والے مزدور طلبہ کو یقینی طور پر زیر غور لانا چاہیئے۔ تاہم دیگر ممکنات بھی تلاش کرتے رہنا چاہیئے لیکن یقیناً بڑی احتیاط کے ساتھ۔

مزدوروں کی تعلیم سے متعلق کانفرنسوں، سیمیناروں اور دوسرے اجتماعات میں اس بات پر بار بار زور دیا گیا ہے کہ ٹریڈ یونین تحریک سے باہر بھی بے شمار مواقع اور ذرائع ایسے ہیں۔ جن سے ہمہ وقتی اور جز وقتی ٹیوٹر مزدوروں کی تعلیم کے لئے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایسے لوگ یونیورسٹیوں کے ان پختہ کار یا پوسٹ گریجوایٹ طلباء میں سے جن کے مضامین متعلقہ ہوں یا ایسے گریجوایٹ حضرات میں سے جو صنعتوں میں ملازم ہوں یا تعلیم بالغاں کے طویل المیعاد اقامتی کورسوں کے سابقہ شرکاء میں سے یا اعلیٰ درجوں میں زیر تعلیم افراد، سرکاری ملازمتوں میں عملے کی تربیت دینے والے اہلکاروں یا ٹیکنیکل کالجوں کے استادوں میں سے منتخب کئے جا سکتے ہیں۔

ان کاموں کے لئے ایسے افراد کی اہلیت کا انحصار ان کی اپنی شخصیت اور اس خاص مطالعاتی نصاب کے اہم اور فوری مقصد پر ہوگا۔ ظاہر بات ہے کہ ٹریڈ یونینیں اپنے خصوصی تربیتی نصابوں کے لئے اس قسم کے بیرونی ذرائع سے تو ٹیوٹر بھرتی نہیں کریں گی۔ کیوں کہ وہ لوگ سوائے اس کے کہ بنیادی ہنر سکھا دیں یا عمومی قسم کے اقتصادی اور سماجی مضامین پڑھا دیں، دوسرے کاموں کو تو بہت ہی خراب کر ڈالیں گے

اگر ان ٹیوٹروں میں صحیح معلومات، ذہنی عظمت، طلبا کے ساتھ ہمدردی اور تعلیم دینے میں دلچسپی پیدا کر دی جائے تو پھر اکثر یہ لوگ کوشش کر کے اپنی صنعتی پس منظر کی کمی اور ٹریڈ یونین کے تجربے کی کمی کو پورا کر لیتے ہیں۔ اس عمل میں خصوصی تربیتی سکیمیں یقینی طور پر ممد و معاون ہو سکتی ہیں۔

ٹیوٹروں کی تربیت :-

اگرچہ تربیتی پروگرام اپنے مندرجات یا ماہیہ اور اپنی گہرائی کے اعتبار سے مختلف ٹیوٹروں کے ساتھ اور اس کام کے مطابق جس کے لئے ان کو تربیت دی جا رہی ہے بدلتا رہے گا۔ لیکن تمام نصابوں میں تعلیم بالغاں کی تکنیک (بشمول عملی کام) سکھانے کا بندوبست ضرور ہونا چاہیئے۔ یہ بات خاص طور پر اس وقت اور بھی ضروری ہوگی جب زیر تربیت ٹیوٹر سابق سکول ٹیچر ہوں۔ کیوں کہ غالباً انہیں اپنے طلبہ کے ساتھ اپنے انداز بالکل بدلنے ہوں گے۔ اس پروگرام کے اصلی مندرجات کا انحصار زیادہ تر مستقبل کے ان ٹیوٹروں کے اپنے متعلقہ مضامین میں ان کی سطح آغاز پر ہوگا۔ بہر حال ایک بنیادی اصول یہ ہو گا کہ ہر نصاب کو ایک درجہ دار پروگرام کے ہر ایک مرحلے کے لئے ترتیب دیا جائے۔

مزدوروں کی تعلیم کی طویل روایات کے حامل ملکوں میں ٹیوٹروں کی باقاعدہ کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں تاکہ متعلقہ حضرات مشترکہ طور پر ان مخصوص مسائل کا جائزہ لیں جو معینہ تعلیمی طریقوں یا کسی ایک خاص مضمون یا مجموعہ مضامین کے ساتھ متعلق ہوں۔ برطانیہ میں" صنعتی ٹیوٹروں کی سوسائٹی " موجود ہے۔ جس کے کوئی ایک سو کے قریب ممبر ہیں اور یہ سب مزدوروں کی تعلیم سے منسلک میدانوں میں کام کر رہے ہیں یہ سوسائٹی سال میں دو بار ایک مجلہ شائع کرتی ہے۔ ایسی انجمنیں اور کانفرنسیں انتہائی مفید ہوتی ہیں۔ اس کے بہت سے اسباب ہیں اور یہ سبب بھی معمولی نہیں ہے کہ نئے مطالعاتی مواد اخذ کرنے اور تیار کرنے میں یہ انجمنیں اور کانفرنسیں معاون ہوتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ترقی پذیر ملکوں میں یہ عموماً قابل عمل نہیں ہوتیں۔ تاہم وہاں بھی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ مختصر تربیتی کورسوں کا بندوبست کیا جاسکے۔ اور ساتھ ہی کچھ اس کے اعادہ کا انتظام بھی ہوتا رہے تاکہ ٹیوٹر حضرات کو اپنے مسائل پر گفتگو کرنے کے لئے مل بیٹھنے کا موقع ملے۔

ترقی پذیر ملکوں میں عام صورت حال یہ ہے کہ ایسی کانفرنسیں بہت کم منعقد ہو سکتی ہیں اور ان میں بھی عموماً جو لوگ شریک ہو پاتے ہیں وہ مزدوروں کی تعلیم کے ناظمین اور مرتبین (جو خود ٹیوٹر بھی ہو سکتے

ہیں) یا غالباً مزدوروں کی تعلیم کے کچھ شوقین طلبا ہوتے ہیں جو ممکن ہے تربیت کے بعد استاد بن جائیں ۔ ان لوگوں کی جداگانہ قسم کی وجہ سے پروگرام ترتیب دینے میں بڑی مشکلات پیش آتی ہیں ۔ لہٰذا ہم نے تاکیدی چارٹ نمبر ۹ میں تفصیل کے ساتھ اس نوعیت کے گروہ کے لئے ایک مجوزہ پروگرام درج کیا ہے ۔ یہ پروگرام (کچھ ترمیمات کے ساتھ) ایک ماہانہ سیمینار کی بنیاد پر قائم ہے جسے عالمی ادارہ محنت کے ایک ماہر، مقیم مصر نے وہاں مزدوروں کے متعلمین کے ایک ملے جلے گروہ کے لئے مرتب کیا تھا ۔

ایک نمونے کا ٹیوٹر — تربیتی پروگرام

تاکیدی چارٹ نمبر ۹ میں درج شدہ پروگرام کے خاص خاص خدوخال کا ایک واضح تصور دینے کے لئے یہ چند باتیں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں ۔ آپ مشاہدہ کریں گے کہ اس ٹائم ٹیبل میں ان عام رہنما خطوط کو مدِنظر رکھا گیا ہے جو تاکیدی چارٹ ۱ اور ۵ میں درج ہیں ۔ اس طرح بنیادی ہنروں میں عملی کام بڑے دانش مندانہ انداز سے اس وقت شروع ہو جاتا ہے جب یادداشت تحریر کر لینے کی بابت ہدایات دی جا رہی ہوں ۔ تاکہ پروگرام کا کم سے کم حصہ تو وہ ہو جو ایک کان سے سن کر دوسرے سے اڑا دیا جائے اس کے برعکس زیادہ سے زیادہ ہدایات مستقل طور پر ضبط تحریر میں آجائیں ۔ اس کے علاوہ اس ماہر کا اندازہ یہ بھی ہے کہ اس ذریعے سے طلبہ کے رویے کو تبدیل کیا جا سکتا ہے ۔ یعنی وہ خاموش سامعین بننے کے بجائے تعلیمی عمل میں ایک آمادہ کار حصہ دار بن جائیں گے ۔ جن کو اس بارے میں سوچنے کی تربیت دی جا رہی ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور وہ کیسے زیادہ سے زیادہ سیکھ سکتے ہیں اور جو غالباً غیر شعوری طور پر یہ محسوس کرنا شروع کر دیں گے کہ تعلیم صرف معلومات کو جمع کر لینے کا نام نہیں ہے ۔ پہلے ہی دن گیارہ بجے کے قریب طلبہ کو خود گفتگو میں حصہ لینا ہوتا ہے اور گروہ میں کام کرنے پر زور، اس سارے نصاب میں رہتا ہے مشقوں کو درجہ بدرجہ مشکل بنایا گیا ہے ۔ لیکن یہ خیال رکھا گیا ہے کہ وہ شرکا کے فوری مقاصد کے لئے براہِ راست مفید ہوں ۔ جیسا کہ تاکیدی چارٹ نمبر ۶ میں ایک مثال کے ذریعے بنایا گیا ہے ۔ یہ پروگرام ایک خصوصی "پیشہ وارانہ" گروہ کے لئے ترتیب دیا گیا ہے ۔ لہٰذا یہ عملاً ثقافتی معاملات کو نظر انداز کر دیتا ہے ۔ ویسے اس میں بڑی ہنرمندی کے ساتھ تعلیم بالغاں کے تین اجزاء کو سمو دیا گیا ہے — بنیادی ہنرمندوں کی تعلیم — پیشہ وارانہ تربیت — نیز عام سماجی اور اقتصادی تعلیم ۔

نفسِ مضمون کی بتدریج توسیع ، یعنی آغاز میں ایسے موضوع جو مصر میں مزدوروں کی تعلیم کے

عمل سے متعلق تھے اور پھر اس بنیادی عنصر کو گاہے گاہے نئے مضامین کے ساتھ جوڑتے چلے جانا رٹریڈ یونین کی تنظیم، سماجی بیمہ، صنعتی تحفظ وغیرہ) اس اصول کار کے عین مطابق ہے۔ جسے "ہم مقامی سے بعید کی طرف اور معلوم سے نامعلوم کی طرف" کا اصول کہتے ہیں۔ علاوہ ازیں گروہ کے عملی کام کے ساتھ تین بیرونی دورے اضافے کے طور پر ہیں۔ ان میں سے پہلا اس اجلاس کے بعد ہوتا ہے جس میں بتایا جاتا ہے کہ بیرونی دورے کے لئے کیسے تیار ہونا چاہیئے۔ اور اس کے بعد ہی ایک "کارگزاری کا جائزہ" لینے کا اجلاس ہوتا ہے — یہ دونوں اس پروگرام کے بہترین پہلو ہیں۔ کیوں کہ اس سے یہ حقیقت اجاگر ہو جاتی ہے کہ یہ دورے محض تفریحی سیر کے لئے نہیں ہوتے بلکہ تعلیم کا ایک مفید طریقہ بھی ہیں۔ آخری بات یہ کہ مہمان لیکچرار تیسرے ہفتے تک زیادہ استعمال نہیں کئے جاتے اور اس وقت تک امید ہوتی ہے کہ طلبہ خود کو ایک اچھے عامل گروہ کی شکل میں ڈھال لیں گے اور پھر اس قابل ہو جاتے ہیں کہ تیار شدہ لیکچروں سے معلومات اخذ کریں۔

تاکیدی چارٹ نمبر ۹۔ مزدوروں کے متعلمین کے ایک ملے جلے گروہ کے لئے ایک ماہ کی تربیت کا پروگرام

پہلا دن

صبح ۹ تا ۹-۴۵	نصاب کا افتتاح، شرکاء کا تعارف، نصاب کے مقصد اور پروگرام کے خطوط پر عالمی ادارہ محنت کے ماہر کا تبصرہ
۱۰ تا ۱۰-۴۵	"لیکچروں کے دوران ہدایات کو ضبط تحریر میں لانے کی اہمیت" پر ع-ا-م کے ماہر کا لیکچر۔ مشقی لیکچر "مزدوروں کی تعلیم مصر میں کیوں ضروری ہے؟
۱۱ تا ۱۱-۴۵	گروہی کام
۱۲ تا ۱۲-۴۵	گروہی رپورٹ۔ مباحثہ
شام ۶ تا ۶-۴۵	ع-ا-م کے ماہر کا خطاب "مزدوروں کی تعلیم کی وسعت پر کچھ مختصر باتیں"

(باقی اگلے صفحہ پر)

چارٹ نمبر ۹ (مسلسل)

۷ تا ۷-۴۵	گروہی کام

دوسرا دن

صبح ۹ تا ۹-۴۵	گروہی رپورٹ
۱۰ تا ۱۰-۴۵	ع۔ا۔م ماہر کا خطاب "مزدوروں کی تعلیم کے طریقے"
۱۱ تا ۱۱-۴۵	گروہی کام
۱۲ تا ۱۲-۴۵	ع ا م ماہر کا خطاب "لیکچر دینے کی روایتی اور جدید تکنیک"
شام ۶ تا ۶-۴۵	گروہی کام
۷ تا ۷-۴۵	گروہی رپورٹ۔ مباحثہ

تیسرا دن

صبح ۹ تا ۹-۴۵	ع۔ا م ماہر کا خطاب "گروہی کام — قدیم وجدید تکنیک"
۱۰ تا ۱۰-۴۵	عملی مشقیں
۱۱ تا ۱۱-۴۵	ع۔ا م ماہر کا خطاب "بالغان کیسے سیکھتے ہیں۔ پڑھانے کے گر"
۱۲ تا ۱۲-۴۵	"ہم کیسے سیکھتے ہیں۔" ایک مختصر فلم ع ا م ماہر کے تبصرے کے ساتھ۔
شام ۶ تا ۶-۴۵	گروہی کام
۷ تا ۷-۴۵	گروہی رپورٹ۔ مباحثہ

چوتھا دن

صبح ۹ تا ۹-۴۵	ع ا م ماہر کی جانب سے "گروہی مباحثہ اور علمی حلقہ"
۱۰ تا ۱۰-۴۵	گروہی کام
۱۱ تا ۱۲-۴۵	مقامی مہمان ماہر کا خطاب "مصر میں ٹریڈ یونین کی تنظیم"
شام ۶ تا ۷-۴۵	صبح کے لیکچروں سے لئے گئے مختصرات اور قانونی حوالوں کی مدد سے ایک مختصر کتابچے کا مسودہ تیار کرنا (یہ مسودہ بعد میں علمی حلقوں میں کام آئیگا)

(باقی اگلے صفحہ پر)

چارٹ نمبر ۹ ۔ (مسلسل)

پانچواں دن

صبح ۹ تا ۱۲-۴۵	مسودے پر کام
شام ۶ تا ۶-۴۵	مسودے پر کام
۷ تا ۷-۴۵	گروہ اپنے مسودات نقلیں تیار کرنے کے لئے پیش کریں گے۔

چھٹا دن

صبح ۹ تا ۹-۴۵	ع۔ا۔م ماہر کا خطاب " اپنا مسودہ کیسے استعمال کیا جائے " اور "کوئی علمی حلقہ کیسے کام کرتا ہے "
۱۰ تا ۱۱-۴۵	گروہی کام " مصر میں مزدوروں کی تعلیم کے لئے کون سے طریقے اور تکنیک کارآمد ہیں "
۱۲ تا ۱۲-۴۵	گروہوں کی رپورٹ ۔ مباحثہ

ساتواں دن

آرام

آٹھواں دن

صبح ۹ تا ۱۲-۴۵	گروہی کام کو ترتیب دینے میں عملی مشقیں
شام ۶ تا ۶-۴۵	گروہی کام " طریقوں اور تکنیک کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا "
۷ تا ۷-۴۵	گروہی رپورٹ ۔ مباحثہ

نواں دن

صبح ۹ تا ۹-۴۵	ع۔ا۔م ماہر کا خطاب " مزدوروں کی تعلیم کے لئے ادارے "
۱۰ تا ۱۰-۴۵	گروہی کام
۱۱ تا ۱۱-۴۵	ع۔ا۔م ماہر کا خطاب " مزدوروں کی تعلیم کے لئے سرمایہ کی فراہمی۔"
۱۲ تا ۱۲-۴۵	گروہی کام

(باقی اگلے صفحہ پر)

چارٹ نمبر۹ - (مسلسل)

شام ۶ تا ۶-۴۵	گروہی کام
۷ تا ۷-۴۵	گروہی رپورٹ - مباحثہ
دسواں دن	
صبح ۹ تا ۹-۴۵	ع.ام ماہر کا خطاب " مزدوروں کی تعلیم کس طرح ترتیب دی جائے ۔"
۱۰ تا ۱۰-۴۵	لیکچرر سے سوالات
۱۱ تا ۱۱-۴۵	گروہی کام
شام ۶ تا ۷-۴۵	مباحثہ
گیارھواں دن	
صبح ۹ تا ۹-۴۵	ع.ام ماہر کا خطاب " ایک معلم کے فرائض "
۱۰ تا ۱۰-۴۵	سوالات اور مباحثہ
۱۱ تا ۱۱-۴۵	ع.ام ماہر کا خطاب " طلبا کو کس طرح جمع کیا جائے ۔ نشر و اشاعت "
۱۲ تا ۱۲-۴۵	گروہی کام
شام ۶ تا ۷-۴۵	گروہی کام
بارھواں دن	
صبح ۹ تا ۹-۴۵	گروہی رپورٹیں
۱۰ تا ۱۰-۴۵	محفوظ وقفہ
۱۱ تا ۱۱-۴۵	ع.ام ماہر کا خطاب " تعلیمی پروگراموں کی منصوبہ بندی کی بابت کچھ مختصر باتیں ۔
۱۲ تا ۱۲-۴۵	یہ گروہ پہلے ٹریڈ یونین کے بورڈوں اور مشترکہ کمیٹیوں کے اراکین کے لئے

(باقی اگلے صفحہ پر)

چارٹ نمبر ۹ (مسلسل)

	اور پھر عام ممبروں کے لئے پروگرام مرتب کریں گے۔
شام ٦ تا ۷.۴۵	گروہ پروگراموں پر کارروائی کریں گے
تیرھواں دن	
صبح ۹ تا ۱۲.۴۵	گروہ پروگراموں پر کارروائی کریں گے
چودھواں دن	آرام
پندرھواں دن	
صبح ۹ تا ۹.۴۵	ع.ا.م ماہر کا خطاب "کسی بیرونی دورے کے لئے تیاری کیسے کی جائے"
۱۰ بجے	سرس اللیان کے مقام پر واقع یونیسکو کے عرب ریاستوں کے لئے ابتدائی تعلیمی مرکز کا بیرونی دورہ بذریعہ بس
سولھواں دن	
صبح ۹ تا ۱۰.۴۵	سرس اللیان کے دورے کی افادیت کا اندازہ
۱۱ تا ۱۱.۴۵	سارے گروہ اپنے اپنے پروگرام پیش کریں گے۔ مباحثہ
شام ٦ تا ۷.۴۵	محفوظ وقفہ
سترھواں دن	
صبح ۹ تا ۱۱	قاہرہ میں ع.ا.م کے دفتر کے ڈائریکٹر کا لیکچر "سماجی بیمے کے اصول اور ان کا مصری قانون سے تقابل"
۱۱.۳۰ تا ۱.۳۰ بعد دوپہر	مقامی مہمان ماہر کا لیکچر "روزگار، تربیت اور بحالی"
شام ٦ تا ۸	قاہرہ میں ع.ا.م کے دفتر کے ڈائریکٹر کا لیکچر "محکمہ سماجی بیمہ" اور "سماجی بیمے کی بابت قانون کے عام نکات"
اٹھارھواں دن	
صبح ۹ تا ۱.۳۰ بعد دوپہر	ایسٹرن کمپنی (سگریٹ کی فرم) کا بیرونی دورہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

چارٹ نمبر ۹ (مسلسل)

شام ۶ تا ۸	مقامی مہمان ماہر ۱ کا لیکچر "کوئی ٹریڈ یونین کیسے بنائی جائے اور اس کی کیا شرائط ہونی چاہئیں" اور "ٹریڈ یونین کے مقاصد"
انیسواں دن	
صبح ۹ تا ۱۱	مقامی مہمان ماہر ۱ کا لیکچر "ٹریڈ یونین کیسے کام کرتی ہے" اور "مالیات اور نظم ونسق کے امور"
بعد دوپہر ۱۱.۳۰ تا ۱.۳۰	مقامی مہمان ۲ کا لیکچر " صنعتی تحفظ "
شام ۶ تا ۸	قاہرہ میں ع ا م کے دفتر کے ڈائریکٹر کا لیکچر "مزدور کا انفرادی معاہدہ"
بیسواں دن	
صبح ۹ تا ۱۱	مقامی مہمان ماہر ۳ کا لیکچر "صحت کی بابت تعلیم"
بعد دوپہر ۱۱.۳۰ تا ۱.۳۰	ایک بحالیاتی مرکز کا دورہ
اکیسواں دن	آرام
بائیسواں دن	
صبح ۹ تا ۱۱	مقامی مہمان ماہر ۱ کا لیکچر "ٹریڈ یونین رہنماؤں کو تفویض شدہ کام اور فرائض"
۱۱.۳۰ تا ۱۲.۳۰	مقامی مہمان ماہر ۳ کا لیکچر "صحت کی بابت تعلیم"
۱۲.۳۰ تا ۱.۳۰	مقامی مہمان ماہر ۲ کا لیکچر "صنعتی تحفظ"
شام ۶ تا ۸	قاہرہ میں ع ا م دفتر کے ڈائریکٹر کا لیکچر "موت اور ناکارہ ہو جانے کا بیمہ وغیرہ" اور "مزدوروں کی بابت تنازعات میں ثالثی"
تیئیسواں دن	
صبح ۹ تا ۱۱	قاہرہ میں ع ا م دفتر کے ڈائریکٹر کا لیکچر "اجرتیں اور اجرتوں کے تنازعات کی بابت کمیٹیاں"

(باقی اگلے صفحہ پر)

چارٹ ۹ (مسلسل)

بعد دوپہر ۱۱-۳۰ تا ۱-۳۰	دُکّی کے مقام پر دھات کے کاریگروں کے تربیتی مرکز کا دورہ
شام ۶ تا ۸	قاہرہ میں ع ام دفتر کے ڈائریکٹر کا لیکچر "مزدوری کا اجتماعی معاہدہ اور مشترکہ کمیٹیاں"
چوبیسواں دن	
صبح ۹ تا ۱۲	مقامی مہمان ماہر ۲ کا لیکچر "قومی اطلاعات اور تعلیم"
بعد دوپہر ۱۲-۳۰ تا ۱-۳۰	مقامی مہمان ماہر ۱ کا لیکچر "محکمۂ محنت"
شام ۶ تا ۸	قاہرہ میں ع ام دفتر کے ڈائریکٹر کا لیکچر "کام کے اوقات، بچے اور خواتین مزدور اور کانوں میں کام کرنے والے مزدور"
پچیسواں دن	
صبح ۹ تا ۱۰-۴۵	تعلیمی پروگراموں کی منصوبہ بندی پر مسلسل کام (ع ام ماہر)
۱۱ تا ۱۲-۴۵	تمام گروہ اپنے اپنے پروگرام ان مرکزوں کے لئے پیش کریں گے جو قاہرہ، اسکندریہ، کفرالدوار، سوئیز اور محلہ الکبریٰ میں واقع ہیں۔
شام ۶ تا ۸-۴۵	ہر گروہ ان امتحانی سوالات کے جوابات دیں گے۔ جن کی نقلیں ان کو مہیا کی گئی ہیں۔
چھبیسواں دن	
صبح ۹ تا ۱۲-۴۵	اس امتحان کی بابت اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل پر مباحثہ
شام ۶ تا ۷-۴۵	تیار شدہ فارموں کے ذریعے تربیتی نصاب کی افادیت کا جائزہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

چارٹ ۹ (مسلسل)

ستائیسواں دن

صبح ۹ تا ۱۱۔۴۵ اس نصاب کی افادیت کا زبانی جائزہ۔ عام مباحثہ

۱۲ تا ۲ بجے بعد دوپہر ٹریڈ یونینوں، حکومت اور دیگر دلچسپی رکھنے والے اداروں سے سرکاری طور پر آنے والے مہمانوں کا غیر رسمی اظہار خیال۔

نصاب کا اختتام

مستقبل کے ٹیوٹروں اور ناظمین کے لئے اس نوعیت کے پروگرام کی عملی قدر و قیمت کو اجاگر کرنے کی غرض سے تاکیدی چارٹ نمبر ۱۰ ان تعلیمی طریقوں کے اجزاء کا خلاصہ بیان کرتا ہے جو مصر والے نصاب میں زیر استعمال لائے گئے تھے۔

اس پروگرام کو (یا کسی اور پروگرام کو) آنکھیں بند کر کے نقل نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس قسم کا پروگرام اگر دانش مندی کے ساتھ مقامی حالات کے مطابق ڈھال لیا جائے، صلاحیت کے ساتھ چلایا جائے اور طلبہ اس میں دل سے مدد کریں تو یہ کسی بھی ملک میں مزدوروں کی تعلیم کے لئے حقیقی اور تیز رفتار ترقی کی بنیاد ڈال سکتا ہے۔ البتہ اس پروگرام کی بابت اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اگر افتتاحی اجلاس کا بندوبست بھی کر لیا جاتا جس میں آئندہ کی کارروائیوں کے لئے تجاویز پر بحث کی جا سکتی تو یہ اور زیادہ بہتر ہوتا۔ کام کو آگے بڑھانے کی سرگرمیوں کے لئے اگر کسی طرح بھی ممکن ہو تو واضح اقدامات طے کئے جانے چاہئیں۔

تاکیدی چارٹ نمبر ۱۰۔ ایک ملے جلے گروہ کے لئے ایک ماہ کے تربیتی نصاب میں زیر استعمال لائے گئے تعلیمی طریقوں کے اجزاء

کورس کے دوران شرکاء

— کو مختلف تدریسی طریقوں، لیکچروں، بحث و تمحیص، علمی حلقوں، منصوبہ پر کام اور عمل دوروں سے سابقہ پڑا۔

— نے ان طریقوں کی قدر و قیمت کا مقامی حالات کے تحت جائزہ لیا۔

— نے ٹریڈ یونینوں کی قانونی حیثیت کے بارے میں ایک کتابچہ تیار کیا۔ اس پر بحث کی اور اس کو کام میں لائے۔

— نے تعلیمی "آلات" کے طور پر لیکچر کے نوٹ لینے، لکھنے اور بولنے کی قدر و قیمت کا جائزہ لیا۔

— نے مزدوروں کی تعلیم کے فلسفہ اور اس کے نظریہ پر بحث کی۔

— نے مزدوروں کی تعلیم کے عملی مسائل، پروگرام کی منصوبہ بندی، اس کے لئے سرمائے کی ضرورت اور قومی اور مقامی تنظیم کا جائزہ لیا۔

— نے اس نصاب کے اخیر میں ایک غیر رسمی امتحان کے ذریعے اپنی اپنی انفرادی ترقی کا بھی مشاہدہ کیا۔

— نے اجتماعی طور پر پورے گروہ کے لئے اس کورس کے مؤثر ہونے کی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا۔

تاکیدی چارٹ نمبر۱۱۔ مزدور اساتذہ کی موزونیت

مزدور اساتذہ اسوقت بہترین تعلیم دیتے ہیں جب :	لہٰذا ان کو چاہیئے کہ :
— وہ صحیح بنیادی رجحانات کے حامل ہوں اور	— طلبا سے غیر رسمی انداز میں ملیں اور ان کے نام تجربے، دلچسپیاں اور مقاصد معلوم کریں۔
(ا) وہ بحیثیت ایک رہبر، مشیر اور دوست کام کرتے ہوں	— خود اپنی دلچسپیوں اور مقاصد کو واضح کر دیں۔
(ب) اسکول والا استاد ۔ شاگرد کارشتہ قائم نہ کریں۔	— وہ طلبا میں بھی اتنی ہی دلچسپی لیں، جتنی اپنے مضمون میں لیتے ہیں
(ج) مزدور ۔ طلبا کی مشکلات اور انکے مقاصد کو سمجھتے ہوں۔	
— وہ صحیح بنیادی مقاصد کے حامل ہوں اور	— نصاب کے لیئے ایک منصوبے کا مسودہ تیار کریں اور اس میں مقاصد کے ساتھ نفسِ مضمون کی نشاندہی کریں۔
(ا) یہ محسوس کریں کہ مقصد لوگوں کی صلاحیتوں کو ابھارنا ہے صرف معلومات بہم پہنچانا ہی نہیں ہے۔	— اس منصوبے پر نظر ثانی کرتے رہیں اور اگر ضرورت محسوس ہو تو نصاب کے دوران اس میں ترمیم کریں۔
(ب) یہ بھی یاد رکھیں کہ طویل المیعاد مقصد مفید سماجی عمل ہے۔	

(باقی اگلے صفحہ پر)

تاکیدی چارٹ نمبر ١١ ۔ (مسلسل)

— ان کے پاس حقیقی اطلاعات موجود ہوں	— اطلاعات حاصل کریں۔ ان کو سمجھیں۔ ان میں انتخاب کریں اور ذہنی طور پر ان کو ترتیب دیں۔ ضروری خلاصے تیار کریں لیکن ساتھ ہی طلبہ کو ایسے طریقوں کی تعلیم دیں جس سے وہ خود معاملات کو سمجھ لیں
— وہ پوری طرح باخبر ہوں کہ کس قسم کے طریقوں اور تکنیک کا سلسلہ وہاں موجود ہے اور ان کو معلوم ہو کہ ان کا انتخاب کیسے کریں۔	— وہ اس عمل کے ہر مرحلے کے لئے طریقوں اور آلات کے مختلف مجموعوں کو عقل و شعور کے ساتھ منتخب کر سکیں۔ — وہ مہارتوں کے فروغ کے لئے، اطلاعات حاصل کرنے کے لئے اور خیالات کا تجزیہ کرنے، صحیح اندازہ لگانے اور واضح طور پر ادا کرنے کا پورا پورا موقع دیں
— وہ طلباء کے ساتھ پڑھانے اور سیکھنے کے عمل کی افادیت کا مسلسل جائزہ لیتے رہیں	— وہ طلبہ کو ان وجوہات سے آگاہ رکھیں کہ کسی خاص تکنیک کا، آلات کا یا سامان کا انتخاب کیوں کیا گیا ہے — زیر استعمال تکنیک کی کامیابی یا ناکامی پر ان کے خیالات معلوم کرتے رہیں۔ — پورے گروہ کو اس بات پر لگائے رکھیں کہ وہ بحیثیت گروہ اپنی پیش رفت کا جائزہ لیتے رہیں۔
— وہ طلبہ کی مدد اس بارے میں کریں کہ وہ بعد میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کا منصوبہ بنائیں	— وہ اس معاملہ کو اس نصاب کے ختم ہونے سے بہت پہلے اور اگر ممکن ہو تو مزدوروں کی تعلیم کے ناظمین کی موجودگی میں زیر بحث لائیں۔

۵

منتظمین

اگرچہ تعلیمی عمل کا بیشتر انحصار استاد پر بلکہ اس سے بھی زیادہ طلبہ پر ہوتا ہے لیکن تنظیمی مرحلوں کی اہمیت کو کم سمجھنا بھی حماقت کے مترادف ہوگا۔ دراصل یہ ایک منتظم ہی کا کام ہے کہ وہ استاد کے اشتراک سے طلبہ کو اس امر پہ راغب کرتا ہے کہ وہ اپنے چھوٹے موٹے اور ذاتی مسائل سے صرف نظر کر کے مزدوروں کی تعلیم کے وسیع مقصد کے بارے میں اپنے اندر ایک شعور پیدا کریں اور پھر ایک منتظم ہی اس امر میں بھی طلبا کی رہنمائی کرتا ہے کہ وہ بنیادی تعلیم سے اعلےٰ تعلیم کی طرف رجوع کریں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ منتظم کا کام صرف یہی نہیں کہ وہ خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا پروگرام چلائے بلکہ یہ دیکھنا بھی اسی کا کام ہے کہ مزدوروں کی تعلیم ہنرمندانہ طور پر ایک مرحلہ وار منصوبہ کے ذریعہ صحیح راہ پر چل رہی ہے — خوش اسلوبی ہی سب کچھ نہیں ہے — منتظم کو پورے تعلیمی عمل کی قدروقیمت اور مقاصد کا صحیح ادراک بھی ہونا چاہیئے۔ یہ ادراک صرف مزدور تحریکوں کے صحیح اور ہمدردانہ فہم سے ہی پیدا ہو سکتا ہے۔

ان خوبیوں کے حامل افراد عموماً ٹریڈ یونین کے ہمہ وقتی افسران ہی ہو سکتے ہیں اور خاص طور سے وہ جنہوں نے مزدوروں کی تعلیم پر پوری توجہ دی ہو۔ ان ملکوں میں جو ٹریڈ یونین کی طویل ترین روایتوں کے حامل ہوتے ہیں ایسے افراد عموماً مزدوروں کی تعلیمی تحریکوں کے نگران کی حیثیت میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً امریکہ میں خواتین کے لباس تیار کرنے والے مزدوروں کی بین الاقوامی یونین کے پاس ایک قومی تعلیمی شعبہ ہے، عملے کی تربیت کا ایک ادارہ ہے اور اس میدان کے کوئی بیس سے زائد تعلیمی ڈائریکٹران ہیں۔ متحدہ آٹوموبائیل مزدور یونین کے پاس ایک بہت بڑے مرکزی تعلیمی محکمہ کے علاوہ اس میدان کے کوئی چالیس کے قریب تعلیمی اور شہری نمائندے ہیں۔

اکثر ٹریڈ یونینیں اتنے بڑے پیمانے پر تو انتظامات برداشت نہیں کر پائیں گی۔ لیکن اگر انہیں ایک بھی ہمہ وقتی تعلیمی ڈائریکٹر مقرر کرنے کے وسائل مل جائیں تو گویا انہوں نے ایک صحیح قدم اٹھالیا۔ کیونکہ ایسا موزوں ترین آدمی خود ہی روز افزوں ترقی کو یقینی بنا دے گا۔ یہ ایک بالکل الگ بات ہے، ــ اور کوئی اچھی بھی نہیں ـــ کہ تعلیمی فرائض ٹریڈ یونین کے کسی ایک عام قسم کے افسر کے سپرد کر دیئے جائیں جس کے پاس پہلے ہی سے بہت کام ہو۔ خواہ وہ افسر کتنا ہی رضا مند اور اہل کیوں نہ ہو۔ یہ بات بار بار ثابت ہو چکی ہے کہ اگر کام صحیح طریقہ سے کرنا ہے تو مزدوروں کو تعلیم دینے کے لئے ایک ماہر منتظم کی ضرورت ہوگی۔ وہ خود ضلعی یا مقامی سطح پر تعلیم دینے کے لئے ہمہ وقتی یا جز وقتی مددگار تیار کرے گا۔

ممکن ہے بہت سی نوساختہ ٹریڈ یونینوں کو یہ بات ناممکن معلوم ہو لیکن اس حقیقت سے ان کی ہمت افزائی ہوگی کہ کناڈا کی طاقتور مزدور کانگریس کے پاس ۱۹۵۱ء تک ایک بھی ہمہ وقتی تعلیمی ڈائرکٹر نہیں تھا۔ ۱۹۵۰ء کے بعد کانگریس کا تعلیمی پروگرام بہت تیزی سے بڑھتا گیا۔

مزدوروں کے تعلیمی ڈائرکٹر کے فرائض :

مزدوروں کی تعلیمی سرگرمیوں کا نگراں شخص خواہ وہ قومی سطح پر ہو یا ٹریڈ یونین کی سطح پر (موخرالذکر صورت میں اسے عموماً ٹریڈ یونین کا تعلیمی سیکریٹری کہا جاتا ہے) وسیع اور اہم فرائض کا حامل ہوتا ہے سب سے پہلے اسے اپنے ملک (یا یونین) کے مزدوروں کی تعلیمی ضروریات کا جائزہ لینا ضروری ہے اور پھر اسے ان مقاصد کو بھی سامنے رکھنا چاہیئے۔ جن کے لئے پروگرام چلایا جائے گا۔ ان سب کا ذکر تیسرے باب میں کر دیا گیا ہے اور یہاں ان کا اعادہ ضروری نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ طویل اور مختصر میعاد کے پروگراموں کی شکل میں ان مقاصد کو عملی جامہ پہنائے گا اور اس سلسلہ میں یہ بھی طے کرے گا، کہ ان میں ترجیح کسے دینی چاہیئے (دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ اس موقع پر وہ کوئی عملی قدم اٹھانے سے پہلے اپنی مجلس عاملہ کی منظوری حاصل کرے گا)

اسے ان مزدوروں کے مختلف زمروں کی نشاندہی بھی کرنی ہوگی جنہیں پڑھانے کا وہ ارادہ رکھتا ہے اور طلبہ کی ضروریات پوری کرنے کے لئے پروگرام اور اساتذہ کو بھی تیار کرنا ہوگا (ملاحظہ ہو تاکیدی چارٹ نمبر ۱۷، ۲۰ اور ۲۹) اس مرحلہ پر اسے پورے پروگرام کو بیک وقت دیکھنا ہوگا۔

تاکہ غیر مربوط سرگرمیوں کے ایک جال میں پھنس جانے کے بجائے وہ ایک متنوع مگر مرحلہ وار نظام قائم کر سکے۔ اس طریقہ سے مزدور طلبہ کے لئے ابتدائی تعلیم سے منظم طور پر بڑھتے ہوئے بلند مدارج تک پہنچنا ممکن العمل ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ مزدوروں کے اکثر تعلیمی پروگراموں کا سب سے کمزور پہلو یہی ہوتا ہے کہ ان میں صحیح خواہش مند طلبہ کے لئے کوئی تدریجی نظام نہیں ہوتا۔ اکثر یہی ہوتا ہے کہ عزیمت پسند یونینیں بار بار وہی ایک دن، ایک ہفتہ یا اس سے کچھ طویل مدت کے نصاب چلاتی رہتی ہیں جو عموماً ایک ہی قسم کے موضوع پر اور ایک ہی سطح کے ہوتے ہیں۔ یہ محنت اور صلاحیت کا ضیاع ہے اس سلسلے میں ہمارے ذہن میں جو کچھ ہے اس کا خاکہ شکل نمبر ۶ (مزدوروں کی تعلیم کا تنظیمی ہرم) میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد (شکل نمبر ۷) جرمن ٹریڈ یونین کی اتحادیہ (کنفیڈریشن) میں تعلیمی سکیموں کا تنظیمی چارٹ دیا گیا ہے۔

ایک بار یہ طے کر لینے کے بعد کہ وہ کس قسم کے پروگرام منظم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، مزدوروں کے تعلیمی ڈائرکٹر کو جز وقتی اساتذہ کے مسئلہ سے نمٹنا ہو گا۔ اسے اساتذہ کا انتخاب کرنا ہو گا اور غالباً انہیں تربیت بھی دینی ہو گی بلکہ مزدوروں کے تعلیمی طریقوں کی بابت اور غالباً جو مضامین پڑھانے ہونگے ان کی بابت بھی اسے ان اساتذہ کی تربیت کا انتظام کرنا ہو گا۔ ممکن ہے اس کے اپنے انتظام کے تحت یہ پہلا عملی کورس ہو اور اسے مہمان ماہرین کو بھی مدعو کرنا پڑے۔ اگر موزوں اساتذہ فوری طور پر دستیاب بھی ہوں تو بھی انہیں ان مخصوص پروگراموں کی بابت کچھ نہ کچھ بتانا ہو گا جن میں انہیں حصہ لینا ہے اس کے ساتھ ہی ڈائرکٹر کو یہ فیصلہ بھی کرنا ہو گا کہ تعلیمی سرگرمیاں کب اور کہاں شروع کی جائیں۔ خواہش مند طلبہ کو کیسے اطلاع دی جائے اور ان کا انتخاب کیسے کیا جائے۔

اگر ہم یہ بھی فرض کر لیں کہ طلبہ اور استاد کا تسلی بخش رابطہ قائم ہو گیا تو بھی اس امر کے بارے میں اپنا اطمینان کرنے کے لئے کہ صحیح طریقوں پر عمل کیا جا رہا ہے اور جس حد تک ممکن ہے ضروری سامان اور وسائل دستیاب ہیں ڈائرکٹر کو اس کی تدریجی ترقی کی نگرانی کرنی ہو گی۔ چونکہ ساتھ ہی ساتھ اسے اور بھی بہت سے فرائض سے نمٹنا ہو گا۔ مثلاً تعلیمی سرگرمیوں کے معیار کا اندازہ لگانا، نصاب کے ہر مرحلہ کی نگرانی کرنا، مزدوروں کے لئے ایک کتب خانہ اور مرکز دستاویزات قائم کرنا، تحقیق کی ہمت افزائی کرنا، ایک مختصر سا خبر نامہ یا رسالہ جاری کرنا اور سب سے بڑھ کر مزدوروں کی تعلیم کے لئے کم از کم ایک مرکزی عمارت حاصل کرنا، لہٰذا اس کے لئے یہ بھی ضروری ہو گا کہ وہ ایسے مستعد اور اہل مددگاروں

خاکہ نمبر ۶ - مزدوروں کی تعلیم کا خاکہ ایک ہرم کی شکل میں

	طالب علم کی قسم
مزدوروں کے کسی کالج میں ایک یا دو سال کی اقامتی تعلیم	عام طور سے نوجوان، خوش آئند مستقبل کے حامل افسران اور مزدوروں کے تعلیم دہندگان
۴ سے ۱۰ ہفتوں کا اسپیشل افسروں کیلئے تربیتی نصاب (اقامتی)	قومی اور علاقائی افسران اور خوش آئند مستقبل کے حامل افسران
ایک یا دو ہفتے کے اقامتی تربیتی نصاب	موجودہ یا مستقبل کے علاقائی اور شعبہ جاتی افسران
مستقل ہر ہفتہ ایک دن کے یا بہت سے ایک ایک دن یا ہفتہ کے آخری دن کے نصاب	شعبہ جاتی افسران، سرگرم اور عام افسران
جائے کار پر یا شعبہ جاتی میٹنگوں میں مختصر تقریریں، فلم شو یا سماجی اور تفریحی سرگرمیاں	عام ممبران اور نو آموزان

کی ایک ٹیم تیار کرے جنہیں وہ اپنے کچھ اختیارات بھی تفویض کر سکے۔

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ یہ بات بدیہی طور پر غلط ہوگی کہ مزدوروں کی تعلیم کا فریضہ ٹریڈ یونین کے کسی عام قسم کے افسر کے سپرد کر دیا جائے جس کے ذمے اور بھی بہت سے فرائض ہوں۔ (ملاحظہ ہو تاکیدی چارٹ ۱۲)

تاکیدی چارٹ نمبر ۱۲ - مزدوروں کے تعلیمی ڈائریکٹر کے بعض فرائض

اپنی ایگزیکٹو باڈی سے ملی ہوئی ہدایت کے تحت اسے چاہیئے کہ وہ

- قومی (یا یونین کی) ضروریات کا جائزہ لے۔
- عوامی اغراض یا مقاصد متعین کرے (ملاحظہ ہو باب سوم)
- طویل المیعاد پروگرام کے مقاصد متعین کرے۔
- مختصر المیعاد ترجیحات متعین کرے۔
- مختلف قسم کے مزدور۔ طلبہ کی نشاندہی کرے۔
- طلبہ کے لئے مرحلہ وار، تدریجی پروگراموں کا منصوبہ بنائے۔
- موزوں اساتذہ کا انتخاب اور تربیت کرے۔
- اساتذہ کو واضح ہدایات دے۔
- سرگرمیوں کو متعین اور منظم کرے۔ وقت، مقام وغیرہ (ملاحظہ ہو باب ہشتم)
- نشرو اشاعت کا انتظام کرے۔
- تعلیمی سرگرمیوں کی نگرانی کرے۔
- تشخیص معیار کرے اور مرحلہ وار نگرانی کرے۔
- ایک کتب خانہ قائم کرے۔
- سامان مطالعہ کی فراہمی کے لئے ایک مرکز دستاویزات قائم کرے۔
- ایک مختصر خبر نامہ یا رسالہ جاری کرے۔
- مزدوروں کی تعلیم کے لئے ایک مرکزی عمارت حاصل کرے۔
- علاقائی ذیلی حلقوں کے قیام کی منصوبہ بندی کرے۔
- مستعد اور اہل مددگار تلاش کرے۔
- موزوں حدود کے اندر تفویض فرائض کرے۔
- تسلسل کے ساتھ نگرانی اور منصوبہ بندی کرے۔

خاکہ نمبر۷۔ مزدوروں کی تعلیم کا ایک تنظیمی ہرم: جرمن ٹریڈ یونینوں کی اتحادیہ (ڈی، جی، بی) کی سکیم

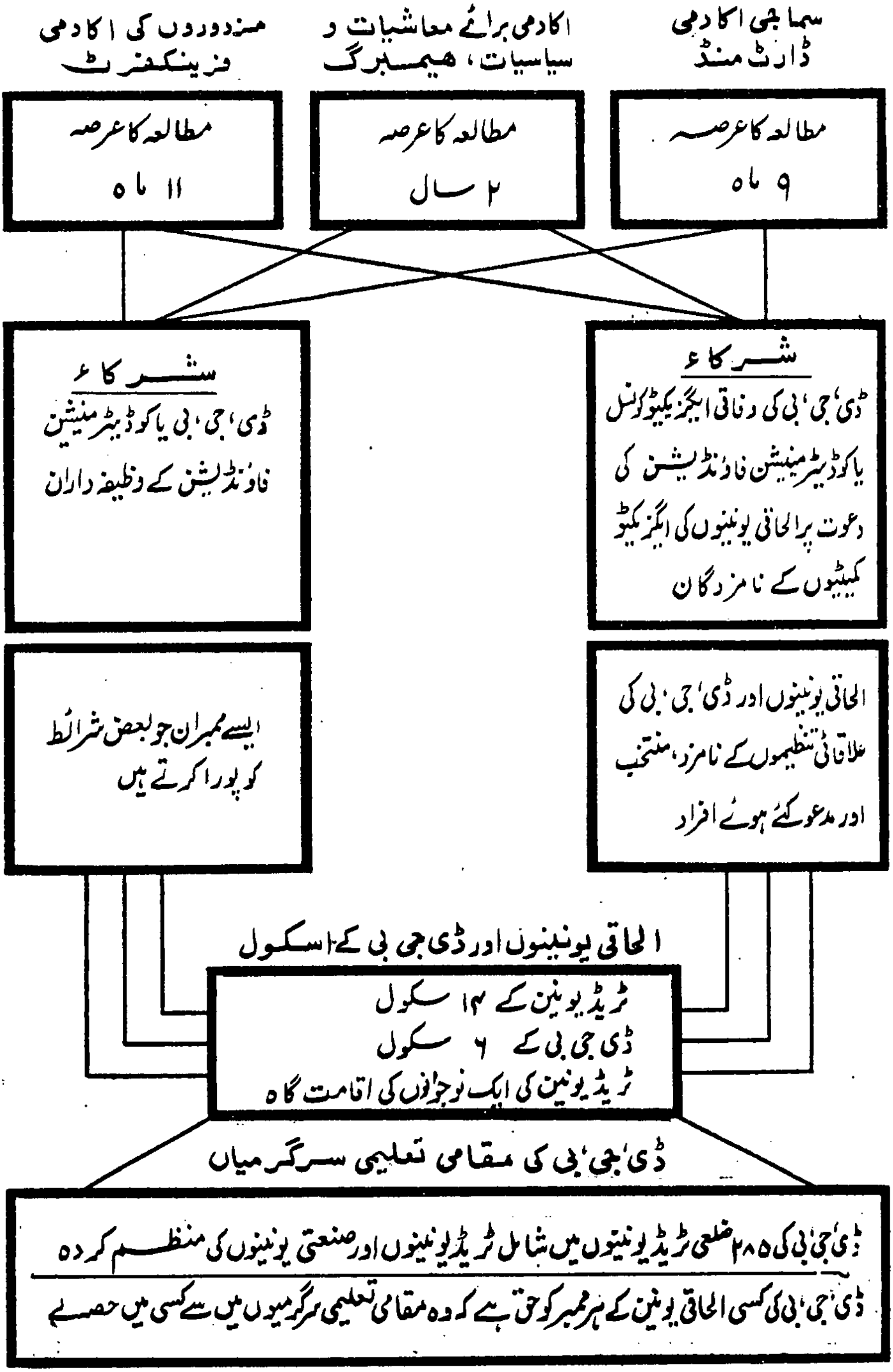

پروگراموں کی قدر وقیمت کا اندازہ

شاید اس بات پر کسی کو تعجب ہو کہ ہم نے ڈائریکٹر تعلیم کے فرائض کی جو فہرست اوپر دی ہے ۔ اس میں سے محض ایک کو تفصیلی بحث کا محتاج کیوں سمجھا ہے ۔ اس کے علاوہ بعض ذہنوں میں یہ سوال بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ مختلف کاموں میں پہلے ہی مصروف ایک ڈائرکٹر سے اس بات کی توقع رکھنا کیا زیادتی نہ ہوگی کہ وہ اور کاموں کے علاوہ تشخیص معیار جیسے سنجیدہ کام میں بھی لگ جائے ۔ لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ اس کی محنتوں کا نتیجہ کچھ نکلتا ہی نہیں یا الٹا ہی ہوتا ہے ۔ تو پھر اسے ٹریڈ یونین کی کوئی اور ذمہ داری سونپ دینا بہتر ہوگا ۔ لہٰذا پتہ یہ چلا کہ کسی نہ کسی حد تک تشخیص معیار ضروری ہے ۔ بہرحال جس کسی کو بھی عام تشخیص معیار کا تجربہ ہے اور اس نے اس موضوع پر کتابوں کا مطالعہ کیا ہے ۔ اسے یہ معلوم ہوگا کہ یہ کام گوناگوں دشواریوں سے پُر اور ابہام کا شکار ہوتا ہے ۔

ظاہر ہے مزدوروں کی تعلیم کی صحیح قدر وقیمت کا اندازہ امتحان میں کامیابی کی شرح یا کسی کورس کی تکمیل کے بعد طالب علم کی آمدنی میں اضافے سے نہیں لگایا جا سکتا ۔ حالانکہ تعلیم کی قدر وقیمت کا اندازہ لگانے کے لئے یہی دو طریقے عام طور سے رائج ہیں ۔ حالانکہ ان کو اس مفروضے کی کھلی بے ہودگی کی وجہ سے ناقص سمجھا جاتا ہے جس پر یہ قائم ہیں یعنی "بشرطیکہ اور سب چیزیں یکساں ہوں" ۔ زندگی میں لوگوں کے امکانات یکساں نہیں ہوتے اور اس کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں ۔ علاوہ اس کے کہ ان کی تعلیمی سطح کیا ہے ۔

مزدوروں کی تعلیم کی کامیابی کا اندازہ لگانے کے لئے ہمیں امتحان کے نتائج اور آمدنی میں مابعد اضافوں کے علاوہ کسی اور چیز کو دیکھنا چاہیئے ۔ دراصل ہمیں حتمی مقصد کو دیکھنا چاہیئے ۔ اگر کسی تربیتی پروگرام کے شرکاء کی معقول فیصد اپنی ٹریڈ یونین کے معاملات میں' اپنے ماحول کار میں اور اپنے علاقائی اور قومی معاملات میں زیادہ عملی اور زیادہ باخبر حصہ لیں تو گویا وہ پروگرام کامیاب رہا ۔

لیکن بات اتنی آسان نہیں ہے اگر ہم اسے بھی زیادہ گہری نظر سے دیکھیں تو مختلف دشواریاں سامنے آئیں گی ۔ کسی کام کی "معقول شرح فیصد" کیا ہے ؟ آیا ہمیں تیز سرگرمی کی توقع فوراً کرنی چاہیئے یا کچھ دنوں بعد ؟ اگر فوراً نہیں تو کتنی مدت بعد ؟ کیا ہم اس صورت میں مزدوروں کی تعلیم کو کامیاب سمجھیں گے ۔ اگر کوئی مزدور طالبعلم پارلیمنٹ کا ممبر یا کابینہ کا وزیر بن جائے ؟ بہت سے لوگ جواب دیں گے " ہاں ! " لیکن ترقی پذیر اور صنعتی دونوں قسم کے ملکوں میں ٹریڈ یونین کے بہت سے افراد اس نقصان پر افسوس کریں گے کہ وہ سیاست کی نظر ہو گیا ۔ اچھا اس صورت میں ہماری رائے کیا ہوگی ۔ اگر وہی شخص انتظامی مینجر یا صنعت کار بن جائے ؟ مزدوروں کی

تعلیم کی قدر وقیمت کا اندازہ لگانے کے لئے کیا ہمیں وہ معیار اپنانا چاہیئے جو بعض ہندوستانی اخباروں نے مزدوروں کی تعلیم کے مرکزی بورڈ کی تجویزوں کی بابت اپنایا ہے یعنی سکیم شروع ہونے کے بعد کتنی ہڑتالیں ہوئیں ان اخباروں کا خیال ہے کہ اگر مزدوروں کی تعلیم کے بعد بھی بہت زیادہ ہڑتالیں ہوں تو گویا تعلیم ناکام ہوگئی لیکن اس کے برعکس عالمی ادارہ محنت اجتماع کی آزادی اور کام پر نہ آنے کی آزادی کی حمایت کرتا ہے۔ پھر ان حالات کو بھی دیکھنا پڑے گا۔ جہاں تعلیم کے نتیجے میں ہڑتال ہوگی جیسا کہ فی الواقع انیسویں صدی میں مغربی یورپ میں ہوا۔ بہرحال اگر کہیں ہڑتال کی صورت پیدا ہوجائے تو ہم یہ اندازہ کیسے لگا سکتے ہیں کہ دوسرے (غیر تعلیمی) عناصر کے اثرات کس حد تک تھے؟ دوسرے عناصر سے مراد معاشی، صنعتی یا سیاسی عناصر۔ کیا ایک جدید تیز رفتار تغیر پذیر معاشرے میں جس میں ایک دوسرے پر منحصر بہت سے تغیر پذیر عناصر کارفرما ہیں" اور سب چیزیں" ہمیشہ یکساں ہوسکتی ہیں؟

دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ قدر وقیمت کی تشخیص بڑا پیچیدہ عمل ہے اور کسی طور قطعی صحیح نہیں ہوسکتا۔ لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ہم اسے نظرانداز ہی کردیں (حالانکہ تعلیم بالغاں کے ایک مشہور امریکی ماہر نے حال ہی میں لکھا ہے کہ قدر وقیمت کی تشخیص کو ضرورت سے زیادہ تقدس دے دیا گیا ہے)

مزدوروں کو تعلیم دینے والوں کو چاہیئے کہ وہ کامیابی (یا ناکامی) کے کچھ پیمانے ضرور قائم کریں۔ غالباً حسب ذیل پیمانے انتہائی مفید ثابت ہوں گے۔

(۱) کورس پڑھانے کے دوران "مسلسل اعادہ" (ملاحظہ ہو باب نہم) مباحثہ میں شرکا کی دلچسپی اور مباحثہ کا معیار، طالب علم کی دلچسپی اور شرکت کی سطح۔ گروپ کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی خواہش وغیرہ۔ بعض اساتذہ اس کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ یہ قدر وقیمت کی تشخیص کے ساتھ اعادے کا ایک نیا بنایا سلسلہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کی بنیاد پر وہ اپنے آئندہ سیشن کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔

(۲) کورسز میں حاضری کی شرح، تعلیم بالغاں کی اکثر کتابوں میں ایک باب اس موضوع پر ہوتا ہے کہ طلبہ "بھاگ کیوں جاتے ہیں"۔ مزدوروں کی تعلیم میں عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ لیکن حاضری بہت کم ہوجائے تو کہیں نہ کہیں یقیناً کوئی کوتاہی ہو رہی ہوتی ہے۔

(۳) اگر مذکورہ بالا پیمانے کسی سنگین صورت حال کی نشان دہی کریں تو دوسرے سیشن میں ایک مختصر انفرادی تشخیصِ معیار کا سوالنامہ تقسیم کرنا چاہیئے۔ جس کے ذریعے طلبہ کورس

کے مختلف اجزاء پر اپنی رائے دے سکتے ہیں ۔یعنی مضامین، طریقہ ہائے تعلیم، سمعی بصری امدادی آلات، گروپ میں شرکت، مباحثہ، مقصد، مقصد کی جانب پیش رفت وغیرہ، یہ رائے چار یا پانچ نمبروں کی درجہ بندی کے ذریعے دی جا سکتی ہے۔ مثلاً "بہت عمدہ" "عمدہ" - "اوسط" - "گھٹیا" - "بہت گھٹیا"۔ جوابات استاد کے لئے باعث ندامت و پریشانی ہو سکتے ہیں ۔لیکن ایک استاد کو عارضی طور پر گنوا دینا اس سے کہیں بہتر ہے کہ مزدور۔ طلبہ کا ایک پورا گروپ ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جائے ۔

(۴) بہر نوع کچھ بھی ہو۔کورس کے خاتمہ پر ایک سوالنامہ کورس کے تمام متعلقین کے لئے اور خصوصاً مزدوروں کے تعلیمی ڈائرکٹر کے لئے مفید و مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔اس سوالنامے کو اس طرح ترتیب دینا چاہیئے کہ اس سے طلبہ کی مابعد تعلیم میں مسلسل دلچسپی کا اندازہ ہو۔ سوالنامے میں طلبہ سے یہ بھی کہنا چاہیئے کہ وہ مستقبل میں ہونے والی کسی یونین کی سرگرمیوں کے بارے میں خبریں بھیجیں ۔

(۵) کورس مکمل کرنے والے طلبہ کے بارے میں اعداد و شمار اسی یا کسی دوسرے فارم کے ذریعے مرتب کرنے چاہیئں اور شرکاء کے نام، پتے اور ٹریڈ یونین میں ان کے فرائض کی تفصیلات محفوظ کرنی چاہیئں تاکہ آنے والے سالوں میں تعلیم کے بعد سرگرمیاں جاری رکھی جا سکیں اور اس کام کی پوری پوری قدر و قیمت کی تشخیص ہو سکے۔

(۶) آخری بات یہ کہ سابق طلبہ کا ایک باقاعدہ جائزہ لیتے رہنا چاہیئے ۔مثلاً کورس کے خاتمہ کے بعد یہ جائزہ ہر دو سال یا پانچ سال کے وقفہ سے ہو سکتا ہے ۔چونکہ بدقسمتی سے مزدوروں کی تعلیم کے بہت سے افسران کو اس قسم کے جائزہ کے وسائل دستیاب نہیں ہیں لہٰذا اس ضمن میں بیرونی امداد مفید ہو گی۔ تعلیم بالغان میں بڑھتی ہوئی دلچسپی اور گریجویشن کے بعد تحقیق کے لئے امداد کے ضمن میں بڑھتے ہوئے وسائل کے پیش نظر یونیورسٹیوں سے بھی مدد لی جا سکتی ہے ۔ کناڈا کی مزدور کانگرلیس اور عالمی ادارہ محنت جیسے ادارے طریقہ ہائے تعلیم پر جو اہم تحقیق کر رہے ہیں وہ بھی جائزہ کے مقاصد کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہیں ۔

انتظامی امور اور تنظیم کے ذریعے امکانی مدد

سطور بالا میں بیان کردہ بھاری کام اور ٹریڈ یونینوں کے محدود مالی اور افرادی وسائل کے پیشِ نظر دوسرے اداروں سے صرف تحقیق ہی نہیں بلکہ انتظامی امور کے ضمن میں بھی امداد حاصل کرنے کے امکانات پر غور کرنا دانشمندی کے عین مطابق ہوگا۔ درحقیقت ۱۹۵۸ء میں اس جائزہ کے نتیجہ میں کہ مغربی یورپ اور امریکہ میں غیر یونین ایجنسیاں کس حد تک مزدوروں کی تعلیم میں شریک تھیں۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ صنعتی ملکوں میں بھی مزدوروں کی تعلیم میں ٹریڈ یونینوں سے زیادہ بڑا حصہ دوسرے اداروں کا تھا۔ بہت سے انتظامی فرائض کو یونیورسٹیوں، مزدوروں کی تعلیم کے ضمن میں وسیع بنیادوں پر قائم انجمنوں اور حکومتوں نے سنبھال رکھا تھا۔ جب صنعتی طور پر ترقی یافتہ ملکوں میں کیفیت یہ ہو تو ان ملکوں میں اس قسم کی مدد کتنی اہم ہوگی جہاں ٹریڈ یونینیں غریب اور کمزور ہوں یا حکومت کی جانب سے ان کی کوئی ہمت افزائی نہ ہوتی ہو۔

باب ششم میں اس قسم کے تعاون کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس وقت محض اتنا یاد رکھنا چاہیئے کہ اس ضمن میں مزدوروں کے اندر شک وشبہ کی کیفیت کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ ان کی اپنی یونینوں کے منصوبوں کے مقابلے میں بیرونی امداد ان کے لئے شک وشبہ کا باعث بنے گی۔ ممکن ہے یہ روّیہ بعض اوقات بالکل بے جا ہو۔ لیکن بہرحال اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ جب تک مزدوروں کو ذہنی طور پر مطمئن نہ کر دیا جائے اس وقت تک کسی پروگرام کی کوئی اہمیت نہ ہوگی۔

مزدوروں کے شبہات کو رفع کرنے میں حسب ذیل تحفظات مددگار ثابت ہو سکتے ہیں:۔

(۱) ٹریڈ یونینوں کو صفائی کے ساتھ یہ بتا دینا چاہیئے کہ وہ ابھی پروگرام چلانے کے لئے تیار نہیں ہیں (۲) پروگرام کا اہم مقصد ایسی ذمہ دار اور آزاد ٹریڈ یونینوں کا قیام ہونا چاہیئے جس میں ایسے تربیت یافتہ لوگ ہوں جو انتظامی فرائض کو سنبھال سکیں (۳) اس بات کا حتمی وعدہ کرنا چاہیئے کہ جونہی ایسے لوگ تیار ہو جائیں گے انتظامی فرائض خودبخود منتقل کر دیے جائیں گے (۴) اس عرصے کے دوران کسی بھی انتظامی بورڈ میں مزدور تحریکوں کی نمائندگی کی ضمانت ہونی چاہیئے۔

تحفظات کا مسئلہ یقیناً بڑی اہمیت رکھتا ہے اس کا اندازہ اگلے باب میں ہوگا جس کا موضوع "دوسرے اداروں کے ساتھ تعاون" ہے۔ اس مسئلے پر اظہار رائے کرنے سے پہلے ہمیں انتظامی سوالات کو ایک دوسرے زاویے سے دیکھنا چاہیئے۔ تاکیدی چارٹ نمبر ۱۳ میں پانچ ایسے حالات بیان کئے گئے ہیں جن میں مختلف ادارے اہم انتظامی ذمہ داریاں سنبھال لیتے ہیں (تاہم یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ کسی بھی معیّنہ ملک میں یہ پانچوں ادارے یا متعدد ادارے یہ ذمہ داری آپس میں بانٹ سکتے ہیں)

تاکیدی چارٹ ۱۳ : مزدوروں کی تعلیم کی پانچ انتظامی شکلیں

اہم انتظامی ذمہ داریوں کے ادارے	فوائد	نقصانات	خلاصہ
ٹریڈ یونینیں	مزدوروں کی حمایت پر بھروسہ کرسکتی ہیں۔ کیوں کہ (ا) جذبۂ اتحاد سے اپیل کرسکتی ہیں۔ (ب) مقاصد کا مزدوروں کے ساتھ ایک واضح تعلق ہوتا ہے (ج) ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ہمدرد اساتذہ کا انتخاب کریں گی صحیح خطوط پر تعلیم ہوگی اور (د) توقع کی جاتی ہے کہ ٹریڈ یونینوں میں اور مزدوروں کی تعلیم میں دلچسپی گہری ہو جائے گی ۔	روپیہ کی کمی کا شکار ہوسکتی ہیں۔ طریق استدلال میں تنگ نظر اور سطحی ہوسکتی ہیں اچھی اہلیت کے اساتذہ کی کمی کا شکار ہوسکتی ہیں ۔	اگر یونینیں عملی صلاحیت رکھتی ہوں تو یہ سب سے عمدہ سسٹم ہے۔ اس کے علاوہ یونینوں کو زیادہ اعلیٰ نصاب چلانے کے لئے دوسرے اداروں سے اتحاد پر غور کرنا چاہیئے۔ اور حکومتوں پر دباؤ ڈالنا چاہیئے کہ وہ بنیادی ہنر سکھانے کے لئے کورسز چلائیں ۔
سرکاری یا عوامی ادارے	نسبتاً بڑے سرکاری فنڈ ان کے پاس ہوتے ہیں۔ مقامی حکومتوں کی سہولتوں کا فائدہ اٹھاسکتے ہیں اور سرکاری ملازمین کو بحیثیت منتظمین استعمال کرسکتے ہیں۔ مرحلہ وار پروگراموں کے تحت طویل المیعاد بنیادوں پر بھرپور منصوبے بنا سکتے ہیں۔ اکثر بیرونی امداد بھی لے سکتے	مزدور شبہ کی نگاہوں سے دیکھ سکتے ہیں — مزدوروں کی تعلیم کو سرکاری پروپگنڈے کے طور پر استعمال کرنے کی طرف راغب ہوسکتے ہیں۔ مزدور، طلبہ سے رابطہ	پروگراموں کی ترقی کے لئے حکومت کو ٹریڈ یونینوں یا مزدوروں کی تعلیمی انجمنوں کی ہمت افزائی کرنی چاہیئے اسی اثنا میں انہیں ایک "مشترکہ کمیٹی" قائم کرنی چاہیئے۔ جس میں ٹریڈ یونینوں کی مضبوط نمائندگی ہو

اہم انتظامی ذمہ داریوں کے ادارے	فوائد	نقصانات	خلاصہ
	ہیں ۔ تعلیمی سازوسامان کی اعلیٰ پیمانے پر تیاری کی ذمہ داری لے سکتے ہیں ۔ آجرین کی حمایت حاصل کرنے کے زیادہ اہل ٹریڈ یونین کی گروہ بندی پر قابو پا سکتے ہیں ۔	قائم نہ رکھ سکیں ۔	حکومت کو خواندگی اور بنیادی ہنر کی تعلیم کا بھی انتظام کرنا چاہیئے ۔
مزدوروں کی تعلیمی انجمنیں	تعلیمی آزادی کے ساتھ سرکاری گرانٹ کے اشتراک کو ممکن بناتی ہیں ۔ اگر ضرورت ہو تو یونیورسٹیوں کے ساتھ تعاون کے بہتر مواقع فراہم کرتی ہیں ۔ مزدوروں کی تعلیم میں ہر سطح پر نگرانی کی ہمت افزائی کر سکتی ہیں ۔ ٹریڈ یونین میں گروہ بندیوں پر قابو پا سکتی ہیں ۔	سرکاری گرانٹ یا غیر مزدور طلبا کی وجہ سے ٹریڈ یونینوں کے شکوک وشبہات کا ہدف بن سکتی ہیں ۔ بعض اوقات رضاکار مددگاروں پر بہت زیادہ انحصار کرنے لگتی ہیں بعض اوقات ٹریڈ یونینوں کی ضروریات سے رشتہ توڑ لیتی ہیں ۔	یہ امر ثابت کرنے کے لئے کہ مزدوروں کی تعلیم کے مقاصد بہرحال سب سے زیادہ اہم ہیں ۔ ٹریڈ یونینوں کے ساتھ رشتہ قائم رکھنے کے لئے بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے ۔ مشترکہ کمیٹیوں میں ٹریڈ یونینوں کے ساتھ صحیح اشتراک ہونا چاہیئے ۔
یونیورسٹیاں	نسبتاً بہتر اور ایماندار انتظامیہ، عمدہ تعلیمی معیار، عمدہ تعلیمی حالات، امدادی آلات وغیرہ، یونیورسٹی کی شہرت، طلبہ، اور سرکاری فنڈ کیلئے کشش اور تنقید	معیارات بہت زیادہ علمی اور تعلیم مزدوروں کی زندگی سے بہت دور ۔ اکثر اس شبہے کا شکار کہ یہ بہت زیادہ مبہم اور	"مشترکہ کمیٹیوں" اور ہر سطح پر مشاورت میں صحیح عملی اشتراک ہونا چاہیئے ۔ ٹریڈ یونینوں کو اپنے ابتدائی نصاب چلانے کی تربیت

اہم انتظامی ذمہ داریوں کے ادارے	فوائد	نقصانات	خلاصہ
	کے خلاف تحفظ کا باعث بن سکتی ہیں۔ ٹریڈ یونینوں میں گروہ بندیوں پر قابو پا سکتی ہیں۔	"بے روح" ہیں۔ ٹریڈ یونینوں کے بارے میں معلومات اور ہمدردی سے عاری ہونے کے امکانات	دینی چاہیئے۔ اور اعلےٰ نصاب کے فرائض خود یونیورسٹیوں کو سنبھالنے چاہئیں۔
آجرین	زیادہ وسائل کاروبار کی سہولتوں کو استعمال کر سکتے ہیں۔ مزدوروں کی فلاح وبہبود میں آجرین کو شریک کر سکتے ہیں۔	مزدوروں کے شبہات کا ہدف بن سکتے ہیں۔ مدرسہ جاتی اور پیشہ ورانہ تربیت پر اتنی اہمیت دے دینے کا خطرہ کہ مزدوروں کی تعلیم انتہائی غیر اہم ہو جائے —— چھوٹے آجرین کا اپنی قانونی ذمہ داریوں سے صرفِ نظر کر لینے کا خطرہ۔	اسے چلانے کے فرائض ایک ایسی (مشترکہ مزدور، انتظامیہ کمیٹی) کے سپرد ہونا چاہیئے۔ جس میں ٹریڈ یونین کی مضبوط نمائندگی ہو۔

۶

بیرونی مدد

اگرچہ مزدوروں کی تعلیم کے انتظام وانصرام کے لئے سب سے موزوں اشخاص تو ٹریڈ یونین کے ایسے ارکان ہی ہو سکتے ہیں جو صحیح دلچسپی، تربیت اور تجربہ کے حامل ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بہت کم ملکوں میں ٹریڈ یونینیں اتنی مضبوط ہیں کہ وہ مزدوروں کی تعلیم کے تمام مراحل کو خود چلا سکیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً ہر جگہ دوسری ایجنسیوں کے ساتھ تعاون کو عملی اہمیت حاصل ہے۔ لہٰذا ہم تمام ایجنسیوں کے فوائد اور نقصانات کا ایک بسرعت جائزہ لیں گے اور اس باب کو ایک تاکیدی چارٹ پر ختم کریں گے جن میں ان پہلوؤں کا بیان ہوگا۔ جن میں یہ ایجنسیاں مزدوروں کی تعلیم میں حصّہ لے سکتی ہیں یا نہیں لے سکتیں۔

سرکاری اور دوسری عوامی ایجنسیاں،
(کتب خانے، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے مربوط نظام وغیرہ)

ہم مزدوروں کے ان شکوک و شبہات کا ذکر کر چکے ہیں جو ان کے دلوں میں سرکاری اداروں کی جانب سے چلائے جانے والے مزدوروں کی تعلیم کے منصوبوں کے بارے میں ہوں گے۔ یہ شکوک و شبہات بالخصوص ان ملکوں میں زیادہ ہی گہرے ہوتے ہیں جہاں جمہوریت نے ابھی بال و پر بھی نہ نکالے ہوں اور ٹریڈ یونین کی تحریک ابھی اپنی حیات کے ابتدائی مراحل میں ہو۔ لیکن دراصل یہی وہ ممالک ہیں جہاں کسی نہ کسی حد تک سرکاری مدد مزدوروں کی تعلیم کے پروگراموں اور بالخصوص ان کے ابتدائی مراحل میں انتہائی مفید ثابت ہوگی۔ دوسری طرف بہت سے ملکوں میں جہاں ایک طویل مدت سے قائم شدہ مضبوط یونینیں موجود ہیں۔ یہ ایک مسلمہ طریق کار ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کے کم از کم کچھ مراحل میں حکومت مالی امداد مہیا کرے۔ مثال کے طور پر برطانیہ میں اس مقصد کے لئے کافی سرکاری روپیہ مہیا کیا جاتا ہے اور اسکینڈی نیویائی ملکوں میں ریاست بطور خاص مزدوروں کی تعلیمی انجمنوں اور دوسری رضاکار ایجنسیوں کے ذریعہ مزدوروں کے بہت سے گروہوں کو امداد (گرانٹ) دیتی ہے۔

سرکاری مدد کی قسمیں مختلف ہوسکتی ہیں۔ مثلاً انتظامی اور مالی دونوں پہلوؤں سے نصابوں کو براہِ راست چلانا، قانون وضع کرکے مزدور طلبہ کو کام سے فرصت دلانا (جس پر ساتویں باب میں بحث کی گئی ہے) یا کم لاگت پر، یا مفت ہی میٹنگوں کے لئے کمرے، اساتذہ اور دوسرے سامان مہیا کرنا، گرانٹ اور دوسرے چندے، یونینوں یا مزدوروں کی تعلیمی انجمنوں کو براہِ راست یا یونیورسٹیوں اور دوسرے مقامی تعلیمی اداروں کے ذریعے دیئے جاسکتے ہیں لیکن طریق کار کوئی بھی ہو، جن ملکوں میں سرکاری مدد کی کوئی طویل روایت ہو۔ وہاں مدد کو اس طرح منظم کیا جاتا ہے کہ ان سے مستفید ہونے والوں کو عمل کی بھرپور آزادی حاصل رہے۔ عموماً چند ایک بنیادی تقاضے مزدور ہوتے ہیں۔ مثلاً طلبہ کی کچھ کم از کم تعداد اور بعض اوقات ایک مصرحہ مدت میں تعلیمی سیشن کی کوئی کم از کم تعداد لیکن مضامین کے انتخاب، تعلیمی طریقوں، سامانوں یا اساتذہ وغیرہ کے بارے میں عموماً کوئی مداخلت نہیں ہوتی (یا بہت کم ہوتی ہے)

کام کاج میں بھی نہایت اعلیٰ تعلقات استوار ہوسکتے ہیں۔ بشرطیکہ حکومت کی طرف سے صحیح قسم کے عمومی رویّہ کا اظہار ہو اور یہ رویّہ اس شعور سے وجود میں آیا ہو کہ مزدوروں کی تعلیم پورے معاشرے کیلئے اہمیت رکھتی ہے علاوہ ازیں ایک ایسی مضبوط اور متحرک رضاکار انجمن موجود ہو جو سرکاری سہولتوں کا عمدہ استعمال کرسکتی ہو۔ رضاکار انجمن کے لئے سرکاری حکام پر دباؤ قائم رکھنا بذات خود تحریک کا باعث ہوتا ہے اور یہ کام سب سے زیادہ احسن طریقے سے اس طرح انجام دیا جاسکتا ہے کہ اکثر مختلف قسم کی "مشترکہ کمیٹیوں" میں حصہ لیا جائے۔ اس طرح سرکاری کتب خانوں اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی انتظامی کمیٹیوں اور بورڈوں میں مزدوروں کی نمائندگی سے ان اداروں کی تعلیمی سرگرمیوں میں بڑی اصلاح ہوسکتی ہے۔ مثال کے طور پر یہ بات امریکہ میں اس وقت واقع ہوئی جب امریکی لائبریری ایسوسی ایشن نے بطور خاص ایسی کمیٹیاں قائم کیں جن کو "زمرۂ مزدوران کے لئے سہولت کتب خانہ کی مشترکہ کمیٹیاں" کہا جاتا ہے۔

جن ملکوں میں ٹریڈ یونینیں ابھی نئی نئی ہیں یا جہاں مزدوروں کی تعلیم کے بارے میں حکومتیں ابھی تک تذبذب کا شکار ہیں۔ وہاں کسی نتیجہ خیز شراکت کے امکانات خاصے کم ہیں۔ حکومتوں کے تذبذب والی صورت میں صحیح اصلاح کی ہر توقع کا انحصار اس جہدِ مسلسل پر ہوگا۔ جس کا مظاہرہ رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار کرنے کے لئے مزدور تحریکیں چلاسکتی ہیں۔ اگرچہ یہ ایک سست رفتار عمل ہوگا۔ نئی ٹریڈ یونینوں والے ممالک کی صورت میں، اگر حکومت روشن خیال ہو تو، حالات بڑی تیزی سے تبدیل ہوسکتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ جلدی سے تعلیم دینے کے منصوبے جو غالباً عام طور پر اوپر سے نافذ کئے جائیں گے۔ جلد ہی ایسے مرد اور عورتیں تیار کردیں گے جو مستقبل کے منصوبوں

کو چلانے کے لئے کسی نہ کسی حد تک ذمہ داریاں سنبھال سکیں گے۔

تاہم اگر ایک بار دفتری قسم کی روایات مضبوطی کے ساتھ قدم جمالیں تو مزدوروں کی انجمنوں کو اختیار سپرد کرنا مشکل ہو گا۔ لہٰذا ایک واقعی روشن خیال حکومت کو یہ چاہیئے کہ وہ ابتداء ہی میں مزدوروں کی فراخدلانہ نمائندگی پر مبنی ایک مشترکہ مشاورتی کمیٹی کی تشکیل کر دے اور ایسی قطعی تاریخیں مقرر کر دے جب اس کمیٹی کے فرائض مشورہ سے بڑھ کر ہدایت کے دائرے میں داخل ہو جائیں گے اور مزدوروں کی نمائندگی کو فوقیت حاصل ہو جائے گی۔ حکومت ہند نے تو اس سے بھی آگے جانے کی کوشش کی ہے۔ اس نے مزدوروں کی تعلیم کی خاطر ایک مرکزی بورڈ (ملاحظہ ہو تاکیدی چارٹ نمبر ۵) اس مقصد سے قائم کیا کہ وہ پالیسی بنائے اور چلائے۔ فنڈ معین کرے۔ کارروائیوں کی نگرانی کرے اور انہیں مربوط بنائے تعلیمی سامانوں کی فراہمی کا انتظام کرے۔ معیارات مقرر کرے اور عمومی طور سے مزدوروں کی تعلیم کو فروغ دے۔ مرکزی بورڈ اور اس کی علاقائی کمیٹیاں، حکومت، تعلیمی اداروں، آجروں اور ٹریڈ یونینوں کے نمائندوں پر مشتمل ہیں، جن میں ٹریڈ یونینیں سب سے بڑا واحد فریق ہیں۔ علاوہ ازیں مرکزی بورڈ ٹریڈ یونینوں اور دوسرے رضاکار اداروں کو امدادی گرانٹ دیتا ہے جو مزدوروں کی تعلیم کے سلسلہ میں متعلقہ ٹریڈ یونینوں کے اخراجات کے نوے فیصد کے برابر ہوتے ہیں۔ بہت سے ہندوستانی اس لئے مایوس ہیں کہ ٹریڈ یونینوں نے کام کا بڑا حصہ اب تک نہیں سنبھالا ہے۔ لیکن یہ حقیقت بھی اپنی جگہ ہے کہ صنعتی مزدوروں میں سے ہر دس میں سے ایک نے ساٹھ گھنٹوں کا مزدوروں کا تعلیمی نصاب مکمل کر لیا ہے۔

تیونس میں ایک فارمولا وضع کیا گیا ہے جس کے ذریعے حکومت کی منظم کردہ مزدوروں کی تعلیم کو اس تعلیم سے بہت زیادہ مربوط کر دیا گیا جو خود ٹریڈ یونینیں پیش کرتی ہے۔ پیشہ ورانہ تربیت کا سرکاری محکمہ پورے ملک میں دکانوں کے ملازمین اور مزدور کونسل کے نمائندوں کے لئے ایک نصاب پیش کرتا ہے اور ٹریڈ یونین کے عہدیداروں کے لئے ٹریڈ یونینیں ایک متوازی پروگرام چلاتی ہیں۔ ان دونوں پروگراموں کو ایک سہ فریقی مشاورتی بورڈ کے ذریعے اور ٹریڈ یونین کے لیڈروں کو سرکاری پروگرام کے منتظم کے طور پر بھیج کر مربوط کیا جاتا ہے۔

حال ہی میں کیریبین علاقہ میں گویانا، ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو کی حکومتوں نے مزدوروں کے ایسے اداروں یا کالجوں کو فنڈ مہیا کیا ہے جنہیں ایسے آزاد بورڈ چلاتے ہیں جن میں ٹریڈ یونینوں کی کافی نمائندگی ہوتی ہے، اور وہ کسی سرکاری مداخلت کے بغیر اپنا پروگرام بناتے ہیں۔

لہٰذا یہ بات واضح ہو گئی کہ اشتراک آسان ہے۔ بدقسمتی سے اب تک تمام حکومتیں مزدوروں کی تعلیم

کی اہمیت سے یکساں طور پر مطمئن نہیں ہوئی ہیں اور ٹریڈ یونین کی تمام تحریکیں، تجرباتی طور پر بھی، ان کے شکوک کو رفع کرنے پر آمادہ نہیں ہیں جو سرکاری مدد سے متعلق ان کے دلوں میں جاگزیں ہیں۔

یونیورسٹیاں، فنی کالج اور سکول

اگرچہ بہت سے ملکوں میں "عوام کی" یا "مزدوروں کی" یونیورسٹیاں خاص طور پر قائم کر دی گئی ہیں۔ تاہم انہیں کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہوئی۔ یوگوسلاویہ اور پولینڈ کے یہ ادارے خاص مطالعہ کے مستحق ہیں۔ اسی طرح ہیمبرگ اور فرینکفرٹ میں جرمن مزدوروں کی اکادمیاں بھی توجہ طلب ہیں جو منتخب مزدوروں کو ایک یا دو سال کا ایسا نصاب پیش کرتی ہیں جن کے باعث وہ بعد میں یونیورسٹی کے گریجویٹ کورس کرنے کے اہل ہو جاتے ہیں۔ برطانیہ میں طویل المدت نصاب پڑھانے والے اقامتی کالج (رسکن، فرکروفٹ، ہل کروفٹ، پلیٹر، نیو بیٹل ایبے اور ہارلیچ) اس پر ایک قیمتی اضافہ کرتے ہیں جو ٹریڈ یونین کی تنظیمیں پیش کرتی ہیں۔ لیکن یہ تمام مثالیں ان ملکوں کی ہیں جہاں ٹریڈ یونینیں مضبوط ہیں یا حکومتیں ایسی ہیں جنہوں نے مزدوروں کی اہلیت میں اضافہ کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ بہت سے دوسرے ملکوں میں یہ مسئلہ عام یونیورسٹیوں سے اتحاد و اشتراک حاصل کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کی حد تک ہی محدود رہا ہے۔

اس قسم کا اشتراک کسی طور بھی کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اس کی تاریخ سو سال پہلے کے ان پہلے "توسیعی نصابوں" تک پہنچتی ہے۔ جن کو برطانیہ میں ۱۸۷۳ء میں کیمبرج یونیورسٹی نے شروع کیا تھا یا بعض لوگوں کی رائے کے مطابق، اس کا سلسلہ امریکہ کے زرعی امدادی ایکٹ ۱۸۶۲ء تک پہنچے گا۔ جس میں اس ملک کی نئی یونیورسٹیوں سے اس امر کا تقاضا کیا گیا تھا کہ جن ریاستوں میں وہ قائم ہیں ان کے کسانوں کی تعلیمی خدمات انجام دیں گی۔ چند ملکوں میں مزدوروں کی تعلیم کے سلسلہ میں یونیورسٹی کی مدد دوسری عالمی جنگ سے پہلے ہی پوری طرح منظم ہو چکی تھی۔ مثال کے طور پر برطانیہ میں کیمبرج والے تجربہ کی روشنی میں ۱۹۱۹ء سے "تعلیم بالغاں کی مشترکہ کمیٹیاں" قائم ہو گئیں۔ جن کے ذریعہ مزدوروں کی تعلیم کی انجمنیں اور مقامی تعلیمی مجاز ادارے یونیورسٹیوں کے غیر نصابی شعبوں کے تعاون سے بالغوں کے لئے کلاس چلاتے ہیں۔ سہ سالہ تعلیمی کلاسز (ہر سال دو گھنٹے کی کلاس کی چوبیس میٹنگوں) پر مبنی ایک عظیم پروگرام چلانے کے بعد ان کمیٹیوں نے حال ہی سے کانکنوں اور گودی اور صنعت کے مزدوروں کے لئے "ایک روزہ" نصاب شروع کرنے پر توجہ دی ہے۔

برطانیہ کی کلاسوں میں مقصدیت اور یونیورسٹیوں کے اعلیٰ تعلیمی معیاروں کے باہمی امتزاج کے ساتھ ساتھ وہ عملی اور بامقصد ولولہ بھی موجود ہے جو مزدوروں کی تعلیم کا بنیادی مقصد ہے۔ بہت سی یونیورسٹیاں بیرونی دنیا سے رابطے اور عملی مسئلوں سے مقابلے کو خوش آمدید کہتی ہیں اور اس عمل میں اپنے تدریسی طریقوں میں اصلاح اور ترقی کرتی رہتی ہے۔ تاہم بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں شکایت ہے کہ یونیورسٹی کے معیار پر زیادہ توجہ اور زور دینے کی وجہ سے نصابوں کا اصل مغز اور زیر استعمال طریقے بہت زیادہ غیر تحقیقی یا تجریدی بن گئے ہیں اور یہ کہ بہت زیادہ مقصدیت مزدور طلبہ میں ایک قسم کی بے تعلقی اور بے حسی پیدا کرنے کی وجہ بن سکتی ہے۔ اس قسم کی تنقید وفاقی جمہوریہ جرمنی اور اسکینڈینیویائی ملکوں میں زیادہ شدت سے کی جاتی ہے جہاں ابھی کچھ دن پہلے تک یونیورسٹیاں اپنی غیر نصابی سرگرمیوں کو بڑے مجمعوں کے سامنے عوامی خطابات تک ہی محدود رکھتی تھیں۔

امریکہ نے دونوں عالمی جنگوں کے درمیانی عرصے میں "یونیورسٹی۔ یونین اتحاد" کا ایک نیا طریقہ وضع کیا، اور اب وہاں کوئی ستائیس یونیورسٹیاں ایسی موجود ہیں جو مزدوروں کی تعلیم کے پروگرام چلا رہی ہیں۔ ان میں سے اکثر پروگرام تین سے چار ہفتوں کے سیمیناروں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھار یہ ہفتہ وار شام کی کلاسوں کی شکل میں بھی ہوتے ہیں۔ مذکورہ پروگراموں کو عام طور پر یا تو یونیورسٹیوں کے توسیعی شعبوں کے تعاون سے یا مزدوروں کے حالات کا مطالعہ کرنے والے یا صنعتی تعلقات کا مطالعہ کرنے والے مخصوص اداروں کے تعاون سے چلایا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا طریق کار ہے جو دوسری عالمی جنگ کے بعد سے فلپائن میں (ایشیائی مزدور تعلیمی مرکز)، پورٹوریکو اور ہوائی تک پھیل گیا ہے۔

فرانس کی سات یونیورسٹیوں کے مزدوروں نے جن میں سے بعض کو قائم ہوتے بیس سال گزر گئے، باوجود وسعت پاجانے کے، اپنا خصوصی ڈھانچہ اور ٹریڈ یونینوں کی نمائندگی کا طریقہ برقرار رکھا ہے۔ بعض طریقوں میں فرانس کے مزدور اداروں کا نمونہ امریکہ کے نمونہ سے اسی طرح مماثلت رکھتا ہے۔ جیسے کینیڈا کے مزدوروں کا کالج جو کینیڈا کی مزدور کانگریس میکگل یونیورسٹی اور مانٹریال یونیورسٹی کے تعاون سے قائم ہوا تھا۔

دوسری طرف انگریزی بولنے والے کیریبین ممالک نے (امریکہ اور برطانیہ کے خطوط کار کو سموتے ہوئے) اپنا طریق کار خود وضع کر لیا ہے۔ جس کی ایک مثال جمائیکا میں ٹریڈ یونین تعلیمی ادارہ ہے جو غرب الہند (ویسٹ انڈیز) یونیورسٹی کے تحت قائم ہوا تھا۔

یہ مثالیں ہم نے یہ بتانے کے لئے دی ہیں کہ دنیا کے بہت سے حصوں میں یونیورسٹیاں مزدوروں کی تعلیم

کے میدان میں بڑی فعال ہیں۔ یہ وہ نکتہ ہے جو ۱۹۶۹ء کے دوران افریقہ میں منعقدہ عالمی ادارہ محنت کے ایک سیمینار کی رپورٹ کے حسب ذیل اقتباس سے واضح ہوگا۔

"بہت سے افریقی ملکوں میں یونیورسٹیوں نے مزدوروں کی تعلیم میں دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یونیورسٹیوں سے متعلقہ مخصوص ادارے مثلاً تعلیم بالغاں کے ادارے، یونیورسٹیوں کے توسیعی سیکشن اور غیر نصابی شعبے نیز چلتے رہنے والے تعلیمی مراکز کینیا، نائیجیریا، گھانا، سیرا لیون، زمبیا اور تنزانیہ جیسے ممالک میں قائم کئے گئے۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی سات یونیورسٹیوں نے مزدوروں کی تعلیمی انجمن کو دس ہزار مصری پونڈ کی مجموعی سالانہ امداد دی اور انجمن کی مشاورتی کمیٹی کے ارکان کی چالیس فیصد تعداد یونیورسٹی کے پروفیسروں پر مشتمل تھی۔ بطور عمومی یونیورسٹیوں نے مطالعے کی اشیاء تیار کرنے، ٹریڈ یونین کے لوگوں کے لئے مختلف مضامین میں اعلیٰ نصاب چلانے، مزدوروں کی تعلیم سے متعلقہ تحقیق کرنے اور ٹریڈ یونینوں کی درخواست پر ان کے تعلیمی پروگراموں کی منصوبہ بندی کرنے میں کافی مدد کی۔ نائیجیریا اور متحدہ عرب جمہوریہ جیسے ملکوں میں یونیورسٹی کی سطح کا مزدوروں کی تعلیم کا ایک عام پروگرام منظم کرنے کی افادیت پر غور کیا جا رہا تھا۔"

لہٰذا اس کا مطلب یہ ہوا کہ یونیورسٹیاں پہلے ہی سے بہت کافی مدد دے رہی ہیں اور مزید توسیع کے لئے بھی عام ماحول سازگار ہے۔ تاہم عالمی بنیاد پر یہ احساس موجود ہے کہ تعلیم بہت زیادہ نظریاتی ہوگئی ہے اور ہر ملک میں یونیورسٹیوں پر یہ دباؤ پڑ رہا ہے کہ وہ اپنے پروگراموں کو معاشرے کی ضروریات اور عملی مسائل کے حل سے اور زیادہ متعلق کریں۔

اس کے علاوہ حکومتوں اور ٹریڈ یونینوں میں مزدوروں کی تعلیم کی اہمیت اور اس کے لئے ٹریڈ یونین وسائل کی کمی کا شعور بڑھتا جا رہا ہے۔ لہٰذا مزدوروں کے لئے قومی تعلیمی پروگراموں کے انچارجوں کے واسطے یہ ایک سنہرا موقع ہے کہ وہ صورت حال پر نظر ثانی کریں اور دیکھیں کہ کیا یونیورسٹیوں سے مزید مدد پسندیدہ اور قابل حصول ہے؟

ایسے کسی بھی جائزے میں ان نکات کو ذہن میں رکھنا بہتر ہوگا جو پانچویں باب میں بیان کئے گئے ہیں۔

یہ باب تحقیق و تفتیش کے میدان میں یونیورسٹیوں کی اہمیت سے متعلق ہے۔ اس کے علاوہ ٹریڈ یونین کے لوگوں کی جانب سے شک و شبہ کا رویہ پیدا ہونے کے خلاف جو فہرست تحفظات ہوتی ہے اس کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیئے ایک عرصہ گزرا کہ ۱۹۵۸ء میں مزدوروں کی تعلیم پر ایک ایشیائی سیمینار میں بہت سے اصول بیان کئے گئے تھے۔

"کسی بھی یونیورسٹی کے پروگرام کی کامیابی اور یونینوں کو قابل قبول ہونے کے لئے چند شرائط کا وجود ضروری ہے۔ مثلاً:

(ا) یہ کہ یونیورسٹی کو تعلیمی معاملات میں آزادی حاصل ہے۔

(ب) یہ کہ تدریسی عملے کو مزدور تحریک کا تجربہ ہونا چاہیئے۔

(ج) یہ کہ منظم مزدوروں کی بھی ایک آواز ہونی چاہیئے اور یونیورسٹی کی پالیسیوں اور پروگراموں میں ان سے مشورہ کیا جانا چاہیئے۔

(د) یہ کہ یونیورسٹی کے پروگرام کو مقصدیت کے ساتھ چلانا ضروری ہے۔

ان چار بنیادی شرائط کا فائدہ یہ ہے کہ ان سے تمام متعلقہ فریقوں کو کسی نہ کسی قسم کا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے۔ ان میں حکومتیں بھی ایک فریق ہوتی ہیں اور اکثر بیشتر حکومتیں ہی یونیورسٹیوں کے لئے وہ مالیات مہیا کرتی ہیں جو مزدوروں کی تعلیم کے لئے مختص ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں ہر شرط کو ہر متعلقہ ملک کے خصوصی حالات کی روشنی میں بالتفصیل سمجھنا پڑے گا۔ مشہور و معروف سینٹ فرانسس زیویر یونیورسٹی (نووا سکوشیا، کناڈا) میں منظم مزدور اپنی آواز سنوانے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ اس طرح جیسا کہ شق (ج) بالا میں درج ہے انہوں نے مشاورتی بورڈ میں نو ارکان منتخب کر لئے جب کہ باقی صرف دو اراکین یونیورسٹی کے ہیں۔

تاہم یہ ایک استثنائی صورت ہے ورنہ زیادہ تر عام صورت وہ ہے جیسی کناڈا کے مزدور کالج میں ہے جہاں گیارہ رکنی مشاورتی کمیٹی کی تشکیل اس طرح ہے کہ اس میں پانچ نمائندے ٹریڈ یونینوں کے، پانچ یونیورسٹی کے، اور ایک تعلیم بالغاں کی انجمن کا ہوتا ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں صورت حال یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ٹریڈ یونین اپنی مرضی کے مطابق، شرکت سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے، وہاں اس قسم کی مساوی نمائندگی ٹریڈ یونینوں کے اس خوف کو دور کرنے کے لئے کافی ہو گی جو انہیں سرکاری مداخلت یا یونیورسٹیوں کے بہت زیادہ علمی طریق کار سے ہوتا ہے۔

مزدوروں کی تعلیم کے سلسلے میں یونیورسٹیوں کے کردار کا پورا مسئلہ تفصیل کے ساتھ عالمی ادارہ محنت کے زیر غور ہے۔ ۱۹۷۳ء میں اس ادارے نے تعاون کی اس شکل کا، جو مزدوروں کی تعلیم کے میدان میں

یونیورسٹیوں اور ٹریڈ یونین تنظیموں کے درمیان موجود ہونا چاہیئے ۔ تعین کرنے والے مختلف عوامل کا مطالعہ کرنے کی غرض سے ایک خصوصی سیمینار منعقد کیا تھا ۔

کچھ ملکوں میں پولی ٹکنیک اور فنی کالج بھی روز بروز زیادہ مددگار بنتے جارہے ہیں ۔ بعض پولی ٹکنیک ادارے بالغوں اور مزدوروں کی تعلیم کے لئے مخصوص شعبے قائم کررہے ہیں اور فنی کالج ایسے اقدام کررہے ہیں جن کے ذریعہ وہ زیر تربیت افراد اور نوجوان مزدوروں کو مزدوروں کے عام تعلیمی موضوعات کے مطالعہ میں شریک کرسکیں گے ۔ مزدوروں کو عام تعلیم دینے والوں کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ ان ترقیوں سے پوری طرح باخبر رہیں اور کارہے گا ہے متعلقہ اداروں میں ٹریڈ یونین اور مزدوروں کے موضوعات پر کلاس منعقد کرنے کی پیش کش کرتے رہیں ۔ اسرائیل میں مزدوروں کی جنرل فیڈریشن (ہسٹاڈرٹ) اور امریکہ کی بہت سی یونینیں اس طریق کار کے مطابق فنی کالجوں بلکہ ثانوی سکولوں سے بھی تعاون کرتی ہیں ۔ اس طرح نوجوانوں کو عمل کی دنیا اور ٹریڈ یونینزم کے نظریات سے متعارف کرا دیا جاتا ہے ۔ اسکولوں کے حکام مجاز سے بھی مفید رشتے قائم ہو جاتے ہیں ۔ یہ حکام کمرے اور سامان مہیا کرکے ان لوگوں کے لئے معاون ثابت ہوسکتے ہیں جو مزدوروں کی عام تعلیم کے ذمہ دار ہیں ۔

تاہم بعض حالات میں یونیورسٹیوں اور دوسرے سرکاری اداروں کے ساتھ یونین کے تعاون میں گہرے تعصبات حائل رہتے ہیں اور کبھی یہ تعصبات دونوں ہی طرف سے ہوتے ہیں ۔ جہاں کہیں یہ صورت ہو وہاں کوئی مزدوروں کی تعلیمی انجمن دونوں فریقوں کے درمیان مفاہمت کی فضا پیدا کرسکتی ہے ۔

مزدوروں کی تعلیمی انجمن

یہ وہ مخصوص ادارے ہیں جنہیں بطور خاص تعلیمی اغراض کے لئے قائم کیا جاتا ہے ۔ اس کا خیال پہلی بار برطانیہ میں ۱۹۰۳ء کے دوران پیدا ہوا اور اس وقت مزدوروں کی تعلیمی انجمنوں کی بین الاقوامی فیڈریشن کی کوئی بیس رکن تنظیمیں موجود ہیں ۔ اگرچہ ان میں سے اکثر کی اپنی خصوصیات ایک دوسرے سے جدا اور منفرد ہوتی ہیں لیکن دو خصوصیات ایسی ہیں جو ان سب میں مشترک ہیں یعنی ایک تو ان کی رضا کارانہ نوعیت اور دوسرے مزدوروں کی تعلیم سے انکی دلچسپی ۔ ان کے اصل فرائض یہ ہیں کہ وہ معاشرہ میں تعلیم کا شعور پیدا کریں ۔ ضروریات کا جائزہ لیں ۔ اور دیکھیں کہ یہ ضروریات پوری ہورہی ہیں ، نئے ولولے پیدا کریں اور عام طور سے ، مزدوروں کی تعلیم کے لئے ایک سازگار ماحول پیدا کریں ۔ بہت سے ملکوں میں (بطور خاص اسکینڈے نیویا میں) مزدوروں کی تعلیمی انجمنوں نے مزدوروں کی تعلیم کے اصل ایجنٹ کے طور پر نمایاں خدمات انجام دی ہیں اور انہیں اکثر حکومتوں اور یونیورسٹیوں سے پورا تعاون ملتا ہے ۔ جبکہ

وہ اپنی آزادی اور اپنے، پروگراموں کے مشمولات اور طریق کار پر اپنا کنٹرول برقرار رکھتی ہیں اور انہیں ٹریڈ یونینوں کی وفادارانہ حمایت بھی حاصل رہتی ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دشواریوں کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ بعض ملکوں میں مزدوروں کی تعلیمی انجمنوں کو حکومتوں کا اعتماد حاصل نہ ہو سکا اور بعض ملکوں میں وہ ٹریڈ یونینوں کی حمایت حاصل کرنے میں ناکام ہو گئیں۔

دوسری رضاکار ایجنسیاں

اور بہت سی رضاکار ایجنسیوں نے مزدوروں کی تعلیم کے ضمن میں کم و بیش حصہ لیا ہے۔ ان ایجنسیوں میں تو سب سے بڑی یقیناً امداد باہمی کی تحریک ہے۔ جسنے تعلیمی میدان میں ہمیشہ عملی دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے۔ امداد باہمی کی انجمنیں اکثر و بیشتر رسمی کلاس منعقد کرتی رہتی ہیں اور عورتوں کے گروہ میں رسمی اور غیر رسمی تعلیم کے امتزاج کو منظم کرنا ان کی کوششوں کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ لیکن ٹھیٹ تعلیمی پروگراموں سے قطع نظر، امداد باہمی کا پورا نظریہ ہی مزدوروں کی تعلیم کے منزل ہونے سے ہم آہنگ ہے۔ جیسا کہ سوئٹزرلینڈ کے صارفین کی امداد باہمی یونین کے ڈائرکٹر نے بہت صحیح کہا تھا: " اگر تعلیم دینے کا بنیادی اور اہم ترین مقصد عمل یعنی آزمائش کے دور سے گزر کر حتمی کامیابی کے لئے موقع فراہم کرنا ہے تو باہمی تعاون بہت بڑا معلم ہے۔ باہمی تعاون کی حیثیت جمہوریت میں ایک عملی مدرسہ کی سی ہوتی ہے۔"

بہر حال یہ کافی نہیں ہے کہ مختلف رضاکار ایجنسیاں ایک دوسرے کے تعلیمی پروگراموں کا تکملہ کرتی رہیں۔ بعض اوقات ضرورت طبعی سہولتوں میں تعاون کی ہوتی ہے۔ عام طور سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹریڈ یونینوں اور امداد باہمی کے اداروں کے درمیان ایک گہرا رشتہ ہونا چاہیئے (جو درحقیقت مختلف یورپی ملکوں میں موجود ہے) کیوں کہ اپنے ارکان کی معاشی اور معاشرتی صورت حال کی حفاظت اور اصلاح ان کا مشترکہ مقصد ہے تاہم بہت سے ملکوں میں ان دونوں تحریکوں کے درمیان مؤثر تعاون کا فقدان ہے۔ عالمی ادارۂ محنت اس صورتحال کی اصلاح کی کوشش اس طرح کر رہا ہے کہ تعاون اور ٹریڈ یونینزم کے موضوعات پر سیمینار منظم کرتا ہے۔ جس میں ترقی پذیر ملکوں سے امداد باہمی اور ٹریڈ یونین کے اراکین شریک ہوتے ہیں۔

اسی طرح معاشرتی ادارے، ثقافتی سوسائٹیاں، نوجوانوں کے گروہ اور دوسرے بہت سے ادارے مزدوروں کی تعلیم میں رسمی اور غیر رسمی حصہ لے رہے ہیں۔ اگرچہ نوجوانوں کے گروہ نے اس کا سب سے کم اثر قبول کیا ہے۔ پھر بھی معاشرتی تنظیموں کی یہ کوشش کہ وہ نوجوانوں میں کسی نہ کسی حد تک معاشرتی اقدار پیدا کر دیں۔ مزدوروں

کی تعلیم کے منتظمین کے لئے بڑی قیمت کی حامل ہو سکتی ہے۔ خاص طور پر جب اس کا رخ ان کے اپنے مقصد یعنی "مزدوروں کے ہاتھوں مفید معاشرتی عمل" کی طرف ہو۔

صنعتی اور تجارتی ادارے اور انجمنیں

یہاں بھی ایسی تعلیمی سہولتوں کا دائرہ جن کی قدر و قیمت مزدوروں کے معلمین کی نظر میں کچھ ممکن ہو، اتنا وسیع ہے کہ یہ ممکن نہیں کہ کسی قسم کی تعمیم ہو سکے۔ بعض ملکوں میں آجرین کو بذریعہ قانون مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ مزدوروں کی تعلیم کا انتظام کریں اور اس میں نقد چندہ دیں۔ جب کہ بعض ملکوں میں آجرین رضا کارانہ طور پر کارخانہ کے اوقاتِ کار میں تعلیم کے لئے چھٹی دے کر یا اس کے لئے جگہ مہیا کر کے اس ضمن میں مدد کرتے ہیں، یہ بے حد قدر و قیمت کی چیز ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ اگر تعلیم آسانی کے ساتھ میسر ہو تو مزدوروں کی ایک بڑی تعداد اسے حاصل کرنے کی کوشش کریگی اور ان میں مزید علم کا ذوق پیدا ہو جائے گا۔ اسی نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کی ایک دوسری شکل، بعض اشتراکی ملکوں میں پائے جانے والے دار التجربات، دار المطالعے اور تدریسی گوشے ہیں۔ بعض اور ملکوں میں آجرین ایسے منتخب مزدوروں کو اس غرض سے کئی کئی ہفتوں کے لئے پوری تنخواہ کے ساتھ چھوڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں کہ وہ مزدوروں کے تعلیمی منصوبوں کے تحت چلائے جانے والے پیشہ وارانہ تربیتی نصابوں میں شرکت کریں۔ بعض آجرین خود اپنے یہاں ہر یونٹ کی سطح پر باقاعدہ سامان والے کمروں میں تختہ سیاہ کے ساتھ کلاس کا انتظام کرواتے ہیں۔ جب کہ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ طلبہ کے لئے ناشتہ اور صنعتی مطالعہ کے لئے دوروں کا خرچہ بھی دیتے ہیں۔

بین الاقوامی اور علاقائی تنظیمیں

مزدوروں کا کوئی بھی ناظم تعلیم اپنے قومی ماحول میں الگ تھلگ کام نہیں کرتا۔ جو لوگ کم ترقی یافتہ ملکوں میں ان پروگراموں کے انچارج ہیں اور شدید دشواریوں کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان کے لئے یہ حقیقت باعث ہمت افزائی ہوگی کہ اس بات کا بھی کچھ امکان ہے کہ باہر سے مدد مل سکے۔

شاذ و نادر ہی ایسا ہوگا کہ روپیہ کی شکل میں یہ مدد ہو۔ کیوں کہ تعلیم کے لئے بین الاقوامی مالیاتی وسائل افسوسناک حد تک کم ہیں۔ یہ مدد اکثر و بیشتر مشوروں، تدریسی آلات، بیرونی ماہرین اور غالباً بیرون ملک تربیت کے مواقع کی شکل میں دستیاب ہوگی۔ امدادی پروگراموں کی کفالت یا تو بین الاقوامی مزدور تنظیم کرتی ہیں۔ مثلاً آزاد ٹریڈ

یونینز کی بین الاقوامی کنفیڈریشن ، مزدوروں کی عالمی کنفیڈریشن ، ٹریڈ یونینز کی عالمی فیڈریشن، بین الاقوامی تجارتی سیکرٹریٹ ، مزدوروں کی تعلیمی انجمنوں کی بین الاقوامی فیڈریشن ، بین الاقوامی امداد باہمی کی اتحادیہ ، یا اقوام متحدہ کی خصوصی ایجنسیاں مثلاً یونیسکو اور عالمی ادارۂ محنت ۔

یہ تو ظاہر ہے کہ مختلف ایجنسیوں کی امداد کی نوعیت ان کے اپنے روّیہ اور وسائل کی بنا پر مختلف ہوگی ۔ لیکن بہرصورت یہ بات مشترک ہے کہ ان ایجنسیوں کے پروگرام بطور خاص ایسے پسماندہ ملکوں کی مدد کے لئے ہوتے ہیں ۔ جہاں مزدوروں کی تعلیم کے مسائل نہایت شدید اور ترقی کے مواقع انتہائی واضح ہیں ۔

"تاکیدی چارٹ" ۲۔ ان اہم نظریات میں سے چند کا جائزہ پیش کیا گیا ہے ۔ جنہیں اس باب میں بیان کیا گیا ہے ۔ اس باب کو ختم کرنے سے پہلے ہم دوبارہ پورے شدومد کے ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مزدوروں کی تعلیم کا کام اتنا عظیم اور وسائل نسبتاً اتنے قلیل ہیں کہ کسی بھی غیر ٹریڈ یونین ادارے کی جانب سے مدد اور تعاون کی کسی پیش کش کو مسترد کرنا عقل و دانش کے خلاف ہوگا ۔ اگر کارکردگی کے اچھے رشتے قائم کئے جاسکیں تو باب ۵ میں بیان کردہ تحفظات کے حصول کے لئے چند گھنٹے گفت و شنید میں صرف کرنا وقت کا صحیح مصرف ہوگا ۔

نتیجہ کچھ بھی ہو، اہم بات یاد رکھنے کی یہ ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کی بڑی ذمہ داری ٹریڈ یونینوں ہی کی ہوگی اور ہونی بھی چاہئے ۔

تاکیدی چارٹ ۱۴ : مختلف ایجنسیاں اور مزدوروں کی تعلیم میں ان کی امکانی امداد

ایجنسی	مالیات	انتظامیہ اور تنظیم	معلمین	تدریسی سامان	تحقیق اور مشورہ	جگہ	عام تبصرہ
حکومت	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں (کبھی کبھار کتابیں اور فلم پروجیکٹر)	ہاں	ہاں (اکثر سکول اور کالج)	ٹریڈ یونینوں اور مزدوروں کی تحریک کے ساتھ حقیقی شرکت اور مشاورتی کمیٹیوں میں مزدوروں کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔ حکومت کو تارک وطن مزدوروں کی خصوصی ذمہ داری لینی چاہیئے
مقامی سرکاری ادارے	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں (اکثر سکول اور کالج)	ایضاً
کتب خانے	نہیں	نہیں	نہیں	ہاں	ہاں	ہاں	سنجیدہ مطالعہ میں بڑی حد تک مدد دے سکتے ہیں وہ اس طرح کہ میٹنگوں کے لئے موزوں مقامات مہیا کر سکتے ہیں اور مطالعہ کی ہمت افزائی کر سکتے ہیں۔
ریڈیو اور ٹیلیویژن	نہیں	نہیں	نہیں	ہاں	نہیں	نہیں	عام قاعدہ یہ ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کے مختصر پروگرام کبھی کبھی پیش کئے جا سکتے ہیں۔ البتہ دلچسپی پیدا کرنے کے لئے اور دوسری کارروائیوں کی تشہیر کے لئے عمدہ ذریعہ ہیں۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

ایجنسی	مالیات	انتظامیہ اور تنظیم	معلمین	تدریسی سامان	تحقیق اور مشورہ	جگہ	عام تبصرہ
یونیورسٹیاں، کالج وغیرہ	براہ راست فنڈ نہیں دیتے لیکن ٹریڈ یونین کا روپیہ بچا سکتے ہیں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	ٹریڈ یونینوں اور مزدوروں کی تحریک کے ساتھ حقیقی شرکت ہونی چاہیئے۔ اعلٰے معاشرتی اور معاشی تعلیم اور ثقافتی مضامین کے لئے انتہائی موزوں۔
مزدوروں کی تعلیمی انجمنیں	نہیں، لیکن ٹریڈ یونین کا روپیہ بچا سکتی ہیں	ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	عام طور سے نہیں	اپنے لئے مالیات، کچھ ٹریڈ یونینوں سے اور کچھ طلبہ سے حاصل کرتی ہیں۔ عموماً پبلک سے امداد بھی لے سکتی ہیں۔ تمام دلچسپی رکھنے والے مزدوروں کی ضروریات پوری کرنے کا خیال رکھنا چاہیئے۔
امداد باہمی اور دوسرے رضاکار ادارے	غالباً	غالباً	غالباً	کبھی کبھار	شاذ و نادر	ہاں	دلچسپی رکھنے والے مزدور بھرتی کرنے میں بطور خاص مفید
صنعتی اور تجارتی ادارے اور انجمنیں	غالباً	غالباً	غالباً	غالباً (کبھی کبھار اچھی فلمیں)	نہیں	ہاں	انتخاب میں اگر احتیاط برتی جائے تو بہت مفید مدد دے سکتی ہیں۔ فنی اور ثقافتی مضامین پر سستے محفوظ مواد
بین الاقوامی ایجنسیاں	غالباً کچھ فنڈ	نہیں، بجز بین الاقوامی کانفرنسیں	کبھی کبھار	ہاں	ہاں	نہیں	نظریات کے کلیرنگ ہاؤس اور سمندر پار تربیت کے ذریعے کے طور پر بطور خاص مفید

طلبہ

بعض خصوصیات ایسی ہیں جو تمام دُنیا کے مزدور طلبہ میں مشترک ہیں اور یہ اہم بھی ہیں کیوں کہ یہ مزدوروں کی تعلیم میں استعمال ہونے والے طریقوں اور اصولوں پر اثر انداز ہوتی ہیں ۔

مزدور طلبہ کی خصوصیات :۔

رضاکار :۔

مزدوروں کی تعلیم کی سب سے اہم منفرد خصوصیت یہ ہے کہ اسے رضاکارانہ بنیاد پر چلایا جاتا ہے سکولوں میں حاضری کی طرح مزدوروں کی کلاسوں میں حاضری عموماً ضروری نہیں ہوتی اور نہ یونیورسٹیوں اور فنی تعلیمی اداروں کی گریجوشین کی خاطر امتحانوں والا مرحلہ مزدوروں کی تعلیم میں درپیش ہوتا ہے ۔ یہ صحیح ہے کہ ترقی پذیر ملکوں میں ٹریڈ یونین عہدیداروں کی اتنی ضرورت ہو کہ متوقع لیڈر خصوصی طور پر ٹریڈ یونین کے عہدے حاصل کرنے کی غرض سے تربیت حاصل کریں ۔ یہ بھی صحیح ہے کہ بعض ترقی یافتہ ملکوں میں سرٹیفکیٹوں کا اجراء تعلیم کے لئے زائد ترغیب کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ لیکن عام طور پر پوری دنیا میں، مزدوروں کی تعلیم میں سب سے زبردست محرک خود ان کی اپنی فطری دلچسپی اور مادۂ تجسس ہے ۔

یہ خطرہ بہر حال موجود ہے کہ یہ دلچسپی عارضی اور اثر کے اعتبار سے محدود نہ ہو ۔ لہٰذا مزدوروں کی تعلیم کے منتظم کے حسب ذیل تین فرائض ہیں :۔

۱۔ جہاں ممکن ہو دلچسپی پیدا کرنا ۔

۲۔ اس امر کی یقین دہانی کرنا ، کہ جو تعلیم دی جارہی ہے ، وہ اس قسم کی ہے کہ دلچسپی اور تعلیم جاری رہیگی

۳۔ دلچسپی کے محدود میدانوں کو وسیع کرنا اور تعلیم کے لئے محرکات کو تقویت پہنچانا ۔

اس طرح کوئی ایسا مزدور جو ہفتہ وار چھٹی کے دن منعقد ہونے والی کانفرنس میں صرف روزمرہ کی لگی بندھی

زندگی سے چھٹکارا پانے کے لئے شرکت کرتا ہے۔ اس کو محسوس ہو گا کہ اس کی سوچ محدود تھی اور جو امکانات اس پر واضح ہوں گے ان سے فائدہ اٹھانا چاہیے گا۔

مزدوروں کی تعلیم کی رضاکارانہ نوعیت کسی صورت بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ تعلیم بالغاں کے معلمین نے بار بار یہ تخمینہ لگایا ہے کہ تعلیم کے لئے آمادہ مزدوروں کا گروہ اپنے عملی تجربات کی بنا پر بڑی جلدی ترقی کر سکتا ہے۔ تین سے پانچ ماہ کے وقفے میں یہ گروہ اتنا کچھ سیکھ سکتا ہے جتنا سکول کی بنچوں پر اونگھنے والا کوئی طالب علم تین سے پانچ سال میں سیکھ سکتا ہے۔ تعلیم حاصل کرنے اور بسرعت حاصل کرنے کا شوق اس وقت اور واضح طور پر نظر آنے لگتا ہے۔ جب زیر تربیت افراد کو وہ کام سامنے نظر آتے لگتے ہیں جن کی بجاآوری کے لئے ان معلومات اور ہنرمندیوں کی ضرورت ہوتی ہے جنہیں وہ سیکھ رہے ہوتے ہیں۔ یہ صورت حال خاص طور سے ترقی پذیر ملکوں میں پیش آتی ہے۔ صحیح رویّہ اور صحیح طریق تعلیم کے ذریعے نمایاں ترقی ہو سکتی ہے۔ اس کے برعکس غلط رویّہ اور غلط طریق تعلیم کی صورت میں کوئی طالب علم نہیں ٹھہرے گا۔

زندگی کا تجربہ:۔

تعلیم بالغاں میں بسرعت ترقی کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ شوق اور عملی تجربہ —— اور اس میں دوسرے کو بھی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی پہلے کو۔ کم عمر مزدور بھی دو تین سال کے کام کے بعد ہی سکول کے طلبا کی بہ نسبت اپنے اندر ایک وسیع پس منظر پیدا کر لیتے ہیں۔ جس میں وہ مزدوروں کی تعلیم کے دوران حاصل ہونے والے حقائق اور تصورات کو اجتماعی سودے کاری، معاشی تاریخ اور قوانین محنت جیسے مضامین میں کارآمد کر لیتے ہیں۔ غالباً انہیں پہلے ہی سے کچھ ایسے تلخ تجربات ہو چکے ہوتے ہیں۔ جن کی بنا پر وہ اس ضرورت کو شدت سے محسوس کرتے ہوں گے کہ وہ اپنا مافی الضمیر صاف صاف اور پرزور انداز میں بیان کر سکیں۔ ان کے علم حاصل کرنے کے شوق میں یہ تجربات اضافہ کر سکتے ہیں اور ایک لائق معلم ان تجربات سے خوب تر نتائج پیدا کرے گا۔

اوپر کی بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کی ابتدا، اور تعلق طلباء کے حقیقی تجربات سے ہونا چاہیئے۔ نئے مزدور طلباء کے لئے نصاب یا گفتگو کو جو کہ ٹریڈ یونینزم کی ترقی اور نشوونما کے بارے میں ہو پوری دنیا میں مزدوروں کی تحریک کے تاریخی تجزیہ سے شروع نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ابتدا میں مقامی یونینوں کی موجودہ صورت حال پر گفتگو کرنی چاہیئے اور رفتہ رفتہ یہ بتانا چاہیئے کہ ماضی نے کیسے ترقی کر کے حال کی شکل

اختیار کی ہے اور صرف آخر میں قومی اور عالمی صورت حال پر بحث کرنی چاہیئے۔ مزدوروں کی تعلیم کو معلوم سے نامعلوم مقامی سے دور دراز، حال سے ماضی اور مستقبل کی طرف اور جامد سے مجرّد یا غیر محسوس کی طرف چلنا چاہیئے۔

مزدور طلبا کے لئے زندگی سکول کے عام طلبا کے برعکس مختلف شعبوں میں ایسی وضاحت کے ساتھ تقسیم نہیں ہے جنہیں "نفسیات"۔ "تاریخ"۔ "معاشیات"۔ "جغرافیہ" وغیرہ کہتے ہیں۔ یونیورسٹی اور سکول کے مضامین کی مصنوعی گروہ بندی اکثر روزمرّہ زندگی کے لئے بے معنی ثابت ہوئی ہے۔ لہٰذا مزدوروں کی تعلیم کو عملی زندگی میں درپیش مسائل سے نمٹنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

دوسرے الفاظ میں مزدوروں کے معلمین کو سکولوں کے طریق تعلیم کی نقل نہیں کرنی چاہیئے۔ نہ نصاب میں اور نہ طریق تعلیم میں، کیوں کہ یہاں طلبہ ایک مختلف جذبہ اور اپنی زندگی کے تجربات کی شکل میں مختلف "سازوسامان" کے ساتھ آتے ہیں۔ مزدوروں کا معلم اگر ذرا سا بھی باشعور ہوگا تو وہ اپنے طلبا کے عملی تجربات کا پورا پورا استعمال کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ "دوطرفہ" طریق تعلیم پر اور اپنے طلبا کے ذاتی مشاہدات سے حاصل ہونے والے تجربوں سے فائدہ اٹھانے پر زور دے گا۔

طالب علمی کا تجربہ نہ ہونا :

بہت سے مزدور طلبہ کی زندگی کے وسیع تجربہ کے پیشِ نظر ہم اس حقیقت کو نظر انداز نہ کر جائیں، کہ ان میں سے اکثر طلبہ تعلیم کے طریقوں اور حصول علم کے "سامانوں" یعنی الفاظ، نظریات، کتب، ریاضی کے آسان اصولوں اور مجرّد یا غیر محسوس خیالات میں مہارت حاصل نہیں کر سکیں گے۔ کیوں کہ یہ قطعی فطری بات ہے، خود یہ مزدور طلبہ بھی اپنے پیشہ میں داخل ہونے والے نئے لوگوں سے یہ توقع نہیں کریں گے کہ اس پیشہ کے آلات کا استعمال سکھائے بغیر انہیں کام پر لگا دیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کے شرکا کو اس امر کی عملی تعلیم کی ضرورت ہوگی کہ طالب علم کیسے بنا جاتا ہے۔ اس بات کی ضرورت معلمین اور طلبہ دونوں ہی اکثر بڑی شدت کے ساتھ محسوس کرتے ہیں کہ ایک کلاس ایسی ہو جس میں ذہانت کے کام کے طریقے سکھائے جائیں۔ اس لئے بعض ٹریڈ یونینوں کے تربیتی مراکز اس امر کی تعلیم بھی دیتے ہیں کہ کتابیں کیسے پڑھی جائیں۔ کتب خانے کیسے استعمال کئے جائیں۔ تقریریں کیسے تیار کی جائیں، مباحثے کیسے چلائے جائیں، معاشرتی جائزے کیسے لئے جائیں اور رپورٹیں کیسے تیار کی جائیں وغیرہ، بالفاظ دیگر وہ "امیدواروں" کو آلات و اوزار دکھا کر اور ان کا طریقہ استعمال سمجھا کر انہیں تربیت دینا چاہتے ہیں۔

اس قسم کا تربیتی منصوبہ ایسے ملکوں میں تیزی سے مقبول ہوتا جارہا ہے جو اگرچہ مزدوروں کی تعلیم کے لئے قدیم روایتوں کے حامل تھے۔ مگر اب وہاں یہ معلوم ہوا کہ تعلیم کے وہ ابتدائی پروگرام جو اس مفروضے پر مبنی تھے کہ طلبہ کو پہلے ہی سے بنیادی معلومات ہیں صرف اونچے لوگوں ہی کو پسند آسکتے تھے ورنہ عام مزدوروں کے لئے یہ پروگرام کوئی کشش پیدا نہ کرسکے۔

شکل نمبر ۸ اور تاکیدی چارٹ نمبر ۱۵ ان نکات کو ایک مختلف زاویے سے پیش کرتے ہیں۔

خاکہ نمبر ۵ ۔ مزدور، طلبہ کے متعلق معلمین کو نصیحت :

کسی بالغ مزدور کو سکول ڈیسک میں ٹھونسنے کی کوشش نہ کیجئے اور اس کے ساتھ بچے کا سا سلوک نہ کیجئے۔

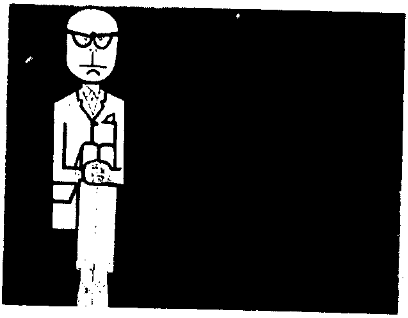

چونکہ یہ ایک رضاکار ہے، سکول کا طالب علم نہیں، چھوڑ کر باہر جا سکتا ہے۔

بہت سے نئے نئے حقائق اس کے ذہن میں جلدی سے ٹھونسنے کی کوشش نہ کیجئے۔ مستقل مزاجی سے رفتہ رفتہ قدم بڑھائیے۔

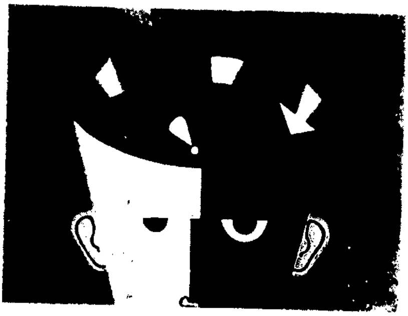

جس حد تک ہو سکے مطالعہ کو عملی بنائیے۔ خصوصاً ابتدا میں۔ عملی سے نظری اور مادی سے تجریدی یا غیر محسوس کی طرف چلئے۔

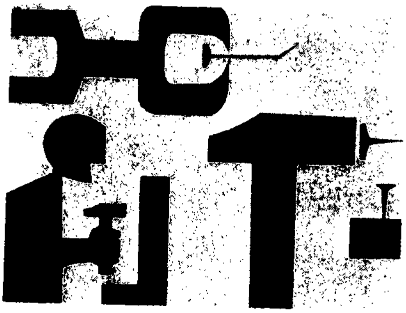

یاد رکھئے، ہر بالغ کو زندگی کا ایک وسیع تجربہ ہوتا ہے، خواہ وہ بحیثیت ماہی گیر ہو، دستکار یا ملازم کارخانہ یا کچھ اور ہو۔ اسکا ایک گھر ہو سکتا ہے، ایک بیوی، ایک بچہ، اس کی زندگی کے تجربات سے فائدہ اٹھائیے، جو آپ کے تجربات سے زیادہ ہو سکتے ہیں۔

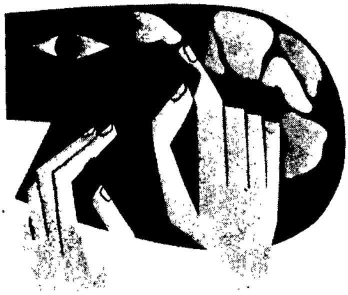

نئے نظریات اور معلومات کو اس کے تجربے کی حدود میں استوار کیجیے۔ صرف اسی صورت میں کسی شخص کا ذہن نئے علم کو قبول اور جذب کر سکتا ہے۔

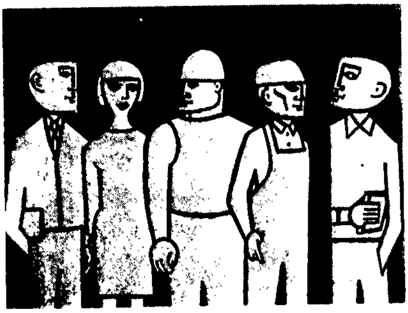

مزدوروں کی تعلیم کے ہر گروہ میں مختلف عمر، پس منظر، ذہنی سطح کے افراد ہوں گے۔ ان سے انفرادی واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کیجیے۔ تاکہ آپ ان کی مختلف کیفیتوں اور تجربہ کو اس گروہ میں استعمال کر سکیں۔

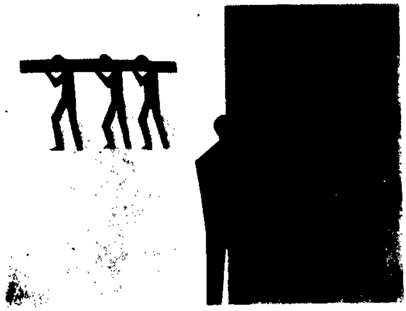

یاد رکھیئے، مزدور گروہ در گروہ کام کرنے کے عادی ہوتے ہیں خواہ کام معمولی ہو یا پیچیدہ، یاد رکھیئے، مزدوروں کی تعلیم کا مقصد مفید معاشرتی عمل ہے۔

تاکیدی چارٹ ۱۵ ۔ مزدور طلبہ کی خصوصیات اور ان کے مضمرات

خصوصیات	مضمرات
۱۔ مزدور طالب علم رضا کار ہوتا ہے۔	طالب علم میں دلچسپی پیدا کرنے اور اسے برقرار رکھنے کیلئے تعلیم کا محور طالب علم کو ہونا چاہیئے۔ اس کا مطلب معیار کو گرانا نہیں بلکہ محض اس امر کی یقین دہانی کرنا ہے کہ طالب علم تعلیمی عمل میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے
۲۔ مزدور طالب علم کو زندگی کا تجربہ ہوتا ہے۔	معلم کو اپنے طلبہ کے پس منظر سے آگاہ ہونا چاہیئے اور ان کے تجربات کو جہاں ممکن ہو اپنی تدریس سے متعلق کرنا چاہیئے۔ اسے معلوم سے نامعلوم، مقامی سے دور دراز اور حال سے ماضی اور مستقبل کی جانب کام کرنا چاہیئے۔
۳۔ مزدور طالب علم، تعلیم حاصل کرنے میں عموماً نیا ہوتا ہے۔	خصوصی توجہ تعلیم حاصل کرنے کے طریقوں میں تربیت پر دینی چاہیئے یعنی منطقی انداز میں کیسے سوچا جائے۔ تقریری اور تحریری طور پر خیالات کو کیسے ظاہر کیا جائے۔ کتابیں کیسے استعمال کی جائیں یادداشتیں کیسے بنائی جائیں اور رپورٹیں کیسے تیار کی جائیں، اور خطوط کیسے لکھے جائیں۔
۴۔ مزدور طالب علم بہت کم مجرد یا غیر محسوس خیالات کو جانتا ہے۔	جہاں ممکن ہو نظریات کو ٹھوس مثالوں کے ذریعے سمجھانا چاہیئے۔ ترجیح اس بات کو دی جائے کہ گروہ کے کسی رکن کے ذاتی تجربات منعکس ہوں۔ تعلیم دیتے وقت ٹھوس سے مجرد یا غیر محسوس کی طرف آئے۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

۵۔ مزدور طالب علم کو حالات اور مسائل سے دلچسپی ہوتی ہے، امتحانوں کے مضامین سے نہیں۔	جب تمام مسائل کو متعلقہ زاویوں سے دیکھنے کی کوشش کی جائے تو مضامین کی حد بندیوں کو لازماً نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ مدرسہ جاتی معلموں کے لئے یہ اکثر دشوار ہوتا ہے۔
۶۔ بہت سے مزدور طلبہ کو علم کے ساتھ علم کے طور پر نہیں بلکہ سماجی فعل کے ایک ذریعے کے طور پر دلچسپی ہوتی ہے	کلاسوں کا دستور العمل ہونا چاہیئے "کرتے جاؤ سیکھتے جاؤ" اور ساتھ ہی زور اس بات پر ہونا چاہیئے کہ سرگرمیاں گروہ کی صورت میں ہوں اور گروہی شعور بیدار ہو۔ ملاحظہ ہو باب ۴ اور ۹

مثالی طالب علم : اس کے انتخاب کے لئے رہنما خطوط :۔

آیئے ہم ایک ایسی صورت حال فرض کریں جس میں مزدوروں کی تعلیم میں شریک ہونے کے خواہش مند بہت سے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے وسائل محدود ہیں۔ مثلاً کسی نئے ترقی پذیر ملک میں (ملک کے اندر یا باہر) لیڈروں کی تربیت کے لئے کسی خصوصی سکیم کی منصوبہ بندی ہو رہی ہو۔ جس میں مزدوروں کی محدود تعداد درکار ہو، یا کسی قومی پندرہ روزہ اقامتی کورس میں شرکت کے لئے کسی یونین کو دو یا تین ارکان کا انتخاب کرنا ہو۔ اس صورت میں یہ بات فائدہ مند ہو گی کہ ہم ایک "مثالی" طالب علم کا نمونہ اپنے سامنے رکھیں اور اس کے مطابق درخواست گزاروں کو جانچیں۔ اگرچہ ساتھ ہی ساتھ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مختلف خصوصیات کی اہمیت مختلف حالات میں کم و بیش ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ ابھی تک کوئی مثالی طالب [illegible] ہوا ہی نہیں ہوا ہے۔

ان پابندیوں کے ساتھ تاکیدی چارٹ ۱۶ میں نمونہ بیان کیا جا[illegible]

تاکیدی چارٹ نمبر ۱۶ ۔ "مثالی" مزدور طالب علم

مثالی مزدور طالب علم کو چاہیئے کہ ـــــ

- اسے ٹریڈ یونین کے کام کا تجربہ ہو۔
- اسے اپنے ساتھی مزدوروں کا اعتماد حاصل ہو۔
- وہ مزدوروں کی تعلیم میں واقعی دلچسپی رکھتا ہو۔
- نئے نئے خیالات و تصورات میں واقعی دلچسپی رکھتا ہو۔
- اسے اچھی سطح کی عام معلومات حاصل ہوں۔
- کچھ عام تعلیم بھی حاصل کی ہو۔
- وہ بیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کا ہو۔
- اس کے پاس مزید تعلیم کے لئے کافی وقت ہو۔
- وہ سوالات، مباحثے اور تحریری کام وغیرہ کے سلسلہ میں بھرپور حصہ لینے کے لئے آمادہ ہو۔
- وہ غلطیاں کرنے سے خوفزدہ نہ ہو۔
- وہ غلطیوں کی اصلاح میں کاہل نہ ہو۔
- وہ نظریات سننے پر آمادہ ہو۔
- جو کچھ اس نے سیکھا ہے، اس کو دوسروں تک پہنچانے کی خواہش اور صلاحیت رکھتا ہو۔

جو مزدور طالب علم ان خصوصیات کی نصف یا اس سے زائد کے حامل ہونے کے دعویدار ہوں۔ انھیں اپنے معلمین میں ہر دلعزیز ہونا چاہیئے۔

تاکیدی چارٹ نمبر ۱۔ مزدور طلبہ کی قسمیں اور ان کی خصوصی ضروریات اور ان کے مسائل :

قسم	ضروریات اور مسائل
۱۔ ٹریڈ یونین کے عہدیداران اور عملہ	ان کی ضروریات (ا) مکمل واتفاقی تربیت ، اکثر پیچیدہ مسائل میں (ب) واضح طور پر اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کی تربیت (ج) انسانی تعلقات کے شعبہ میں کافی عملی کام۔
۲۔ ٹریڈ یونین کے عام کارکن	ان کو علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ قیادت کے مسائل سے متعلق آگاہی اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
۳۔ مزدوروں کی تعلیم کے مبتدی	اس بات کے واضح ثبوت کی ضرورت ہے کہ ان کی اپنی تعلیم کا تعلق ان کے اپنے مسائل سے ہے۔ تاکہ ان کی اپنی دلچسپی میں اضافہ ہو۔ ان میں علم حاصل کرنے کا شوق اعلیٰ درجہ کا اور صلاحیتیں گوناگوں ہونی چاہئیں۔
۴۔ نوجوان مزدور	مستقبل کے لئے نہایت اہم - اپنی توانائیوں کے استعمال کے لئے راستوں کے متلاشی۔ جدید رجحانات یعنی موسیقی، کھیل اور ٹیکنالوجی میں استعداد ، تصوریت اور دلچسپی کے اظہار کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ بلاناغہ شام کی کلاسوں کو ان میں سے اکثر ناپسند کرتے ہیں۔ کیوں کہ ان میں سے اکثر کو ٹیکنیکل کلاسوں میں بھی جانا ہوتا ہے۔ انہیں ایسے سماجی ، اور

(باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

	مزدوروں کی تعلیم کے پروگراموں کی ضرورت ہوتی ہے جن میں معاشرہ کی خدمت کے امکانات ہوں ۔
۵۔ مزدور خواتین	خاندانی بندھن اور گھریلو کام ان کے لئے شام کی کلاس، اور اقامتی سکولوں میں شرکت کو دشوار بنا دیتے ہیں۔ عموماً ان کا نظم بڑا گڑبڑ ہوتا ہے۔ خاص طور پر اگر وہ جزوقتی کام کرتی ہوں یا گھر پر کام میں مشغول رہتی ہوں۔ کبھی کبھار ان کی روایتی کمتر حیثیت بھی ان کی راہ میں مزاحم ہوتی ہے۔ بہت بڑی استعداد جو کام میں نہیں آتی ۔
۶۔ ہاتھ سے بھاری کام کرنے والے مزدور	دن بھر کام کرنے کے بعد جسمانی طور پر تھک جاتے ہیں۔ پڑھنے کے دن کام سے رخصت کی ضرورت ہوتی ہے ۔
۷۔ بحری مزدور، اور آتے جاتے مزدور	ان کے لئے کوئی مستقل نظام الاوقات مرتب کرنا اور انہیں یقین دلانا کہ مزدوروں کی تعلیم اہم چیز ہے کافی دشوار ہے، گروہی وفاداری کی بنیاد پر ان سے اپیل کرنا، بہت کم مؤثر ہو سکتا ہے ۔
۸۔ شفٹ میں کام کرنے والے مزدور	ان کیلئے نظام الاوقات مرتب کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ان کے نظریات اکثر غیر معین ہوتے ہیں۔
۹۔ نئے تارکینِ وطن	انہیں اکثر لسانی اور کبھی کبھار مذہبی اور نسلی تعصبات کے مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ ان میں اکثر اپنے ساتھی مزدوروں سے گروہی وفاداری بھی نہیں رکھتے

(باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمادیں)

١٠۔ صنعتی علاقوں اور آبادی کے نئے مراکز (مثلاً باغات، اور تیل کے میدان) میں نووارد لوگ	اکثر بالکل بے ٹھور ٹھکانے اور "گم شدہ" ہوتے ہیں، انہیں بھی "ہم آہنگی کے پروگراموں" کی اتنی ہی ضرورت ہو سکتی ہے جتنی تارکین وطن کو، صنعتی زندگی کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کے لئے انہیں اپنے روایتی رویوں میں تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔
١١۔ دیہی مزدور	انہیں چھدری آبادیوں میں رہنے کے مسائل کا سامنا ہوتا ہے جہاں چند گاؤں کافی فاصلوں پر آباد ہوتے ہیں۔ بیرونی معلمین کی جانب سے شک و شبہ میں مبتلا ہوتے ہیں (تاہم دیہی علاقوں میں اسکولوں کی سہولتوں کی کمی کی وجہ سے وہاں اکثر پوشیدہ صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں)
١٢۔ اعلیٰ تعلیم والے طلبہ	جن حقائق سے وہ پہلے ہی سے آگاہ ہوتے ہیں۔ ان کو بار بار دہرانے سے ان کے اکتا جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ٹریڈ یونین کی تحریک میں وہ لوگ دیوانگی کی حد تک پریشان کن ہو سکتے ہیں۔ انہیں بتدریج درجہ واری فضاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے ساتھ تیرھویں نمبر کے قسم کے لوگوں کا سلوک کرنا چاہیئے۔
١٣۔ مزدوروں کی تعلیم کے لئے ابھرتے ہوئے معلمین	اوسط درجہ کے طلبا کی بہ نسبت انہیں پڑھانا آسان ہوگا۔ لیکن یہ عموماً مشغول اور فعال قسم کے ہوتے ہیں۔ انہیں اکثر اس سلسلہ میں مطمئن کرنا مشکل ہوتا ہے کہ تدریس ایک "پیشہ" ہے۔ جس کے

(باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

اپنے کچھ ہنر ہوتے ہیں ۔ جنہیں سیکھنا پڑتا ہے ۔
نوٹ :۔ تاکیدی چارٹ ۲۰ (مخصوص قسم کے مزدور طلبہ کے لئے مزدوروں کی تعلیم کی میٹنگوں کے مافیہ ، وقت اور مقام) اور تاکیدی چارٹ ۲۶ (مزدوروں کی تنظیم کے مختلف طریقے) بھی ملاحظہ ہوں ۔

مزدور طلبہ کی مخصوص قسمیں :

بعض قسم کے طلبہ مخصوص مسائل پیدا کرتے ہیں اور بہتر یہ ہو گا کہ ان کے لئے مخصوص انتظامات کئے جائیں ۔ اکثر و بیشتر مزدوروں کی کلاسوں میں مختلف قسموں کا ایک مجمع ہو گا ۔ اس صورت میں معلم کو ان میں سے بعض کی انفرادی ضروریات سے آگاہ ہونا چاہیئے ۔

مختلف قسم کے مزدور طلبہ کی طرف سے اٹھائے جانے والے مسائل کو تاکیدی چارٹ ۱۷ میں بیان کیا گیا ہے ۔ ہم یہ مشورہ دیں گے کہ قسم ۴ اور ۵ — نوجوان مزدور اور مزدور خواتین — پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیئے ۔ کیونکہ دونوں ہی کے گروہ بھی بڑے ہوتے ہیں اور ان میں بڑے بڑے جوہر موجود ہوتے ہیں ۔

۸ وقت اور مقام

اس کتابچہ میں اب تک ہم نے مزدوروں کی تعلیم کی وسعت اور مافیہ یعنی اس پہلو پر کہ اس میں کیا کچھ ہونا ہے بحث کی ہے۔ ہم نے اس پر غور کیا ہے کہ کون پڑھائے گا۔ کون مزدوروں کی تعلیم کے پروگرام ترتیب دے گا، اور کس قسم کے طلبہ اس میں شریک ہوں گے۔ اب ہم ان مختلف طریقوں کا ذکر کریں گے۔ جن کے ذریعہ طلبہ کو تعلیم کے لئے اکٹھا کیا جائے گا اور یہ کہ تعلیمی کارروائیاں کب اور کہاں ہونی چاہئیں۔

امیدوار

ہم نے کچھ اس قسم کا مفروضہ قائم کر لیا ہے کہ گویا طلبہ کی تو کبھی کوئی کمی نہیں ہوتی اور مسئلہ صرف منتظمین اور معلمین کی کمی کا ہوتا ہے۔ تاہم ابتدا میں اکثر تعلیم کی طلب پیدا کرنی پڑتی ہے۔ اگرچہ ایک بار جب یہ ہوجائے اور طلب صحیح طرح پوری ہوجائے تو تعلیم عموماً ترقی ہی کرتی رہے گی۔ جو عمل کرنا ہوگا وہ بیشتر مقامی حالات پر منحصر ہوگا اور ہمارے مشورے لازماً ہر معاملہ میں منطبق نہیں ہوں گے

بہرحال ایک بات محفوظ طور پر ہر صورت میں کہی جا سکتی ہے کہ منتظمین کو ایسے موضوعات کی تلاش میں رہنا چاہیئے جو وقتی طور پر انتہائی مقبول ہوں اور جتنی جلد ممکن ہو ان موضوعات کو بحث مباحثہ کے لئے پیش کرنا چاہیئے ٹریڈ یونین کی زندگی کے اہم نکات کو (مثال کے طور پر تنخواہ کے مطالبات، ہڑتال، مزدوروں کا فالتو ہونا) آسان تعلیمی کارروائی کی بنیاد بنایا جا سکتا ہے۔ اس موضوع پر بحث کے اعادہ کی درخواست ہوگی یا نہیں اس کا انحصار معلم کی ہنرمندی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ مزدور موضوع کی اہمیت اور اس کے تعلق کو اور اس طریقہ کو محسوس کریں جس سے تعلیم ان کی سمجھ بوجھ میں اور صلاحیت کار میں اضافہ کر دے گی۔

اس سے نشر و اشاعت کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ بعض ملکوں میں ٹریڈ یونینیں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے مربوط نظام اور خود اپنے رسائل وغیرہ استعمال کر سکتی ہیں۔ لیکن دوسرے ملکوں میں انہیں زبانی الفاظ پر انحصار کرنا پڑتا

ہے اور یہی وہ طریقہ ہے جو آخر کار نسبتاً زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ نشر و اشاعت کا کوئی بھی طریقہ استعمال کیا جائے ایک دلکش، سادہ عنوان اور مضمون کا ایک جاندار مختصر خلاصہ تیار کر لینا چاہیئے۔ جس کا مقصد وہی ہوگا کہ روزمرّہ کے تجربہ سے اس کا تعلق واضح کیا جائے۔ "چھانٹی کی بابت معاہدے" یا "بھرپور روزگار کے لئے معاشی تقاضے" وغیرہ سے زیادہ ٹھکتا ہوا عنوان یہ ہوگا۔ "کیا آپ کی نوکری محفوظ ہے؟" اسی طرح "حق رائے دہی میں ممکنہ توسیع" جیسے عنوان کے مقابلے میں "آپ کا نیا ووٹ" کا عنوان زیادہ مؤثر ہوگا۔

جہاں فلم پروجیکٹر دستیاب ہوں وہاں لوگوں کو مزدوروں کی تعلیمی میٹنگوں میں شرکت پر آمادہ کرنے کے لئے ابتدائی ذریعہ کے طور پر فلمیں دکھائی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس طریقے کو احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے، اور اچھے تعلیمی پس منظر رکھنے والی کم از کم ایک فلم کو تو پہلے پروگرام میں بھی شامل کر لینا چاہیئے۔ اگر یہ نہ کیا گیا تو ایک تاثر یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ فلم اور مزدوروں کی تعلیمی میٹنگ دونوں کا مقصد ایک جامد اور انفعالی تفریح اور دل لگی ہے اور مزدوروں کی تعلیم کے مقاصد اور بصری آلات کے استعمال کے بارے میں مزدوروں کا پورا نقطۂ نظر گڈمڈ ہو کر رہ جائے گا۔ جن ملکوں میں فلمیں عام طور پر زیر استعمال ہیں وہاں موزوں دستاویزی فلمیں وافر تعداد میں دستیاب ہوتی ہیں۔ جن میں سے بعض کا مخصوص تعلق ٹریڈ یونین کے شرکا سے ہوتا ہے (ملاحظہ ہو ضمیمہ ۲ ص۱۱)۔

ان پابندیوں کے تحت یہ بات یقیناً صحیح ہے کہ ابتدائی دلچسپی فلموں کے ذریعے اور ایسے دوسرے طریقوں سے پیدا کی جا سکتی ہے، جن کے بارے میں عام حالات میں سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ ان کی کوئی تعلیمی اہمیت ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ مزدوروں کی غیر رسمی لیکن انتہائی قیمتی تعلیم بڑی حد تک مزدوروں کے معلمین کی مداخلت کے بغیر ہوتی ہے۔ متعلقہ اشخاص کسی شعوری کوشش کے بغیر امداد باہمی کے اداروں، سماجی کلبوں اور علاقے میں اپنے پڑوس کی کمیٹیوں میں جز وقتی رضاکارانہ کاموں سے بلکہ خود مزدوروں کے اپنے روزمرّہ کاموں اور ٹریڈ یونین اور مزدوروں کی کمیٹیوں کے ذریعے صحیح معنوں میں بہت کچھ سیکھ لیتے ہیں۔ گویا وہ "کام کرتے ہوئے سیکھ رہے ہیں۔"

اسی طرح اس امر کو بھی اب اہمیت دی جانے لگی ہے کہ غیر رسمی گروہی سرگرمیاں مثلاً لوک ناچ یا سیدھی سادھی رقص و موسیقی کی محفلیں، ایسی معاشرتی روح پیدا کرنے میں بڑی معاون ہو سکتی ہیں، جو مزید مطالعات کی ہمت افزائی کرنے میں بہت مفید ہوتی ہے۔ یہ کوئی اتفاقی امر نہیں ہے کہ اکثر مزدوروں کی تنظیمیں اور ٹریڈ یونین کے کالج اپنے نصابوں کی ابتدا اور اختتام موسیقی کی ایک شام سے کرتے ہیں اور

یہ کہ بہت سی ٹریڈ یونینیں اپنے اپنے گانوں کی کتابیں چھاپتی ہیں۔ بعض اوقات مختلف ملکوں کے درمیان ثقافتی فرق کی یاد دلاتے ہوئے شعر و شاعری کی محفلوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ یہ تمام سرگرمیاں ایک عمدہ ماحول، پیدا کر سکتی ہیں۔ بھرتی میں مدد کر سکتی ہیں اور گروہی شعور پیدا کرنے میں نمایاں کردار انجام دے سکتی ہیں۔ ظاہر ہے مزدوروں کی مؤثر تعلیم کے لئے گروہی شعور انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

مزدوروں کے تعلیمی اجتماعات کے اوقات

اکثر حالات میں مزدوروں کی تعلیم کے لئے وقت مقرر کرنے میں کچھ زیادہ متبادل صورتیں نہیں ہوتیں کیونکہ امکانات اوقاتِ کار کی وجہ سے محدود ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود مزدوروں کی تعلیم کے کسی منتظم کے پاس جو متبادل صورتیں ہوتی ہیں ان میں دوپہر کا وقفہ، کام کے فوراً بعد کا وقت، کھانا کھا کر اور کپڑے وغیرہ بدل کر شام کو کافی دیر بعد کا وقت، ہفتہ وار چھٹی کا دن، سالانہ تعطیلات کا زمانہ اور کام سے خصوصی چھٹی کا زمانہ، شامل ہیں۔ یہ مسئلہ اس بات سے بھی متعلق ہے کہ تعلیمی میٹنگ کہاں منعقد کی جائے۔ کیوں کہ دوپہر کے وقفے، اور کام کے فوراً بعد پڑھائی کام کی جگہ پر یا اس کے قریب ہی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ہم نے متبادل امکانات کے فوائد اور نقصانات کا خلاصہ تاکیدی چارٹ ۸ ا میں دے دیا ہے۔ مزدوروں کی تعلیم کے منتظمین کو چاہیئے کہ وہ اس چارٹ کا پوری توجہ سے مطالعہ کریں۔

یہ صحیح ہے کہ آجکل کام کی جگہوں اور ٹریڈ یونین کی شاخوں میں تعلیمی مباحثے منعقد کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور عام احساس یہ ہے کہ ان جگہوں پر حاضرین کی کافی تعداد وقت کی کمی کی تلافی کر دیتی ہے۔ تاکیدی چارٹ ۸ ا میں دیئے ہوئے اکثر تبصروں کا اطلاق کبھی کبھار ہونے والے اجلاسوں اور مختلف وقفوں میں منعقد ہونے والے نصابوں پر ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ جو لوگ کبھی کبھار کے تعلیمی اجلاسوں میں شریک ہوں گے۔ ان میں سے اکثر کو طویل تعلیمی نصابوں میں شرکت کرنے کی رغبت بھی ہو گی۔ دراصل کسی ایک خطاب یا گفتگو کا اصل مقصد بھی یہی ہونا چاہیئے اور اسے عمدہ فن خطابت پر ترجیح دی جانی چاہیئے۔ کیوں کہ اتنے مختصر وقفہ میں ایسے طلبہ کو جو خاصے سست اور جامد ہوتے ہیں بہت کم حقیقی تعلیم دی جا سکتی ہے۔

غالباً اب دنیا میں مزدوروں کی تعلیم کا کوئی ایسا پروگرام نہیں ہے جو ایک ہی اجلاس تک محدود ہو۔ پہلی بات یہ کہ جب کبھی اعادہ کا کوئی پروگرام منعقد ہوا تو اس نے تقریباً ہمیشہ ہفتہ وار شام کی کلاسوں کی

شکل اختیار کرلی۔ اور تدریسی طریقوں میں اختلاف کی بنا پر یہ کلاسیں سیدھے سادے لیکچروں سے لے کر باقاعدہ تعلیمی حلقوں تک پہنچ گئیں جو تین ہفتوں سے لے کر ۲۷ ہفتوں تک چلتے رہے۔ حال ہی میں اعادہ کے دوسرے قسم کے پروگراموں کے تجربے بھی کئے گئے ہیں۔ مثلاً مختصر سے "سکول" اور تعلیمی نصاب۔ اکثر و بیشتر ایک یا دو یا تین دن کی کانفرنسوں کے سسٹم یا ہفتے بھر کے سکولوں کی بجائے ہفتہ وار کلاس کا رواج ہوتا جا رہا ہے۔ ٹریڈ یونین کے فعال قسم کے افراد کے لئے یہ نسبتاً آسان ہوتا ہے کہ وہ مسلسل چند دنوں کے لئے علیحدہ ہو جائیں۔ اس قسم کے "تعلیمی ہفتوں" کی وجہ سے زیادہ عمیق تعلیمی اصول فن میں مدد ملتی ہے۔ یہ اس تسلسل ہی کا نتیجہ ہے کہ اگر کوئی نصاب اقامتی نہ بھی ہو تب بھی ایک گروہی روح تو آسانی کے ساتھ پیدا کر دی جاتی ہے اور قائم رکھی جاتی ہے اگر اقامتی سہولتیں بھی مہیا کی جا سکیں تو رسمی اور غیر رسمی دونوں ہی قسم کی تعلیم کے لئے مثالی حالات موجود ہیں۔

گزشتہ کئی سالوں سے ہفتہ وار چھٹی کے دن سکولوں کا سلسلہ منعقد کر کے ٹریڈ یونینوں نے کامیابی کے ساتھ اقامتی سہولتوں اور طویل تر تعلیم کے فوائد کا ایک باہمی امتزاج پیدا کر دیا ہے۔ یہ نصاب عموماً مہینہ میں ایک بار منعقد ہوتے ہیں اور درمیانی وقفے کو نصاب سے متعلق مزدور کی اپنی پڑھائی لکھائی میں رہنمائی کے لئے کام میں لایا جاتا ہے۔ اگرچہ ہفتہ وار لیکچروں کی نسبت ان سکولوں کا منعقد کرنا زیادہ اخراجات کا باعث ہوتا ہے۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ سکول وقت کا زیادہ صحیح مصرف ہیں۔ کیوں کہ ایک تو یہ فعال قسم کے کارکنوں کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں۔ جو ہفتہ کے دوران عموماً مشغول رہتے ہیں اور دوسرے یہ دیہی علاقوں کے مزدوروں کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔ جہاں مزدوروں کی تعلیم کا انتظام کرنا عموماً مشکل ہوتا ہے۔ غیر اقامتی ایک روزہ مدارس کا سلسلہ اگرچہ کم اولوالعزمانہ ہے۔ پھر بھی کامیاب ثابت ہوا ہے اور اس سے اس دلیل کو اور تقویت ملتی ہے کہ مزدوروں میں کشش پیدا کرنے کے لئے ہفتہ وار شام کی کلاسیں ہی سب سے بہترین طریقہ نہیں ہیں۔

وقت کے سوال پر بحث کرنے سے پہلے یہ یاد دلانا مفید ہو گا کہ بعض کام ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں ایک وقت ایسا آتا ہے جب کام اپنی انتہائی تیز حد پر ہوتا ہے اور کبھی وقفہ مندے کا ہوتا ہے۔ ایسے کام نصابوں میں شرکت پر کافی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے بہت سے ملکوں میں یہ ایک حماقت ہی ہو گی۔ اگر بنک کے کلرکوں کے لئے ایک ہفتہ کا اسکول مہینہ کے آخر میں لگا دیا جائے یا زرعی مزدوروں کے لئے اسکول فصل کاٹنے کے زمانہ میں لگایا جائے۔

تاکیدی چارٹ ۱۸ تعلیمی اجتماعات کب اور کہاں منعقد کئے جائیں

وقت	مقام	فوائد	نقصانات	تبصرے
بیچ کا وقفہ	کام کی جگہ یا اس کے قریب ہونا لازمی ہے	۱۔ گروہی شعور پہلے سے موجود ہوتا ہے جس کی وجہ سے متعلقہ نکات پر بحث کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ۲۔ سماجی عمل کی منزل پر پہنچنے کا زیادہ امکان ۳۔ ٹریڈ یونین کی رُوح پختہ کرنے میں معاون ۴۔ دیگر حالات میں دستیاب وقت غالباً ضائع ہوگا ۵۔ کوئی گھریلو کام مداخلت نہیں کرے گا اور شام کا وقت یا ہفتہ وار چھٹی کا دن خاندان کے لئے باقی رہیگا ۶۔ یونین کے فعال کارکن جو دیگر حالات میں بہت مشغول ہوتے ہیں اس میں شریک ہو سکتے ہیں ۷۔ مزدور خواتین کے لئے بطور خاص موزوں جنہیں کام کے بعد گھریلو ذمہ داریاں بھی سنبھالنی پڑتی ہیں	۱۔ چونکہ آرام کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس کو ناپسند کیا جائے ۲۔ بہت سے مزدور کام کو اپنی بقیہ زندگی سے علیحدہ رکھنا چاہتے ہیں ۳۔ ممکن ہے آجر کمرہ وغیرہ دینے میں تعاون نہ کرے ۴۔ کام کے الٹے بدلتے اوقات، شفٹ کے طریقے، گندے حالات کار، جمع ہونے کے لئے موزوں جگہ نہ ہونے اور علیحدگی کا موقعہ نہ ملنے کے باعث امکانات کم ہو سکتے ہیں۔ ۵۔ اکثر کافی وقت نہیں ہوتا۔ ۶۔ مزدور اتنے تھک چکے ہوں کہ توجہ نہ دے سکیں۔	۱۔ اس کے فائدے ظاہر نظر آتے ہیں۔ ۲۔ ٹریڈ یونین کی تمام سطحوں پر مشورے اور آجر کے تعاون کے بغیر کسی حال میں اس کا تجربہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ۳۔ بعض آجرین کو دلچسپی ہوتی ہے اور وہ تعلیم کے لئے کچھ وقت بھی دے دیتے ہیں۔ غالباً ابتداء میں مخصوص گروہوں کیلئے مثلاً امیدوار یا نوعمر مزدور وغیرہ لیکن بعد میں ہر کسی ایسے شخص کے لئے جو مزدوروں کی تعلیم میں شریک ہونے میں واقعی دلچسپی رکھتا ہو۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

وقت	مقام	فوائد	نقصانات	تبصرے
کام کے فوراً بعد	کام کی جگہ یا اس کے قریب ہونا لازمی ہے	جیسا کہ ۱، ۲ اور ۳ بالا میں بیان کیا گیا اور غالباً ۵، ۶، اور ۷ میں بھی، لیکن ذرا کم حد تک۔	جیسا کہ ۱، ۲، ۳ اور ۴ بالا میں بیان کیا گیا بلکہ ایک بڑی حد تک ۶ میں بھی۔ ۷۔ شام کو دیر سے گھر واپسی پر ان شرکا کے بیوی بچے بُرا مان سکتے ہیں۔	جیسا کہ ۱، ۲ اور ۳ بالا میں بیان کیا گیا۔ ۴۔ پنج کے وقفہ والے سیشن کی طرح معقول نہیں ہوتے۔ لیکن افادیت زیادہ ہو سکتی ہے کیوں کہ وقت کی کمی کا مسئلہ نہ ہوگا۔ ۵۔ ممکن ہے آجر تعلیم کے لئے کچھ وقت کی چھٹی دے دیں۔
شام کے اجتماع	کام کی جگہ سے تعلق ضروری نہیں	۸۔ غسل اور کھانے وغیرہ سے فراغت کے بعد مزدور زیادہ آزاد اور مطمئن محسوس کرتے ہیں ۹۔ یہ احساس نہیں رہے گا کہ آجر کی طرف سے نگہبانی ہو رہی ہے یا اس کے تعاون پر انحصار کیا جا رہا ہے۔ ۱۰۔ یہ گروہ غالباً زیادہ نوع بہ نوع ہوگا۔ اسلئے لوگ دلچسپیوں اور تجربات کا ایک وسیع سلسلہ پیش کریں گے	۸۔ فالتو وقت میں مداخلت کی وجہ خیال کئے جانے سے ناپسند کئے جانے کا امکان ہے۔ ۹۔ دور دراز بہت سے دلکش متبادلات کی وجہ سے گھریلو لوگ اور ٹریڈ یونین کے فعال کارکنوں کی شرکت کا کم امکان ہوتا ہے۔ ۱۰۔ چونکہ گروہ نوع بہ نوع ہوگا لہٰذا شروع میں گروہی شعور کم ہوگا اور ایسے مشترک تجربات کم ہونگے جن پر بحث کی بنیاد رکھی جا سکے ۱۱۔ مفید سماجی فعل کے آسان طریقے وضع کرنا مشکل ہوگا۔	۶۔ شام کے باقاعدہ اجتماع سالہا سال مزدوروں کی تعلیم کا عام ذریعہ رہے ہیں۔ واقعی شوقین طلبہ کی وجہ سے اس کا نتیجہ اچھا رہا۔ لیکن عموماً کارکنوں کی دل کشی کا باعث نہ بن سکا۔ ۷۔ اگر ان تعلیمی مجلسوں کو ٹریڈ یونین کی میٹنگ یا ایسے ہی کسی دوسرے مخصوص مقامی منصوبے سے منسلک کر دیا جائے تو زیادہ شرکا کے لئے دلکشی پیدا ہو سکتی ہے۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

وقت	مقام	فوائد	نقصانات	تبصرے
ہفتہ وار چھٹی کے دن صرف ایک اجتماع کا سلسلہ	کام کی جگہ سے متعلق ہونا ضروری نہیں۔ کلب، سکول، ٹریڈ یونین کے ہال وغیرہ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔	جیسا کہ ۸، ۹ اور ۱۰ بالا میں بیان کیا گیا ہے ۱۱۔ ایسا وقت نکال لینا آسان ہوگا جو زیادہ لوگوں کے لئے موزوں ہو۔	جیسا کہ ۸، ۹، ۱۰ اور ۱۱ بالا میں بیان کیا گیا۔ ۱۲۔ اکثر یہ احساس رہتا ہے کہ چھٹی کا دن "کچھ مخصوص سرگرمیوں" کے لئے محفوظ رکھنا چاہیئے۔	۸۔ اگر لوگ کچھ وقت دینے پر بھی آمادہ ہوں تو پھر انہیں اس امر پر آمادہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ تین گھنٹے بلکہ پوری چھٹی ہی لگا دیں
ہفتہ واری چھٹی کے دن کے اسکول اور دیگر مسلسل تعلیمی اوقات۔	مسلسل اوقات مسائل کے ساتھ ہی اقامتی تعلیم کے امکانات بھی پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً تعطیلات کے دوران یونیورسٹیوں اور کالجوں میں اور ہوٹلوں، مزدوروں کے کالجوں وغیرہ میں۔	۱۲۔ چنیدہ افراد کو داخلہ دے کر گروہی شعور کو فوری طور سے یقینی بنایا جا سکتا ہے اور مسلسل ملاقاتوں کے ذریعہ بہت تیزی سے اسے ترقی دی جا سکتی ہے۔ ۱۳۔ تسلسل کی وجہ سے عمیق مطالعہ ممکن ہوتا ہے۔ ۱۴۔ "غیر رسمی تعلیم" کے لئے زیادہ موقع ملتا ہے۔ ۱۵۔ خوشگوار ماحول میں چلایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں جیسا کہ ۱۰ بالا میں بیان کیا گیا ہے	۱۳۔ جیسا کہ ۱۰ بالا میں بیان کیا گیا۔ نیز خاندان کی ناپسندیدگی کا مسئلہ بھی رہے گا۔ ۱۴۔ گھریلو ماحول سے مختلف ہونے کی وجہ سے ابتداء میں ایک قسم کی جھجک رہے گی	۹۔ زیادہ سنجیدہ مطالعہ کے لئے زیادہ امکانات پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۰۔ اگر ہفتہ واری چھٹی کے اسکول سلسلوں کے ساتھ منظم کئے جائیں اور اقامتی ہوں تو زیادہ بہتر نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔

تمام دنیا سے ملنے والی شہادتوں سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ علم کے لئے مزدوروں کی پیاس مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ ٹریڈ یونینوں کا فرض ہے کہ وہ اس پیاس کو ممکنہ حد تک ایسے مختلف النوع تعلیمی پروگرام پیش کر کے (اگر ضروری ہو تو دوسرے اداروں کی مدد سے) بجھائیں جو کسی ایک دستاویزی فلم شو میں شرکت کرنے والے نوجوان سے لے کر ایک دو سالہ اقامتی نصاب میں قانونِ محنت سے مغز مارنے والے کسی فعال کارکن تک ہر قسم کے مزدوروں کے لئے موزوں ہوں۔
اس قسم کے پروگرام ابتداً بہت عمیق نہیں ہوتے لیکن جوں جوں وقت گزرتا ہے اس میں چند منتخب اراکین رہ جاتے ہیں اور تعلیمی سطح عمیق ہوتی جاتی ہے۔ ایسے پروگراموں کی بنیادی خصوصیات ایک آسان صورت میں شکل ۶ میں دکھائی گئی ہیں۔ اور یہ ترقی یافتہ ملکوں کی بعض یونینوں کے پروگراموں میں پائی جاتی ہیں۔ بہرحال اس میں بھی کامیابی کا دارومدار ایک محتاط درجہ دار تعلیم پر ہے جس کے ساتھ طلبہ کے لئے رہنمائی شامل ہو۔

آخر میں یہ ذکر بھی کر دینا چاہیئے کہ گزشتہ چند سالوں سے نصابوں میں شرکت کرنے کے لئے مزدوروں کو باتنخواہ تعلیمی رخصت کی بابت ٹریڈ یونینوں کا دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ اگرچہ اس ضمن میں ابتداً بہت کم پیش رفت ہوئی لیکن اس سمت میں اقدامات ایسے مختلف الاقسام ممالک میں کئے گئے جیسے جمہوریہ شامی عرب اور فرانس یا جیسے کانگو اور وفاقی جمہوریہ جرمنی۔ جون ۱۹۷۴ء میں عالمی محنت کانفرنس میں ایک کنونشن اور ایک سفارش منظور کی گئی جس کے ذریعہ باتنخواہ تعلیمی رخصت کے اصول کو تسلیم کرنے کے علاوہ اس سلسلے میں تفصیلی ضمانتیں اور شرائط بھی دی گئی ہیں۔ اب جب کہ ان دو بین الاقوامی دستاویزات کے ذریعہ راہ ہموار کی جا چکی ہے تو ان ملکوں کی تعداد میں اضافہ ہوتے رہنا چاہیئے۔ جہاں مزدوروں کو ان کے تعلیمی نصابوں میں شرکت کرنے کے لئے باتنخواہ رخصت ملے۔ اور ان کی عام چھٹیوں، سماجی تحفظ، خاندانی فوائد اور حقوق تقدم وغیرہ کے استحقاق کو کوئی نقصان بھی نہ پہنچے۔ اس سے مزدوروں کی تعلیم کو کافی وسعت ملے گی۔ کیوں کہ اس کی وجہ سے نصابوں کی تنظیم کرنے میں کافی لچک پیدا ہو سکتی ہے۔

مزدوروں کے تعلیمی اجتماعات کیلئے جگہ :-

اس ضمن میں وقت اور جگہ کے دو عناصر باہم پیوست ہیں۔ مزدوروں کی تعلیم کہاں ہو؟ اس بارے میں بہت سے امکانات پر پہلے ہی کافی بحث ہو چکی ہے۔ تاکیدی چارٹ ۱۸ سے یہ واضح ہو گیا ہو گا کہ یہ انتخاب کوئی آسان نہیں ہے کہ مزدوروں کے تعلیمی اجتماعات کارگاہوں میں منعقد کئے جائیں یا کسی "غیر جانبدار" جگہ پر۔ بہرحال اس امر کی پوری احتیاط کرنی چاہیئے کہ ماحول صاف ستھرا، دلکش اور آرام دہ ہو۔ مزدوروں کے تعلیمی کمرے میں

کم از کم ایک تختہ سیاہ، ایک ایسی دیوار جس پر پوسٹر وغیرہ لگایا جاسکے اور بہتر ہے کہ دوسرے سمعی و بصری آلات موجود ہوں۔ انتہائی چھوٹے گروہوں کو چھوڑ کر تمام گروہوں کے لئے سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ کوئی عمارت یا کمرہ اتنا بڑا ہو کہ یہ کلاس مختلف کارپرداز جوڑیوں میں بٹ جائے۔

مثالی حل تو یہ ہے کہ ہر اس علاقہ میں جہاں نصاب کی تنظیم کا امکان ہو وہاں ایک معقول طور پر منصوبہ بند اور آراستہ مزدوروں کا تعلیمی مرکز ہو جس میں بہت سے چھوٹے اور الگ کمرے ہوں۔ جن میں گروہوں کے مباحثے منعقد کئے جاسکیں۔ اگرچہ ایسی صورت حال کے پیدا ہونے کا ابھی بہت دنوں تک کوئی امکان نہیں ہے۔ تاہم ہندوستان میں احمد آباد ٹیکسٹائل مزدور ایسوسی ایشن کا یہ فیصلہ بھی بہت ہمت افزا ہے کہ وہ (کتب خانے اور دارالمطالعہ سمیت) پچیس ثقافتی اور معاشرتی مراکز قائم کرے گی جن میں سے ہر ایک، ایک ہمہ وقتی سماجی کارکن کی نگرانی میں ہوگا۔ توقع ہے کہ ایسی مثالوں پر اور بہت سی ٹریڈ یونینیں بھی عمل کریں گی۔

جہاں ٹریڈ یونینیں خود جگہیں مہیا کرنے کے قابل نہ ہوں وہاں مقامی سکولوں اور کتب خانوں کا سہارا لینا چاہیئے۔ سکولوں میں ڈیسک عموماً بہت قریب قریب رکھے ہوتے ہیں لیکن اور بہت سے مفید آلات اور سامان موجود ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس کتب خانوں میں عام سامان تو نہیں ہوتے لیکن وہاں کا ماحول تعلیم بالغاں کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے۔ بہرحال ان انتظامات کو صرف عارضی حیثیت دینی چاہیئے۔ دانش مندی کا تقاضا یہ ہے کہ خواہ کسی حد تک بھی کم تسلی بخش ہو، کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ کسی کلب یا ٹریڈ یونین کے دفتر میں کوئی کمرہ مل جائے۔ بشرطیکہ اس کا ماحول زیادہ مانوس ہو اور شرکاء کے ذہنوں کے مطابق وہ مزدوروں کی تحریکی کوششوں سے متعلق بھی ہو۔ ان صورتوں میں منتظمین کو ساز و سامان وغیرہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے اور ایسے تختہ سیاہ جو آسانی سے اٹھائے جاسکیں یا تہہ کرکے رکھے جاسکیں اور اسی قسم کے دوسرے بصری آلات کے استعمال کے امکان پر غور کرنا چاہیئے۔

ساتھ ہی ساتھ انہیں اس امر کی بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ ہر بڑے شہر میں کم از کم ایک پوری طرح آراستہ مزدوروں کا تعلیمی مرکز قائم کریں۔ جس کی ابتدا دارالحکومت سے ہو۔ اس قسم کی خوشگوار مثالیں اب تقریباً پوری دنیا میں ملتی ہیں۔ کینیا میں ٹریڈ یونین کی مرکزی تنظیم نے نیروبی میں اپنی مرکزی عمارت میں ایک ایک دن کی بہت سی کانفرنسیں منعقد کی ہیں۔ لاطینی امریکہ کے مرکز برائے مزدور کی براعظمی کانگریس (CLAT) نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کی ہر ملحقہ تنظیم کم از کم ایک ٹریڈ یونین سکول قائم کرے گی جو مستقل نصاب پیش کریں گے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے مزدوروں کی تعلیم میں کبھی کبھار بہترین کے چکر میں اچھے سے بھی ہاتھ دھونے

پڑتے ہیں۔ لہٰذا بہت ہی اعلیٰ مقصد قائم کرتے وقت آدمی کو بہت محتاط رہنا چاہیئے۔ زگرب (یوگوسلاویہ) میں مزدوروں کی یونیورسٹی اور برسلز کے ایکول اوورئیر سپیریئر جیسے مزدوروں کے غیر اقامتی اداروں میں گزشتہ کئی سالوں سے بہت عمدہ کام ہو رہا ہے۔ تاہم ایک دن سے زائد کے نصابوں میں شریک ہونے والے طلبہ کو رہائشی جگہیں مہیا کرنے کے لئے وسائل پر ضرورت سے زیادہ بار ڈال دینے کا خطرہ مول لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ان سے حاصل ہونے والے فوائد — یعنی طلبہ کے درمیان آپس میں اور طلبہ اور معلمین کے درمیان زیادہ گہرے روابط کے امکانات، زیادہ محققانہ مباحثے، دوستانہ ماحول میں سنجیدہ لکھائی پڑھائی، چھوٹے سے گروہ میں جمہوریت کی مشق اوران کے علاوہ بہت سی غیر رسمی تعلیمی سرگرمیاں وغیرہ — ان اخراجات کی ضرورت سے زیادہ تلافی کر دیں گے۔ ان قابلِ لحاظ امور کے ساتھ ساتھ پڑوسی ملک ڈنمارک میں عوامی اسکولوں کی کامیابی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد ٹریڈ یونینوں کی تعمیرِ نو کی ضرورت کے باعث جرمن ڈی۔جی۔بی نے بیس اقامتی مراکز قائم کر دیئے۔

اقامتی کالجوں پر کثیر اخراجات کی وجہ سے ایسے کالجوں کا قیام بہت متاثر ہوا ہے۔ سوائے ان جگہوں کے جہاں سرکاری یا بین الاقوامی امداد مہیا ہو گئی ہے۔ خوش قسمتی سے گزشتہ چند سالوں سے ایسی امداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

ہندوستان میں ۱۹۶۷ء تک مزدوروں کی تعلیم کے مرکزی بورڈ نے جو تیس علاقائی مراکز قائم کئے ہیں، ان میں سے تیرہ اقامتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان ہی وہ ملک ہے جہاں پہلی آئی سی ایف ٹی یو کا اقامتی ادارہ ایشیائی ٹریڈ یونین کالج قائم ہوا۔ ایسا دوسرا ادارہ ٹریڈ یونین علوم کا بین الامریکی اقامتی ادارہ میکسیکو شہر کے نزدیک کوئرنواکا نامی جگہ پر قائم ہے۔ حال ہی میں کلاٹ نے ایک لاطینی امریکی مزدوروں کی یونیورسٹی قائم کی۔ گھانا میں ایک مزدور کالج ہے جو عکرہ کے مقام پر گھانا ٹریڈ یونینوں کی کانگریس چلا رہی ہے - ۱۹۶۶ء میں ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو میں پورٹ آف سپین کے مقام پر کیریبانی مزدور کالج قائم کیا گیا۔ اس کالج کے اخراجات حکومت برداشت کرتی ہے اور اس کے انتظامی فرائض ایک دس رکنی بورڈ آف گورنرز کے سپرد ہے، جس میں پانچ ارکان ٹریڈ یونینوں کے نمائندے اور پانچ حکومت، یونیورسٹیوں اور دوسرے اداروں کے نمائندے ہوتے ہیں۔ بعد میں گویانا میں کرچلو کالج قائم کیا گیا ہے۔ یہ نئے قومی کالج اور ایسے ہی علاقائی (کثیر القومی) ادارے، جیسے فلپائن میں ایشیائی مزدور تعلیمی مرکز، اپنے ملکوں میں زیادہ قابل کارکنوں، معلم اور منتظم بننے کی تربیت دینے میں انتہائی قیمتی خدمات انجام دیتے ہیں۔ یہاں یہ بیان کر دینا بھی نامناسب نہ ہو گا کہ صنعتی ملکوں میں مزدوروں کے بعض

اقامتی کالج (مثلاً انگلینڈ میں رسکن اور فرکر وفٹ ، اسکینڈینیویائی ملکوں اور وفاقی جمہوریہ جرمنی میں عوامی سکول اور ماسکو کا اعلیٰ ٹریڈ یونین سکول) بیرون ملک کے مزدور طلبہ کو بہت سے وظائف دیتے ہیں۔

چونکہ نوجوان مزدور ایک خاص چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا یہ امر تعجب خیز ہے کہ زیادہ ملکوں نے وفاقی جمہوریہ جرمنی کی مثال پر عمل نہیں کیا ہے جہاں غیر شادی شدہ نوجوان مزدوروں کے لئے خصوصی قسم کے اقامتی کالج مع اقامت گاہ قائم کئے گئے ہیں وہ کم قیمت پر عمدہ قسم کی کالج ٹائپ والی رہائش مہیا کرتے ہیں اور اس میں داخلے کی شرط یہ ہے کہ مزدور نے کلاس میں حاضریوں کی ایک طے شدہ تعداد پوری کی ہو ۔ تیزی کے ساتھ بڑھتے ہوئے صنعتی شہروں کے اس دور میں ٹریڈ یونینیں (غالباً امداد باہمی کے اداروں یا حکومت کے تعاون سے) اس قسم کے خیالات کو زیادہ وسعت کے ساتھ بغیر کسی مالی نقصان کے اور کافی تعلیمی فائدہ کے ساتھ عملی جامہ پہنا سکتی ہیں ۔

آخری بات تو یہ ہے کہ تعلیم کے لئے مزدور کا گھر ہی عموماً سب سے اچھی جگہ ہے ۔ ہزاروں مزدور گزشتہ صفحات میں بیان کردہ نصاب کا مطالعہ اپنے گھروں میں کرتے ہیں اور ان سے بھی زیادہ تعداد میں ہزاروں مزدور بذریعہ ڈاک نصاب کے مطالعہ میں مشغول رہتے ہیں ۔ ان حالات میں مزدوروں کے معلموں کا فرض بطور خاص اس امر کے یقینی بنانے تک محدود ہوگا کہ متعلقہ اشخاص کی تعلیمی مواد سے مدد کی جائے اور انہیں یہ مشورہ دیا جائے کہ اکیلے (مثال کے طور پر نسبتاً خاموشی میں) کیسے پورا مطالعہ کیا جائے ۔

تعلیمی گروہ کتنے بڑے ہونے چاہئیں :

مزدوروں کی تعلیم کا انتظام کرنے میں ایک توجہ طلب مسئلہ تعلیمی گروہوں کے سائز کا ہے ۔ یہ تعداد چند طلبہ سے لے کر سو یا اس سے زائد ہو سکتی ہے ۔ یہاں بھی کسی قسم کی تعمیم خطرے سے خالی نہیں ہے ۔ لیکن یہ بات اطمینان سے کہی جا سکتی ہے کہ سب سے عمدہ سائز چھ سے سولہ کے درمیان ہے ۔ اگر تعداد چھ سے کم ہو تو مباحثہ میں مختلف خیالات کا اظہار نہیں ہو پاتا اور اگر سولہ سے زیادہ ہو تو گروہ کے اندر ذاتی ملاقاتیں اور گفتگو مختصر اور بے اثر ہو جاتی ہے ۔ ظاہر ہے کہ اخراجات کے پیش نظر اکثر بڑی جماعتیں بنانا زیادہ قرین مصلحت ہوگا لیکن جہاں بھی ممکن ہو ، زیادہ سے زیادہ تعداد بیس کی مقرر کرنی چاہیئے ۔

یقیناً بعض مواقع ایسے ہو سکتے ہیں کہ عام احساس پیدا کرنے کے لئے یا نظریات کو ہوا دینے کے لئے ایک بڑی مجلس مفید ہو ۔ لیکن صحیح تعلیم کا انحصار عملی شرکت اور باہمی تبادلہ خیالات پر ہے ۔ ایسے مواقع بھی پیش

آ سکتے ہیں۔ جب معلم طلبہ کو دو دو تین کی ٹکڑیوں میں تقسیم کر دے۔ بعض مخصوص مقاصد کے لئے یہ ایک عمدہ انتظام ہو سکتا ہے۔ لیکن اس صورت میں ہمیشہ بعد میں ان ٹکڑیوں کو پورے گروہ کے سامنے اپنی سرگرمیوں کو پیش کرنے کا موقع ملنا چاہیئے۔

مزدوروں کی تعلیم کے انتظام کا باب تاکیدی چارٹ ۱۹ اور ۲۰ پر ختم ہوتا ہے۔ تاکیدی چارٹ ۱۹ ہدایات کے دو مجموعوں پر مشتمل ہے جو دونوں مل کر نئے منتظمین کے لئے مفید رہنمائی فراہم کرتے ہیں کیوں کہ ان مجموعوں میں ایک دن کی مجلسیں منعقد کرنے کے بنیادی قواعد بیان کئے گئے ہیں۔ تاکیدی چارٹ ۲۰ منتظمین کے مقصد کے لئے ہے اور یہ مزدور طلبہ کے مخصوص قسموں کی خصوصی ضروریات کے مضمرات کی نشان دہی کرتا ہے

تاکیدی چارٹ ۱۷ (مزدور طلبہ کی قسمیں اور ان کی ضروریات اور مسائل) اور ۲۹ (مزدوروں کی تعلیم کے لئے آلات وسامان) میں بھی اس سلسلے کی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

تاکیدی چارٹ ۱۹ - ایک دن کی مجلس کیسے منعقد کی جائے

(ا) بنیادی قواعد :-

اگر آپ کو کسی ایسی ٹریڈ یونین یا ضلع میں مزدوروں کی تعلیم کا انتظام سونپا جائے جہاں اس سے پہلے اس قسم کا کوئی کام نہ ہوا ہو تو غالباً دانش مندی کا تقاضا یہ ہوگا کہ آپ "یک روزہ مدرسہ" شروع کریں۔ آپ کو حسب ذیل امور اپنے ذہن میں رکھ کر فیصلے کرنے پڑیں گے۔

مضمون مسائل حاضرہ کے بارے میں اور واضح طور پر مزدوروں کی زندگی سے متعلق ہو۔

مقرر (ین) صاف اور جاندار انداز میں اپنے خیالات کی وضاحت کی اہلیت رکھتا ہو (رکھتے ہوں) جب تک آپ کو کوئی قومی شخصیت نہ مل سکے۔ جس کا نام ایک جم غفیر کے لئے دلکشی کا باعث ہو۔ اس وقت ایسے ایک یا دو مقامی آدمیوں کا انتخاب بہتر ہوگا۔ جن کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ وہ قابل اور محترم ہیں۔ صدر مجلس کو قابل ہونا چاہیئے۔ بہت زیادہ باتونی نہ ہو۔

عنوان (اور ذیلی عنوانوں) کا دلکش اور سادہ ہونا ضروری ہے۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

(مسلسل)

میٹنگ کی جگہ مرکزی، آسانی کے ساتھ مل جانے والی، آرام دہ اور خوشگوار ہونی چاہیئے۔ وہاں ایک تختہ سیاہ اور، اگر ضروری ہو تو، ایک اندھیرا کرنے والا پردہ (سکرین) بجلی اور پلگ ساکٹ وغیرہ ہونا چاہیئے۔

تاریخ اور وقت ایسا مقرر کرنا چاہیئے جو آمدورفت کی سہولتوں کے مطابق ہو اور دوسرے تفریحی اور غیر تفریحی پروگراموں سے بھی نہ ٹکراتا ہو۔

پروگرام ایسا ہو کہ اس میں سوالات اور مباحثے کی گنجائش ہو۔ اگر ممکن ہو تو سمعی اور بصری آلات اور وقفہ میں ہلکے پھلکے ناشتہ کا انتظام ہونا چاہیئے۔ نشست بہت لمبی نہیں ہونی چاہیئے (اگر ہو سکے تو اجتماع گاہ یا اس کے قریب بیویوں اور افراد خاندان کی تفریح کے لئے کوئی پروگرام بنا دینا چاہیئے)

اخراجات جس قدر ممکن ہو کم ہونے چاہیئں اور اگر ضروری ہو تو "اسکول" امدادی ہونا چاہیئے۔ (اگر یہ اجتماع بہت کامیاب رہے تو آخر میں چندہ اکٹھا کرنا چاہیئے) نشر و اشاعت کی محتاط طور پر منصوبہ بند تحریک چلانی چاہیئے۔ جس میں ذاتی ملاقات (جن کو اجتماع کی خبر ہو، ان سے کہا جائے کہ وہ دس اور آدمیوں کو بتائیں) دیواری اشتہارات، ٹریڈ یونین کی میٹنگوں میں اعلانات اور نشر و اشاعت کی روایتی مقامی شکلیں شامل ہیں۔

مضمون (مضامین)، ٹریڈ یونین تحریک اور مستقبل کی ممکنہ سرگرمیوں کے بارے میں لٹریچر کو ایک بک سٹال پر نمایاں طور سے لگا دینا چاہیئے۔

شرکاء کے نام اور پتوں کا اندراج کرنا چاہیئے۔ اور جو لوگ مزید تعلیم میں دلچسپی رکھتے ہوں ان کی بطور خاص یادداشت رکھنی چاہیئے۔

آئندہ اجتماع کی تاریخ اور وقت کے بارے میں گفتگو کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے اور شرکاء کے رخصت ہونے سے پہلے اعلان کر دینا چاہیئے۔

(باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

(مسلسل)

(ب) اجتماع سے پہلے انجام دیئے جانے والے کاموں کی فہرست

حسب ذیل باتیں فراموش نہ کیجئے :-

۱۔ کمرہ یا ہال پہلے سے محفوظ کروانا اور اس کے نگراں سے کنجی اور کرسیوں کے بارے میں اطمینان کر لینا۔

۲۔ اطمینان کر لیجئے کہ ضروری سامان (پروجیکٹر، اسکرین، پلگ، ساکٹ، تختہ سیاہ وغیرہ) موجود ہیں۔

۳۔ ناشتہ کا کوئی انتظام ہو تو دیکھ لیجئے۔

۴۔ نشر و اشاعت کی سرگرمیوں کو اختتام تک لانا۔

۵۔ صدر مجلس اور مقررین کو اس پروگرام کی یاد دہانی کرانا۔

۶۔ (اگر ضروری ہو تو) ان کے لئے رات کی رہائش کے انتظامات کا معائنہ کرنا۔

۷۔ مقرر کے نہ آسکنے کی صورت میں متبادل انتظام تیار رکھنا (مثلاً فلم یا مختصر گفتگو اور مباحثہ)

۸۔ افادہ کے لئے سرگرمیوں پر غور کیجئے۔

مزدوروں کی ہر تعلیمی سرگرمی کے بعد دوسری سرگرمی ضرور ہونی چاہیے

تاکیدی چارٹ ۲۰

مزدوروں کی تعلیم کے ایسے اجتماعات کے لئے جو مخصوص قسم کے مزدور طلبہ کے لئے ہوں، وقت، مقام اور موضوعات تعلیم

قسم	قابل لحاظ امور
۱۔ ٹریڈ یونین کے عہدہ داران اور عملہ	"فطری صلاحیتوں والے رہنماؤں" کو زیادہ پر از معلومات ہونے کی ضرورت ہے۔ ذہین لیکن کم زور دار لوگوں کو قیادت کی تربیت کی ضرورت ہوگی۔ اصل زور مزدوروں کے مسائل پر دینا چاہیئے۔ مرکزی طور پر منعقدہ اقامتی نصابات جو ہفتہ واری چھٹیوں کے دنوں میں یا اس سے زیادہ وقفوں سے منعقد ہوں بہترین نتائج پیدا کرتے ہیں۔
۲۔ ٹریڈ یونین کے عام کارکن	ٹریڈ یونین تحریک کے عملی مسئلوں پر زور دینا چاہیئے۔ وقفہ وقفہ سے شام کی مجلسیں موزوں ہوں گی۔ ٹریڈ یونین کی میٹنگوں کے دوران یا اگر آجر مددگار ہو تو کام کی جگہ پر مختصر سیشن منعقد کئے جا سکتے ہیں۔
۳۔ مزدوروں کی تعلیم کے مبتدی	ان کی اپنی ٹریڈ یونینوں کے اور ان کے اپنے کام سے پیدا ہونے والے مسائل سے تعلق پر زور دینا چاہیئے۔ دوپہر کے وقفہ میں بھی کارخانہ کے اندر مختصر سیشن منعقد کئے جا سکتے ہیں۔ معلم کے لئے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ سب سے ہونہار طالب علم کو پہچان لے۔ بنیادی ہنرمندیوں کے ذریعے مدد بڑی لازمی ہے

(باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

قسم	قابل لحاظ امور
۴. نوجوان مزدور	ابتداء ایسی چیزوں سے کرنی چاہیئے جن میں انہیں فطری دلچسپی ہو، (مثلاً ان کے کام کے مسائل، کھیل، آلات موسیقی وغیرہ) پھر رفتہ رفتہ ان کی توجہ تعلیم اور معاشرہ کی خدمت کی طرف مبذول کرانی چاہیئے۔ عموماً بہترین نتائج اس وقت حاصل ہوتے ہیں جب نوجوان کام سے دور ہوں اور گردوپیش پر فضا ہو، اقامتی ہوسٹل برائے تعلیم ایسے نوجوانوں کے لئے نہایت موزوں ہوں گے جو گھر سے دُور ملازم ہوں۔
۵۔ مزدور خواتین	اکثر یہ ضروری ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر تفریحی اور سماجی سرگرمیوں سے ابتدا کی جائے اور پھر کام اور سماجی زندگی کے مسائل چھیڑے جائیں۔ عموماً ٹریڈ یونین کی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کام کی جگہوں پر، اور دوپہر کے وقفوں میں تعلیمی میٹنگیں عموماً زیادہ سہولت کا باعث ہوتی ہیں کیونکہ گھریلو بندھن شام کی مجلسوں اور اقامتی فضاؤں میں شرکت کو مشکل بنا دیتے ہیں۔ آخرکار ان مجلسوں کو عام جماعتوں سے ملا دینا چاہیئے۔
۶۔ ہاتھ سے بھاری کام کرنیوالے مزدور	تکان کی وجہ سے شام کی تعلیم یا کارخانہ میں جماعتوں میں شرکت متاثر ہوتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو کم از کم دو ہفتہ کا اقامتی اسکول بہترین طریقہ ہے۔ ورنہ آجر کی رضامندی سے "ایک دن کی چھٹی" کے منصوبہ پر عمل کرنا چاہیئے۔

(باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

قسم	قابل لحاظ امور
۷۔ بحری اور چلتے پھرتے مزدور	مزدور تحریک کے عمومی مطالعہ کی بطور خاص ضرورت ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہوگا کہ جب مزدور موجود ہوں تو مختصر اقامتی نصاب یا بذریعہ ڈاک نصاب یا تعلیمی حلقے منظم کئے جائیں۔
۸۔ شفٹ میں کام کرنے والے مزدور	خصوصی اوقات اور ان اوقات کے بارے میں خصوصی بہت کی ضرورت ہے۔ ایک یا دو ہفتہ کے اقامتی سکول یا ہفتہ وار چھٹیوں کے دن سکولوں کا سلسلہ عموماً بہترین طریقہ ہے۔ کارخانوں میں جماعتیں کبھی کبھار مفید ہوتی ہیں۔
۹۔ نئے تارکین وطن	ایسے تعلیمی نصاب جن میں زبان اور شہریت وغیرہ کی تعلیم ہو ضروری ہیں اگر حکومت ان نصابوں کا انتظام نہ کرے تو بھی اسے اخراجات برداشت کرنے چاہئیں۔ ٹریڈ یونین ازم پر بھی خصوصی نصاب بنانے چاہئیں۔ چونکہ تسلسل اہم چیز ہے لہٰذا اقامتی نصابوں کو ترجیح دینی چاہیئے۔ ابتداء میں ان طلبہ کا علیحدہ گروہ بنایا جانا چاہیئے اور رفتہ رفتہ انہیں عام جماعتوں میں ملا دینا چاہیئے۔
۱۰۔ صنعتی اور آبادکاری کے نئے مراکز (مثلاً باغات اور تیل کے میدان میں) نووارد	ان طلبہ کو بھی ابتداء میں علیحدہ گروہوں میں منظم کرنا چاہیئے جہاں انہیں تطابق پیدا کرنے والے نصاب سے گذارا جائے۔ شہروں کے صحت و صفائی کے مسائل لازمی مضامین ہوتے ہیں۔ کارخانہ کی زندگی، صنعتی تعلقات اور ٹریڈ یونین کی تحریک پر نصاب بھی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

(باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

قسم	قابل لحاظ امور	[illegible]
۱۱۔ دیہی مزدور	ایسے عنوانات ہونے چاہئیں جو شہری اور صنعتی زندگی سے ان کے تعلقات پر زور دیں نیز ٹریڈ یونین اور امداد باہمی کی ضرورت کے بارے میں نصاب کی اکثر ضرورت ہوتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ مختلف دیہاتوں میں بکھرے ہوتے ہیں اس امر کے متقاضی ہوتے ہیں کہ وقتہ وقتہ سے جماعتی مجلسیں، بذریعہ ڈاک تعلیم، تعلیمی حلقے اور اقامتی نصاب منظم کئے جائیں۔ زرعی مزدوروں کے لئے گرمائی مدارس قائم کرنے چاہئیں۔	[illegible]
۱۲۔ اعلیٰ طلبہ	چونکہ ان کی تعداد بھی زیادہ نہیں ہوتی اور یہ (بڑے شہروں کے سوا) بکھرے ہوئے ہوتے ہیں لہذا یہ بھی ایک مسئلہ پیدا کرتے ہیں لہذا تعلیمی معاونت کے ساتھ اقامتی نصاب بہترین حل ہے۔ ایک ہی عنوان کو بار بار دہرانے سے گریز کرنا چاہیے۔ لہذا بعض طلبہ کو کسی مضمون میں تخصیص حاصل کرنا چاہیے۔ اور بعض کو ثقافتی مضامین کا مطالعہ کرنا چاہیے۔	[illegible]
۱۳۔ مزدوروں کی تعلیم کے ابھرتے ہوئے معلمین	فن مضمون کی تعلیم بھی دی جائے۔ خصوصی توجہ تعلیم و تدریس کے طریقوں پر دینی چاہیے۔ بعد میں یونین کی شاخ کے اجلاسوں میں تدریس کی کافی مشق کرنی چاہیے۔ چونکہ بہت قریب سے تعلیمی نگرانی اور بہت زیادہ تدریسی مشق کی ضرورت ہے۔ لہذا کسی نہ کسی حد تک گھر پر مطالعہ ضروری ہے۔ مسلسل ترقی کو یقینی بنانے کے لئے بذریعہ ڈاک خصوصی نصاب، اعادہ جاتی نصاب، (ریفریشر کورس) اور تدریسی امدادی آلات کی ضرورت ہوگی۔	[illegible]

۹

سِن رسیدہ لوگ اور طریقۂ تعلیم

گوناگوں وجوہات کی بناء پر یہ باب انتہائی اہم ہے۔ اب تک ہم نے اس امر پر بحث کی ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کے مقاصد کیا ہیں۔ اس میں ہونا کیا ہے۔ اور اس کی تنظیم کس طرح ہوتی ہے۔ دسویں اور گیارھویں ابواب میں ہم ان مختلف طریقوں، تکنیک اور آلات سے بحث کریں گے جنہیں مزدوروں کے معلمین تعلیمی مقصد کے لئے استعمال کر سکیں۔ تاہم مختلف طریقوں اور آلات کے درمیان باشعور انتخاب صرف تعلیمی عمل کے صحیح شعور کی بنیاد ہی پر ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ مزدوروں کی تعلیم ایک قسم کی "رضامندانہ شراکت" کی حیثیت رکھتی ہے۔ لہٰذا طلبہ اور مزدوروں کے معلمین دونوں ہی کو اس بات کا پورا شعور ہونا چاہیئے کہ کیا ہو رہا ہے۔ شروع ہی میں اگر تعلیمی عمل کے بارے میں کچھ مختصر سی نصیحت اور گفتگو ہو جاتے تو پھر غیر ضروری پریشانی اور نا امیدی سے بچت ہو سکتی ہے

ابھی کوئی پچاس برس پہلے تک اس بارے میں بہت کم علم ہوتا تھا کہ انسان واقعی سیکھتا کیسے ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس موضوع پر وسیع تحقیق اور لاتعداد کتابیں موجود ہونے کے باوجود اب بھی اس سلسلہ میں بہت کچھ نامعلوم ہے۔ ابتداء میں یہ تحقیق صرف بچوں کے متعلق ہی تھی۔ لیکن گزشتہ چند برسوں کے دوران نظریۂ ابلاغ اور اجتماعی اثر آفرینی کے میدانوں میں خاصی توجہ سِن رسیدہ افراد کی طرف بھی دی گئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں محض تعلیم ہی نہیں بلکہ تمام انسانی روابط میں مفید علم کا اضافہ ہوا ہے اور ہم کتاب کے اس باب میں ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اجتماعی اثر آفرینی کے بعض ماہرین بسا اوقات اس سوال میں کہ گروہ کیسے کام کرتے ہیں اس قدر محو ہو جاتے ہیں کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں اس کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح نظریۂ ابلاغ کے بعض ماہرین نظریات و اطلاعات کے مؤثر ابلاغ کو بسا اوقات اس قدر اہمیت دے ڈالتے ہیں کہ جس سماجی مقصد میں وہ اطلاع استعمال ہو سکتی تھی خود اس کی اہمیت ثانوی ہو جاتی ہے۔ مزدوروں کے معلمین کو ہر قسم کے انتہائی اقدامات سے گریز کرنا چاہیئے۔ لیکن ساتھ ہی انہیں اپنے طلبہ کو مفید سماجی عمل کیلئے تیار کرنے میں نظریۂ ابلاغ اور اجتماعی اثر آفرینی کے نتائج کو بھی استعمال کرنا چاہیئے۔

کیا سن رسیدہ لوگ بھی سیکھ سکتے ہیں؟

خوش قسمتی سے مذکورہ بالا سوال کا جواب ایک زوردار "ہاں" ہے اور اس بارے میں جتنی بھی زیادہ تحقیق ہوگی جواب اتنا ہی پُراعتماد ہوتا جائے گا۔ مشہور ضرب المثل ہے کہ "تم بوڑھے کتوں کو نئے کرتب نہیں سکھا سکتے"۔ اس سے ماضی میں تو مزدوروں کی دل شکنی یقیناً ہوتی ہوگی اور وہ سوچتے ہوں گے کہ اب انکی سیکھنے کی عمر نہیں رہی۔ لیکن اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس دعویٰ میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

امریکہ اور دوسرے ملکوں میں اس موضوع پر تحقیق ۱۹۲۰ء کے عشرہ سے ہو رہی ہے۔ اس تحقیق کی سب سے ابتدائی رپورٹوں سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ پچیس سال کی عمر کے بعد کچھ سیکھنے کی صلاحیت میں ہر سال ایک فیصد کی کمی ہوتی جاتی ہے۔ لیکن بعد کی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ کمی سیکھنے کی صلاحیت میں نہیں بلکہ اس کی رفتار میں ہوتی ہے۔ لبعض تجربوں میں جہاں وقت کی کوئی پابندی نہ تھی چالیس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے مردوں اور عورتوں نے اتنا ہی اچھا سیکھا جتنا کم عمر لوگوں نے۔ پانچ اور تجربے ایسے کئے گئے ہیں جن میں وقت کی پابندی تھی۔ پتہ چلا کہ ان میں گروہ کے افراد کی عمریں جوں جوں زیادہ ہوتی گئیں، نتائج اسی قدر نسبتاً گر گئے۔ لیکن ان میں بھی جن سن رسیدہ افراد نے مختلف طریقوں سے اپنی تعلیم کو برقرار رکھا۔ ان کی صلاحیت میں بہت کم کمی واقع ہوئی۔

اندریں حالات جس حد تک دریافت ہو چکا ہے اس کے مطابق یہ بات عیاں ہے کہ عمر کے ساتھ سیکھنے کی صلاحیت کم نہیں ہوتی، گو جس رفتار سے ہم سیکھتے ہیں وہ کسی حد تک کم ہو سکتی ہے۔

اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ تعلیم حاصل کرنے میں مزدوروں کے لئے کوئی مسئلہ پیدا ہی نہیں ہوتا۔ جنہوں نے منظم طریقہ سے کبھی پڑھا ہی نہ ہو یا کافی دنوں سے باضابطہ پڑھائی چھوڑ رکھی ہو۔ ان میں یہ احساس پیدا ہو سکتا ہے کہ وہ پڑھائی میں نہیں چل سکیں گے۔ ایسی صورت میں اعتماد کی یہ کمی ان کی ترقی کو متاثر بھی کر سکتی ہے۔ لیکن ان کا یہ خوف دوستانہ مزاج کے ایک ٹیوٹر یا ان کے اپنے ساتھی طلبہ کے تعاون سے ختم ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ لبعض سن رسیدہ افراد میں لبعض عضویاتی تبدیلیاں مثلاً نظر یا سماعت کی کمزوری بھی ان کی پیش رفت کو اس انداز میں متاثر کر سکتی ہے کہ کسی کو اس کا احساس بھی نہ ہو۔ ایسی صورت میں اگر کوئی اچھا ٹیوٹر ہو تو وہ دیکھنے یا سننے کی اس دشواری کو بھانپ لے گا اور ایسے طلبہ کی مدد کرنے کی کوشش کریگا تاکہ اس امر کا یقین ہو جائے کہ زبانی گفتگو (دوسرے طلبہ کی بھی اور خود اس کی اپنی بھی) واضح ہے اور لبصری معاون ٹھیک کام کر رہے

ہیں۔ لیکن ان سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ تعلیم بالغاں کے امکانات اور مسائل پر مزدوروں کے گروہوں میں آزادانہ بحث ہونی چاہیئے تاکہ اعتماد پیدا ہو سکے۔

جہاں تک تعلیم حاصل کرنے کا تعلق ہے اگر ہم سن رسیدہ لوگوں اور اسکول کے بچوں کے درمیان موازنہ کریں تو پلڑا کسی طور بھی بچوں کی طرف نہیں جھکے گا۔ یہ صحیح ہے کہ سکول کے بچوں میں باقاعدہ تعلیم کی عادت ہوتی ہے اور ان کے پاس وقت بھی کافی ہوتا ہے۔ لیکن عموماً ان کے سامنے کوئی واضح اور شعوری مقاصد نہیں ہوتے۔ وہ اسکول اس لیے جاتے ہیں کہ ان سے وہاں جانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ ابتدائی مدارس میں وہ اس لئے پڑھتے ہیں کہ ثانوی مدارس میں جا سکیں اور آخر کار ایک بہتر ملازمت حاصل کر سکیں۔ لیکن یہ ساری باتیں دور کی ہیں۔ عموماً یہی ہوتا ہے کہ اسکول کا بچہ جو کچھ پڑھتا ہے اس کا بہت کم تعلق اسے اپنی روزمرّہ زندگی میں نظر آتا ہے۔

اس کے برعکس اگر کسی مزدور طالبعلم کو اچھی طرح پڑھایا جا رہا ہو تو اسے اپنی روزمرّہ زندگی کے مسائل اور اپنے خاندان، کارخانے، یونین اور مقامی اور مرکزی حکومت کے مسائل کے تعلق سے اپنی تعلیم کی قدروقیمت واضح طور پر نظر آتی رہتی ہے۔ وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اس کے لئے تعلیم کا فائدہ صرف یہی نہیں کہ اس کی معلومات میں اضافہ ہو جائے گا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اس کی اہلیت میں اضافہ ہوگا جو ممکن ہے اس کے اپنے بہت سے رویوں میں تبدیلی پیدا کر دے۔ یہی سبب ہے جس کی بنا پر ایک سن رسیدہ طالب علم نصاب کے دوران بھی اور اس کے بعد بھی اس قابل ہوتا ہے کہ اپنی سرگرمیوں کا رخ خود متعین کر سکے۔

سیکھنا: معلومات کو جذب کرنے کا عمل

اگرچہ ہم قطعی طور پر تو یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ جب ہم سیکھنے کے عمل میں مشغول ہوتے ہیں۔ اس وقت کیا کچھ ہمارے دماغ میں ہوتا رہتا ہے۔ لیکن دو بنیادی عمل یقینی ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ نئے خیالات اور معلومات طالب علم کو وصول ہوتے ہیں وہ ان کو "جذب کرتا ہے" یا ہضم کرتا ہے اور اس طرح یہ اطلاعات اور خیالات "ہضم" اور جذب ہو کر اس کی ذہنی ساخت کا ایک حصہ بن جاتے ہیں اور غالباً جو کچھ اس نے پہلے سے سیکھ رکھا ہے ان میں بھی یہ ہضم شدہ خیالات ترمیم کر دیتے ہیں۔ یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے کہ پہلا عمل اکثر بہت سطحی انداز کا ہوتا ہے اور جذب و ہضم کے مرحلہ تک نہیں پہنچ پاتا۔ اگر ایسی صورت ہو تو گویا "صحیح تعلیم" بھی نہیں ہوئی۔

خاکہ نمبر ۹ ۔ معلومات کیسے حاصل کی جاتی ہیں ۔

باکسنگ کے کھیل میں کہا جاتا ہے کہ "آنکھ پر ایک پڑنا ، ناک پر دو پڑنے کے برابر ہے"، لیکن تعلیم میں کہا جا سکتا ہے کہ "آنکھ میں ایک ، کان میں چھ کے برابر ہے"۔

خاکہ نمبر ۹ ان بہت سے مطالعوں پر مبنی ہے کہ سن رسیدہ لوگ اپنے مختلف حواس کے ذریعے معلومات کو کس طرح قبول کرتے ہیں ۔ تناسبات کا یہ سارا سلسلہ بڑی حد تک اندازوں پر مبنی ہے اور اس اوسط کی نمائندگی کرتا ہے کہ مختلف صورتِ حالات میں مختلف لوگوں کے ساتھ کیا پیش آتا ہے ۔ تاہم یہ تمام تحقیق کم و بیش ایک ہی نتیجہ کی نشان دہی کرتی ہے ۔ یعنی معلومات کو سمجھنے کے لئے ہماری آنکھیں ہر لحاظ سے بہترین ذریعہ ہیں ۔ یعنی ہمارے کانوں کے مقابلے میں تقریباً چھ گنا زیادہ اہم ۔ جہاں تک دوسرے حواس کا تعلق ہے یعنی قوتِ ذائقہ ، قوتِ لامہ اور قوتِ شامہ ، یہ سب مل کر تقریباً وہی تناسب پیش کرتے ہیں جتنا کہ ہمارے کان ۔ اس کے باوجود عام صلاحیت کا استاد مزدوروں کی تعلیم کے میدان میں بھی تعلیم کے بیشتر حصے میں گفتگو کو سب سے اہم طریقے کے طور پر استعمال کرنا پسند کرتا ہے اور نظر کے انتہائی اہم ذریعہ کو نظر انداز کر دیتا ہے ۔ اس صورت حال کو اور بھی بدتر بنا دینے والی بات یہ ہے کہ اگر آنکھوں کے سامنے کوئی چیز آ

خاکہ نمبر۱۰۔ ابلاغ کے طریقے

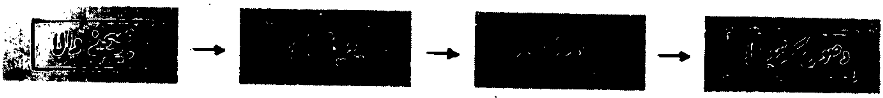

مثال کے طور پر

مزدور طلبہ ← گفتگو، تختہ سیاہ اور چارٹ ← افراطِ زر کے اسباب ← مزدوروں کا ایک معلم

"عملِ اعادہ"

جائے تو وہ آسانی سے لوگوں کی توجہ سننے کی طرف سے ہٹا دیتی ہے خواہ کوئی مکھی سامنے والے آدمی کے سر پر بیٹھ گئی ہو یا کوئی خوبصورت لڑکی کھڑکی کے سامنے سے گزر رہی ہو۔ مزدوروں کے ایک اچھے معلم کو یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ سوچ سمجھ کر منتخب کئے ہوئے بصری آلات کی مدد سے بھٹکتی ہوئی نگاہوں پر قابو پا لیتا ہے (ملاحظہ ہو باب ۱۱)

نظریۂ ابلاغ کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ہم معلومات کو کیسے "قبول" کرتے ہیں — ان مطالعوں نے بطور خاص اس امر پر زور دیا ہے کہ مبلّغ یا استاد کے لئے یہ فرض کر لینا خطرناک ہوگا کہ جو پیغام وہ بھیج رہا ہے اسے صحیح طریقہ سے وصول بھی کیا جا رہا ہے۔ نظریۂ ابلاغ کے ماہرین نے اس عمل کا مظاہرہ چارٹ کی شکل میں کیا ہے (ملاحظہ ہو خاکہ ۱۰) وہ کہتے ہیں کہ ابلاغ کے چار پہلو ہیں۔ کوئی شخص (بھیجنے والا) ہے جو اطلاع (پیغام) بھیجنے کے لئے ایک طریقہ (ذریعہ) منتخب کرتا ہے اور اسے اپنے سامع ہدف (یعنی وصول کرنیوالے) کے پاس بھیجتا ہے۔

خاکہ نمبر۱۰ میں دی ہوئی مثال میں "بھیجنے والا" مزدوروں کا ایک معلم ہے جو افراطِ زر (یا ٹریڈ یونین کے کسی مالیاتی افسر کے فرائض یا جو موضوع بھی آپ منتخب کریں) کے بارے میں اپنے مزدور۔ طلبا کی جماعت (یعنی وصول کرنے والوں) کو اطلاع دینا چاہتا ہے۔ اس کتابچہ کے گزشتہ باب اور خاکہ نمبر ۹ کا مطالعہ کرنے کے بعد وہ یہ طے کرتا ہے کہ یہ "ذریعہ" گفتگو تک محدود نہیں رہے گا۔ بلکہ تختہ سیاہ اور پلٹے جانے والے چارٹوں پر نظر آنیوالے بصری سامان بھی اس میں شامل ہوں گے۔ ذ دیا تین ذریعوں کو استعمال کرنے سے وہ اپنے پیغام پہنچانے کے امکانات میں اضافہ کر لیتا ہے۔ حالانکہ یہ بات کسی طور بھی اتنی آسان نہیں ہے، جتنی اس خاکے میں

نظر آتی ہے۔

ایک پتھر کو ایک بالٹی سے دوسری بالٹی میں منتقل کرنا آسان ہے بشرطیکہ پتھر بہت بڑا یا بہت بھاری نہ ہو لیکن کسی خیال کو ایک دماغ سے دوسرے دماغ میں منتقل کرنا بڑا مشکل کام ہے خواہ وہ خیال کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو۔ فرض کیجیے کہ ایک شخص الف (بھیجنے والا) کسی " درخت " کے بارے میں کوئی خیال ایک دوسرے شخص ب (وصول کرنے والے) کو پہنچانا چاہتا ہے اور اس کے لئے وہ مطبوعہ لفظ " درخت " کو اپنے ذریعہ کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ کیا "ب" " الف " کا پیغام وصول کرے گا؟ کیا وہ اسے پوری طرح سمجھ لے گا؟ کیا وہ سمجھ گیا کہ الف کیا کہنا چاہتا ہے؟ جس درخت کو الف دیکھ رہا ہو وہ صنوبر کا کوئی پچاس فٹ اونچا نازک اور چھریرا سا درخت ہو سکتا ہے۔ وہی الف کا پیغام بھی تھا۔ کیا "ب" نے بھی اسے صحیح طور پر سمجھ لیا؟ یا جس درخت کو "ب" نے سمجھا وہ کہیں کھجور کا، سیب کا یا سرو کا درخت تو نہیں تھا؟

دراصل ہم جو نکتہ بیان کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ پیغام وصول کرنے والا " ب " پہلے ہی سے گوناگوں تجربات حاصل کر چکا ہے۔ جو الف کا پیغام سمجھنے میں اس کے شعور پر اثر انداز ہوں گے۔ ہم پھر مزدوروں کے معلم کی طرف آتے ہیں جو افراطِ زر کے متعلق معلومات رکھتا ہے۔ اس کا یہ خطاب مزدور طلبہ کے ایک ایسے گروہ سے ہے جنہوں نے اپنے نظریات مزدوری، منافع جات، قیمتوں اور سرکاری پالیسی کے بارے میں پہلے ہی سے خود قائم کر رکھے ہیں۔ ایسی صورت میں اس معلم کو کیسے اس بات کا یقین ہو گا کہ گفتگو کے دوران جو کچھ اس کے ذہن میں ہے وہی کچھ اس کی باتیں سنتے وقت اور اس کے بصری آلات دیکھتے وقت طلبہ کے ذہن میں بھی ہو گا یا یہ کہ ان کے "احساسات" بھی وہی ہیں جو خود اس کے اپنے ہیں یا بالفاظ دیگر ان کا " درخت " بھی وہی ہے جو اس کا ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ جب تک ابلاغ یک طرفہ ہو گا اس وقت تک اسے یقین نہیں ہو سکتا کہ دونوں فریق ایک ہی بات سمجھ رہے ہیں۔ لہٰذا اسے سوال و جواب اور مباحثہ کے ذریعے طلبہ کا ردِ عمل ضرور معلوم کرنا چاہیئے۔ جانچ پڑتال کا یہ طریقہ انگریزی میں فیڈ بیک کہلاتا ہے یعنی آموختہ کا اعادہ کرنا اور اس عملِ اعادہ کی بنیاد پر ایک اچھا ٹیوٹر یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ آیا اسے اپنا پیغام مزید وضاحتوں اور زائد تشریحات کے ساتھ دوبارہ بھیجنا چاہیئے یا اگلے نکتے کی طرف بڑھ جانا چاہیئے۔

یہی وجہ ہے کہ گیارہویں باب میں رسمی لیکچر کو تدریسی طریقہ بنانے پر تنقید کی گئی ہے۔ کیوں کہ اس انداز کا مطلب یک طرفہ ابلاغ ہوتا ہے۔ اس صورت میں جو پیغام بھیجا جاتا ہے وہ یا تو وصول ہی نہیں ہوتا، یا اس کی صورت مسخ ہو چکی ہوتی ہے۔ پھر چونکہ اس کتاب میں قاری کی جانب سے آموختہ کے اعادہ کا

کوئی امکان نہیں ہے۔ لہٰذا پیغاموں کو طرح طرح سے دہرانے کے لئے تاکیدی چارٹوں کا ذریعہ اور شکلوں اور خاکوں کا ذریعہ اختیار کیا گیا ہے۔

سیکھنے، ذہن نشین کرنے اور بھول جانے کی شرح

مزدور، طلبہ اور مزدوروں کے معلمین دونوں ہی کے لئے یہ جاننا مفید ہے کہ تعلیمی عمل میں مباحثے، اور سوالات کیوں اس قدر اہمیت کے حامل ہیں۔ طلبہ کے لئے یہ جاننا بھی اہم ہے کہ اطلاع کو سمجھنے اور ذہن نشین کرنے کا پورا تعلیمی عمل مختلف اشخاص کے لئے مختلف شرح سے واقع ہو سکتا ہے بلکہ مضامین اور وقت کے اختلافات کے لحاظ سے ایک ہی شخص کے لئے بھی یہ مختلف ہو سکتا ہے۔

خاکہ نمبر ۱۱ میں ایک ترسیم (گراف) کی مدد سے (جو گیارھویں باب میں بیان کردہ بصری نشانات میں شامل ہے) سیکھنے کی شرح کے تین امکانی فرق دکھائے گئے ہیں۔ زیریں خطِ مستقیم (یا افقی محور) کے ساتھ ساتھ وقت کی وہ مدتیں (گھنٹے، دن اور ہفتے) نشانوں کے ذریعے دکھائی گئی ہیں جو سیکھنے میں صرف ہوتی ہیں۔ جتنا ہی کوئی شخص ترسیم کے داہنی طرف چلتا ہے اتنا ہی زیادہ طویل مدت تک طالب علم پڑھتا رہتا ہے (یعنی اتنا ہی طویل اس کا "تربیت کا وقت" ہوتا ہے) بالائی رُخ والے خطِ مستقیم (یا عمودی محور) کے ساتھ ساتھ جو نشان ہیں، وہ ہنر کا وہ معیار ظاہر کرتے ہیں جو طالب علم نے حاصل کیا ہے۔ جتنا کوئی اوپر جائے گا اتنا ہی زیادہ اس مضمون میں طالب علم کی صلاحیت ہوگی (یعنی اتنا ہی زیادہ اس کا "ہنر کا معیار" ہوگا) لہٰذا جب کوئی طالب علم کسی مضمون میں بالکل نیا ہوتا ہے تو ترسیم میں اس کا مقام صفر پر ہوتا ہے۔ کیوں کہ صفر پر نہ تو وہ داہنی طرف تربیت کے وقت والے افقی محور کے ساتھ بڑھا ہے اور نہ اوپر کی جانب ہنر کے معیار والے عمودی محور کی جانب۔ جوں ہی وہ تعلیم شروع کرتا ہے۔ ترسیم میں اس کا مقام داہنی طرف ضرور بڑھے گا جو اس وقت کو ظاہر کرے گا جو اس نے تعلیم میں صرف کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ امید بھی کرنی چاہیئے کہ اس کا مقام اوپر کی جانب بھی بڑھے گا۔ جس سے یہ ظاہر ہوگا کہ اس نے مضمون پر اپنے ہنر میں اضافہ کیا ہے۔

سیکھنے کی شرح کی مختلف قسموں کی وضاحت کرنے کے لئے خاکہ نمبر ۱۱ میں اوپر والا خمدار خط "الف" ایک ایسے طالب علم کی نمائندگی کرتا ہے جو ابتدا میں اپنی معلومات میں بہت تیزی سے اضافہ کرتا ہے۔ لیکن پھر سست پڑتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پڑھنے میں زیادہ وقت لینے لگتا ہے (یعنی زیادہ سے زیادہ ترسیم کے داہنی طرف بڑھ رہا ہے) اور اپنے ہنر میں بہت کم اضافہ کر رہا ہے (یعنی بہت سست رفتار سے

خاکہ نمبر ١١ - سیکھنے کی شرح رفتار

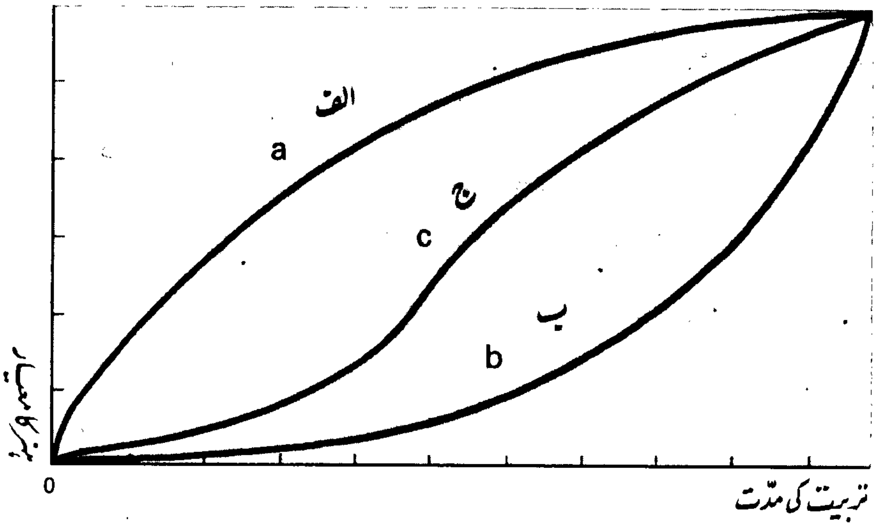

اوپر کی جانب بڑھ رہا ہے) اس قسم کی تعلیمی شرح عموماً ایسے مضمون میں واقع ہو گی جو ابتدا میں تو آسانی کے ساتھ سمجھ میں آجانے والے حقائق اور نظریات پر مبنی ہو گا اور پھر اس میں پیچیدہ مسائل آتے جائیں گے - ایسی شرح رفتار ایسے لوگوں کے لئے بھی مخصوص ہے جو نئے مضامین کو شروع تو بڑے جوش و خروش سے کرتے ہیں اور یہ جذبہ کچھ دیر تک تو انکا ساتھ بھی دیتا ہے - لیکن پھر وہ مدھم پڑنے لگتا ہے -

خط "ب" (زیریں خمدار خط) ایک ایسے طالب علم کی نمائندگی کرتا ہے جو ایک بہت ہی مختلف تعلیمی شرح کا حامل ہے - جو شروع میں بہت سست رفتار سے ترقی کرتا ہے لیکن رفتہ رفتہ مسائل اس کو آسان معلوم ہونے لگتے ہیں اور پھر اتنی تیزی سے ترقی کرتا ہے کہ طالب علم "الف" کو جا پکڑتا ہے - یہ بات اکثر "سست لیکن پُر اعتماد" قسم کے طالب علم کے ساتھ اور ایسے پیچیدہ تجریدی مضامین کے بارے میں پیش آتی ہے جن میں خیالات کو صحیح طور پر سمجھنے میں وقت لگتا ہے -

خمدار خط "ج" (درمیان والا خمدار خط) سب سے زیادہ عام تعلیمی شرح کی نشان دہی کرتا ہے یعنی طالب علم شروع میں سست رفتار سے ترقی کرتا ہے پھر تیز ترقی کی مدت آجاتی ہے (جب کہ خمدار خط سیدھا بالائی جانب بڑھ رہا ہے) لیکن کچھ ہی دیر بعد اسے یہ معلوم ہونے لگتا ہے کہ مسائل پھر دشوار قسم کے

خاکہ نمبر۱۲۔ سیکھنے کے میدان مرتفع

(ا) میدان مرتفع

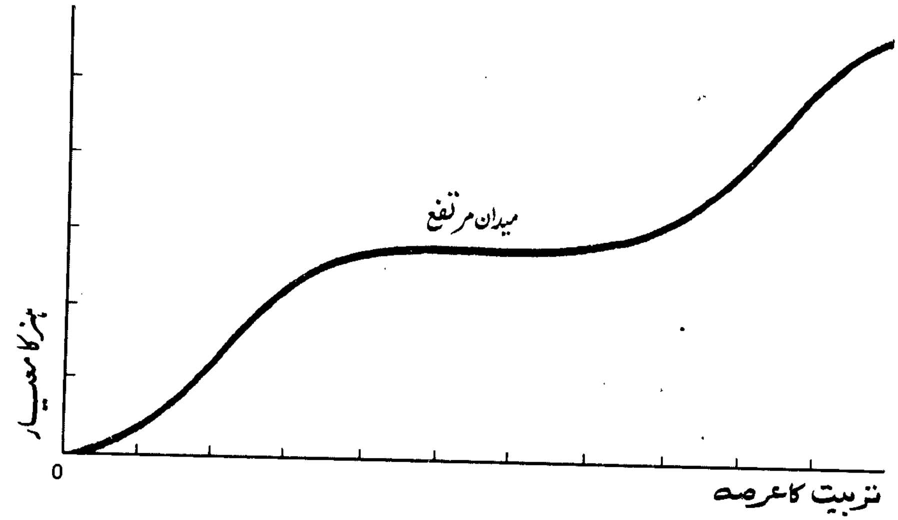

(ب) یکے بعد دیگرے میدان مرتفع

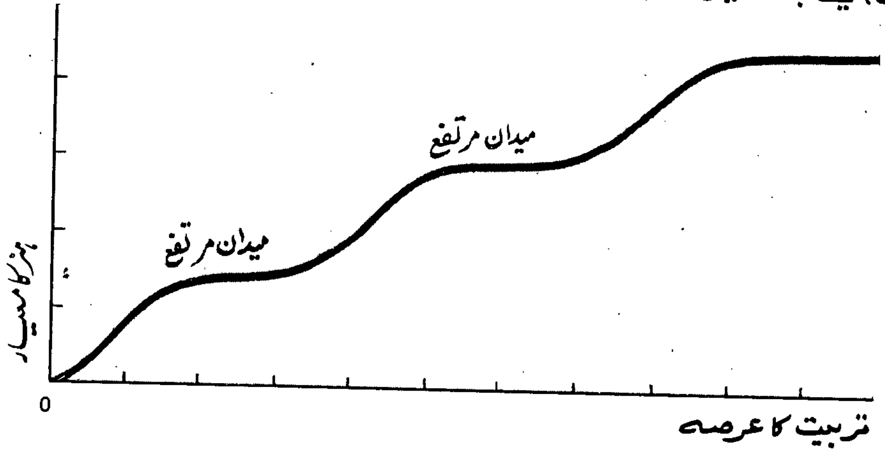

ہو گئے ہیں۔ اور وہ اب بہت کم آگے بڑھ سکتا ہے۔ طالب علم کے لئے یہ بہت تکلیف دہ اور ہمت شکن وقت ہوتا ہے۔

اس کتاب کو پڑھنے والا شخص حصول علم کے بارے میں اپنے تجربہ کی بناء پر خود کو طالب علم "الف"

ب " یا " ج " کی شکل میں دیکھ سکتا ہے۔ لیکن کسی نہ کسی وقت وہ خود کو طالب علم " ج " کے اس احساس ناامیدی اور بے چارگی میں شریک سمجھے گا کہ وہ بہت زیادہ ترقی نہیں کر رہا ہے۔ نئے طلبہ کے لئے یہ جان لینا اہم بات ہے کہ یہ مرحلہ ہر ایک کو پیش آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مرحلہ اتنا عام ہے کہ ماہرین نفسیات نے اسے ایک مخصوص نام دے دیا ہے۔ یعنی "سیکھنے کا میدان مرتفع " لہٰذا اگر کوئی چاہے تو خمدار " ج " بلکہ خط " الف " کے ساتھ بھی الفاظ " سیکھنے کا میدان مرتفع " وابستہ کر سکتا ہے۔ لیکن چونکہ بصری نشانات کے استعمال میں ایک بنیادی قاعدہ یہ ہے کہ انہیں جتنا ممکن ہو اتنا آسان رکھا جائے۔ لہٰذا ہم اس نظریہ کو علیحدہ طور پر خاکہ نمبر ۱۲ کے ترسیم " الف " میں واضح کریں گے۔

خاکہ نمبر ۱۲ کے ترسیموں میں بھی " تربیت کا عرصہ " افقی محور " کے ساتھ اور " ہنر کا معیار " عمودی محور کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ یہاں بھی طالب علم کی ترقی کو ایسے خط کے ذریعے دکھایا گیا ہے جو بائیں سے دائیں طرف جاتا ہے (جوں جوں تعلیم میں لگنے والا عرصہ بڑھتا جاتا ہے) لیکن اس کے ساتھ وہ بے قاعدہ طور پر بالائی جانب بڑھتا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ترقی کی رفتار میں کس طرح فرق ہوتا رہتا ہے۔ ترسیم " الف " میں ہمارے سامنے سیکھنے کے میدان مرتفع کی ایک ایسی مثال ہے جس میں طالب علم رفتہ رفتہ سست پڑتا جاتا ہے اور بڑے عرصے تک ہنر کے اسی معیار پر اٹکا رہتا ہے۔ چونکہ وقت گزر رہا ہے لہٰذا ہمیں ترسیم میں اس کے مقام کو داہنی جانب بڑھانا ہوگا۔ لیکن چونکہ طالب علم ترقی نہیں کر رہا ہے لہٰذا بالائی جانب خط کے بڑھنے کا سلسلہ باقی نہیں رہ سکتا بلکہ داہنی طرف ایک خط مستقیم بنائے گا اور اس طرح اپنی تعلیم کے خمدار خط میں سطح مرتفع کا سا اثر پیدا کر دے گا۔ بعض صورتوں میں طالب علم اچانک سطح مرتفع تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ تقریباً اس طرح کہ گویا وہ کسی " بند سڑک " پر آ گیا ہو۔ لیکن عام صورت یہ ہے کہ رفتار آہستہ آہستہ سست ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ بالکل رک جاتی ہے۔

بہت سے مزدور۔ طلبہ اس وقت یہ طے کر لیتے ہیں کہ تعلیم ان کے بس کا روگ نہیں ہے اور سطح مرتفع پر چند گھنٹے گزار کر تعلیم ترک کر دیتے ہیں۔ اگر ٹیوٹر شروع ہی میں انہیں آگاہ کر دے کہ یہ مرحلہ بھی آئے گا اور انہیں اس امر کا یقین دلا دے کہ اگر وہ محنت کرتے رہے تو یہ ایک عارضی وقفہ ہوگا تو بہت سی ہمت شکنی اور ضائع چلے جانے والی کوشش بچ سکتی ہے اور طالب علم پھر سے تیز ترقی شروع کر سکتا ہے۔ تجربات نے اس رجائیت اور خوش فہمی کو ثابت کر دیا ہے۔

بہرحال نئے سرے سے شروع کی ہوئی یہ ترقی بھی ہمیشہ قائم نہیں رہے گی۔ بلکہ اس کے بعد ایک اور

ٹھہراؤ یا "سیکھنے کا میدان مرتفع" آئے گا۔ دوسرے لفظوں میں ہم اسے یوں کہہ سکتے ہیں کہ تعلیمی عمل، عام طور پر نشیب وفراز کے ایک سلسلہ سے گزرتا ہے جیسا کہ خاکہ ۱۲ کے ترسیم "ب" میں دکھایا گیا ہے اس امر سے جو طالب علم جتنا آگاہ ہوگا اتنا ہی وہ دل شکن رکاوٹوں سے کم متاثر ہوگا۔ درحقیقت یہ ایک یقینی امر ہے کہ اس قسم کے ٹھہراؤ ضروری ہوتے ہیں تاکہ طلبار ان تمام اطلاعات و خیالات کو ذہن نشین اور جذب کر سکیں جو ترقی کے ابتدائی تیز مرحلوں میں ان کو حاصل ہوتے ہیں۔ سیکھنے کا عمل غالباً انسان کے تحت الشعور میں جاری رہتا ہے۔ وہ اس طرح کہ جو علم اسے ملتا ہے وہ رفتہ رفتہ ان کی دماغی ساخت کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کھائے ہوئے کھانے کو ہضم کرنے میں کچھ وقت لگتا ہے۔

اس بحث سے ہم تعلیم کے متعلق ایک اور تصور تک پہنچ جاتے ہیں۔ جس کو ماہرین نفسیات نے آگے بڑھایا ہے۔ یہ تصور ان سن رسیدہ طلبار کے لئے مفید ہے جو یہ جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کچھ سیکھ بھی رہے ہیں؟ یہ ہے اپنے سبق کو اپنے الفاظ میں ادا کرنے کے عمل کے آغاز کا تصور، جب ہم کوئی نئی چیز سیکھنا شروع کرتے ہیں تو شروع میں ہم اپنی توجہ نئے حقائق اور خیالات کو حاصل کرنے پر مرکوز کرتے ہیں اور پھر ان کو اس علمی سانچہ سے منطبق کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں جو پہلے سے ہمیں میسّر ہے۔ ہم ان نئے خیالات کا اپنے پرانے تجربوں کی بنار پر جائزہ لیتے ہیں تو اکثر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پرانے انداز میں اب ترمیم اور توسیع کی ضرورت ہے تاکہ نئی سیکھی ہوئی باتوں کو ان میں داخل کر لیا جائے۔ کچھ عرصہ تک یہ نیا نقشہ بھی کافی مضبوطی کے ساتھ ہمارے ذہن نشین ہو جاتا ہے اور پھر ہمارے لئے یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ ہم اپنے نئے علم کو خود اپنے الفاظ میں اور اپنے تجربہ کے حصّہ کے طور پر پیش کریں۔ یہاں اس بات پر زور دینا ضروری ہے کہ یہ عمل "طوطے کی طرح دہرا دینے" کے عمل سے بالکل مختلف ہے۔ جس میں الفاظ اور حقائق کو صرف سطحی طور پر اس لئے سیکھا جاتا ہے کہ بعد میں ان کو دہرا دیا جائے۔

کسی مخصوص مضمون کو سیکھنے میں جب ہم اس مرحلہ تک پہنچ جاتے ہیں جہاں اپنے علم کو اپنے ہی الفاظ میں دہرا سکیں تو یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے "سبق کو اپنے الفاظ میں ادا کرنے کے عمل کا نقطۂ آغاز پار کر لیا ہے" اس خیال کو بڑی سادگی کے ساتھ خاکہ نمبر ۱۳ میں پیش کیا گیا ہے۔ سبق کو اپنے الفاظ میں ادا کرنے کے عمل کے آغاز کو واضح طور پر ایسی جگہ دکھایا گیا ہے جہاں ہنر ایک مخصوص معیار تک پہنچ چکا ہوتا ہے۔ اس صورت میں خاکے کے اندر خمدار خط کا تعلق کسی ایک مخصوص طالب علم سے نہیں رہتا بلکہ سیکھنے کی اوسط شرح سے ہوتا ہے۔ دو اوسط درجے کے طلبہ "الف" اور "ب" کو علم کے "خمدار خط" کی جانب چلتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ دونوں

ہی سبق کو اپنے الفاظ میں ادا کرنے کے مرحلہ آغاز تک پہنچ چکے ہیں اور جو علم انہوں نے حاصل کیا ہے اسے اپنا لیا ہے اور اسے اپنے الفاظ میں دہرا دینے کے اہل ہوگئے ہیں۔

اوپر کے طالب علم "الف" نے نقطۂ آغاز سے گزرنے کے بعد بھی اوپر کی جانب ترقی کو جاری رکھا ہے اس نے جو کچھ سیکھا ہے اس پر بحث کر لی ہے یا غالباً اسے زیر عمل لایا جا چکا ہے اور مضمون کو مختلف زاویوں سے دیکھنے کی وجہ سے وہ کچھ فالتو تعلیم یا "ضرورت سے زیادہ تعلیم" میں مشغول ہوگیا ہے (اس قسم کی ضرورت سے زائد تعلیم سکولوں میں بھی ایسے سوالات اور مشقوں کے دوران ہو جاتی ہے۔ جنہیں ریاضی کا کوئی قاعدہ سیکھنے کے بعد نکالنا پڑتا ہے) نیچے کا طالب علم "ب" اس نقطۂ آغاز تک پہنچنے ہی سے مطمئن ہوگیا ہے اور اس نے اب یہ طے کر لیا کہ وہیں رُک جائے گا اور کوئی ایسی عملی مشقیں نہیں کریگا جو اس کے علم کو پختہ اور مستحکم کرنے کے لئے ضروری ہوں۔

بدقسمتی سے طالب علم "ب" سبق کو اپنے الفاظ میں ادا کرنے کے عمل کے نقطۂ آغاز ہی پر رُک گیا۔ اس نے حقیقت کو نظر انداز کر دیا کہ سیکھنے کے علاوہ بھی ایک اور دماغی عمل ہوتا ہے یعنی بھول جانے کا عمل۔ یہ ہم سب کے ساتھ پیش آتا ہے۔ لہٰذا خاکہ نمبر ۱۴ میں ہم نے یہ دکھایا ہے کہ جب ان دونوں طلبہ پر بھولنے کا عمل اثر کرنے لگتا ہے تو ان کے ساتھ کیا پیش آتا ہے۔ طالب علم "ب" کے لئے تو لازمی تھا کہ وہ جوں ہی کوئی چیز بھولے تو سبق کو اپنے الفاظ میں ادا کرنے کے نقطۂ آغاز پر پھسل جائے اور چوں کہ اس نے زائد تعلیم کے ذریعے اپنے علم کو پختہ نہیں کیا۔ لہٰذا وہ بہت تیزی کے ساتھ "بھول" کی پہاڑی سے بہت دور نیچے جا پڑا۔ اب اس کے لئے یہ بہت مشکل ہے کہ جو کچھ اسے کبھی معلوم تھا اب اسے اپنے الفاظ میں دہرا دے۔ دراصل اس نے اپنے علم کو پوری طرح کبھی اپنایا ہی نہیں اور نہ کبھی اسے اپنی دماغی ساخت کا حصہ بنایا۔ دوسری طرف طالب علم "الف" نے چونکہ زائد تعلیمی مشقوں کے ذریعے اپنے علم کو پختہ کر لیا تھا۔ لہٰذا وہ اتنی جلدی نہیں بھولا۔ بہرطور اگر وہ تھوڑا بہت نیچے کی طرف گرا بھی تو کوئی حرج نہیں، کیوں کہ اس کے باوجود وہ سبق کو اپنے الفاظ میں ادا کرنے کے عمل کے نقطۂ آغاز سے اوپر ہی رہے گا۔

اگر کوئی طالب علم محض ایک امتحان پاس کرنے کے لئے کسی مضمون کو سیکھ رہا ہے تو صرف اس امر کی یقین دہانی کر لینا کافی ہوگا کہ وہ بس نقطۂ آغاز تک پہنچ چکا ہے اور امتحان کے دن مطلوبہ معلومات کو اپنے طور پر دہرا سکتا ہے۔ حالانکہ یہ بہت ہی خراب تعلیم ہوگی۔ مزدوروں کی تعلیم کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ طلبا میں امتحانوں سے دلچسپی پیدا کر دی جائے۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے نئے علم کو اس قدر اپنی

خاکہ نمبر۱۳۔ سبق کو اپنے الفاظ میں ادا کرنے کے عمل کا، اور ضرورت سے زیادہ پڑھ جانے کا نقطۂ آغاز

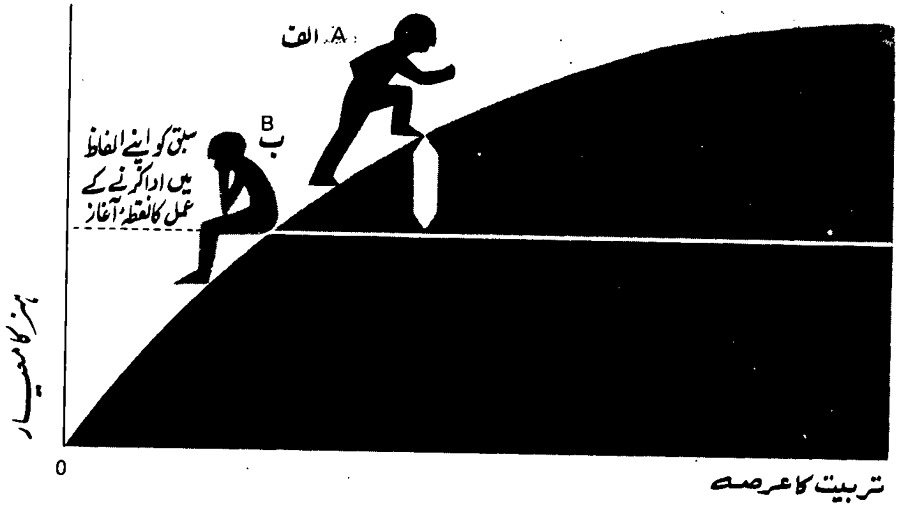

خاکہ نمبر۱۴۔ سیکھنے اور بھولنے کے عمل کا نقطۂ آغاز

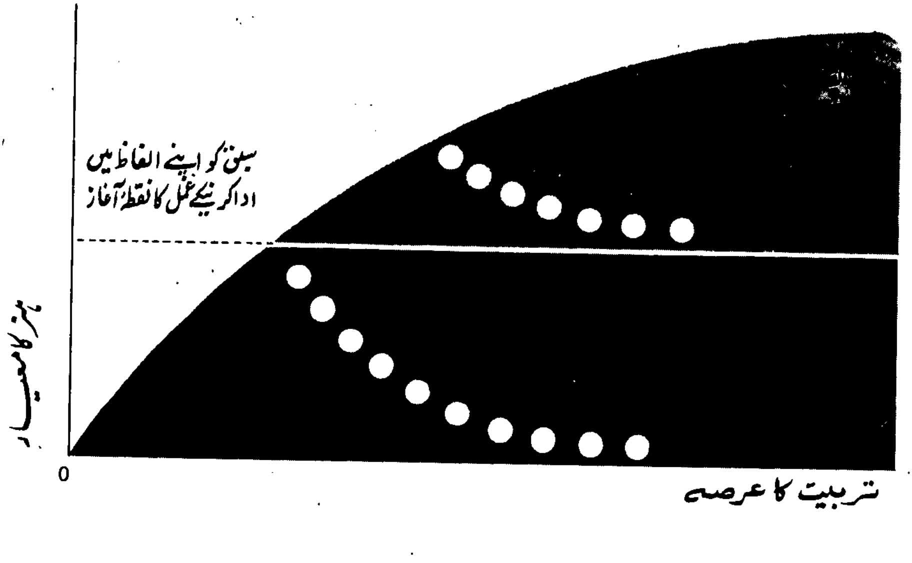

ذات کا ایک حصہ بنالیں کہ وہ مفید سماجی کام کرنے میں ان کی مدد کرسکے۔ لہٰذا ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی تعلیم میں اس نقطۂ آغاز سے آگے بڑھیں جہاں وہ اپنے سبق کو اپنے الفاظ میں ادا کرسکیں۔ ورنہ اگر وہ علم نہ بھی حاصل کریں تو بھی کوئی حرج نہیں لہٰذا یہ ضروری ہے کہ جو کچھ وہ سیکھ چکیں اسے حقیقی طور پر ذہن نشیں کریں، جذب

کریں اور مجتمع کریں اور اس کے لئے طلبہ اور ٹیوٹر دونوں کے لئے یکساں طور پر اس امر کا پختہ اہتمام کرنا ضروری ہے کہ مباحثے، اعادے کا عمل، مسائل کو مختلف زاویوں سے سمجھنا اور سب سے بڑھ کر عملی مشقیں مزدوروں کی تعلیم کا جزو لاینفک ہوں۔ یہ کلاس کی بدیہی طور پر بے مقصد مشقیں نہیں ہوں گی: یہ روزمرہ کی زندگی سے متعلق گروہی سرگرمیاں ہو سکتی ہیں اور بذاتِ خود مثبت سماجی فوائد پیدا کر سکتی ہیں۔

نئی معلومات اور نئے خیالات کو ذہن میں محفوظ رکھنا:۔

اس باب میں پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ جو معلومات ہم حاصل کرتے ہیں ان میں سے اکثر ہم اپنی آنکھوں کے ذریعے اخذ کرتے ہیں اور یہ کہ کان ایک بہت ہی کم اہم ذریعہ ہیں۔ جہاں تک نئی معلومات اور نئے خیالات کو اچھی طرح سمجھنے اور ان کو ذہن میں محفوظ رکھنے کی صلاحیت کا تعلق ہے تمام تر تحقیقات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جن واسطوں سے ہم کوئی بھی نئی بات اخذ کرتے ہیں وہی ہماری ان نئی معلومات اور نئے خیالات کو یاد رکھنے کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتے ہیں لہٰذا پھر وہی بات آجاتی ہے کہ کانوں کے مقابلے میں آنکھیں زیادہ کارگر واسطہ ہوتی ہیں اور جیسا کہ اب بہت سے محققین نے دکھا بھی دیا ہے کہ یہ کچھ ایسا معاملہ ہے جس کا زیادہ گہرائی کے ساتھ مطالعہ کیا جانا چاہیئے۔

خاکہ نمبر "۵" ان محققین کے اخذ کردہ نتائج کی وضاحت کرتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایک متعینہ مدّت کے بعد کسی چیز کے ذہن میں محفوظ رہ جانے کی تقریباً اوسط کیا ہوتی ہے۔ (یعنی کسی بات کو یاد رکھنے اور اپنے الفاظ میں ادا کر دینے کی صلاحیت) اس سلسلے میں کسی قطعی اور ٹھیک ٹھیک فیصد کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ مختلف لوگوں اور مختلف مضامین کے بارے میں یہ فیصد کافی مختلف ہوتی ہے۔ لیکن جس بات پر تمام محققین متفق ہیں وہ یہ ہے کہ جب بات کو ہم کسی لیکچر کے دوران یا ریڈیو کے ذریعے صرف کانوں سے سیکھتے ہیں اس کو ہم ذہن میں سب سے کم محفوظ رکھتے ہیں (یعنی سب سے کم مدت کے لئے اسے یاد رکھتے ہیں اور سب سے جلد بھول جاتے ہیں) (خاکہ نمبر ۵ شکل نمبر ۱) اگر کوئی بات ہم صرف آنکھوں کے واسطے سے حاصل کرتے ہیں مثلاً کتابیں پڑھ کر یا تصویریں دیکھ کر اس میں ہماری قوتِ حافظہ یقیناً بہتر ہو جاتی ہے (شکل نمبر ۲) اور یہ کہ ان دونوں طریقوں یا واسطوں (سماعت اور بصارت) کو مجتمع کر دینے سے ہمارے حافظہ کی پائیداری یقینی طور پر بڑھ جاتی ہے، (شکل نمبر ۳) سیکھنے کے ان تینوں طریقوں کو اس لحاظ سے غیر متحرک طریقہ کہا جا سکتا ہے کہ ان میں ہم معلومات کو صرف اخذ کرتے ہیں، اور ان پر کسی ایسے طریقے سے کام نہیں کرتے جو ان کو ذہن نشین کرانے میں ہماری مدد کرے ۔

خاکہ نمبر ۱۵۔ حافظہ اور سیکھنے کے طریقے ۔

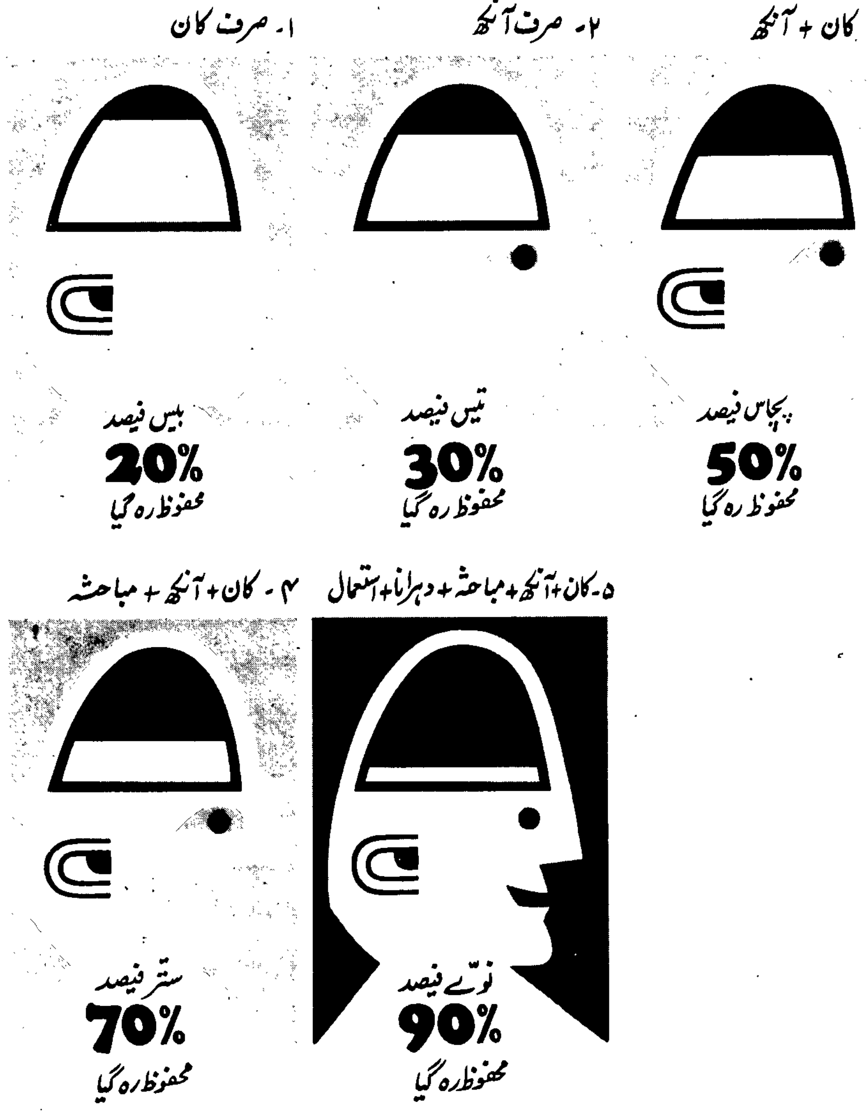

اس طرح نہ ہم "ضرورت سے زیادہ" سیکھتے ہیں اور نہ اپنے نئے علم کو مستحکم کرتے ہیں ۔
جب ہم اپنے اس علم کو مجتمع اور استوار کرنے کے لئے شعوری اقدامات کرتے ہیں جیسے ہم نے سرگرم طریقہ ہائے تعلیم کے ذریعے حاصل کیا ہو تو بھولنے سے ہمارا بہت نقصان ہوتا ہے ۔ لہٰذا جیسا کہ

خاکہ نمبر ۵ اکی شکل نمبر ۴ میں دکھایا گیا ہے) کسی ایسی اطلاع پر جو ہمیں حاصل ہوتی ہو صرف بحث کرنے ہی سے وہ اطلاع ہمارے ذہنوں میں اور پختہ ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔ کیوں کہ جب ہم بحث کرتے ہیں تو ہم بعض نکات کو صاف کرتے ہیں۔ بعض کی اصلاح کرتے ہیں اور بعض نکات پر مختلف زاویوں سے دوبارہ غور کرتے ہیں۔ اس قسم کے مباحثوں کو ان طریقوں میں سے کسی طریقہ سے بھی منظم کیا جا سکتا ہے۔ جن کی وضاحت باب ۱۰ کے حصہ ۴ اور ۵ میں کی گئی ہے اور اس قسم کے مباحثے کسی پورے مضمون پر محیط ہو سکتے ہیں یا اس کے کلیدی نکات ہی پر مرکوز رہ سکتے ہیں۔ یہ طریقہ علم کو مجتمع اور مستحکم کرنے میں بہت معاون ثابت ہوتا ہے۔ اور جو کچھ حاصل کیا گیا ہے اس کا تقریباً تین چوتھائی یاد رہ جاتا ہے۔

آخری بات جو کہنی ہے وہ یہ ہے کہ جیسا کہ خاکہ نمبر ۵ اکی شکل ۵ میں دکھایا گیا ہے۔ اگر آنکھوں اور کانوں کے ذریعے حاصل ہونے والے علم کو عمدہ طور پر منصوبہ بند مباحثوں، عملی کاموں اور مشقوں کے ذریعے پختہ کر لیا جائے تو اور بھی کم (غالباً صرف دس فیصد) باتیں فراموش ہوتی ہیں۔ یہ وہ بہترین صورت حال ہے جس کی کوئی شخص خواہش کر سکتا ہے کیوں کہ ہر انسان کچھ نہ کچھ بھول جایا کرتا ہے۔

چونکہ مثالیں ہمیشہ ممد و معاون ہوتی ہیں لہٰذا آئیے ہم ایک ایسے گروہ کو لے لیں جو ٹریڈ یونین کے خزانچی کے حقوق و فرائض سیکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں ٹیوٹر کسی خزانچی کی عمومی سرگرمیوں کو مختصر طور پر بیان کرنے کے بجائے کلاس کے ایک ذیلی گروہ میں ہر طالب علم سے پوچھ سکتا ہے کہ اس کے خیال میں خزانچی کے اہم فرائض کیا ہیں یا اس کی متبادل ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ایک ذیلی گروہ تو اس موضوع پر اظہار خیال کرے اور دوسرا ان دشواریوں کو بیان کرے جو ٹریڈ یونین کے مالیات کے ضمن میں اکثر و بیشتر پیش آتی ہیں۔ بعد میں ہر ذیلی گروہ پورے گروہ کے سامنے اپنے مباحثے کی رپورٹ پیش کرے اس طرح طلبہ خود کسی نہ کسی حد تک مسائل کا شعور اپنے اندر پیدا کریں گے اور وہ ان میں خود شریک اور فعال ہو جائیں گے۔ ٹیوٹر اس اجلاس کی رہنمائی کرے گا۔ جس میں رپورٹ پیش کی جا رہی ہو۔ نیز وہ فروگزاشتوں یا غیر صحیح بیانات یا نصف صحیح بیانات کی نشان دہی کرے گا اور اگر چاہے تو اس مرحلے پر خزانچی کے فرائض اور اس کی دشواریوں پر ایک مختصر لیکچر دے سکتا ہے۔ اوّل تو اس نے پہلے ہی اپنی تقریر کا خاکہ تیار کر لیا ہوگا تاہم اس کے علاوہ مباحثوں اور رپورٹ پیش ہونے والے اجلاس کے دوران وہ ان نکات کو بھی نوٹ کر سکتا ہے جو زیادہ توجہ یا وضاحت طلب ہوں۔ یہ توقع بھی کرنی چاہیئے کہ اس ضمن میں اس نے بصری معاون آلات بھی تیار کر لئے ہوں گے۔ یعنی غالباً ایک پلٹے جانے والا چارٹ جس میں رسیدات اور اس کے مثنے

دکھائے گئے ہوں۔ آمدنی کے رجسٹر کا ایک صفحہ، اخراجات کے رجسٹر کا ایک صفحہ، حسابات کا گوشوارہ وغیرہ۔ اس کی تقریر کے بعد سوالات اور بحث ہونی چاہیئے۔ تاکہ طلبہ کی فعال شراکت اس میں ہو جائے۔ اس کے بعد وہ حساب کتاب کی حقیقی مشقوں کا ڈرامائی کردار بھی ادا کرسکتے ہیں یا "ڈاک ٹرے کی مشق" کا عمل کرسکتے ہیں جن میں انہیں کسی ٹریڈ یونین کے خزانچی کے پاس روزمرہ آنے والی ڈاک دی جائے گی کہ وہ اس پر مشق کریں —— (ملاحظہ ہو باب ۱۱ حصہ ۷)

ان طریقوں سے یہ خطرہ بڑی حد تک کم کیا جاسکتا ہے کہ طلبہ نے جو کچھ سیکھا ہے وہ اسے بہت جلد بھول جائیں گے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ان طریقوں سے طلبہ اپنے تجربہ میں مزید وسعت پیدا کریں گے اور ٹریڈ یونین میں مفید کام کرنے کے لئے وہ اور زیادہ تیار ہوں گے۔

ایک دوسری مثال لیجیئے اور فرض کیجئے کہ ایک گروہ یہ سبق حاصل کر رہا ہے کہ مقامی حکومت کیسے کام کرتی ہے۔ یہ سبق چھوٹے چھوٹے گروہی مباحثوں اور مختصر تقریروں کے ذریعے بھی دیا جاسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ گروہ بعض ایسے اداروں کا دورہ کریں جنہیں مقامی حکام چلا رہے ہوں اور اس طرح وہ کسی خاص قسم کی اصلاحات نافذ کرنے کی تحریک میں خود کو لگالیں۔ تعلیمی عمل کے اس مرحلہ پر گویا ہم مفید سماجی عمل کے اصل مقصد کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ ذرائع اور مقاصد کا فرق مٹتا جا رہا ہے اور حصول علم طلبہ کی روزمرہ زندگی کا ایک جزو بنتا جا رہا ہے۔

عقل و دانش کی اسی بات کو چین کی ایک پرانی کہاوت میں اس طرح بیان کیا گیا ہے :- "اگر میں سنتا ہوں تو بھول جاتا ہوں، دیکھتا ہوں تو یاد رکھتا ہوں اگر کرتا ہوں تو پھر اس کو جان لیتا ہوں" (یا سمجھ جاتا ہوں)

کچھ لوگ بلکہ مزدوروں کے تعلیمی ٹیوٹر بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی ایک مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق عملی کام کو تعلیم سے ملانا ایک عجیب سی بات بھی ہے اور لوگ اس کو کسی حد تک اخلاق سے گرا ہوا بھی سمجھتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اس قدیم نشن والے اسکولی ماحول کے عادی ہوں جہاں علم کے بارے میں یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ فوری طور پر مفید ہوگا۔ ایسے لوگوں کی بابت پریشان ہونے کی ضرورت نہیں سوائے اس کے کہ وہ مزدوروں کی تعلیم کے کسی معاملے کے ذمہ دار ہی نہ ہوں۔ مثلاً وہ یونیورسٹیوں میں منتظمین کے طور پر لگے ہوئے ہوں جو مزدوروں کی تعلیم میں معاونت کر رہی ہوں یا مزدوروں کے تعلیمی گروہوں میں ٹیوٹر کے طور پر کام کر رہے ہوں۔ اگر ایسی کوئی صورت ہو تو پھر ان لوگوں کو اس بات پر بلا کسی شائبے کے راغب کر لینا چاہیئے کہ مزدوروں کی تعلیم میں علم کو ہمیشہ ایک اہم اور مؤثر آلے کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے

انہیں اس کام کے لئے راغب کون کرے، اس کا انحصار مقامی حالات پر ہوگا۔ بظاہر تو یہ کام اس شخص کو کرنا چاہیئے جو متعلقہ ٹریڈ یونین میں تعلیمی ڈائریکٹر ہو۔ بشرطیکہ ایسا کوئی شخص موجود بھی ہو اور اگر کوئی اور نہ ہو تو یہ کام مزدور۔طلبہ کو خود کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی اور چارۂ کار نہ ہو تو کلاسوں کا مقاطعہ کرکے یہ کام کرانا چاہیئے۔ اگر کسی ٹیوٹر کو تعلیم کے سلسلے میں عملی سرگرمیاں اجنبی لگتی ہوں تو اس کو ان بہت سے مواقع سے تقویت حاصل کرنی چاہیئے جو "تعلیم بذریعہ عمل" کی شکل میں بالغوں کے لئے فراہم کئے گئے ہیں۔

ایک تعلیمی ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ "مستقل نوعیت کے تمام علوم کا بڑا گہرا تعلق وسیع تجربات سے ہے۔ آگے چل کر وہ تعلیم حاصل کرنے کے مختلف طریقوں کو اس چیز سے منسلک کرتا ہے جس کو وہ "تجربہ کا برزخ" کہتا ہے۔ ہم نے اس کے نظریے کو ضروری تغیر و تبدل کے ساتھ تاکیدی چارٹ ۲۱ میں بیان کیا ہے جو تجربہ کے ایک زینہ کی شکل میں ہے۔ جس کا تصور یہ ہے کہ مزدوروں کی تعلیم میں ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم زینہ کی آخری سیڑھی (نمبر ۸ — بامقصد تجربہ) تک پہنچ جائیں۔ تاہم جیسا کہ اکثر مجرد نظریات کے لئے ٹھوس مثالیں لانے کے ضمن میں ہوتا ہے۔ زینہ والا استعارہ بھی ہمیں کچھ غلط تصور کی طرف لے جاسکتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جب ہم کوئی زینہ استعمال کرتے ہیں تو اس کی ہر سیڑھی پر پیر رکھتے ہیں۔ لیکن مزدوروں کے کسی واحد تعلیمی گروہ کے لئے اس بات کا قطعاً امکان نہیں ہے کہ تاکیدی چارٹ ۲۱ میں بیان کردہ تمام ذرائع تعلیم استعمال میں لائے دوسری بات یہ کہ زینہ کے استعارہ میں یہ تاثر پیدا ہوسکتا ہے کہ جوں جوں کوئی اوپر جائے تو دشواری بڑھتی جائے گی۔ حالانکہ ہماری سیڑھی میں بڑھتی ہوئی دشواری کا سوال ہی نہیں ہے خواہ کوئی فہرست کو کسی طرف سے بھی پڑھے زیادہ سے زیادہ یہ ہوسکتا ہے کہ مزدوروں کے کسی تعلیمی گروہ کے لئے بعض لفظی نشانات (سیڑھی نمبر ۱) کو سمجھنا مشکل ہو بلکہ اتنا مشکل کہ شاید زینے کے انتہائی بالائی حصہ پر بیان کردہ بعض سرگرمیوں کو سمجھنا اتنا مشکل نہ ہوتا ہو۔ ان سرگرمیوں کو سمجھنا ان کے لئے زیادہ آسان ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ ان کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کا عملی طور پر ان سے متعلق ہونا ان کی بحیثیت طالب علم دلچسپی کو اور تیز کر دیتا ہے۔ بہرنہج یہ زینہ مزدوروں کے معلمین کو یاد دلاتا رہے گا کہ لیکچروں اور کتابوں کے علاوہ اور بھی بہت سے تعلیمی ذرائع ہیں لفظی نشانات میں بہت زیادہ مدغم ہوجانا بڑی روایتی تعلیم کا خاصہ رہا ہے اور اس قسم کا رویہ ترقی پذیر ملکوں کے مزدوروں کے لئے موزوں تعلیمی پروگراموں کی منصوبہ بندی میں مزاحمت پیدا کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مزدوروں کی تعلیم میں لفظی نشانات کو ترک کر دیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے دوسرے ذرائع میں بھی انہیں استعمال کیا جاتا ہے۔ انہیں اس نظریے سے دیکھنا چاہیئے کہ وہ مفید تعلیم اور

بامقصد تجربہ کے لئے امداد و اعانت فراہم کرتے ہیں۔ یہ لفظی نشانات بذات خود کوئی مقصد نہیں بلکہ کسی مقصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔

تاکیدی چارٹ ۲۱۔ تجربہ کا زینہ

	استعمال میں آنے والے جسمانی حواس	تعلیمی ذریعہ	تبصرہ
براہ راست تجربہ	تمام حواس	۸۔ بامقصد تجربہ ٹریڈ یونین یا شہری معاملات وغیرہ کے سلسلہ میں عمل،	صحیح زندگی اور شرکت
	تمام حواس	۷۔ اصلی تجربہ کا بامقصد مشاہدہ بیرون درمشقیں۔ مطالعاتی دورے وغیرہ	صحیح زندگی میں صرف مشاہدہ شرکت نہیں
	تمام حواس	۶۔ سرگرم ڈرامائی تجربہ ڈرامائی کردار کی ادائیگی میں، مظاہروں میں اور ڈاک کی ٹرے والی مشقوں میں شرکت،	تصوراتی لیکن شرکت کے ساتھ
بڑھتا ہوا براہ راست تجربہ بڑھتا ہوا مضبوط اثر	ممکن ہے تمام حواس	۵۔ غیر متحرک ڈرامائی تجربہ ڈرامائی کردار کی ادائیگی کا عملی نمونہ جات کا اور مظاہروں کا مشاہدہ	تصوراتی لیکن بغیر شرکت محض مشاہدہ لیکن غالباً تھوڑے سے کام لینا

حواس	تجربہ	وضاحت
بصارت اور ممکن ہے دوسرے حواس بھی شامل ہوں،	**۴۔ غیر متحرک، ساکن اصلی تجربہ** ساکن نمونوں، نمائشوں وغیرہ کا ذاتی مشاہدہ	صحیح زندگی لیکن محض مشاہدہ
	۳۔ غیر متحرک، تدبیری تجربہ	"مدون" حقیقت
بصارت اور سماعت	ٹیلی ویژن	موجودہ زندگی کے اصل واقعات
بصارت اور سماعت	فلمیں	گذشتہ حقیقی کہانیوں کے واقعات
محض سماعت	ریڈیو	موجودہ حقیقی واقعات کا مدون بیان
محض سماعت	ریکارڈنگ	گزشتہ حقیقی واقعات (مدون)
محض بصارت	فوٹو، فلم اسٹرپ، فلیپ کارڈ	گزشتہ حقیقی مناظر (مدون)
محض بصارت	**۲۔ ترسیمی نقوش** نقشے، خاکے، چارٹ، تختہ سیاہ، گراف، فلالین بورڈ	حقیقت کے متبادل کے طور پر استعمال ہونے والے بصری نشانات عموماً محض غیر متحرک
	۱۔ الفاظ	حقیقت کے تجریدی متبادل کے طور پر استعمال ہونے والے لفظی نشانات اس کے لئے ذخیرۂ الفاظ درکار ہوتا ہے
محض سماعت	تقریری (لیکچر وغیرہ)	
محض بصارت	تحریری (کتابیں، دستی چھاپے ہوئے، خبرنامہ وغیرہ)	

تجریدی ↓

۱ عام زینوں کی طرح پہلی سیڑھی سے اوپر چڑھنا شروع کریں

یہ پورا باب ہی تقریباً نظریاتی بن کر رہ گیا ہے۔ لیکن آئندہ باب ۱۰ اور ۱۱ میں جن طریقوں اور آلات کا جائزہ لیا گیا ہے ان کا ایک لازمی تعارف ہے اور پھر یہ مزدوروں کی تعلیم کے "قواعد" میں اضافہ اور ان کی زیادہ ٹھیک ٹھاک وضاحت بھی کرتے ہیں ۔ تاکیدی چارٹ ۲۲ اور ۲۳ میں ان کا مختصراعادہ اور ملخص بھی دیا گیا ہے۔

تاکیدی چارٹ ۲۲ - تدریس اور مطالعہ کے طریقے

مزدوروں کی تعلیم کے طریقوں میں یہ لازم ہے کہ :-

۱۔ اس کا محور مضمون نہیں بلکہ طالب علم ہو۔
۲۔ پورے پورے مسائل سے نمٹا جائے خواہ مضمون کی تقسیمیں کتنی بھی ہوں ۔
۳۔ طلبہ کے اعتماد کو استوار کرے ۔
۴۔ طلبہ کی تربیت کے طریقوں اور بنیادی ہنروں کے سکھانے میں بڑے سلیقے سے کی جائے ۔
۵۔ طلبہ کے ذاتی تجربوں کو کام میں لایا جائے ۔
۶۔ "معلوم" سے "نامعلوم" کی طرف چلیں۔
۷۔ اس حقیقت کا لحاظ رکھا جائے کہ مختلف طلبہ مختلف شرح رفتار سے سیکھیں گے ۔
۸۔ ٹھوس حقیقت سے "مجرد" کی طرف چلیں۔
۹۔ اس حقیقت کا لحاظ رکھیں کہ راہ میں "سیکھنے کے میدان مرتفع" بھی آتے ہیں جو غالباً ایسے وقفے ہوتے ہیں جن سے تحت الشعور مجتمع اور مستحکم ہوتا ہے ۔
۱۰۔ اس امر کا خیال رکھیں کہ "ضرورت سے زائد سیکھنے" (یعنی دہرانا اور پختہ کرنا) بھی کارآمد ہوتا ہے ۔
۱۱۔ جو کچھ سیکھا گیا ہے اس کو اپنے الفاظ میں ادا کرنے کے عمل پر خصوصی زور دیا جائے ۔
۱۲۔ تمام موزوں ذرائع ، آلات اور طریقوں کا استعمال کریں ۔
۱۳۔ اس بات کا لحاظ رکھیں کہ جو باتیں صرف سنی یا دیکھی جاتی ہیں وہ ان باتوں سے پہلے فراموش کردی جاتی ہیں جنہیں عملی طور پر کیا جاتا ہے ۔
۱۴۔ ٹیوٹر اور طلبہ کے مابین ہمیشہ آپس میں تعاون کے ساتھ مل جل کرنے کی فضا ہو اور تمام گروپ بھی سرگرمی سے شرکت کرے
۱۵۔ عملی کام کے ہر موقعہ کو کام میں لائیں۔ خصوصاً ایسا کام جس کی سماجی قیمت میں کوئی شک نہ ہو۔

تاکیدی چارٹ ۲۳۔ مزدوروں کے تعلیمی طریقوں کی اولین لازمی شرائط

مزدور طلبہ اس وقت خوب پڑھتے ہیں جب :-	لہٰذا مزدوروں کے معلمین کو چاہیئے کہ :-
۱۔ وہ پڑھنا چاہتے ہوں، ان میں اس کے لئے بڑا جذبہ ہو اور ان کے مقاصد واضح ہوں۔	طلبہ کے داخلے کے مرحلے پر اور ابتدائی اجلاسوں میں وہ طلبا کے مفاد اور مزدوروں کی تعلیم کے مقاصد کو زیر بحث لائیں۔
۲۔ انہیں یہ معلوم ہو کہ ان کے ٹیوٹر ان کے مقاصد سے ہمدردی رکھتے ہیں	وہ طلبہ کو ذاتی طور پر جانیں اور ان کے کام اور زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔
۳۔ ان سے بالغوں اور برابر والوں جیسا برتاؤ کیا جاتا ہے۔	وہ شروع ہی سے دوستی اور بے تکلفی کا ماحول پیدا کریں۔ خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ کرسیوں کو دائرہ یا نیم دائرہ کی شکل میں ترتیب دیں اور اپنی تعلیم کو مل جل کر انجام دینے کا کام سمجھتے رہیں۔
۴۔ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ مضمون، اور طریقے ان کی زندگیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔	وہ تمام مثالوں، وضاحتوں اور مشقوں کی منصوبہ بندی احتیاط کے ساتھ کریں تاکہ وہ ان طلبہ کے موجودہ علم کے مطابق ہوں۔
۵۔ وہ اپنا تجربہ اور اپنا موجودہ علم، مزید علم سیکھنے کے عمل میں استعمال کر سکتے ہوں۔	وہ اکثر مباحثوں کا اہتمام کریں۔ خاص طور سے جب تجریدی یا غیر مانوس مضامین شروع کرنے لگیں۔
۶۔ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ نئی معلومات اور	وہ ان اجلاسوں کی احتیاط سے منصوبہ بندی کریں جن میں

(جاری ہے)

نظریات منطقی انداز میں اور مرحلہ وار پیش کئے جا رہے ہیں ۔	معلومات مہیا کرتی ہوں، ان میں بصری اعانت کے لئے آلات کا استعمال کریں اور وقفوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سوالات کریں اور وضاحت کریں ۔
۷۔ سوالات اٹھانے اور آزادانہ بحث کرنے میں ان کی ہمت افزائی کی جاتی ہے۔	وہ یاد رکھیں کہ ٹیوٹر کی یہ مہارت کہ وہ سوالات پوچھے اور جوابات کا تجزیہ کرے طلبہ کے لئے بڑی بیش قیمت ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ ان پر ایسی معلومات کی بھرمار کر دے جو وہ کہیں اور سے بھی حاصل کر سکتے ہوں ۔
۸۔ وہ فعال ہوں اور شعوری مقصد کے تحت کام کر رہے ہوں ۔	وہ براہِ راست مشق کا ڈرامائی کرداروں کی ادائیگی کا اور نقل اتارنے کی مشق کا احتیاط سے بھرپور فائدہ اٹھائیں ۔
۹۔ تعلیم کے دوران وہ مشق کر سکتے ہیں اور تکرار اور اعادہ ہوتا رہے ۔	وہ ایسی مشقیں، سوالات اور لطائف استعمال کریں۔ جن میں باہمی تقابل نہ ہو ۔
۱۰۔ ان میں کامیابی اور ترقی کا احساس بیدار ہوتا ہو ۔	وہ طلبہ کی خود اعتمادی کو فروغ دیں اور باہمی تعاون کی بنیاد پر گروہی شرکت کا احساس پیدا کریں ۔

۱۰ طریقہ ہائے کار (ٹیکنیکس)

اس باب میں لفظ "ٹیکنیکس" (طریقہ ہائے کار) ان طریقوں کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے جو کہ مطالعے اور پڑھائی میں ابلاغ اور اثر پذیری کے لئے کام میں لائے جاتے ہیں۔ یعنی کہ انسانی تعلقات کا وہ دائرہ جس کے ذریعے تعلیم ہوتی ہے۔ ان طریقوں سے مراد ہیں عام ذرائع ابلاغ مثلاً بحث ومباحثہ، لیکچرز، مطالعاتی حلقے اور گروپ میں کام کرنے کی مختلف شکلیں اور مراسلاتی کورس۔ سہولت کے لئے کوشش یہ ہے کہ "ٹیکنیکس (طریقہ ہائے کار) اور" اوزاروں اور ساز وسامان" کے درمیان امتیاز کیا جائے اور یہی ایک صورت ہے۔ جس کے ذریعے ان مختلف تدابیر کو بیان کیا جاتا ہے جن سے تعلیمی عمل میں آسانی ہوتی ہے۔

۱۔ بلا امداد ذاتی مطالعہ

امریکہ اور کناڈا میں جدید تحقیق سے یہ پتہ چلا ہے کہ توقع سے زیادہ تعداد میں پختہ کار اور جوان عمر لوگ بلا امداد مطالعے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان میں بہت سے کسی کلاس یا گروہ میں اس طریق عمل کو اپنانے کے لئے شامل تو ہوجاتے ہیں۔ تاہم وہ اپنے پڑھنے کا پورا بندوبست خود ہی کر لیتے ہیں۔ اگرچہ یہ بتانا مشکل ہوگا کہ کسی بھی ملک میں کتنے لوگ اس طرح مصروف مطالعہ ہیں پھر بھی توقع سے زیادہ افراد اس میں مصروف ہیں۔

مزدوروں کے تعلیمی اداروں کے وسائل محدود اور مصارف اتنے زیادہ ہیں کہ وہ انفرادی مزدور طلبہ کی فوز وفلاح کے لئے کچھ زیادہ سوچ بھی نہیں سکتے۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ ان کو ہر ممکن مدد دینی چاہیئے۔ فی الواقع یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ مزدوروں کے تعلیمی حلقوں کی سرگرمیاں اس طرح ہوں کہ ان میں شریک ہونے والوں کی حوصلہ افزائی اور امداد ہو تاکہ وہ اپنی تعلیم خود ہی جاری رکھ سکیں۔ یہ ایک معقول تجویز ہے کیوں کہ مزدوروں کی تعلیم کا کوئی بھی پروگرام "مکمل" نہیں کہلایا جاسکتا۔

لہٰذا تربیتی نصاب کو اس طرح وضع کیا جائے کہ ذاتی مطالعہ استعداد کے اجاگر کرنے میں ممد ومعاون

ثابت ہو۔ اور پھر سہولتیں بہم پہنچائی جائیں تاکہ وہ آئندہ تعلیم جاری رکھ سکے۔ یہی سہولتیں ایسے مزدور طالب علم کو بھی مہیا کی جاسکتی ہیں جو بلا امداد ذاتی مطالعہ کر رہا ہو۔ یہ سہولتیں اس شکل میں بھی ہو سکتی ہیں کہ یہ لوگ بنیادی اور امدادی کتب آزادی کے ساتھ لائبریریوں سے لے سکیں اور اس طرح بھی کہ بنیادی پمفلٹ اور پروگرام شدہ تعلیمی کتابچے مفت تقسیم کئے جائیں۔

نیز ان کو مواقع فراہم کئے جائیں کہ وہ ماہرین سے ملاقات کریں اور دنیائے محنت کی اہم سرگرمیوں کے انعقاد کے اہتمام کرنے پر گفتگو کریں (مثلاً کسی اجرتی ٹریبونل کا اجلاس، کوئی ٹریڈ یونین کانفرنس یا مقامی کونسل کا کوئی اجلاس) اس طرح عام مزدور۔ طلبہ اور بلا امداد ذاتی مطالعہ کرنے والے طلبہ کے لئے وہ کشش پیدا کی جائے جس کو "تعلیمی جال یا جنگلے" سے تعبیر کیا جائے۔

اس ضمن میں "پروگرام شدہ تدریس" اور "مطالعے کے ترتیب شدہ مواد" کا فروغ بھی بہت کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ مزدوروں کی تعلیم سے متعلق ع۔ ا۔م کے مشیروں کی جماعت کے اجلاس منعقدہ ۱۹۷۱ء نے پرزور سفارش کی تھی۔

غالباً ان افراد کی مدد کرنے میں جو بلا امداد ذاتی مطالعہ کر رہے ہوں سب سے مشکل مسئلہ یہ ہوگا، کہ ان تعلیمی مواقع کو جو پیدا کئے گئے ہیں کس طرح مشتہر کیا جائے۔

۲۔ مراسلاتی کورس

یہ بات یقینی ہے کہ موجود مواقع کی بہتر تشہیر ان الگ تھلگ طلبہ کے لئے جو مراسلاتی کورس پڑھ رہے ہوں بہت منافع بخش ثابت ہو سکتی ہیں۔ یہ مراسلاتی کورس متعلقہ فرد کے لئے ایک ایسا تدریسی طریق ہے، جس میں بیرونی رہنمائی کے ساتھ یہ فائدہ بھی شامل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے مطالعے کے لئے وقت اور جگہ کا خود انتخاب کر سکتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق اپنی رفتار کو متعین کر سکتا ہے۔

مزدوروں کی تعلیم کے بہت سے مراسلاتی کورس موجود ہیں۔ اس ضمن میں معقول تعلیمی سکیموں کا طریق ایک عرصے تک وفاقی جمہوریہ جرمنی میں بر یف شیول (ڈی۔جی۔بی اور صارفین کے امداد باہمی اداروں کا ایک اشتراک) نے آزمایا ہے اور برطانیہ عظمیٰ میں ٹریڈ یونین کانگریس نے اور متعدد الگ الگ تجارتی انجمنوں نے، اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بھی بہت سی یونیورسٹیوں، موسیقی کے حلقوں اور تجارتی انجمنوں نے آزمایا ہے۔

بلجیم کی لیبر جنرل فیڈریشن نے مراسلاتی کورس کا — جہاں تک امیدواروں کی تعداد، کورس کی تکمیل، اور آخری امتحانی نتائج کا تعلق ہے۔ بڑا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ اس امر کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ طلبہ کے ساتھ

ربط وضبط بڑھے اور ان کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ اپنے تحریری کام کے ساتھ اپنی مشکلات بھی بیان کریں۔ اور علاقائی کانفرنسوں اور طلبہ کے اجتماعات میں شرکت کریں جو آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ مزدور طلبہ کے ناظموں کو احتیاط کے ساتھ ان امور پر غور کرنا چاہیئے کیوں کہ اس طرح طلبہ میں وہ احساسِ تنہائی پیدا نہ ہو، جو اس طریقہ کار کا خاصہ ہے اور ان میں ایک نوع کا اجتماعی شعور پیدا ہو۔

غالباً سب سے اعلےٰ مراسلاتی نظام مطالعہ قومی سطح پر روس میں رائج ہے۔ جہاں مزدور چار یا پانچ سال کا کورس پورا کرتے ہیں اور اس کے اختتام پر ایک سند ماسکو یا لینن گراڈ کے ٹریڈ یونین کالج سے حاصل کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کورسوں میں درسیات پر پورا زور رہا۔ پھر بھی داخلے بہت زیادہ رہے۔ مثال کے طور پر اس تحریر کے وقت پانچ ہزار سے اوپر مزدور لینن گراڈ میں چار سالہ مراسلاتی کورس کی تکمیل کر رہے تھے۔

سویڈن کے بریوکولان انسٹی ٹیوٹ کی کارکردگی اس ضمن میں بہت لائق بیان ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ، ٹریڈ یونینوں، تحریک امداد باہمی کی ملکیت ہے اور انفرادی طلبہ کے مقابلے میں مطالعاتی حلقوں کے مراسلاتی نصابات کے لئے مخصوص ہے۔ ۱۹۱۹ء اور ۱۹۵۰ء کے درمیان اس نے ۶۶,۰۰۰ مطالعاتی حلقوں کی تشکیل کی۔ گو اس کا طریق کار یکساں نہیں رہا ہے۔ تاہم اس کی چند خصوصیات مستقل رہی ہیں۔ مثلاً ہر حلقے میں جمہوری طور پر منتخب لیڈر اس کا ذمہ دار ہوتا ہے کہ ابتدائی کام اور تحریری مشقیں سلیقے سے حل کی جائیں۔ اور انسٹی ٹیوٹ کے مہیا کردہ نہایت عمدہ مواد سے متعلق مباحثے کا اہتمام کیا جائے۔ اس کے بہت سے مطالعاتی گائیڈ، عمدہ نصابی کتب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے سرورق سادہ مگر جاذب نظر، مواد سلیقے سے منتخب، جاندار انداز سے مرتب اور بہت سے کارآمد چارٹ اور خاکوں سے مزین ہوتے ہیں اور یہ اکثر بذلہ سنج کارٹونوں سے آراستہ ہوتے ہیں۔

یہ ادارہ اس بات کو بہت اہمیت دیتا ہے کہ مطالعہ کے طریق کار پر سنجیدگی سے غور کرنے کے لئے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اس غرض سے مثالیں فراہم کی جائیں کہ کس طرح نوٹس تیار کرنے چاہیئں اور کتابوں کی مفید عبارتوں کو کیسے خط کشیدہ کیا جانا چاہیئے وغیرہ وغیرہ۔ ان میں سے ایک نہایت کامیاب مطالعاتی کورس کا عنوان تھا۔ "ہر رکن اپنا رول ادا کرتا ہے"۔ یہ فعال ٹریڈ یونینوں کی کارکردگی کا ایک تعارفی کورس تھا۔ اس کے مخاطب نئے یا غیر سرگرم ٹریڈ یونین کارکن تھے اور اس کے ساتھ ایسے ضمیمے بھی تھے جو سولہ مختلف انجمنوں نے اپنے خاص مسائل کے بارے میں تیار کئے تھے۔

اغلباً بریوکولان انسٹی ٹیوٹ کا عظیم ترین کارنامہ یہ رہا کہ اس نے یہ دکھلا دیا کہ مراسلاتی مطالعہ انفرادی کے

بجائے اجتماعی طور پر زیادہ سود مند ہے ۔ اب اس کا اثر دوسرے ممالک میں بھی محسوس کیا جا رہا ہے اور وہاں کی انجمنوں نے اسی طرح مراسلاتی کورس گروپوں کے لئے شروع کر دیئے ہیں ۔ یہ گروپ باقاعدہ ایک لیڈر کے زیر ہدایت کام کرتے ہیں ۔ جس کا انتخاب انجمن کے شعبۂ تعلیم کی منظوری سے کیا جاتا ہے ۔ نصابی خلاصے اس لیڈر کو محکمے کی طرف سے ملتے ہیں اور وہ ان کو ہر اجلاس میں تقسیم کرتا ہے ۔ یہ لیڈر عام طور پر مذاکروں کا انتظام کرتا ہے ۔ سیکرٹری کے فرائض بھی انجام دیتا ہے اور ان مسائل کو نوٹ کر کے محکمے کو بھیج دیتا ہے جو گروپ خود ہی تسلی بخش طور پر حل نہیں کر سکتے ۔

کلاس کے دوران عملی مشقوں کا اہتمام ہوتا ہے اور کورس کے اختتام پر زبانی یا تحریری امتحانات بھی ہوتے ہیں ۔

ہم نے دقتِ نظر سے مراسلاتی کورس کا مطالعہ کیا ہے ۔ کیوں کہ ان میں ترقی پذیر ملکوں کے لئے کچھ واضح فوائد ہیں ۔ وجہ یہ ہے کہ وہاں اچھے اساتذہ کی کمی ہے اور مناسب جگہ کی قلت ہے ۔ تاہم ان ملکوں میں تعلیم کا عام معیار ایسا ہے کہ بہت سے مزدور اتنی استطاعت بھی نہیں رکھتے کہ از خود اس کورس کو سمجھ پائیں ۔ خواہ وہ کتنا ہی آسان کیوں نہ ہو ۔ لاطینی امریکی مزدوروں کے لئے (ORIT) یعنی آئی سی ایف ٹی یو کی مزدوروں کی بین امریکی علاقائی تنظیم ___ نے جو پہلی مرتبہ مراسلاتی کورس پیش کئے ۔ وہ عموماً سرد مہری کا شکار اور نہایت سنگین مسائل سے دوچار ہوئے ۔ لیکن اس کے بجائے اگر سویڈن جیسے مراسلاتی مطالعاتی حلقے یا کسی ایک قابل لیڈر کے تحت گروپ مباحثے کا طرز اختیار کر لیا جاتا تو بہت حوصلہ افزا نتائج پیدا ہوتے ۔ اس طریقے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری ہے کہ مقامی منصوبہ بندی اور شرکاء کا انتخاب احتیاط سے کیا جائے اور شاید یہ ضروری ہو کہ صحیح لیڈروں کو مختصر سی تربیت بھی دی جائے ۔ لیکن ایک مناسب رضا کار تو اکثر و بیشتر مقامات پر مل ہی جانا چاہیئے ۔ اس طرح کی ذاتی امداد جو گروپ کے تعاون پر مشتمل ہو ، مزدوروں کی تعلیم اس کے مقاصد اور اصولوں سے عین مطابقت رکھتی ہے ۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام اس ضمن میں مفید ہو سکتے ہیں اور اس پر ہم گیارھویں باب میں کچھ مثالوں کے ساتھ غور کریں گے ۔ مراسلاتی نصاب کے فوائد اور نقصانات کا خلاصہ اور تنقید ۲۶ ویں تاکیدی چارٹ میں موجود ہے ۔

۳ ۔ لیکچر :-

عرصہ دراز سے مزدوروں کی تعلیم کے لئے باقاعدہ لیکچر ہی ایک عام ٹیکنیک کے طور پر (اور فی الواقع ایک

ہی ٹیکنیک کے طور پر) خصوصاً برطانیہ عظمیٰ میں استعمال کئے گئے جہاں یونیورسٹیوں کے تعاون کے ساتھ لیکچروں کا طریقہ یونیورسٹیوں سے باہر بھی پھیلا اور ڈنمارک میں بشپ گرنڈوگ ان الفاظ پر زیادہ یقین رکھتا تھا جو زبان سے ادا کئے جائیں اور اس کی مساعی سے وہاں لوک سکولوں کی تحریک وجود میں آئی۔ ڈنمارک اور برطانیہ کا اثر و نفوذ تعلیم بالغاں پر ہر جگہ نمایاں رہا ہے۔ لیکن اب یہ ضروری نہیں رہا کہ مزدوروں کے معلموں کو یہ باور کرایا جاتے کہ صورتحال بدل چکی ہے اور اب لیکچر ابلاغ کے بہت سے طریقوں میں سے صرف ایک طریقہ ہے۔ مزید برآں اس حقیقت کا اعتراف ۱۹۰۸ء کے اوائل میں ہی برطانیہ عظمیٰ میں کیا گیا تھا۔ جب وہاں ایک رپورٹ میں بتایا گیا کہ "آکسفورڈ اور مزدوروں کی تعلیم" کے ضمن میں معلموں کا اہم ترین کام یا کام کا مشکل تر حصہ صرف لیکچر دینا نہیں ہے۔ بلکہ ان کو مذاکرات کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ طلبہ کے تحریری کام اور پڑھائی میں ان کی رہنمائی کرنی چاہیئے اور طلبہ کے اپنے مسائل جاننے کی کوشش کریں۔ خواہ وہ گھریلو ہوں یا بیرونی، بہرنوع عام طور پر شام کی کلاسوں میں رسمی طور پر لیکچر دینا ٹیوٹر کے لئے آسان ترین طریقہ ثابت ہوا۔ گروپ کی سرگرم شرکت کو نظر انداز کر دیا گیا۔

گزشتہ سالوں میں بہت سے ملک نئی ٹیکنیک اپنانے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ ناروے کے ایک مشہور تعلیم دان نے بتایا کہ یہ تسلیم کیا جا چکا ہے کہ "تکلم کی فراوانی ذوق آفرین نہیں بلکہ فرد کے لئے خواب آور ہو جاتی ہے"۔ کچھ تعلیم دان، سرگرم طریقوں کے لئے جوش میں اتنے آگے بڑھ گئے ہیں کہ انہوں نے یہ ضابطہ ہی بنا دیا کہ لیکچر ہونے ہی نہیں چاہئیں۔ پہلے سے متعین لیکچروں کے خلاف ردِ عمل سمجھ میں آنے والی بات ہے اور بہت سی صورتوں میں اس کا پورا پورا جواز بھی ہوتا ہے۔ ایک رسمی لیکچر میں درج ذیل نقائص ہوتے ہیں۔

۱۔ زیادہ سے زیادہ ایک شخص یہ توقع کر سکتا ہے کہ سامعین سن رہے اور غور و فکر کر رہے ہونگے اکثر یہ ہوگا کہ لوگ صرف سن رہے ہوں گے اور بعض اوقات یہ بھی نہیں۔ اس بیان میں بڑی صداقت ہے کہ " ایک لیکچرار وہ ہے جو گفتگو کرتا رہتا ہے اور دوسرے سوتے رہتے ہیں۔"

۲۔ اگرچہ ایک تجربہ کار لیکچرار عام طور پر یہ جانتا ہے کہ کس مرحلے پر اس کے سامعین نے اس کو سننا بند کر دیا ہے۔ تاہم یہ جاننے کا اس کے پاس کوئی طریقہ نہیں ہوتا کہ جو لوگ اس کو سن رہے ہیں۔ ان پر اس کے لیکچر کا کیا اثر پڑ رہا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ایک لیکچر زیادہ سے زیادہ "یک طرفہ ابلاغ" کا ذریعہ ہے۔ اس کے جوابی تاثرات نہیں ہوتے۔

۳۔ لہٰذا ایک لیکچر اس طور پر طالب علم کے لئے مخصوص نہیں ہو سکتا جس طرح کہ ہماری بتائی ہوئی

مزدوروں کی تعلیم ہونی چاہیئے۔ ایسا مواد اور طریقے اپنائے نہیں جا سکتے جو ہر طالب علم کی ضرورت رسمی لیکچر کے دوران پوری کر سکیں۔ لیکچرار کو کسی طرح بھی یہ علم نہیں ہو سکتا کہ کیسے اور کب اس کی گفتگو سامعین کی سمجھ سے باہر ہوگئی ہے اور کہاں ایک تھوڑی سی وضاحت سامعین کے بڑے ذہنی خلفشار کو دور کر سکتی ہے۔

۴۔ ایک رسمی لیکچر طلبہ کے ذہن اور جسم پر بوجھ ہوتا ہے۔ دن بھر کی محنت شاقہ کے بعد خاص طور سے ایک عام طالب علم کی لیکچر سننے کی صلاحیت بمقابلہ ایک عام لیکچرار کی لیکچر دینے کی صلاحیت سے کم رہ جاتی ہے۔ ایک اہل قلم نے حال میں بتایا ہے کہ کسی لیکچر کے دوران عام سامعین تین نکات سے زیادہ اپنے ذہن میں محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ "بہت کم سامعین دس منٹ سے زیادہ ایک لیکچر توجہ سے سن سکتے ہیں"۔ ان ہی اعداد کو صحیح قرار دینا ضروری تو نہیں لیکن اس بیان کے عمومی مفہوم کو ہر شخص قبول کر سکتا ہے۔ درحقیقت محتاط جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ ایک طویل لیکچر کے آخیر میں جو سوالات پوچھے گئے۔ ان کا تعلق عموماً ان نکات سے تھا جو لیکچرار نے پہلے پانچ یا آخری پانچ منٹ میں بیان کیے تھے۔

یہ ایک احمقانہ فعل ہو گا کہ ہم لیکچر کی خامیاں اس درجے تک گنائیں کہ سرے سے اس کی افادیت ہی کے منکر ہو جائیں۔ بلکہ یہ تسلیم کرنا چاہیئے کہ ایک لیکچر مزدور طلبہ کی ٹکنیک میں بڑا اہم مقام رکھتا ہے اور اس میں خوبیاں بھی ہیں۔ یہ بات بڑی قابل قدر ہے کہ ایک طالب علم کو ایک نیا عنوان مختصر، دلچسپ اور منطقی انداز سے سمجھایا جائے یا مختصراً گفتگو کی جائے جو اس سے پہلے کی جا چکی ہو اور جس پر مختلف طریقے آزمائے جا چکے ہوں۔ کبھی کبھی تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک ذوق آفریں لیکچر سامعین کے ایک بڑے مجمع پر اثر انداز ہوتا ہے۔ لیکن مزدور طلبہ کے گروپوں کے لیکچر کا اسلوب براہِ راست، سادہ اور خیال انگیز زبان میں ہونا چاہیئے۔ جس میں متعلقہ گروپ کے تجربے اور ضروریات کو پیشِ نظر رکھا گیا ہو۔

لیکچر کا ایک عملی فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے سامعین کسی مطالعاتی حلقے یا اس گروپ کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوں گے جو سرگرم طریقے اختیار کرتے ہیں۔ اس طرح معلومات کو زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچایا جا سکے گا۔ اگرچہ وہ پورے طور پر نہ ہو۔ درحقیقت ٹیپ ریکارڈ یا ریکارڈ پلیر کے ذریعے دُور افتادہ مزدوروں کے گروپوں یا افراد کے لئے مثلاً (بحریے کے افراد) ایسے لیکچر سن سکتے ہیں جو ان کے مطالعے کے لئے ذوق آفریں ثابت ہوں۔ تاہم اس طرح سوچنا ہی لیکچر کی بنیادی کمزوری کی طرف ہمارا ذہن منتقل کرتا ہے۔ یہ اس حقیقت کا

خاکہ ۱۶ - اعادہ بذریعہ تصاویر : لیکچر

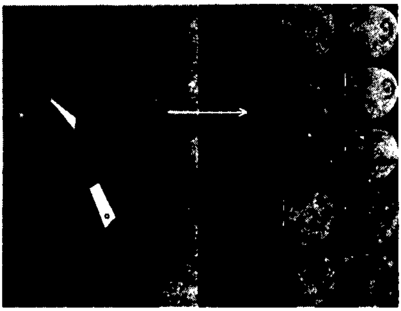

لیکچر زیادہ سے زیادہ ابلاغ کا ایک طرفہ ذریعہ ہے ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ پیغام درحقیقت موصول ہو بھی رہا ہے یا نہیں۔

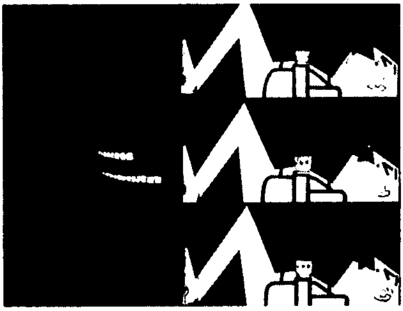

اکثر و بیشتر ایک لیکچرار ایسا آدمی ہوتا ہے "جو گفتگو کرتا رہتا ہے اور دوسرے سوتے رہتے ہیں۔" یاد رکھیں کہ لوگ بیٹھے بیٹھے اور آنکھیں کھولے ہوئے بھی "نیند" میں ہوتے ہیں۔

ایک "سرگرم لیکچر" سوالات اور دلائل کو راہ دیتا ہے۔

اعتراف ہے کہ کسی خبر کو پھیلا دینا از خود اس کے انجذاب کا ذریعہ نہیں۔ جوابی تاثر نہ ہونے کی وجہ سے خاطر خواہ اثر نہیں ہوتا۔ اگر ترقی یافتہ ملکوں کے مزدوروں کے معلمین یہ طے کریں کہ ریکارڈ کئے ہوئے لیکچرز کو استعمال کیا جائے (جس سے یقیناً ان کی بعض مشکلات دور ہوں گی) انہیں چاہیئے کہ وہ سامعین میں مختصر خلاصے تقسیم کریں۔ نوٹس اور سوالات بھی ساتھ ہوں۔ تاکہ مقامی لیڈر سرگرم مطالعے کا اہتمام مذاکروں کی شکل میں متعلقہ نکات کی بابت برپا کرسکیں۔ بذات خود صرف لیکچر کافی نہیں۔ مزدوروں کی تعلیم کے ضمن میں ایسے لیکچر کا فائدہ نہیں جو انہیں مباحثے سے متعارف نہ کرائے۔ (تاکیدی چارٹ نمبر ۲۶ دیکھئے)

۴۔ مباحثہ

مزدوروں کی تعلیم کے سلسلے میں مباحثہ لیکچر پر ایک گونہ فوقیت رکھتا ہے۔ لیکچر بذات خود ایک معاشرتی عمل ہوتا ہے۔ اس سے ان کو مستقبل کے لئے تربیت ملتی ہے اور یہ صلاحیت پیدا ہوتی ہے کہ وہ معاشرتی عمل میں کامیاب ہونے کے لئے اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے پر قدرت حاصل کرلیں اور انہیں انسانی روابط کا کچھ تجربہ بھی ہو جائے۔ یہ صورت مزدوروں کی تعلیم میں مباحثوں کے ذریعے بہ عجلت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر سویڈن کا مطالعاتی مرکز یا ریاستہائے متحدہ امریکہ کا پراجیکٹ گروپ یا تنزانیہ ریڈیو کا مباحثہ گروپ، ایک ایسی صورتِ حال پیدا کرتا ہے۔ جس سے جہالت، تعصب اور ناروا داری کی جڑیں احسن طریق سے کٹتی ہیں۔ ایسی صورت حال میں ایک مشاق ٹیوٹر یا لیڈر طالب علموں کی مدد کرسکتا ہے کہ وہ نئی معلومات اور نئے خیالات کو جذب کرسکیں۔ جن سے ان کے خیالات، احساسات اور عقائد میں تبدیلی پیدا ہوگی۔

گروپ مباحثہ جس کو سلیقے سے ترتیب دیا گیا ہو۔ ایک بالغ طالب علم کو درس و تدریس کے عمل سے قریب ترکرتا ہے اور اس میں حصولِ علم کا جذبہ ابھارتا ہے۔ اس میں کم سے کم امداد اور ساز و سامان کی ضرورت ہوتی ہے اور متنوع تعلیمی مقاصد کے لئے بڑی آسانی سے کام میں لایا جاسکتا ہے۔ یہ گروپ مباحثہ لیکچر، فلم شو اور سیاحت کسی بھی نوع کے کورس کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ خواہ مختصر ہو یا مفصّل، خواہ تعلیم کی کسی بھی سطح کے لئے ہو۔ ہر قسم کے شرکاء کے لئے اور کسی بھی کلاس کے لئے کام دے سکتا ہے۔ یہ خاص کر بالغ طلبہ کے مشاغل و معمولات اور ان کے تجربوں سے قریب موضوعات سے نمٹنے میں بہت کارآمد ہوتا ہے اور اس کو کسی گروپ کے ابتدائی شرمیلے پن پر قابو پانے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مباحثے کے لیڈر کا رول

اس میں اختلاف رائے ہے کہ ٹیوٹر کو مباحثے میں کس حد تک دخیل ہونا چاہیئے۔ قدیم یونان میں سقراط ہمیشہ مباحثے پر چھایا رہتا تھا اور اس کو بات کی تہہ تک پہنچا دیتا تھا۔ تاکہ وہ اور اس کے طلبہ صداقت کے باب میں ایک ایسے مرحلے تک پہنچ جائیں۔ جہاں وہ ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہوں۔ تاہم یہ بدیہی امر ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کے بہت سے ماہرین اس باب میں سقراط کے ہم پلّہ نہ ہوں گے۔ بہر طور یہ صورت حال غیر جمہوری ہی

ہوگی کہ ایک فرد اپنے اثر و نفوذ سے سب کو اس درجے متاثر کرے کہ گروپ کے ارکان کی صلاحیتیں پورے طور پر نشوونما نہ پا سکیں۔

کسی مباحثے پر کس درجے کا کنٹرول ہو اس کی مثالی افادیت پر گفتگو ہو سکتی ہے۔ لیکن مزدوروں کے تعلیمی گروپ میں کسی تجربہ کار ماہر ٹیوٹر یا لیڈر کی خاموش رہنمائی بہتر نتائج کے حصول میں بڑی قدر و قیمت کی حامل ہو سکتی ہے۔ طالب علم کو یہ حق بلا جھجک دیا جانا چاہیئے کہ وہ نقد و نظر سے کام لے سکے اور اگر ضرورت پڑے تو "اختلاف کرنے کے لئے بھی تیار ہو"۔ اگر اس کا یہ حق محفوظ ہے تو ایک قابل لیڈر بآسانی انفرادی کارکردگی کے نمونے چن سکتا ہے۔ اور ایک منطقی انداز میں ان کو ترتیب دے سکتا ہے۔ اس کی بہتر صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ان کا خلاصہ تختۂ سیاہ یا پردۂ سیمیں پر پروجیکٹر کے ذریعے پیش کرے۔ اس میں کچھ تو اس کے انتخاب کو دخل ہو گا کہ اس نے خیالات کو کس طرح مجتمع کیا ہے اور کچھ اس طور پر بھی کہ وہ غیر ضروری تصوّرات سے بچتے بچاتے اسس مباحثے کو کیسی خوبصورتی سے لے کر آگے بڑھتا ہے۔ گروپ کے خاموش سامعین کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اور دعوتِ عمل دیتا ہے اور بہت زیادہ بولنے والوں کو خاموش رکھتا ہے۔ اسے یہ جاننا چاہیئے کہ کب اس کو بولنا، اور کب خاموش رہنا ہے۔ لیکن اسے کبھی کبھار ہی دخل دینا چاہیئے۔ اس لئے کہ اس کا مقصد گروپ میں شرکت کا احساس جگانا ہے نہ کہ تمام مکمل جواب دینا۔

" بہترین لیڈروں کی بابت عوام کو صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وہ موجود ہیں اور جب ان کا کام ختم اور مشن پورا ہو جاتا ہے تو عوام کہتے ہیں کہ یہ ہم نے خود مکمل کیا ہے۔" (لاؤ۔ زی پانچویں صدی قبل مسیح کا چینی فلسفی)

مباحثے کے لیڈر کی خصوصیات:۔

مزدوروں کے تعلیمی گروپ کے مباحثے کے لئے یہ ایک دلچسپ موضوع ہے۔ اگر خصوصیات کی ایک مکمل ترین فہرست بنائی جائے تو اس میں اس نوعیت کی خصوصیات ہوں گی

— ہمدردی اور مفاہمت
— توجہ کے لئے آمادگی
— شرمیلا پن دور کرانے کی مہارت
— زیادہ باتونی کو خاموش کرانے کا ڈھنگ

— مباحثے کو اصل بات کی طرف لانے میں مہارت

— بات کو صاف اور مختصر کرنے کی استعداد

— استقلال مزاج اور شرافت کا عنصر

— زیر بحث موضوع پر عبور

کچھ لوگ" موضوع میں مہارت "کو سرفہرست رکھیں گے۔ لیکن یہ بھی عام طور پر پسندیدہ ہے کہ" عوام کی بابت معلومات " اور بھی زیادہ اہم ہوتی ہیں۔ اس خاص موضوع پر مباحثے کی بنا پر طلبہ کو زیادہ باخبر ہونا چاہیئے کہ وہ ان" گروپ عملیات" کو جان سکیں جن میں وہ حصہ لے رہے ہیں اور انہیں ایک اچھا ٹیوٹر یہ باور کرا سکتا ہے کہ اچھے گروپ مباحثے میں کم و بیش وہی خصوصیات طلبہ میں درکار ہیں۔ جن کی لیڈر کو ضرورت ہوتی ہے (یہ بصیرت انسانی تعلقات کی استواری میں قدرِ مشترک کی حیثیت رکھتی ہے۔ خواہ ٹریڈ یونین کا اجتماع ہو، مزدوروں کی کونسل ہو یا دوسری معاشرتی سرگرمیاں ہوں)

مثالی لیڈر وہ ہے جو گروپ میں اخلاقِ حسنہ پیدا کرے اور نہایت خاموشی سے اخلاقِ رذیلہ ان میں سے نکال پھینکے تاکہ غلط انداز افراد کا ایک مجموعہ ایک عمدہ ٹیم میں شامل ہو جائے۔

کیا آپ نے ایسا گروپ دیکھا ہے جیسا کہ خاکہ نمبر ۷ میں دیا گیا ہے۔ جس میں ہر شریک اپنی ہی نوعیت کا ہو خواہ آپ نے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ ہر گروپ کے ممبر مختلف شخصیتوں، رجحانات، اقدار اور عادات کے مالک ہوتے ہیں۔ جنہیں ایک اچھا ٹیوٹر جلد از جلد سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور ان میں سب کے فائدے کے لئے ضروری ردّوبدل کی کوشش کرتا ہے۔

خاکہ نمبر ۷ میں بائیں سے دائیں طرف آتے ہوئے ہم مندرجہ ذیل علامتی کردار دیکھتے ہیں۔

— طالب علم نمبر ۱ : کتا جنگ جو اور پرجوش ہوتا ہے۔

— طالب علم نمبر ۲ : گھوڑا جس نے اس موضوع پر کتابیں پڑھی ہیں۔ لیکن اس مباحثے میں غرور کی وجہ سے شرکت نہیں کرتا۔

— طالب علم نمبر ۳ : بندر آسانی سے بھڑک اٹھنے والا ہے، جو ہر نکتے پر بحث کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ کچھ پڑھنا چاہتا ہے جو غیر متعلق ہوتا ہے اور دوسروں کی بات سننے اور نوٹس لینے کی بجائے عام طور پر ہر قسم کی بات کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

— طالب علم نمبر ۴ : مینڈک جو ہمہ وقت شور کرتا ہے اور ہرگز کوئی نئی بات نہیں کہتا۔

خاکہ ۱۷ : گروپ مباحثہ کا پہلا اجلاس

خاکہ ۱۸ : وہی گروپ جب ٹیوٹر نے ان کی حالت سدھار دی تھی۔

—— طالب علم نمبر ۵ : میمنہ ، شرمیلا جس میں اتنی بھی خود اعتمادی نہیں کہ دوسروں کو نظر اٹھا کر دیکھ سکے۔ چہ جائیکہ مباحثے میں حصہ لے۔

—— طالب علم نمبر ۶ : اسپ وزنی اور نیند کا ماتا جو پرواہ ہی نہیں کرتا۔

—— طالب علم نمبر ۷ : زرافہ جس کا سر آسمان سے باتیں کرتا ہے اور جو اپنے آپ کو گروپ سے بے تعلق خیال کرتا ہے۔

—— طالب علم نمبر ۸ : لومڑی جسے پوری دلچسپی رہتی ہے لیکن اس لئے نہیں کہ وہ موضوع زیر بحث میں دلچسپی رکھتی ہے یا اپنے ساتھیوں کی بھلائی کے لئے۔ وہ تو صرف احمقانہ سوالات کرکے شرکا، کو پریشان کرنا جانتی ہے۔

یہ چند خصوصیات ہیں جنہیں ایک اچھا ٹیوٹر سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ ضروری ردو بدل کرتا ہے اور ان کو یکجا کرکے گروپ میں بہتر مفاہمت پیدا کرتا ہے۔

شکل نمبر ۱۸ میں ہم اسی گروپ کو بہت سی میٹنگوں کے بعد دیکھتے ہیں۔ ٹیوٹر خاموشی کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہا۔ اور اپنے اصولی طریقے بروئے کار لایا تاکہ سارا گروپ خود ہی اپنے ممبروں کی درستگی کرے، اور ان میں انسانی صفات پیدا کرے۔ اس طرح وہ ان کی پہلی بدسلیقگی کو دور کر دیتا ہے۔

—— اب کتا اپنی جنگجو یانہ عادت چھوڑ چکا ہے۔ دوستانہ مسکراہٹ کے ساتھ توجہ سے سنتا ہے۔

—— گھوڑا بھی کسی قدر سنبھل گیا ہے۔ وہ اپنے خیالات اور تجربے سے گروپ کو مستفیض کرتا ہے۔ جو اس نے اپنے پہلے مطالعے سے حاصل کئے تھے۔

— بندر اب اس قابل ہو گیا ہے کہ خود پر قابو رکھے اور دوسروں کو توجہ سے سنے۔

— مینڈک نے بھی خاموش ہونا سیکھ لیا ہے۔

— لیجئے اب مینے میں اتنی خود اعتمادی آگئی ہے کہ وہ بولنے بھی لگا ہے۔ بلکہ اس حد تک جری ہو گیا ہے کہ گھوڑے کی معلومات کو خاطر میں نہ لائے۔

— اسپ بھی اب خوابِ خرگوش سے بیدار ہو گیا ہے اور اس کا منتظر ہے کہ اپنا کارنامہ سرانجام دے۔

— زرافہ بتدریج اپنے آپ کو گروپ سے متعلق کر رہا ہے۔ اگرچہ وہ اب بھی خاموش اور قدرے الگ تھلگ ہے۔

— آخر کار لومڑی کے رویے میں بھی خوشگوار تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور اس نے گھوڑے اور مینے کی باتوں پہ دھیان کر کے نوٹس لینا شروع کر دیئے۔

لیڈر اور گروپ اب آپس میں ایک ٹیم بن گئے ہیں اور انہوں نے ذاتی صلاحیت کو ابھار لیا ہے اور یہ چیز واقعاتی علم میں اضافے سے کہیں زیادہ بہتر ہوتی ہے۔

خاکہ نمبر ۱۷ اور ۱۸ سے متعلق بحث کے چند سوالات۔

یہ دو شکلیں جن کو یہاں استعمال کیا گیا ہے اکثر کامیابی کے ساتھ دنیا کے متعدد مختلف حصوں میں استعمال کی گئی ہیں ان کے بارے میں آپ کی ذاتی رائے کیا ہے؟

کیا یہ آپ کے ملک میں بھی تربیتی مباحثوں کے لیڈروں کے کام آسکتی ہیں؟

کیا آپ کے ہاں جانوروں کا مقابلہ تربیت پانے والوں کو ناپسند تو نہ ہوگا؟ کیا یہ ان خیالات کو ذہن نشین کر لینے میں معاون ہوگا؟

تاکیدی چارٹ نمبر ۲۴ - مباحثے کے فوائد

یہ طریقہ افراد میں دلچسپی پیدا کرتا ہے اور انہیں سرگرم شریک کار بناتا ہے۔

اس سے اپنے خیالات کے اظہار میں مشق و مہارت پیدا ہوتی ہے۔

یہ خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔

(جاری ہے)

یہ احساس ذمہ داری کو فروغ دیتا ہے ۔
اس سے تجربات ،معلومات اور علم میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے ۔
اس سے مسائل کو کماحقہٗ سمجھنے کی صلاحیت بروئے کار آتی ہے ۔
یہ مسائل کو حل کرنے کے لئے راستہ ہموار کرتا ہے ۔
اس سے قوتِ رواداری اور ہمدردی میں اضافہ ہوسکتا ہے ۔
اس سے مفید معاشرتی علم کو راہ ملتی ہے ۔

نوٹ : جب مزدوروں کے معلمین کی تربیت مقصود ہو تو انہیں یہ تاکیدی چارٹ نہ دکھایا جائے انہیں اس موضوع پر مباحثے کے لئے جمع کیجئے تاکہ وہ خود اس کے فوائد تلاش کریں ۔

تاکیدی چارٹ نمبر ۲۵۔ بامقصد مباحثے کی شرائط

موضوع	گروپ کے لئے اہم اور دلچسپ
جگہ، عمارت	باسہولت ، آرام دہ، پرسکون
نشستیں	کافی قریب قریب اور دائرے میں ، تاکہ سب کے چہرے نظر آئیں ۔ لیڈر اسی دائرے میں سے کسی ایک کو ہونا چاہیئے ۔
عرصہ	کافی لیکن ختم ہونے کے وقت کے واضح اعلان کے ساتھ
تعداد	۶ سے ۱۲ افراد تک کے چھوٹے گروپ
سہولتیں	خلاصے کے لئے ایک تختہ سیاہ ۔ شرکاء کے لئے لکھنے کا کاغذ ۔
مباحثے کے لیڈر کے اوصاف	

— ہمدردی اور مفاہمت ۔
— دل جمعی اور حسنِ ظرافت ۔
— بہتر ہوگا کہ موضوع پر اچھی قدرت حاصل ہو ۔

(جاری ہے)

—— مباحثے کو موضوع کے مطابق رکھنے کی استعداد

—— ضرورت کے وقت صحیح نتائج کو پیش کرنے کی صلاحیت

—— سننے اور صحیح تلخیص کرنے کی صلاحیت

نتیجہ .... جب کام ختم ہوگا تو ہر شخص یہ کہے گا کہ — "یہ سب ہم نے خود کیا ہے۔"

۵۔ لیکچروں اور مباحثوں کی مختلف نوعیتیں

یہاں تک تو ہم مزدوروں کی تعلیم کے بارے میں دو مختلف اندازِ کار پر توجہ مرکوز کئے ہوئے تھے —— رسمی لیکچر اور گروپ مباحثے —— لیکن فی الواقع معاملہ ان دو میں امتیاز کرنے کا نہیں ہے۔

ہر اندازِ کار میں کچھ فائدے اور کچھ خامیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے دونوں کو یکجا پیش کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جو بات اہمیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ اس طریق کار یا طریقہ ہائے کار کے انتخاب میں حزم و احتیاط سے کام لیا جائے جو اس تعلیمی صورتحال کے لئے خصوصاً سازگار ہو۔

عملاً یہ بہتر ہوگا کہ ان منفرد اسالیبِ تعلیم میں سے کسی ایک سے کام لیا جائے جو لیکچر اور مباحثے کے مابین کہیں واقع ہوتے ہیں۔ ان میں یہ شامل ہیں۔

۱۔ مؤثر لیکچر

۲۔ مباحثے کے چھوٹے گروپ۔

۳۔ بتدریج (یا متواتر) مباحثے۔

۴۔ مکالمے، مناظرے، فہرست وار خطاب اور دانشوروں کی نشستیں۔

۵۔ عام مباحثے، فلسفیانہ مذاکرے اور بے تکلف گفتگو کی محفلیں۔

۶۔ مؤثر اجتماعی عمل۔

۱۔ مؤثر لیکچر :-

یونیورسٹی لیکچروں کے زوال پذیر اثرات اور بشپ گرنڈوگ کے زبان سے ادا کئے گئے "زندہ لفظ" پر ڈنمارک والوں کے عقیدے (جس کا ذکر اس باب کی تیسری شق میں کیا گیا ہے) کے باوجود ایک لیکچرار کے لئے

اب یہ تقریباً ناممکن ہو گیا ہے کہ وہ اپنی تقریر کرے اور اپنے سامعین کے سوالوں کا جواب دیئے بغیر چلا جائے درحقیقت مزدوروں کے شاید چند ہی گروپ اس کو اجازت دیں تو دیں بلکہ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ کچھ ممالک میں خود مزدور طلبہ ہی نے یونیورسٹی کے مہمان اساتذہ کو اس باب میں بہرہ ور کیا ہے۔

یہاں جس بات پر بطور ایک متبادل کے زور دیا جاتا رہا ہے اسے " مؤثر لیکچر " کا نام دیا جا سکتا ہے۔ سکول کے ایک مربوط سبق کی طرح یہ لیکچر مختلف اجزاء پر مشتمل ہوتے ہیں۔ مختصر گفتگو جس میں سوال وجواب کا وقفہ آتا رہتا ہے یا مشقیں یا مباحثے یا حاضر افراد کی زبانی رپورٹیں۔ مثلاً ان سب کو ماہرانہ بصری امداد کے ساتھ جمع کر دیا جاتا ــــ اس ٹیکنیک سے گروپ کو مسائل کی وضاحت کرنے کا موقع ملتا ہے۔ نیز وہ ٹیوٹر کے بیانات کو اپنے عمر بھر کے تجربوں کی روشنی میں پرکھ سکتے ہیں اور ذمہ دارانہ طور پر سرگرم ہو سکتے ہیں۔ اس سے حالات میں تبدیلی واقع ہوتی ہے اور نئے زاویوں سے زیر بحث مضمون کو پرکھنے کا موقع ملتا ہے اور عام طور پر اس سے بوریت دور ہو جاتی ہے اور گروپ کو زیادہ سرگرمی سے شرکت کا موقع ملتا ہے اور جس کی دلچسپیوں کو مزید آئندہ سرگرمیوں یا مطالعے کی تجاویز کے ذریعے اور بڑھایا جا سکتا ہے۔

کچھ افراد کو ڈر ہے کہ اس طرح قطع کلامی سے فکر کا تسلسل متاثر ہو گا۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے۔ کسی بھی لیکچر کے پندرہ منٹ بعد اکثر طلبہ کے خیالات پہلے ہی منتشر ہو چکے ہوتے ہیں۔ فی الحقیقت یہ ٹیکنیک ان طریقوں میں سے ایک ہے جو ان کی بھٹکی ہوئی توجہ کو دوبارہ مرکوز کرتی ہے۔ بہر طور تسلسل افکار کو بآسانی باقی رکھا جا سکتا ہے۔ اگر ٹیوٹر مباحثے کی تلخیص کرتا جائے۔ بہتر ہو گا کہ ٹیوٹر تختہ سیاہ پر چند الفاظ میں ہر " وقفے " کے بعد خلاصہ کر دے۔ اس طرح طلبہ کے خیالات اصل بات کی طرف رجوع ہوں گے اور اجلاس کے آخر میں گفتگو کا منطقی پیرایہ میں خلاصہ تختہ سیاہ پر سب کے مطالعہ کے لئے مکمل ہو جائے گا۔

مؤثر لیکچروں کی ٹیکنیک سے یہ ممکن ہے کہ " تمام لیکچر " اور " تمام مباحثے " کی تمام انتہائی خامیوں سے بچا جائے اور اس کے فوائد سے فیض اٹھایا جائے۔ اس میں لچک پیدا کر کے اسے بآسانی استعمال کیا جا سکتا ہے (اس کا انحصار ہو گا، موضوع پر، وقت کی سہولت، اس کے پس منظر اور گروپ کے جوابی اثرات وغیرہ پر) اسے بآسانی دوسری ٹیکنیک اور اوزاروں کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے اور یہ " مزدوروں کی پیشگی تعلیمی ضروریات " کے عین مطابق ہے جیسا کہ سبق نمبر ۹ کے اختتام پر تاکیدی چارٹ نمبر ۲۳ سے ظاہر ہے

۲۔ مباحثے کے چھوٹے گروپ :-

مباحثے کے چھوٹے گروپوں کی ٹیکنیک (جن کو بعض اوقات اشارۃً " بھنبھناہٹ اجلاس " " مکھیوں کا چھتہ "

اور مذاکراتی جھرمٹ سے تعبیر کیا جاتا ہے) محض ایک سادہ سی تدبیر ہے۔ جس میں ایک بڑے کلاس یا میٹنگ کو اجلاس شروع ہوتے ہی چھوٹے چھوٹے گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ عام طور سے ۴ سے ۱۳ افراد تک اس میں ہوتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ کیا مسائل ہیں جو شرکا کے ذہنوں پر مسلّط ہیں۔ پھر یہ کام متعینہ موضوع کے سرسری طور پر پیش کئے جانے کے بعد کیا جاتا ہے تاکہ ان سوالات کی نہایت آسانی سے نشاندہی اور توضیح کی جاسکے جو دیئے ہوئے موضوع سے پیدا ہوں۔

چھوٹے گروپوں کا فائدہ اس بات میں مضمر ہے کہ افراد کی تعداد کم ہوتی ہے، زیادہ بے تکلفی کا تاثر پیدا ہوتا ہے اور نتیجتہً تناؤ اور اضطراب کم ہو جاتا ہے۔ یہ امر تعجب خیز ہے کہ بہت سے افراد جو عموماً بڑے اجتماعات میں خاموش رہتے ہیں وہ چھوٹے اجتماعات میں جہاں قریبی گھر جیسا ماحول ہو کیسے جاندار اور تخلیقی تاثرات پیش کرتے ہیں۔

ہر چھوٹے گروپ کو ایک مختلف سوال بحث کے لئے دیا جاسکتا ہے یا وہ سب ایک ہی موضوع پر اظہار خیال کر سکتے ہیں۔ لیکن تین ضروری باتیں طریق کار میں یہ ہوں گی۔ آزاد مذاکرے، رپورٹ کی تیاری اور چھوٹے گروپ کا اس کو بھرے اجتماع میں پیش کرنا۔ ایک نصاب یا سکول میں صدر اور رپورٹر کا کردار، مختلف چھوٹے گروپوں میں، ہر ممبر باری باری ادا کرے تاکہ اس بیش بہا تربیتی تجربے سے زیادہ لوگ بہرہ ور ہوں۔ اس ٹیکنیک کا بڑا فائدہ ضائع ہو جائے گا اگر رپورٹ کے طریقے کو نظرانداز کر دیا جائے یا اس کی اہمیت کو کم گردانا جائے۔ رپورٹ کا معیار خراب ہوسکتا ہے۔ اس کا تمام تر دارومدار معلم کی ناکافی پیش بینی پر ہوگا یا مذاکرے کے لئے موضوع کا غلط انتخاب یا غلط تعریف یا رپورٹر کا غلط انتخاب ہوگا۔ لیکن اس سے ٹیکنیک کی بذات خود کسی کمزوری کی نشاندہی نہیں ہوتی۔ مختصراً یہ کہ جب بھی معلم کے پاس ایک درجن سے زیادہ طلبہ ہوں اور اس کی خواہش ہو کہ وہ ان کی حوصلہ افزائی کرے کہ وہ از خود کام کریں۔ اس صورت میں جھرمٹی مذاکروں کے تجربات کی پرزور سفارش کی جاتی ہے۔

۳۔ بتدریج (یا متواتر) مباحثے :۔

یہ ایک خاص ٹیکنیک ہے جس میں چھوٹے گروپوں کے مباحثوں کے فوائد، لیکچروں کی نفع بخشی کے ساتھ موجود ہیں۔ یہ باآسانی صرف ان گروپوں کے ساتھ استعمال میں آسکتا ہے جو آپس میں کم از کم دو مرتبہ ملیں۔ چونکہ (جس طرح لفظ متواتر سے مترشح ہوتا ہے) اس طریق تعلیم میں بہت سے مراحل ہوتے ہیں۔ ہر مرحلہ اپنے سے پہلے مرحلے سے تقویت پاتا ہے اور آنے والے مرحلے کے لئے راہ ہموار کرتا ہے۔ تاکہ خیالات کی تکرار، تہذیب اور تکمیل ہو۔

جب اسے بھرپور اور مؤثر طور پر کام میں لیا جاتے تو ایک ہی موضوع پر بحث و تمحیص میں اتنا بہت سا وقت صرف ہو جاتا ہے جتنا عموماً ایک لیکچر (یا لیکچر کے ایک جزو پر) صرف ہوتا ہے۔ طالب علموں کے اس طریق پر گہرائی کے ساتھ بحث و تمحیص کے لئے جوش و خروش اور حاصل کردہ نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کوئی بے کار مشغلہ نہیں ہے۔ بشرطیکہ زیر بحث موضوع میں لوگوں کے رجحانات پر غور کیا گیا ہو یا ایسی طویل المیعاد پالیسیوں پر غور کیا گیا ہو جن کا تعلق شرکاء کے تجربات اور مفادات سے منسلک ہو۔

اس ٹیکنیک کا مفصل تذکرہ ضمیمہ نمبر ا میں ملے گا۔ اس لئے یہاں صرف بنیادی خصوصیات کی تلخیص پیش کی گئی ہے۔ سب سے پہلے اسے ایک تجربہ کار ناظم مطالعات کی ضرورت ہے جو خاص سوالات کا سلسلہ پہلے سے منتخب کر سکے اور ان کی جانچ پڑتال کرے۔ ان میں سے ہر ایک منطقی طور پر دوسرے کا تتمہ ہو۔ اسے ان چھوٹے گروپوں کی تعداد کے مطابق جو وہاں موجود ہوں گے ان تمام شرکاء میں سے لیڈر اور رپورٹر چھانٹنا ہوں گے اور انہیں مختصر تربیت دینی ہوگی۔

سوالات کی وہی فہرست چھوٹے گروپوں میں زیر بحث آتی ہے اور اس پر رپورٹیں تیار کی جاتی ہیں۔ انہیں بھرپور اجلاس میں پیش کیا جاتا ہے۔ جہاں ناظم مطالعات بحیثیت رابطہ چیئر مین موجود ہو۔ باہر کے ماہرین کو بھی اس رپورٹ پیش کرنے والے اجلاس میں مدعو کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اسی اجلاس میں یا بعد کے بھرپور اجلاس میں چھوٹے گروپوں کی رپورٹوں پر تنقید کریں اور اگر مزید سوالات ہوں تو ان کے جوابات دیں۔

یہ ٹیکنیک جب پورے طور پر آزمائی جاتی ہے تو یہ بات یقینی ہوتی ہے کہ شرکاء سرگرم عمل ہوتے ہیں اور ان کو ایک دوسرے کے علم اور تجربے سے فائدہ اٹھانے اور موجودہ تنظیمی صلاحیتوں کو ابھارنے کا موقع ملتا ہے اور اس سے ماہرین کو اپنی کارکردگی دکھانے اور اپنی معلومات ظاہر کرنے کا موقع ہاتھ آتا ہے۔ جو بہت سے معاملات میں اشد ضروری ہو سکتا ہے۔ مزید برآں فلمیں، فلم کے نقشے، مختصر لیکچر اور پڑھنے کا مواد، زائد معلومات فراہم کرنے کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن پہلے نہیں بعد میں جب کہ بحث ختم ہو چکی ہو۔ بلاشبہ یہ بھی ممکن ہے کہ اس متواتر طریق کار کو اپنایا جائے۔ تاکہ شرکاء کے تاثرات اس فلم شو یا گروپ کے دورے یا لیکچر کے بارے میں جانے جائیں۔

بتدریج بحث و تمحیص کا سلسلہ حقیقتاً موجودہ دور میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جو کچھ افلاطون کے ذہن میں اس وقت تھا جب اس نے کہا تھا "اگر افراد سے ذہانت والے منتخب سوالات کئے جائیں تو وہ ہر بات کے بارے میں خود ہی صداقت تک پہنچ سکتے ہیں۔" (اور واقعتہً یہ اکثر و بیشتر گروپ والے کام کی ٹیکنیک

کے بارے میں پوری طرح درست بھی ہے)

۴۔ مکالمے، مذاکرات، فہرست وار خطابات اور دانشوروں کی نشستیں :۔

لیکچروں اور مباحثوں کے درمیان یہ تکنیکی گروپ مباحثے کے مقابلے میں لیکچر سے قریب ہے۔ انکی مشترک خصوصیت یہ ہے کہ وہاں ایک مقرر کی بجائے عام طور پر دو یا زیادہ ماہر، ایک یا زیادہ موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے سامعین کو شرکت کا زیادہ موقع تو نہیں ملتا۔ اگرچہ بعض حالات میں سامعین موضوع کا انتخاب اجلاس کے لئے کر سکتے ہیں اور سوالات پوچھ سکتے ہیں یا نقد و تبصرہ سے کام لے سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اہم مقررین جب اپنا کام ختم کرلیں تو عمومی مباحثہ شروع ہو جائے۔ تاہم اس طریق کار کا ایک عمدہ پہلو یہ ہے کہ یہ طلبار کو اس کا موقع دیتا ہے کہ وہ ماہرین سے پورا پورا استفادہ کر سکیں مقرر کی اور نقطہ نظر کی تبدیلی سے یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ طلبہ زیادہ وقت کے لئے توجہ مرکوز کر سکیں اور ان کی آرار کا اختلاف ان کے خیالات کو انگیخت کرے اور فیصلے کی صلاحیت کو اجاگر کرے۔ فہرست وار خطابات، مکالمے یا اہلِ دانش و بینش کی نشستیں یہ بتانے کے لئے مفید مطلب ہو سکتی ہیں کہ بلا تکلف مباحثہ بہتر ہے نہ کہ ایک پر تکلف مناظرہ۔ یہ نو آموز ٹریڈ یونین والوں کے لئے مفید ہو سکتا ہے ورنہ ان کو جب اپنی ذیلی شاخوں کی میٹنگوں میں پہلی مرتبہ جانا پڑے تو بڑی خفت محسوس ہو۔

پھر بھی یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ان تمام ٹکنیکوں (طریقوں) میں وہی خامی ہوتی ہے جو ایک رسمی لیکچر میں ہوتی ہے۔ ان سے بھی صرف یک طرفہ ابلاغ، پلیٹ فارم اور خاموش سامعین کے درمیان ہوتا ہے اور تمام تر سرگرمی موضوع پر مرکوز ہوتی ہے نہ کہ طالب علم کی دلچسپی پر۔ حقیقتاً خود گروپ بھی عمدہ مقررین بہم پہنچا سکتا ہے اور ایسی صورت میں مباحثے کا معیار تو پست ہو سکتا ہے۔ لیکن تعلیمی سطح بہت ارفع ہوگی۔

۵۔ عام مباحثے، فلسفیانہ مذاکرے
اور بے تکلف گفتگو کی نشستیں :۔

یہ اجتماعی طریقے کی جداگانہ شکلیں ہیں اور یہ تمام اصطلاحات ایک دوسرے کے لئے استعمال کی جا سکتی ہیں۔ یہ تمام تدبیریں اور طریقے کم سے کم اس بات کا اہتمام کرتے ہیں کہ ان میں سامعین بحث میں شریک ہوں۔ ان سب میں اکثر سامعین صرف سوالات اٹھا سکتے ہیں بلکہ تبصرہ بھی کر سکتے ہیں بے تکلف مجلس میں (جیسا کہ اس لفظ کے مفہوم سے ظاہر ہے) حقیقی طور پر مہمان ماہرین اور طلبہ کے پورے گروپ یا اس جماعت کے مابین جو طلبہ کی نمائندہ ہو تبادلہ خیالات ہونا چاہیئے۔

کبھی کبھی ان مختلف طریقوں کے استعمال سے مزدوروں کے اچھے منظم تعلیمی پروگراموں میں رنگا رنگی پیدا کی جاسکتی ہے لیکن دشواری یہ ہے کہ معقول ماہرین کی قلت اور طلبہ کے غیر متحرک ہونے کا خدشہ اس کی قدر و قیمت گھٹاتا ہے۔ عموماً یہ بہتر ہوتا ہے کہ گروپوں ہی میں طلبہ کی صلاحیتوں کو ابھارا جائے۔ مثلاً تین چار سے کہا جائے کہ وہ کچھ وقت لگا کر ایک موضوع کو تیار کریں تاکہ وہ خود اپنے ہی دانشوروں کی بزم قائم کرسکیں یا دو دو کی ٹکڑیوں میں چار مقررین ایک مناظرے کی تیاری کریں۔ مزدور طلبہ کے حق میں یہ ہی بہتر ہوگا کہ وہ اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

۶۔ مؤثر اجتماعی عمل :-

اس عمل کے لئے ہر ملک میں وہاں کے مروجہ فیشن کے مطابق، کارخانوں کے منصوبوں کی، لیبارٹری کے طریقوں کی، واقعاتی مطالعوں کی، مطالعاتی حلقوں کی یا اور بہت سی چیزوں کی ضرورت پڑے گی۔ اس ضمن میں جو بات اہم ہے وہ یہ ہے کہ گروپ کی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے کی غرض سے بہت سے تجربات حال میں خاصی کامیابی کے ساتھ کئے گئے ہیں وہ اس لئے کہ اب پڑھانے سے زیادہ سیکھنے پر زور دیا جارہا ہے۔ اکثر و بیشتر تجربوں میں اس اجتماعی عمل یا گروپ کام کو دوسری ٹیکنیک (طریقوں) کے استعمال کے ساتھ ملا دیا ہے۔ ان میں سے بعض میں ان اوزار اور ساز و سامان کے ساتھ تعلیم پر زور دیا گیا ہے۔ جن کا ذکر گیارہویں سبق میں کیا گیا ہے

غالباً مزدوروں کی تعلیم کے میدان میں سب سے پہلا، مؤثر گروپ کام یا اجتماعی عمل وہ مطالعاتی حلقے کا طریقہ تھا۔ جس کو ۱۹۰۲ء کے دوران سویڈن میں آسکر آلسن نے آزمایا۔ بعد میں اس نے اس کی توضیح یوں کی "منظم شکل میں از خود تعلیم کا طریقہ جس کو سویڈن کے مزدور طبقے نے استعمال کیا، پہلا اور بڑا کام، ایک لائبریری انجمن کی تنظیم اور ایک معاشرتی کلب کا قیام"۔ یہ مطالعاتی حلقے ہنوز سویڈن کے مزدوروں کی تعلیمی انجمن کے پروگرام میں اہمیت رکھتے ہیں۔ ان میں پڑھنے والوں کے حلقے، ریڈیو سننے والوں کے حلقے، ٹیلیویژن دیکھنے والوں کے حلقے اور مذاکراتی گروہ شامل ہیں اور انجمن مذکوران سب کی معاونت نہایت خوش اسلوبی سے دستاویزیں مہیا کرکے کرتی ہے۔ ۱۹۷۰-۷۱ء میں سویڈن کے پندرہ لاکھ سے زیادہ باشندے ان مطالعاتی حلقوں کے رکن تھے۔ حالانکہ یہ سب مزدوروں کی تعلیم سے براہ راست متعلق نہ تھے۔ یہ گروہی سرگرمیاں حال ہی میں کہیں زیادہ وسعت کے ساتھ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں فروغ پذیر ہوئی ہیں۔ جہاں انہیں بعض اوقات ورکشاپ (یعنی کارخانوں) ورکشاپ پراجیکٹ (کارخانوں کے منصوبوں) یا لیبارٹری کی سرگرمیوں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس کو یوں سمجھیں کہ مختلف اوزاروں اور تدبیروں کے استعمال نے مختلف زاویے تو سمجھائے ہیں۔ لیکن ان سب میں یہ نظریہ

مشترک رہا ہے کہ گروپ کی صورت میں کام کیا جائے۔ تاکہ آزمائشی طریقوں کو استعمال کر کے حقیقت کا پتہ لگایا جا سکے اور تجربوں سے نتائج حاصل کئے جا سکیں جیسا کہ ایک لیبارٹری میں ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس گروپ کی کارکردگی ایک خاص مقامی یا بین الاقوامی مسئلے سے متعلق ہوتی ہے۔ جیسا کہ ڈیٹرائٹ میں یونائیٹڈ آٹو موبائیل ورکرز آف امریکہ (UAW) کے شہری منصوبے جس کا تعلق "شہری مسائل" سے تھا۔ اور جس کی وجہ سے ڈیٹرائٹ یو۔اے، ڈبلیو کی کمیٹی برائے امور بلدیات وجود میں آئی۔ وسکونسن سکول برائے محنت کشاں میں ایک ہفتے کی "سیاسی عملی تجربہ گاہ" بین الاقوامی زنانہ ملبوسات بنانے والوں کی تنظیم نے ترتیب دی اور وہاں اس نے ایک مفصل نمائشی سیاسی تحریک چلائی۔ امریکہ کے یونائیٹڈ ٹیکسٹائل ورکرز کی لیجسلیٹو ورکشاپ انسٹی ٹیوٹ، جو مقامی یونین لیڈروں کو وقتاً فوقتاً چار دن کے ایک "عملی نصاب" میں واشنگٹن آنے کی دعوت دیتا ہے جو حکومت کی کارگزاریوں پر نظر رکھتا ہے، اور ٹریڈ یونین تحریک والوں کے لیے۔ ورکشاپ جس کا اہتمام لاس اینجلز میں کیلیفورنیا یونیورسٹی کرتی ہے۔ تاکہ شرکا ر مقامی طبی سہولتوں کا جائزہ لے سکیں۔

اسی طرح ناروے میں مزدوروں کے آٹھ سو تعلیمی اداروں نے ۵۹ - ۱۹۵۸ء میں مقامی حکومت کے مختلف پہلوؤں کا تفصیلی مطالعہ کیا اور ایک مشترکہ رپورٹ تیار کی جو اس موضوع پر دستورالعمل کی حیثیت اختیار کر گئی۔ دوسری قسم کے ورکشاپ زیادہ عملی سرگرمیوں کے حامل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً واقعاتی مطالعات کا تجزیہ، یہ بھی مزدوروں کی تعلیم کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔ جسے برطانیہ عظمیٰ کی ٹرانسپورٹ اینڈ جنرل ورکرز یونین نے بڑے سلیقے سے استعمال کیا ہے۔ کسی واقعاتی مطالعے کا عمیق تجزیہ جس کے ساتھ عمدہ دستاویزات موجود ہوں (مثلاً خاص خاص صنعتوں کا اجرتی ڈھانچہ یا اجرتی مطالبوں کے پس منظر کی تفصیلات) ایک بڑا حیران کن سودمند تعلیمی تجربہ ہو سکتا ہے۔

ورکشاپ ٹیکنیک کی وسعت اور ان کے مقاصد خواہ کچھ بھی ہوں، اس کی مشترک خصوصیات یہ ہوں گی۔

- مطلوبہ مواد کی محتاط تیاری اور طلبہ کے لئے متعلقہ دستاویزات کی فراہمی
- کام کی ذیلی تقسیم تاکہ افراد اور چھوٹے متعلقہ گروپ کے پاس مناسب کام ہو اور وہ تحقیق اور عمل میں لگے رہیں۔
- ایک ایسا طریق کار جس میں مختلف سرگرم عمل ٹیموں کے کام کے نتائج کو یکجا کیا جا سکے۔

گروپ کے کام کی ٹیکنیک یا طریقے خواہ پورے کورس میں استعمال کئے جائیں یا محض کبھی کبھی، لیکن یہ مزدور

طریقہ	شرکت کے اسلوب	فوائد	حدود و قیود
رسمی لیکچر	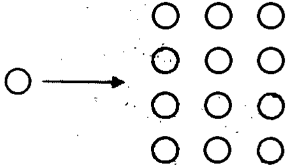	ین کا اہتمام آسان اور حقائق کو باقاعدہ پیش کرنے کیلئے مثالی بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ اگر لیکچر واضح اور مختصر ہو۔ سمعی اور بصری آلات ساتھ استعمال کیے جائیں) اور اس کے سامعین تجربہ کار ہوں اور نوٹس لیتے ہوں۔	اس کے طلبہ غیر متحرک اور معلومات کو ذہن میں محفوظ رکھنے کی سطح پست، یہ اندازہ لگانے کا کوئی پیمانہ نہیں کہ کتنا کچھ حاصل کیا گیا ہے (یہاں سوالات اور مباحثے کا گھنٹہ ہونا چاہیئے)
مجلس مذاکرہ، فہرست وار خطابات وغیرہ	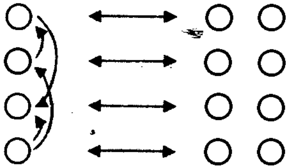	اس سے یہ ممکن ہوتا ہے کہ کسی دلیل کے مختلف پہلو پیش کئے جا سکیں اور اس بات کا بھی مظاہرہ ہونا چاہیئے کہ دوسروں کے ساتھ کس طرح روادارانہ اور منطقی طور پر تبادلۂ خیالات کیا جاسکتا ہے۔ اس سے طلبا میں گروپ کے ساتھ عمل کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔	اب بھی بہت سے طلبہ دلچسپی نہ لیتے ہوں۔ اس طریقے کی کامیابی کا زیادہ انحصار ایک اچھے چیئرمین اور متنوع اور جاندار خطیبوں پر ہے۔
مباحثے کے چھوٹے گروپ	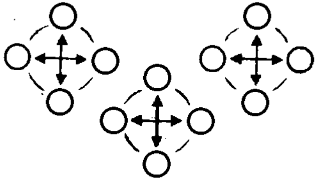	اس میں شرمیلے طلبہ بھی حصہ لیتے ہیں۔ موضوعات کو اگر کئی لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ان کی زیادہ چھان بین ممکن ہے پورے گروپ کے سامنے رپورٹ پیش کرنا ایک مفید عمل ہے۔	مباحثے کی سطح پست ہوسکتی ہے۔ لیڈر کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ محتاط طور پر منصوبہ بنائے اور اچھا خلاصہ پیش کرے۔
مطالعاتی حلقے ورکشاپ وغیرہ	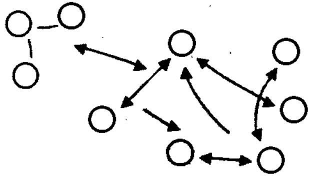	طلبہ سرگرم ہوتے ہیں اور "کام کرتے جاتے اور سیکھتے جاتے ہیں" چھوٹے چھوٹے گروپ خاص مطالعے سے پورے گروپ کے لئے بہتر نتائج مل کر پیدا کر سکتے ہیں	مشکل موضوعات سیکھنے کے لئے مبتدیوں کے واسطے یہ اچھا طریقہ نہیں ہے (تا وقتیکہ اسے ماہرانہ تدریس سے منسلک نہ کیا جائے) یہ وسیع موضوع کے لئے ناکافی ہے۔

طلبہ کے لئے بہت مفید ہو سکتے ہیں۔ کیوں کہ اس میں ان کو یکجا کام کرنا پڑتا ہے اور ساتھ ہی اس عمل کا تجزیہ بھی یکجا کرنا ہوتا ہے۔ اس طرح وہ خود اپنے اور دوسرے لوگوں کے رویے اور برتاؤ کو جان سکتے ہیں۔ اکثر یہ گروپ والی مشق کورس کے ابتدائی مراحل میں استعمال کی جاتی ہے تاکہ یہ لوگ کم پریشان ہوں۔ اجتماعی انداز سے کام کرنے کی حوصلہ افزائی ہو اور کورس کے مقاصد کی وضاحت ہو جائے۔

اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مزدوروں کی تعلیم کا بنیادی مقصد' مفید معاشرتی عمل کے لئے فرد کی ذاتی صلاحیتوں کو ابھارنا ہے تو صاف طور سے اس بات کی بڑی اہمیت ہوگی کہ جہاں کہیں مناسب سامان اور سہولتیں موجود ہوں، گروپ کے کام کی ٹکنیک یا طریقوں کا بھرپور استعمال کیا جانا چاہیئے۔ تاہم جیسا ہمیشہ ہوتا رہا۔ تربیت یافتہ عملے کے حصول اور ساز و سامان مہیا کرنے کا مسئلہ ان علاقوں میں سب سے بڑا اور سنگین ہے۔ جہاں ترقی کی نہایت فوری ضرورت ہے۔ تاکیدی چارٹ نمبر ۲۶ اس پورے باب کا خلاصہ ہے۔ ملحوظ رہے کہ جس ترتیب سے یہ ٹیکنیک یا طریقے پیش کئے جاتے ہیں قدرے مختلف ہے۔ یعنی کہ مراسلاتی کورس سب سے آخیر میں آتے ہیں ۔ خاکہ نمبر ۱۹ میں ان اہم گروپ طریقوں کا جن پر اس باب میں بحث کی گئی ہے خلاصہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور گروپ کی شرکت کے مختلف اسلوب جو ان طریقوں کی وجہ سے اجاگر ہوئے ہیں نیز ان کے فوائد اور حدود و قیود بھی دکھائے ہیں۔

تاکیدی چارٹ نمبر ۲۶ ۔ مزدوروں کی تعلیم کے لئے مختلف طریقے

طریقِ کار	خاص فوائد	خاص نقصانات	خصوصی طور پر مفید	دیگر تبصرہ
رسمی لیکچر	اہتمام آسان ۔ زیادہ سامعین فائدہ اٹھاتے ہیں سب لوگوں کے لئے سننا آسان ہے ۔ لکھنے کے مقابلے میں شوق پیدا کر سکتا ہے ۔	صرف یکطرفہ ابلاغ ۔ طلبہ غیر متحرک انجذاب کی کیفیت معلوم کرنا مشکل، مسلسل توجہ طالب علم کیلئے دشوار، معلومات کو محفوظ رکھنے کی سطح پست، طلبہ کی شخصیت پر کم اثر، عمل کا جذبہ شاذ ہی پیدا کرتی ہے	اچھے نوٹس لینے والے تجربہ کار سامعین عجلت پسند سامعین کو نئی نئی معلومات فراہم کرتا ہے	پہلے سے بنے بنائے لیکچر مزدوروں کی تعلیم کے لئے استعمال نہ کئے جائیں ۔ کوئی بھی بات چیت ہو تو سادہ، ٹھوس اور مختصر معہ بصری امداد کے، اگر ممکن ہو ۔
مباحثہ	گروپ آگاہی پیدا کرتا ہے ۔ طلبہ سرگرم ہوتے ہیں ۔ خود اعتمادی حاصل ہوتی ہے ۔ وہ لوگ روانی سے اپنے افکار کا اظہار کرنا سیکھ جاتے ہیں ۔ رواداری اور باہمی تفہیم کو فروغ ہوتا ہے ۔	رہنمائی اور کنٹرول مشکل، بعض شرکار بہت باتونی، دوسرے نہایت کم گو، اور مباحثے سے گریزاں، لیکچر سے زیادہ وقت لیتا ہے، لیکن عموماً وقت ضائع نہیں کرتا	شائق گروپ کا خاص مسائل سے شغف، مسائل کو حل کرنا بخلاف اس کے کہ حقیقی معلومات پیش کی جائیں ۔	طریق کار میں لچک ہو، بلا تکلف اور دوستانہ ہو ۔ نتائج کی تلخیص تختہ سیاہ پر پیش کی جائے یا بلند پروجیکٹر کے ذریعے اجلاس کے دوران یا آخر میں تو بڑی بیش قیمت ہے ۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

طریقِ کار	خاص فوائد	خاص نقصانات	خصوصی طور پر مفید	دیگر تبصرہ
لیکچر معہ سوالات اور بحث ("سرگرم لیکچر")	معلومات فراہم کرتا ہے لیکن ان کے ذہن نشین ہونے کا امتحان بھی لیتا ہے۔ دو طرفہ ابلاغ، گروپ کی سرگرمی کو فروغ دیتا ہے، بوریت دور کرتا ہے۔ لچک دار اور بلا تکلف مذکورہ بالا دونوں ٹیکنیک کے فوائد جمع کر دیتا ہے۔	ایک اچھا ٹیوٹر درکار ہوتا ہے۔ ٹیوٹر کے بغیر خیالات میں انتشار پیدا ہو سکتا ہے۔	چھوٹے گروپ جو کئی اجلاسوں میں شرکت پر آمادہ اور گفتگو کے لئے تیار ہوں، مختلف پس منظر والے طلبہ	جوں جوں اجلاس آگے بڑھے تختۂ سیاہ پر ایک خلاصہ آتا رہنا چاہیئے۔ ایک خراب "سرگرم لیکچر" عام طور پر ایک بڑے اور معیاری لیکچر سے بہتر ہے۔ یا ایک ناقص مباحثے سے، چھوٹے گروپ کے لئے تشکیل دیا جانا چاہیئے اس کے لئے اگر ضرورت ہو تو چھوٹے چھوٹے گروپ بنا دیئے جائیں (ذیل پر نظر کیجیے)
مکالمے، مناظرے، فہرست وار خطابات، دانشوروں کی نشستیں،	حقائق اور رائے مختلف نقطہ ہائے نظر سے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن سے تاثر اور فیصلے میں ہیجان برپا، منطق اور رواداری کی مثال قائم کریں ۔ ایک مکالمے سے پارلیمانی طریقِ کار کا اظہار ہو سکتا ہے ۔ کیوں کہ	یک طرفہ ابلاغ، طلبہ غیر متحرک ہوتے ہیں۔ یہ مشکل ہے کہ منصفوں کا متوازن اجلاس یا اچھے مذاکرات کا انتظام کیا جا سکے۔	انتہائی متنازع فیہ مسائل سے بحث کرتے ہوئے۔ طویل نصاب یا اسکول میں دلچسپی کی کیفیت کا باقی رکھنا۔	ایک اچھا چیئرمین بیش قیمت سرمایہ ہے۔ کم ترقی یافتہ ممالک یہ توقع نہیں کر سکتے کہ مزدوروں کے گروپوں کے لئے عمدہ منصفین کے ساتھ اجلاس منعقد کر سکیں۔ بجز ان نصابوں کے جو قومی سطح پر کئے جائیں۔ طلبہ کو

(باقی اگلے صفحہ پر)

طریقِ کار	خاص فوائد	خاص نقصانات	خصوصی طور پر مفید	دیگر تبصرہ
	سوال کے دونوں رُخ پیش نظر ہوتے ہیں۔			بذاتِ خود اجتماعات کا انعقاد کرنا چاہیئے۔
عام مباحث فلسفیانہ مذاکرے اور بے تکلف گفتگو کی محفلیں	وہی فوائد حاصل ہیں جو فہرست وار خطابت کے ہوتے ہیں (پیچھے دیکھئے) بس طلبہ کو شرکت کی کچھ سہولت زیادہ ہو جاتی ہے۔	بہت سے طالب علم اب بھی غیر متحرک ہیں۔ اچھے ماہر نایاب ہیں۔ دلائل بے ربط ہو جاتے ہیں۔	مقامی نوعیت کے متنازع فیہ موضوع پر بحث کرتے ہیں جس کے متعلق اطلاعات اور آراء کی ضرورت ہوتی ہے۔ بیشتر اس کے کہ گروپ کارروائی کی جائے۔	جیسا کہ فہرست وار (پیچھے دیکھیئے) خطیبوں یا منصفین کے بارے میں ہے۔
مباحثے کے چھوٹے گروپ، بتدریج مباحثے	ہر ایک سرگرم عمل ہو سکتا ہے۔ اور الگ الگ اور ملا کر تجزیہ کرنے میں مدد کر سکتا ہے اور لیڈر بنانے کے فرائض اور ذمہ داریوں کو بانٹا جا سکتا ہے۔ سوالوں کو کئی زاویوں سے پرکھا جا سکتا ہے۔ اعتماد، استعداد اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے۔	وقت لگتا ہے (لیکن حقیقتاً وقت ضائع نہیں ہوتا) اچھے چھوٹے گروپ لیڈروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ حقائق کو نظر انداز یا مسخ کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ہر ایک اجلاس میں ان کا خلاصہ پیش کئے جانے کی ضرورت ہے۔	بڑے گروپوں میں بہت سے لیڈر ہوتے ہیں — (فطری یا تربیت یافتہ) جو پیچیدہ یا متنازع فیہ مسائل کو حل کرتے ہیں اگر وہ مزید تقسیم کے لئے تیار رہوں۔	موضوعات کو حزم و احتیاط سے تیار کیا جائے، عملے اور اس کی جملہ ضروریات کا بھی اسی طرح خیال رکھا جائے یہ ضروری ہے کہ ہر ایک اجلاس کے لئے اچھی رپورٹنگ ہو اور ایک معقول ملخص نتائج کا تیار کیا جائے۔

(باقی اگلے صفحے پر)

طریقِ کار	خاص فوائد	خاص نقصانات	خصوصی طور پر مفید	دیگر تبصرہ
سرگرم گروپ کام مطالعاتی حلقے وغیرہ	ٹیوٹر کے اجلاس پر چھا جانے کا خطرہ نہیں ہے۔ مباحثے کے مقابلے میں طلبہ اور بھی زیادہ سرگرم ہیں۔ (بذریعہ تحریری کام، مطالعہ وغیرہ کے)	تجربے کار ٹیوٹر کی رہنمائی کا فقدان تو ہو سکتا ہے۔ اکثر سمعی و بصری آلات کی کمیابی (لیکن گروپ خود کفیل ہو سکتے ہیں)	پر عزم طلبہ کے منتشر گروپ خاص طور پر جب کہ کچھ اچھے لیڈر ہوں۔	اس کا اہتمام صرف کم ترقی یافتہ ملکوں میں کیا جا سکتا ہے۔ اس صورت میں جب کہ وہاں ہنرمند لیڈر اور مناسب سامان موجود ہو۔
سرگرم گروپ کام، ورکشاپ منصوبے، واقعاتی مطالعے	ہر شخص سرگرم عمل ہو سکتا ہے۔ "کام کرتے کرتے سیکھنا" گروپ کے عمل سے گروپ آگاہی اور انفرادی مہارت پیدا ہوتی ہے۔ اسے معاشرتی عمل میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ ایک گروپ یہ تجزیہ کر سکتا ہے کہ دوسرے گروپ کیا کر رہے ہیں۔	اس کو منظم کرنا مشکل ہے کہ اس میں بہت تیاری درکار ہے۔ ضرورت ہوتی ہے کہ ٹیوٹر کو خاصی مہارت ہو یا محتاط رہنمائی مہیا کر سکے۔ ابتدا میں طلبہ کو عجیب سا معلوم ہو سکتا ہے۔	مستقل گروپوں کا اجتماع اچھے حالات میں اچھے سازوسامان اور بہتر قیادت کے ساتھ۔	ضرورت ہوتی ہے کہ جامع دستاویزی ثبوت ہوں اور محتاط رہنمائی ہو۔ عام طور پر یہ قومی سطح پر قابل حصول ہوتی ہے۔ غیر مبہم تشریح کے ساتھ ایک مسئلے پر توجہ مرکوز کریں۔

(باقی اگلے صفحے پر)

طریق کار	خاص فوائد	خاص نقصانات	خصوصی طور پر مفید	دیگر تبصرہ
مراسلاتی نصاب	طالب علم، وقت جگہ اور مدت مطالعہ کا انتخاب کر سکتا ہے ۔ ٹیوٹر کی انفرادی توجہ ممکن ہے ۔ لیکن بذریعہ مراسلت ـــ طالب علم سرگرم اور خود کو منظم کئے ہوئے ہیں ۔	یہاں گروپ جذبہ نہیں ہوتا ۔ معاشرتی عمل کے مقصد کا اظہار بھی واضح نہیں ۔ متعلقہ افراد کو جاننا چاہیئے کہ مطالعہ کس طرح کیا جائے ۔	پُرعزم منتشر مزدور معہ بنیادی مہارت کے یا تعلیمی مطالعاتی حلقے معہ لائق لیڈر	بدقسمتی سے اس ٹیکنیک کا تعلق کم ترقی یافتہ ملکوں میں واجبی سا ہے ۔ ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ مطالعاتی تحریک منظم کریں ۔ خاص تحقیق اور تجربہ (مثلاً پروگرام اور نجی مطالعہ وسازوسامان کے ساتھ) کی ضرورت ہے ۔

۱۱

مزدوروں کی تعلیم کے لئے

آلات و لوازمات

عام روش سے ذرا ہٹ کر ہم اس باب کو تدریس کے ایک بصری طریقے (خاکہ نمبر ۲۰) کے ساتھ شروع کر رہے ہیں ۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ یہ خاکہ مختصر عنوانات کے ساتھ چار تصاویر پر مشتمل ہے ۔جنہیں عالمی ادارہ محنت کے مزدوروں کی تعلیم پر ایک فلمی فیتے سے لیا گیا ہے اُمید کی جاتی ہے کہ ان سے آپ کو مختصر طور پر ان چیزوں کا اعادہ کرنے میں مدد ملے گی جو کہ پچھلے دو ابواب میں بتائی گئی ہیں ۔نیز ان سے موجودہ طویل باب کا ایک مناسب تعارف بھی ہو جائے گا جس کا موضوع ہے مزدوروں کی تعلیم کے لئے آلات و لوازمات ۔

آپ کے علم میں ہے کہ اس کتابچے میں 'آلات' کا لفظ ان متعدد مشینی سہاروں اور تدبیروں کو بیان کرنے کیلئے استعمال کیا گیا ہے جنہیں مزدوروں کی تعلیم کے ان فنی طریقوں (تکنیک) کے ساتھ جوڑا جا سکتا ہے جن کو اختیار کرنے کی سفارش کی گئی ہے اس باب میں مطالعہ کے بہت سے ان لوازمات پر بھی بحث کی گئی ہے جنکو پڑھائی کیلئے اضافی سہاروں کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے ۔بعض اوقات یہ آلات یا مطالعہ کے لوازمات پڑھائی کے عمل میں ایک طفیلی کردار ادا کرتے ہیں ۔مثال کے طور پر ایک فلمی فیتہ کسی عملی تدریس یا کسی لیکچر کے دوران کوئی موضوع شروع کرنے کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ یا اگر کوئی ایک نکتہ واضح کرنا مقصود ہو تو تختہ سیاہ پر کوئی شکل بنائی جا سکتی ہے ۔تاہم بعض اوقات یہ آلہ یا سامان مطالعہ ہی کسی بات کو پہونچانے کا سب سے اہم ذریعہ ہو سکتا ہے ۔مثلاً جیسا کہ بہت سی فلموں کو اس ذریعے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے ۔ایسی صورتوں میں ٹیوٹر کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب کوئی آلہ ہی اپنے طور پر تعلیم کی غرض سے استعمال ہو رہا ہو تو پھر طلبہ کے ردِ عمل کا کوئی تجزیہ نہیں ہو سکتا اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے مفید یا غیر مفید ہونے کا پتہ نہیں چلتا لہٰذا اگر کسی اجلاس میں آلات بطور اہم تدریسی سہارے کے استعمال ہو رہے ہوں تو ٹیوٹر کو اجلاس کے تعارفی حصے کی تنظیم یا بحث و مُباحثے کے گھنٹوں میں خاص طور سے محتاط

رہنا چاہیئے۔

اس امر کے بھی کچھ نقصانات ہیں کہ تکنیک اور آلات کو دو علیحدہ علیحدہ ابواب میں سمجھایا گیا ہے۔ اس کے معنی یہ نہ سمجھے جائیں کہ ان دونوں کے درمیان واضح امتیازات موجود ہیں یا یہ کہ یہ دونوں جدا جدا خانوں میں بٹے ہوئے ہیں دراصل حقیقت یہ ہے کہ کچھ موضوعات کو جیسے کسی کردار کی ادائیگی سوانگ بھرنے والی مشقیں بیرونِ در سرگرمیاں، اور مطالعاتی دورے وغیرہ جن کو اس باب کے آخر میں رکھا گیا ہے بڑے مناسب طور پر دسویں باب کے اس حصّے میں رکھا جا سکتا تھا جس میں سرگرم گروہی کام کا ذکر کیا گیا تھا۔ کیونکہ یہ سرگرمیاں عملی تدریس کے پراجیکٹوں سے بہت کچھ مشابہ ہیں تاہم چونکہ یہ چیزیں عام طور پر کسی نصاب کے درمیان محض کبھی کبھی کام میں لائی جاتی ہیں۔ لہٰذا ان کو تکنیک کے بجائے آلات کے زمرے میں رکھنا غالباً بہتر ہوگا۔ بہر حال اس بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے کہ ان باتوں پر اس کتاب میں کہاں بحث کی گئی ہے جس بات کی واقعی اہمیت ہے وہ یہ ہے کہ مزدوروں کے معلمین کو ان سے واقفیت ہو، اور پڑھانے کے عمل کے دوران جب وہ کچھ مدد فراہم کر سکتے ہوں تو ان کو کام میں لایا جائے۔

ایک آخری افتتاحی نکتہ یہ ہے کہ مختلف آلات اور لوازمات کے اس جائزہ میں ہم ترتیب کو کم و بیش تاکیدی چارٹ نمبر ۲ (تجربات کا زینہ) کی ترتیب کے مطابق قائم رکھیں گے جو شروع (زیریں جانب سے) تحریری مواد سے ہوتی ہے اور ختم (سطح بالا پر) بامقصد تجربے پر ہوتی ہے تاہم اس ترتیب سے کہیں کہیں تھوڑا بہت ہٹنا بھی ضروری ہوگا۔

۱۔ تحریری لوازمات

عمومی

یہ صحیح ہے کہ مزدوروں کی تعلیم کے میدان میں نہایت عمدہ پیش رفت ان پڑھ گروہوں کے ساتھ اور بلا تحریری کام کے ہو سکتی ہے اور یہ بھی کہ تحریری مواد ہی کو اگر اپنی جگہ استعمال کیا جائے تو اس کی قباحت یہ ہے کہ یہ بات سمجھانے کا ایک یکطرفہ نظام ابلاغ ہے اس کے باوجود مطالعہ کا تحریری مواد بہت سے فوائد کا بھی حامل ہوتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مزدور تحریک کے بہت سے اولیں رہنماؤں کے پاس باضابطہ تعلیم کا صرف یہی ایک راستہ تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ مزدوروں اور بالغوں کی تعلیم کی بابت سوچا بھی نہ گیا تھا، اس وقت ان لوگوں نے پڑھنا لکھنا سیکھا اور پھر پڑھ پڑھ کر خود تعلیم حاصل کی اور وہ بھی اکثر دن کے بارہ بارہ گھنٹے کام کرنے کے بعد

طبع شدہ مواد کا ایک فائدہ یہ ہے کہ یہ ایک طویل عرصے تک رکھا جا سکتا ہے لہٰذا طالبعلم اپنی رفتار سے کام کر سکتا ہے اہم نکات پر غور کر سکتا ہے اور پھر پہلے صفحات کی طرف لوٹ سکتا ہے تاکہ اس بات کا یقین کر لے کہ وہ بات کو پوری طرح سمجھ گیا ہے اس کو آئندہ حوالوں کیلئے بھی رکھا جا سکتا ہے یعنی جب کسی طالبعلم کو ایک کتاب ملتی ہے تو اس کی فہرست مضامین پہ ایک نظر ڈال کر وہ یہ طے کر سکتا ہے کہ اس کو اسی وقت نہ پڑھ ڈالے بلکہ اپنی پڑھائی کے دوران گاہے گاہے اس سے استفادہ کرے۔ ان میں سے کوئی بات بھی لیکچر یا ریڈیائی تقریر یا فلم شو کے ذریعے ممکن نہیں (ماسوا اس کے کہ کسی کے پاس ریکارڈنگ کا بڑا قیمتی اور جدید طرز کا ساز و سامان ہو جو ظاہر ہے کہ ایک مزدور طالب علم کے لئے شاذ و نادر ہی ممکن ہے)

کسی نے بہت صحیح کہا ہے کہ "چیدہ چیدہ کتابوں سے مزین کسی الماری کو گزشتہ زمانوں کی عقل و دانش کا ایک ذخیرہ کہا جا سکتا ہے" لیکن غلط سلط کتابوں کے طومار سے بھری ہوئی الماری بے انتہا حماقت کا ذخیرہ بھی ہو سکتی ہے اور اگر رہنمائی کے بغیر ہو تو مطالعہ میں سینکڑوں گھنٹوں کی عرق ریز محنت بھی محض وقت کا ایک ضیاع ہو سکتی ہے۔ لہٰذا یہی وہ موقعہ ہے جہاں مزدوروں کی تعلیم کا ٹیوٹر اپنے طلبہ کے لئے بڑی خدمت سرانجام دے سکتا ہے۔ سبق کے اس حصے میں آگے چل کر اس کی وضاحت کی جائے گی۔

مختلف قسموں کا تحریری مواد

(۱) حرف شناسی کیلیے درسی قاعدے

باب ۲ اور ۳ میں یہ وضاحت کی گئی تھی کہ مزدوروں کے معلمین سے عام طور پر یہ اُمید نہیں کی جاتی کہ وہ پڑھنا لکھنا سکھانے کی ساری ذمہ داری اٹھائیں گے اس کے باوجود مزدور تنظیموں کو چاہیئے کہ قومی اور مقامی سطح پر لکھنا پڑھنا سکھانے کی جو مہم چلائی جاتے یا کوششیں ہوں ان پہ اپنا پورا زور لگائیں اور اس سلسلے میں یونیسکو نے مزدوروں کو کام کے قابل بنانے یا ان کے عملی کام میں مدد دینے والی تھوڑی شُد بُد پیدا کرنے کے لئے جو کام کیا ہے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ یونیسکو اور دیگر تنظیموں کی کوششوں سے لکھانے پڑھانے کی مہمات کے دائرہ کار میں ایسے نئے درسی قاعدے تیار کئے گئے ہیں جن کا بالغ طلبہ کی روزمرہ زندگی سے واضح اور براہ راست تعلق ہے۔ بالغ افراد وہ الفاظ بہت ہی جلد سیکھ جاتے ہیں جو ان کے اپنے اشد ضروری مسائل کو بیان کرتے ہیں لہٰذا ترقی پذیر ملکوں میں مزدوروں کے معلمین کے لئے یہ فائدہ مند ہوگا کہ وہ ایسی بنیادی نوعیت کی باتصویر درسی کتابوں کی تیاری کے ذریعہ جن کا تعلق ٹریڈ یونین اور

مزدوروں کے مسائل سے ہو سرکاری یا نجی تنظیموں کی مدد کریں۔

(۲) نئے پڑھنے والوں کے لئے چھوٹی چھوٹی کتابیں

مزدوروں کے معلمین کا تعاون اس سے اگلے مرحلے میں جب کہ لوگ بالکل نئے نئے خواندہ ہوئے ہوں اور زیادہ قدر و قیمت کا حامل ہو سکتا ہے ان لوگوں کے لئے ایسے مواد کی بڑی کمی ہوتی ہے جسے وہ بطور تمرین پڑھ سکیں اس کی وجہ کچھ تو روپیہ پیسے کی کمی اور کچھ یہ بھی ہے کہ ایسی کتابوں کا جو لازمی طور پر سادہ اور دلچسپ انداز میں بھی لکھی ہوئی ہوں تیار کرنا مشکل کام ہے تحقیق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس ضمن میں جو کوششیں پہلے کی گئی تھیں وہ ناکام رہیں۔ ان میں جو الفاظ استعمال کئے گئے تھے وہ بہت مشکل تھے اور جملے اور پیراگراف بہت طویل تھے اس مواد میں ظرافت کا عنصر معدوم عنوانات غیر دلچسپ اور مثالیں بھی پیچیدہ ہوتی تھیں۔ نفس مضمون اکثر ایسا ہوتا تھا جو طلبہ کی زندگیوں سے دور کا واسطہ نہ رکھتا ہو۔

مزدوروں کی تعلیم کے منتظمین اور ٹیوٹر حضرات اس معاملے میں اس طرح امداد کر سکتے ہیں کہ وہ تعمیری قسم کی نکتہ چینی کریں اور خود بھی مزدوروں کے عنوانات پر کچھ کتابچے تیار کریں

(۳) کتابچے اور پمفلٹ

مزدوروں کی تعلیم کے لئے مخصوص جو کچھ تحریری مواد فی الحال تیار کیا جا رہا ہے اس کی غالباً سب سے زیادہ مقدار کتابچوں اور پمفلٹوں کی صورت میں ہے اور ان کو بہت احتیاط سے ان لوگوں کی ضروریات کے مطابق بنانا ہے جنہیں پڑھنا مقصود ہے۔ اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کتابوں کا انداز سادہ اور براہ راست ہو، کتابچے کے مندرجات اور مقاصد واضح طور پر بتائے جائیں اور حوالوں میں آسانی اور پیش رفت میں سہولت کے لئے ذیلی عنوانات اور خلاصے درج ہونے چاہئیں۔ جہاں جہاں مناسب ہو ٹھوس مثالیں اور تصاویر بھی شامل کر لی جائیں۔

کچھ عرصہ گزرا امریکہ میں مزدوروں کے ایک مقتدر معلم نے تحریر کیا "یونینیں اپنے ممبروں کی اطلاع کے ذرائع کے لئے کتابوں پر کچھ زیادہ انحصار نہیں کرتیں کیونکہ ایک سروے کے مطابق ایک امریکن مزدور بدقسمتی سے سنجیدہ مطالعے کا بہت کم عادی ہوتا ہے" یہی وجہ ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی یونین (اور یورپ میں بھی) کتابچوں کو اپنے انداز سے تیار کراتی ہیں اور کچھ کے اپنے ہی اشاعت گھر بھی ہیں۔

(۴) یونین اور مزدوروں کی تعلیم کے میگزین، خبرنامے اور اطلاع نامے

اگر کسی یونین یا مزدوروں کی تعلیم کے ادارے کے پاس اپنا چھاپہ خانہ نہ بھی ہو اور اس کے وسائل محدود

خاکہ نمبر۲۰۔ علم حاصل کرنے کے بنیادی اصولوں کا مختصر تصویری اعادہ

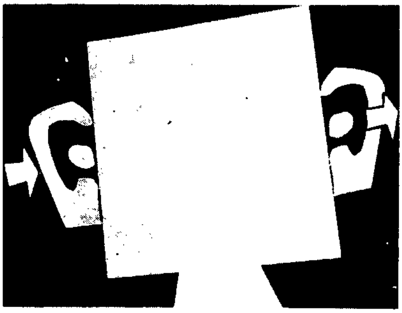

"اگر میں اسے سنتا ہوں تو بھول جاتا ہوں"

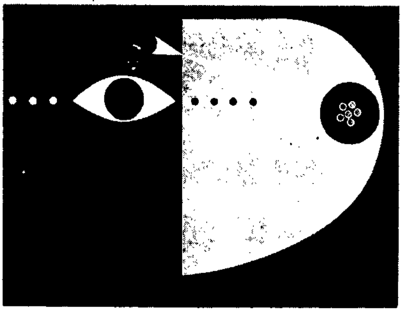

"اگر میں اس کو دیکھ لیتا ہوں تو یاد رکھتا ہوں"

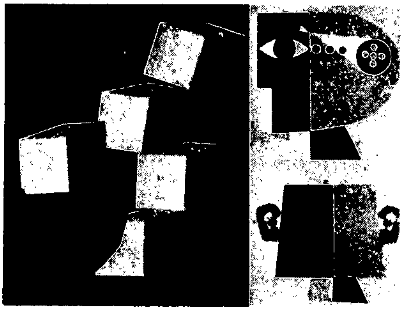

"اگر اس کام کو کر لیتا ہوں تو اس کو جان لیتا ہوں (یا سمجھ لیتا ہوں)"

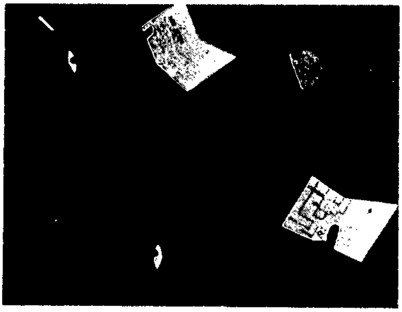

کاہل طالب علم کچھ زیادہ سیکھے گا بھی نہیں اور جلد ہی بھول بھی جائے گا۔

مزدوروں کی تمام تعلیم سرگرم ہونی چاہیئے۔

ہوں تو بھی مذکورہ بالا خالص تعلیمی کتابچوں میں اضافے کے لئے مقررہ وقفوں سے مزید غیر رسمی اور وقتی باتوں پر اطلاع نامے جاری کئے جا سکتے ہیں ضروری نہیں کہ یہ زیادہ لمبے چوڑے بھی ہوں کیونکہ ان کا مقصد تو محض اپنی یونین کے ممبروں اور طالب علموں کو اس بات سے آگاہ رکھنا ہوتا ہے کہ ان کا تعلق ایک زندہ تحریک سے ہے۔ اس کے علاوہ ان میں موضوعاتی مثالیں (تصویریں، کارٹون وغیرہ) چھاپی جائیں اور زبان بھی سیدھی سیدھی ہو۔

ایسے رسالہ جات تعلیمی سرگرمیوں کے متعلق اطلاعات کے نہایت عمدہ ذرائع ہو سکتے ہیں، نئے طلبہ کی دلچسپی بڑھانے کا کام دے سکتے ہیں اور جو لوگ پہلے ہی سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کی دلچسپی کو قائم رکھ سکتے ہیں۔

(۵) مطالعاتی کتابچے اور چھوٹے خلاصے

اس ضمن میں مختلف قسم کا مواد ہو سکتا ہے جس میں عمدہ طبع شدہ اور باتصویر کتابچوں (مثال کے طور پر جیسا کہ سکینڈے نیویا میں مزدوروں کی تعلیمی انجمنوں نے شائع کیا تھا) سے لے کر ایسے ہاتھ سے چھاپے ہوئے یک ورقی دستی پرچے (ہینڈ آؤٹ) تک ہو سکتے ہیں جن کو ٹیوٹر نے بطور خاص اپنے گروپ کے لئے تیار کیا ہو۔ اگر ان کی اچھی طرح منصوبہ بندی کر لی جائے تو اس نوعیت کے مواد کا سلسلہ متعلقہ طلبہ کو وہ کچھ بہم پہنچا سکتا ہے جس کی انہیں کسی خاص وقت میں ضرورت ہو تاہم یہ ظاہر بات ہے کہ ایک سادہ سا دستی پرچہ اس سلسلے میں ایک قیمتی طبع شدہ کتاب کے مقابلے میں زیادہ موثر ثابت ہو سکتا ہے۔ چونکہ کتاب تو اپنی قیمت کی وجہ سے زیادہ تر دسترس سے عام لوگوں کے لئے ہوتی ہے۔

(۶) بنے بنائے مطالعاتی بستے (موڈولر سٹڈی کٹس)

فی زمانہ جو سہولت چیزوں کو بہت بڑے پیمانے پر تیار کرنے کے لئے موجود ہے۔ اس کا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے کسی ایک مخصوص وقت میں مطالعے کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک نیا سسٹم وضع کیا گیا ہے یعنی مختلف مسائل پر مطالعاتی مواد کے بستے بنا دیے جائیں اور پھر انہیں علیحدہ علیحدہ یونٹوں یا موڈول میں طلبہ کو جاری کیا جائے ـــــ اسی وجہ سے لفظ موڈولر استعمال کیا گیا ہے۔ اس انداز کار کی پورے طور پر جانچ کی گئی اور اس کے نتیجے میں اس کو مزدوروں کی تعلیم کے طریق کار کی بابت ۱۹۷۱ء میں منعقدہ ع ام کے اجلاس نے بڑی شد و مد کے ساتھ منظور کیا تھا۔ اور ایک بین الاقوامی تنظیم اس سسٹم کو زیر استعمال لا کر پہلے ہی سے اس قسم کے رہنما پراجیکٹ چلا رہی ہے۔ اس تجربے کا مقصد

یہ ہے کہ دس "مانیٹر" تیار کیئے جائیں جو پھر خود ٹریڈ یونین کے معیاری کورس (زیر نگرانی) پانچ افریقی ملکوں میں چلائیں گے۔ ان مانیٹروں کو بنے بنائے مطالعاتی بستے مہیا کیئے جائیں گے جو تین گھنٹے کی پڑھائی کے عرصہ کے لیئے ہوں گے اور ان میں نہ صرف کتابیں، واقعاتی مطالعے اور دیگر تحریری مواد ہوگا بلکہ بصری معاون ڈرامہ پیش کرنے کی تجاویز اور ریکارڈ شدہ ٹیپ بھی ہوں گی جیساکہ عالمی ادارہ محنت کے صلاح کاروں نے اپنے اجلاس کی رپورٹ میں کہا تھا "مطالعے کی اکائی پر مبنی (یعنی جتنا ایک وقت میں پڑھا جاسکے) ان تعلیمی بستوں کی فراہمی آج کل دنیا بھر میں مزدوروں کی تعلیم میں حائل ایک بڑی رکاوٹ یعنی مناسب تربیت یافتہ اور ساز و سامان سے لیس استادوں یا انسٹرکٹروں کی دائمی قلت کو دور کر سکتی ہے ان لوگوں نے پھر ان موضوعات کی فہرست تیار کی جو اس سسٹم کے تحت کارآمد طور پہ لائے جا سکتے ہیں مثلاً عالمی معیاراتِ محنت، ٹریڈ یونین ازم کے لازمی اصول، اور ابلاغ کے فنی طریقے تاہم انہوں نے اس امر کے بارے میں بھی خبردار کیا کہ "مطالعات کی اکائیوں کا ایک مکمل نظام جو مزدوروں کی تعلیم کے وسیع میدان پر محیط ہو، بڑا وقت لے گا"۔ یہ بات تو صحیح ہے مگر اس میں بھی شک نہیں کہ اس "بندھے بندھائے اکائیوں کے نظام" کو آئندہ سالوں کے دوران مزدوروں کے زمروں میں زیادہ سے زیادہ استعمال میں لایا جائے گا۔ ایک اکیلے طالب علم کے لئے بھی یہ کام کی چیز ہے اور بڑی آسانی سے یہ ایک اور نئی قسم کے تحریری مواد کو بھی استعمال میں لا سکتا ہے ___ یعنی پروگرام شدہ ہدایتی کتابچے۔

(۷) پروگرام کے مطابق ہدایتی کتابچے

ان کو تیار کرنے کا جزوی مقصد یہ ہے کہ عام تحریری مواد میں یکطرفہ ابلاغ کا جو نقص ہوتا ہے اس کو دور کرنے کے لئے ایک قسم کا اعادہ اس میں مہیا کیا جائے تمام عمدہ طور پہ تیار شدہ مطالعاتی کتابچوں کی طرح یہ کتابچے بھی ایسا مواد پیش کرتے ہیں جس کو تعلیمی اکائیوں کے ایک بڑے احتیاط سے درجہ بند کئے ہوئے سلسلے کے ساتھ سیکھا جا سکتا ہے اور طالبعلم قدم بقدم ان کے ساتھ چل سکتا ہے ہر قدم کے بعد سیکھنے والے کو ایسے سوالات کا جواب دینا ہوگا جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ اس نے بات کو سمجھ لیا ہے یا نہیں اگر وہ صحیح جوابات دیتا ہے تو وہ دوسری اکائی کی طرف بڑھ جاتا ہے جس میں پھر کبھی کبھی اعادہ ہوگا اور نیا مواد بھی ہوگا۔ اگر وہ جواب غلط دیتا ہے تو اس کو دوبارہ اپنے پرانے سبق کی طرف جانا ہوگا اور صحیح جواب پانا ہوگا۔ یہ طریقہ پہلے ہی ایسے متضاد قسم کے ملکوں میں آزمایا جا چکا ہے جیسے کینیڈا اور گھانا اور یقیناً یہ اس قابل بھی ہے کہ اس پر اور تجربہ کیا جائے اور مزدوروں کی تعلیم کے زیادہ حقیقی پہلوؤں کے ساتھ کیا جائے۔

(۸) کتابیں

عام کتابوں تک پہنچتے پہنچتے ہم نے کافی وقت لے لیا ہے لیکن یہ بہتر معلوم ہوتا تھا کہ پڑھنے والوں کو اولاً یہ بتا دیا جائے کہ طرح طرح کا تحریری مواد اب دستیاب ہے خاص طور سے اُن بہت سے مزدوروں کی مشکل کے پیش نظر جو اُنہیں کسی سنجیدہ کتاب کے سمجھنے میں پیش آتی تھی اور ٹیوٹروں کی مشکل کی بنا پر بھی کہ انہیں مناسب کتابیں تجویز کرنے کے لئے نہیں ملتی تھیں۔

کچھ ملکوں میں مزدوروں کی اعلیٰ کلاسیں کافی بڑی تعداد میں سنجیدہ مطالعہ کرتی ہیں اور ٹریڈ یونینیں مختلف طریقوں سے مدد کرتی ہیں مثال کے طور پر ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں یونائیٹڈ آٹو موبائل ورکرز یونین (گاڑیوں کے مزدوروں کی متحدہ انجمن) ایسی کتابوں کی فہرست شائع کرتی ہے جن کو وہ "یونین ہی کے مطلب کی کاغذی پشتے والی کتابیں" کہتے ہیں اور مزدوروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ان کو خریدیں۔ برطانیہ میں ٹرانسپورٹ اینڈ جنرل ورکرز یونین (بار برداری اور عام مزدوروں کی انجمن) اپنے سرمائی سکولوں کے لئے، ایک نہایت عمدہ حوالہ جات کی لائبریری کے علاوہ، کتابوں کا ایک بکس مہیا کرتی ہے جس میں دس بارہ عورتوں اور مردوں کے ہر ایک مطالعاتی گروہ کے لئے تقریباً ایک سو کتابیں ہوتی ہیں۔ ہر طالب علم کو اس کورس سے بیشتر ہی ایک درسی کتاب بھیجی جاتی ہے جو اس کی تعلیمی رہنمائی کے لئے اور نوٹ لینے کی مشقوں کے لئے خاص طور پر منتخب کی جاتی ہے۔

اکثر و بیشتر تو مزدوروں کے معلمین کو بڑی حد تک اپنی کلاسوں کی کتابوں کے لئے عوامی لائبریریوں پر انحصار کرنا پڑے گا۔ لیکن زیادہ کوشش اس بات کی کرنی چاہیئے کہ یونینوں کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ وہ خود اپنی لائبریریاں قائم کریں اور ان کو فروغ دیں۔ دنیا کے کچھ حصوں میں تو یہ کام پہلے ہی کیا جا چکا ہے اور بعض اشتراکی ملکوں میں ٹریڈ یونینیں تو اپنے اشاعت گھر بھی چلا رہی ہیں جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔

یہی صورت حال ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بھی ہے۔ یوگوسلاویہ کی ٹریڈ یونینوں نے ایک ہزار سے بھی زیادہ کتابیں شائع کی ہیں اور سب کو ملا کر لاکھوں کی تعداد میں ان کی اشاعت ہوئی ہے۔

اس بنیاد پر بلاشبہ مزدوروں کی لائبریریاں سستے داموں میں قائم کی جا سکتی ہے لیکن بہت سے علاقوں میں اس قسم کی کارروائی ابھی ممکن نہیں لہٰذا وہاں مزدوروں کو حرف شناس کرانے کے لئے دیگر اقدامات کی ضرورت ہے

(۹) دیواری اخبارات اور اطلاع ناموں کے بورڈ

ایک طرح سے تو ان اوزاروں کے ہوتے ہوئے "تحریری مواد" اور "بلا منصوبہ بصری معاونین" کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی کیونکہ یہ دیواری اخبارات کسی ایک موضوع پر جمع کئے ہوئے پوسٹروں اور چارٹوں کی طرح کے ہوتے ہیں تاہم ان کا یہاں ذکر اس لئے کیا جارہا ہے کیونکہ اس صورت میں یہ ایک مفید تدبیر ثابت ہوتے ہیں جب کسی ایک گروہ کے چند افراد تو لکھے پڑھے ہوں اور باقی نہ ہوں یہ بہت سستے ہوتے ہیں اور باہمی تعاون کے ساتھ ایک کوشش کے نتیجے میں آسانی کے ساتھ تیار کئے جا سکتے ہیں، یہ اخبارات چھوٹی چھوٹی رنگین کہانیوں کا ایک سلسلہ ہوتے ہیں جن میں فوٹوگراف یا ہاتھ سے بنائی ہوئی تصویریں ہوتی ہیں اور کسی مرکزی جگہ دیوار پر آویزاں کر دیئے جاتے ہیں مزدوروں کے گروہوں کو حالات حاضرہ مثلاً مقامی، ضلعی، قومی اور بین الاقوامی حالات کی تعلیم دینے میں بہت سے ٹیوٹر ان اخباروں کو کارآمد پاتے ہیں۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ اکثر تصاویر تو معمولی اخبارات سے کاٹ کر اُن مضامین کی وضاحت کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں جو خاص طور سے اسی گروہ کے لئے لکھے گئے ہوں۔

بہت سے ملکوں میں دیواری اخبارات کامیابی سے استعمال کئے گئے ہیں مثلاً روس میں، مشرق وسطی میں عرب پٹرولیم ورکرز فیڈریشن نے اور ہندوستان میں جہاں کلکتہ ورکرز ایجوکیشن سنٹر اس نمائشی اخبار کو ہر شام بدل دینے کا اہتمام کرتا تھا۔ ساتھ ہی اس سنٹر کے عملے کا ایک فرد مقررہ وقت پر اس کی تفصیل بیان کرتا تھا جس کو سننے کے لئے بڑے لوگ جمع ہو جاتے تھے دیواری اخباروں کے متعلق موٹی موٹی باتوں پر جو گفت گو ہوتی تھی وہ سوال جواب کے جلسے کی صورت اختیار کر گئی اور رفتہ رفتہ بحث ومباحثے کے اجلاس منعقد ہونے لگے۔ اس طرح بہت سے چلتے پھرتے افراد بھی غیر محسوس طور پر "طلبہ" میں شامل ہو گئے۔

تحریری مواد کا استعمال

تحریری مواد کے بارے میں ٹیوٹر کا کردار نہایت عمدگی سے درج ذیل دو عنوانات کے تحت جانچا جا سکتا ہے یعنی (۱) کیسے پڑھا جائے اور (۲) کیا پڑھا جائے۔

(۱) کیسے پڑھا جائے۔

چونکہ جہاں تک کتابیں پڑھنے کا تعلق ہے اکثر مزدور طلبہ بالکل ان پڑھ شاگردوں ہی کی طرح ہوتے ہیں اور چونکہ کتابیں کسی طالبعلم کے لئے اس کے بنیادی "آلات کار" میں سے ایک ہوتی ہیں۔ اس

لئے متعلقہ افراد کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ انہیں اپنے اس آلہ یا آواز کے استعمال میں تربیت دی جائے اور کچھ بھی ہو ایک بات خاص یہ ہے کہ مزدور لوگ تحریری الفاظ کی بہت ہی زیادہ تکریم کرتے ہیں ان کو یہ بات بتانے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ وہ پڑھیں اس کے متعلق سوال اور اس پر نکتہ چینی کس طرح کریں۔ کتابوں کو کس طرح کام میں لائیں، سرسری نظر ڈالیں اور آگے بڑھیں، ضروری نہیں کہ وہ اوّل تا آخر ساری کتاب پڑھیں اور یہ کہ فہرست مضامین اور اشاریئے (انڈکس) سے کس طرح یہ اندازہ لگائیں کہ ان کے اپنے خاص مطلب کے لئے کیا کیا چیز اس میں موجود ہے اس کے اہم حصوں سے کس طرح مختصر باتوں کو اپنے لئے الگ لکھ رکھیں، اور کس طرح وقتاً فوقتاً خود ہی سوال بنا بنا کر اپنی توجہ کو مرکوز رکھنے کا ایک ہموار معیار قائم کر لیں۔

اس کتابچے کے ضمیمہ نمبر ۲ میں مضامین کی جو فہرست دی گئی ہے اس میں تیسرا مضمون جو فرانسیسی مطالعہ کلبوں کے بارے میں ہے اسی مسئلے سے بحث کرتا ہے۔ مزدوروں کے معلمین کو اپنا دماغ لڑاتے رہنا چاہیئے اور اپنے طلبہ کی توجہ ایسی کہانیوں کی طرف مبذول کرانی چاہیئے جو (مناسب قسم کی زبان میں) ان کی دلچسپی کا باعث بنیں، مثال کے طور پہ اکثر دیہی مزدور جو انگریزی جانتے ہیں وہ جان سٹین بیک کی کہانی دی گریپس آف راتھ (غصے کے انگور) پڑھنے کا لطف اٹھائیں گے۔

(۲) کیا پڑھا جائے۔

اگر ایسی کتابوں کی ایک فہرست مرتب کی جا سکے جن کو پڑھ کر مزدوروں نے اور کتابوں کی خواہش کی ہو تو یہ بڑے کام کی بات ہوگی ۱۔ تاہم کوئی بھی فہرست خواہ کتنی ہی مکمل اور متوازن کیوں نہ ہو ہر مقصد کو پورا نہیں کر سکتی اور نہ اسے کسی قسم کی مدد کے بغیر کام میں لایا جا سکتا ہے یہ ٹیوٹر کا فرض ہے کہ وہ پڑھنے کے لئے ایسا مواد منتخب کرے جس کے متعلق بڑی حد تک یہ گمان ہو کہ وہ اس کے ہر مزدور طالب علم کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا، اور اس کو استعمال میں لانے کے لئے بھی ان کی ہمت افزائی کرے۔ اگر کسی ٹیوٹر کو اپنا کام صحیح طور پہ کرنا ہے تو اس کو کچھ انتظامی کام کی ذمہ داری بھی لینی ہوگی (یعنی اس بات کا بندوبست کرے

۱۔ عالمی ادارہ محنت کا مزدوروں کی تعلیم کا شعبہ، جنیوا، سوئٹزرلینڈ شکر گزار ہوگا، اگر اس قسم کی کتابوں کے نام، مصنف اور دیگر کتابی تفصیلات بہم پہنچائی جائیں نیز ان کے مندرجات پر مختصر تبصرہ بھی مہیا کیا جائے۔

کہ پڑھنے کے لئے مواد موجود ہے اور کہیں کچھ کمی رہ گئی ہو تو اس مواد کی دوبارہ طباعت کا بندوبست کرے یا خود ہی نیا مواد تیار کرے ۔

لہٰذا مزدوروں کا کوئی معلم جب ایک مرتبہ اپنے گروہ کے ممبروں کو اور ان کی ضروریات کو سمجھ لے تو مجھے اس کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ مذکورہ بالا انواقسام کے تحریری مواد پر نظر ڈالے تاکہ اسے یہ معلوم ہو جائے کہ اس میں سے کونسا اس کی پڑھائی کے مقصد کے عین مناسب ہوگا۔ ممکن ہے کہ اس کو یہ اندازہ ہو جائے کہ وہ خود یا اسکے کچھ ساتھی ایسے مناسب مضامین یا ایسی کتابیں لکھ سکتے ہیں جو پہلے سے موجود نہ ہوں ۔

تحریری مواد کی بابت مزدوروں کے معلمین کے تربیتی کورسوں میں عملی مشقیں

۱۔ اپنے ٹریڈ یونین طلبہ کے لئے پس منظر کے طور پہ مناسب مطالعاتی مواد (ناول، عام ثقافت پہ تحریروں وغیرہ) کی ایک فہرست مرتب کریں اور اس پہ بحث کریں (گروہوں میں کرنے کے لئے کام)

یا

اپنے ملک کی صنعتوں میں سے کسی ایک بڑی صنعت کے مزدوروں کے لئے حرف شناسی کرانے والی کلاس میں استعمال کے لئے پڑھائی کے قاعدے کا ایک ورقی پہلا سبق تیار کریں اور اس پہ بحث کریں (گروہوں میں کرنے کیلئے کام)

۲۔ اپنے موجودہ کورس کے لئے یا کسی بڑی مقامی فیکٹری کے لئے دیواری اخبار کی ایک نقل (یا ابتدائی خاکہ) تیار کریں اور اس پہ بحث کریں (گروہوں میں کرنے کے لئے کام)

۳۔ کسی یونین کے رسالے کے لئے ایک صفحے کا ایک مزیدار مضمون لکھیں جس میں اپنے موجودہ کورس کی وضاحت کریں (انفرادی یا گروہوں میں کرنے کے لئے کام)

۴۔ کسی یونین کے خبرنامے میں شامل کرنے کے لئے ایک سادہ سی خبر ۱۰ - ۱۵ سطروں پر مشتمل بنائیں جس میں قارئین کو یہ بتائیں کہ اگلے سال ان کو کس قسم کی مزدوروں کی تعلیم مہیا کی جائے گی اس میں یہ کوشش بھی ہو کہ ان کی دلچسپیاں اور ان کی مدد حاصل ہو جائے (انفرادی یا گروہوں میں کرنے کے لئے کام)

نوٹ : ایسی مشقوں کی قیمت یہ ہوتی ہے کہ بعد میں پورا گروہ ان پہ کیا بحث کرتا ہے اور اس کے نتائج کا کیا اندازہ لگاتا ہے ۔

تاکیدی چارٹ ۷ ۔ ۲ ۔ مزدوروں کے معلمین تحریری مواد کے متعلق کیا کر سکتے ہیں ۔

مزدوروں کے معلمین

— طلبہ کو پڑھنے کے فن میں تربیت دے سکتے ہیں ۔
— مطالعے کے لئے مناسب تحریری مواد فراہم کرا سکتے ہیں ۔
— اس کے متعلق گفتگو کر سکتے ہیں اور موقع فراہم کر سکتے ہیں کہ طلبہ کلاس ہی میں اس مواد سے روشناس ہو جائیں
— نوٹ لینے کی مشقوں اور پڑھائی کا انتظار کر سکتے ہیں اور اس کے بعد پہیلی نما سوالات ہوں ۔
— حرف شناسی کی کلاسوں کے لئے اور نئے پڑھنے والوں کے لئے سادہ لٹریچر تیار کرنے میں مدد دے سکتے ہیں ۔
— ہلکے پھلکے مطالعے کے لئے دلچسپ اور پس منظر کے طور پر ناول وغیرہ تلاش کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں لیکن اس سے پیشتر طلبہ سے ان کے متعلق گفتگو کر لی جائے (یہ اعلیٰ سطح کے گروہوں کیلئے ہوگا)
— اس امر کا اطمینان کر سکتے ہیں کہ یونین کے اور دیگر رسالہ جات وغیرہ موجود ہیں اور پڑھے جا رہے ہیں
— گروہ کی ہمت افزائی کر سکتے ہیں کہ وہ یونین کے جریدہ کے لئے کچھ لکھیں ۔
— بیرونی تحریری مواد کے علاوہ ہاتھ سے تیار کئے ہوئے اطلاع ناموں کا اضافہ کر سکتے ہیں ۔
— گروہ سے ایک دیواری اخبار تیار کروانے کی کوشش کر سکتے ہیں
— اس بات پر غور کر سکتے ہیں کہ ایک موڈولر مطالعاتی بستہ مرتب کیا جائے یا چند مناسب موضوعات پر پروگرام شدہ ہدایتی کتابچہ تیار کیا جائے ۔

۲ سمعی معاونین

عمومی

یہاں ہم مختلف اقسام کی اشکال کو بعد کے لئے چھوڑ کر اُس ترتیب سے ہٹ گئے ہیں جو ہم نے وسائل تعلیم کو پیش کرنے کے لئے "تجربے کے زینے" تاکیدی چارٹ نمبر ۲۱ میں متعین کی تھی ۔ اس سے ہمارے لئے ان تمام اوزاروں کا الگ الگ بیان کرنا ممکن ہوگا جن کا واسطہ بڑی حد تک آنکھ سے ہے اس میں ہمارے لئے

یہ بھی فائدہ ہے کہ ہم نظر سے پہلے سماعت کو زیر بحث لاسکیں گے۔

سمعی معاونین کتنے ہی مفید کیوں نہ ہوں لیکن بصری معاونین عموماً اطلاع کو جذب کرنے کا ایک نسبتاً بہت بڑا زور دار راستہ ہوتے ہیں اس کے مقابلے میں چھپے ہوئے الفاظ کا ذرائع ابلاغ کے طور پر استعمال ایک حالیہ اختراع ہے حالانکہ بہت سی انتہائی ترقی یافتہ ثقافتیں بطور خاص زبانی الفاظ کی بنیاد پر فروغ پذیر ہوئی ہیں. مثال کے طور پر، اکثر افریقی قومیں صدیوں سے اپنی ثقافت کو زبانی الفاظ کے ذریعے منتقل کرتی چلی آئی ہیں. مختصر یہ کہ ایک ایسی دنیا میں جہاں ابھی تک نصف مزدور نہ پڑھ سکتے ہیں نہ لکھ سکتے ہیں ہمیں زبانی ہدایات کی ان روایتی مہارتوں کا عمدہ استعمال کرنا چاہیئے. اور بہت سے ان پڑھ بالغوں میں بہترین زبانی یادداشت کا جو ملکہ موجود ہوتا ہے اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے ریڈیو اور ریکارڈ اس بارے میں بڑے کار آمد ثابت ہو سکتے ہیں۔

سمعی معاونین کی اقسام

(۱) ریڈیو

ممکن ہے ٹرانسسٹر ریڈیو کی ایجاد کا دنیا بھر میں تعلیم پر اتنا ہی زبردست اثر ہوا ہو جتنا چھاپہ خانے کی ایجاد کا ہوا تھا. ٹرانسسٹروں نے ریڈیو کو بجلی سے بے نیاز کر دیا ہے! اب وہ ہلکے یعنی آسانی سے اٹھانے کے قابل اور سخت جان یعنی زیادہ پائیدار ہوتے ہیں اور ان سب سے بڑی بات یہ کہ بہت سستے بھی ہیں. چنانچہ اب یہ ممکن ہے کہ ریڈیو کے ذریعے ایک بڑے پیمانے پر عوامی مہم ترتیب دی جا سکے اور اس طرح ایک غریب ملک کے باسیوں کے بہت بڑے طبقے تک پہنچا جا سکے. ریڈیو کے ذریعے عام سطح پر تعلیم بالغان کے تجربات جنگ عظیم دوم کے بعد عام ہوئے. ان میں سے اکثر کینیڈا کے ریڈیو "فارم فورم" (زرعی نشریات) سے بڑے متاثر ہوئے. یہ پروگرام کینیڈا میں پندرہ برس تک مستقل چلتا رہا. دیہات کے سننے والے گروہوں کے لئے اس ہفتہ واری آدھے گھنٹے کے پروگرام کے ساتھ ہی بحث کے لئے (مزید مطالعے کی خاطر کتابوں کے حوالے سمیت) موٹی موٹی باتیں ہوتی تھیں جو پہلے ہی سے ان سننے والوں کو ارسال کر دی جاتی تھیں جو اپنے نام درج کرا لیتے تھے. ان سننے والوں کے لئے یہ انتظام بھی کیا گیا کہ وہ اپنے "جوابی تاثرات" سے مطلع کریں اور ہر ماہ ایسے نتائج کا خلاصہ نشر کیا جاتا تھا جس پر عمومی تصفیہ ہو جاتا تھا. اگرچہ یہ انتہائی کامیاب پراجیکٹ خاص کسانوں اور زرعی مزدوروں کے مقصد کے لئے تھا.

تاہم اس بات میں شبہ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں کہ دوسرے مزدوروں کے لئے بھی اگر ایسا ہی کوئی پروگرام ہو تو ایسا ہی جوش وخروش وہاں بھی پیدا ہو جائے گا جیسا کہ کینیڈا کے اُن نئے علاقوں میں پیدا ہو گیا جو بالکل الگ تھلگ واقع تھے اور پھر وہاں مباحثوں اور فلموں کی نمائش کا ایک سیلاب آگیا اور عام لوگوں میں نمایاں جذبہ بیدار ہو گیا۔ جوابی تاثرات کے عمل سے کسانوں کے خیالات سیاستدانوں اور حکومت کے علم میں آئے اور اس طرح جمہوریت میں شرکت کو فروغ دینے میں مدد ملی۔ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے بہت سے ملکوں نے کینیڈا کے اس طرز کو اپنایا ہے۔ ان میں سب سے پہلے کولمبیا اور ہندوستان تھے۔ حال ہی میں سب سے زیادہ قابل توجہ کارگذاری غالباً تنزانیہ میں ہوئی ہے جہاں یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ آف ایڈلٹ ایجوکیشن (بالغوں کی تعلیم کے لئے یونیورسٹی کا ادارہ) نے وہاں کی ٹریڈ یونین تحریک کے تعاون سے پروگراموں کے دو سلسلے چلائے، ایک تنزانیہ کی آزادی کے دس سال، اور دوسرا بہتر صحت کی بابت تھا یہ ادارہ سننے والوں کے گروہوں میں مباحثے کے لیڈروں کے لئے مختصر تربیتی کورسوں کا بندوبست کرتا ہے اور ان لیڈروں کی مدد کے لئے آسان بنیادی کتابیں اور علیحدہ مطالعاتی بستے تقسیم کرتا ہے تاکہ وہ اس طور سے گروہوں میں بحث و مباحثہ کریں کہ نتائج سے پھر اس ادارے کو مطلع کیا جا سکے اس طرح یہ امر ممکن ہو سکا ہے کہ ایسے دیہی مزدوروں کی بڑی تعداد تک پہنچا جا سکے جو اکثر غیر منظم ہوتے ہیں۔

دیکھنے کی بات یہ ہے کہ کینیڈا ریڈیو فورم واقعی ایک فورم یعنی عام مباحثے کی جگہ ثابت ہوا اور اس سے متاثر ہونے والے ملکوں نے بھی ایسا ہی کیا، اس نے ہفتہ واری نشریات کو اس غرض سے استعمال کیا کہ گروہی مباحثے کا موقعہ ضرور ہی ملے اور پھر اس کے جوابی تاثرات بھی موصول ہوں کیوں کہ ریڈیو کے ذریعے کامیاب طور پر مزدوروں کی تعلیم کے لئے یہ لازمی چیز ہے ورنہ ہو سکتا ہے کہ سننے والے کوئی تاثر لئے بغیر صرف سنتے رہیں ہماری اس بات کا مطلب ان ٹریڈ یونینوں کے چلائے ہوئے اطلاعاتی پروگراموں کی ناقدری کرنا نہیں ہے جن کے اپنے نشریاتی سٹیشن ہیں یا جو ریڈیو حکام کو اس بات کے لئے آمادہ کر لیتے ہیں کہ وہ انہیں کچھ نشریاتی وقت دیں کیونکہ اصولی یا وقتی مسائل پر یونین کے نقطۂ نظر کی ترویج یا مزدوروں کی تعلیمی سرگرمیوں کی اشاعت میں یہ بڑے کام کی چیزیں ہیں لیکن خود ان کی اپنی کوئی تعلیمی حیثیت شاذ و نادر ہی ہوتی ہے

مطالعہ کے مقصد سے ریڈیو کو استعمال کرنے کا ایک اور دلچسپ طریقہ پولینڈ نے اختیار

کیا وہاں مزدوروں کے لئے "پولش ورکرز ریڈیو یونیورسٹی" ایک مشترکہ قسم کا نظام چلاتی ہے جس میں ریڈیو ـــ مراسلات ـــ مباحثہ، کی بابت ہدایات دی جاتی ہیں۔ نشریات دن میں دوبار ہوتی ہیں تاکہ شفٹوں میں کام کرنے والوں کو فائدہ پہنچے۔ اور ایسے مزدور طلبہ کو جنہوں نے اپنا نام درج کرایا ہوا ہو ان ریڈیائی تحریروں کی ایک نقل بھی پہنچا دی جاتی ہے جو ماہرین نشر کرتے ہیں۔ ان تحریروں پر گروہوں میں مباحثے ہوتے ہیں جن کی قیادت ٹریڈ یونین تحریک کے وہ لوگ کرتے ہیں جو خود بھی ریڈیو یونیورسٹی سے گریجویٹ بن چکے ہوتے ہیں ۱۹۵۳ء تک ڈیڑھ لاکھ رجسٹر شدہ سامعین مختلف سطح کے تین کورسوں سے استفادہ کر رہے تھے مذکورہ مثال اور دیگر متعدد دلچسپ مثالوں کے باوجود مزدوروں کی تعلیم کے لئے ریڈیو کا عام استعمال ابھی بہت محدود ہے یہ امید بھی رکھنی چاہیئے کہ ٹیلی ویژن کی چمک دمک سے متاثر ہو کر مزدوروں کے معلمین اس حقیقت سے صرفِ نظر نہ کرلیں گے کہ ابھی تک ریڈیو ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے ترقی پذیر ملکوں کے مزدوروں کی کثیر تعداد استفادہ کرتی ہے اگر انہوں نے اس حقیقت سے غفلت برتی تو یہ بڑا افسوسناک امر ہوگا۔

(۲) صدا بند اشیا (ریکارڈ۔ ٹیپ وغیرہ)

ٹرانسسٹر والے ٹیپ ریکارڈر کی وجہ سے صدا بند اشیا کی صورتِ حال میں انقلاب آتا جا رہا ہے مثلاً پہلے ان مشینوں کے لئے برقی قوت درکار ہوتی تھی یا پھر یہ بہت بڑی اور بھاری ہوتی تھیں لیکن اب یہ ہلکی اور آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے قابل ہوتی ہیں اگر ریکارڈوں کے ساتھ ایک ریکارڈ پلیر اور ایک ٹیپ ریکارڈ کے درمیان انتخاب کرنا ہو تو بدیہی طور پر عقل کا تقاضہ یہ ہوگا کہ ٹیپ ریکارڈ خریدا جائے اگرچہ قیمتوں میں زیادہ فرق نہیں تاہم ٹیپ ریکارڈ پڑھائی کے عمل میں مختلف طریقوں سے مددگار ثابت ہوگا۔ بہرطور اگر آپ کے پاس ایک ٹیپ ریکارڈر ہے تو آپ کسی سے ریکارڈ پلیر مانگ سکتے ہیں اور اپنی ٹیپ پر جو چاہیں ریکارڈ کر سکتے ہیں۔ اس طرح آپ ٹیپ بھی مانگ سکتے ہیں۔ آپ ریڈیو پر نشر ہونے والی گفتگو مزدور رہنماؤں کی تقریریں قومی کانفرنسوں کے کچھ حصّے لیکچر گروہی مباحثوں وغیرہ کو ریکارڈ یا صدا بند کر سکتے ہیں اور پھر آپ ان کو دور دراز مقامات کے لوگوں کو سنا سکتے ہیں اور اس طرح ان کے احساس تنہائی کو دور کرنے میں مدد دے سکتے ہیں ٹیپ تقریباً ناقابل ضیاع ہوتے ہیں اگر کسی ریکارڈ شدہ آواز کی ضرورت باقی نہ رہے تو آپ اس کو ٹیپ سے صاف

کر کے دوبارہ ریکارڈ کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں

یہ ٹیپ یا فیتے چلتے چلتے رد کئے جا سکتے ہیں پھر چلائے جا سکتے ہیں یا دوبارہ جتنی مرتبہ چاہیں سنائے جا سکتے ہیں۔ ان کو مدون بھی کیا جا سکتا ہے وہ اس طرح کہ کچھ حصّے کاٹے جا سکتے ہیں اور پھر کناروں کو دوبارہ جوڑا جا سکتا ہے کسی تقریر کا گروہی صورت میں تجزیہ کرنے یا کسی تربیت یاب کے مشقی سبق کا جائزہ لینے یا گروہی مباحثے کے پیش رفت کا اندازہ کرنے کے لئے یہ ٹیپ بے نظیر ثابت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ضمیمہ نمبر۲ میں درج شدہ چوتھے مضمون کے مصنف نے ٹیپ ریکارڈ کو مزدوروں کی تعلیم کا بہترین دوست بتایا ہے اور یہی وجہ ہے کہ گروہی قوت محرکہ پر ایک مشہور و معروف کتاب میں کہا گیا ہے کہ "چاک سے لکھنے والے بورڈ یا اخباری کاغذ کے پیڈ کے بعد ایک ٹیپ ریکارڈر ہی غالباً سمعی۔ بصری ساز و سامان میں واحد انتہائی قیمتی چیز ہے" اس کتاب میں آگے چل کر اس پر زور دیا گیا ہے کہ جب لوگ نئے نئے اس سسٹم میں آئے ہوں تو کسی مباحثے کے تجزئے کے لئے اس کو فوری طور پر دوبارہ سنا دینا ہی بہترین طریقہ ہوتا ہے اگرچہ بعد میں جب ان لوگوں کو ذرا تجربہ ہو جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا کہ کہیں کچھ وقفہ بھی درمیان میں آجائے۔

تاہم دوسرے اور بہت سے آلات کی طرح، ٹیپ ریکارڈر کے کچھ نقائص بھی ہوتے ہیں۔ ایک بات تو یہ کہ ان میں کوئی بات صرف اس طرح ریکارڈ ہوتی ہے جس سے سنانے کا انداز' تو معلوم ہو سکتا ہے پر بولنے والے کے چہرے کے احساسات، اس کی حرکات اور اگر کسی نظر آنے والی چیز کا حوالہ دیا جا رہا تو وہ سب غائب ہوتے ہیں۔ عام حالات میں تو اس بات کی زیادہ اہمیت نہیں۔ لیکن بعض اوقات یہ ایک سنگین نقص ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات مشین کی موجودگی ان طلبہ کے لئے جو اس کام میں نئے ہوں رکاوٹ ثابت ہو سکتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اپنے بارے میں؟ چوکنے ہو جائیں تاہم یہ کم ہی ہوتا ہے کہ یہ گھبراہٹ زیادہ دیر قائم رہے۔ بصورت دیگر اس کے معنی غالباً یہ ہوں گے کہ اگر ٹیوٹر دوسرا متبادل طریقہ بھی اختیار کرتا ہے یعنی مباحثے کے دوران اس گروپ کے متعلق باتوں کو نوٹ کرتا جب بھی وہ متعلقہ اشخاص اتنے ہی گھبرا جاتے۔

آخری بات یہ ہے کہ پڑھنے پڑھانے کے عمل میں ان صدا بند اشیا کی قدر و قیمت کا انحصار اس بات پر ہے کہ ان کا افتتاح اچھی منصوبہ بندی کے ساتھ ہوا اور بعد میں تجزیہ اور مباحثہ اچھے طور پر ہو۔ ٹیوٹر اور گروپ کو مل کر اور ذہن میں واضح مقصد کے ساتھ کام کرنا چاہیئے۔

ٹیپ ریکارڈ کرنے کے بارے میں مزدوروں کے معلمین کے تربیتی کورسوں کے لئے عملی مشقیں

(۱) کورس کے پہلے اجلاس کا جہاں سارے شرکاء سے اپنا تعارف کرانے کے لئے کہا جاتا ہے ریکارڈ تیار کیجئے۔

لیکن اسے وہاں اس وقت نہ سنائیے۔

جب تقریباً تین چوتھائی کورس آگے بڑھ چکا ہو اور جب تک لوگ غالباً زیادہ پراعتماد بھی ہو چکے ہوں گے، اس ٹیپ کو چلائیے اور ہر شریک ہونے والے کی آواز کے قابل سماعت ہونے اور اس کے اپنے تعارف وغیرہ کے بارے میں بلا جھجک گفتگو کیجئے۔

(۲) کورس کے موضوعات میں سے کسی ایک پر ۱۵ - ۲۰ منٹ کا گروہی مباحثہ ریکارڈ کیجئے اور گروہ کے ساتھ فوراً اس کا تجزیہ کیجئے، اگر ضرورت ہو تو اس کے لئے دو گھنٹے لیجئے۔ ٹیپ کے متعلقہ حصوں کو بار بار سنائیے۔ اور درج ذیل باتوں پر توجہ مرکوز رکھیئے۔

- قائد نے بحث کے دوران صدارت کے فرائض کتنی اچھی طرح یا بری طرح انجام دیئے (ملاحظہ ہو باب نمبر ۱ حصہ نمبر ۴)
- بحث کے دوران کسی ایسے نکتے پر جس پر تناؤ پیدا ہو گیا ہو نیز ایسے نکات پر جہاں واضح طور پر کوئی نئی پیش قدمی کی گئی ہو۔
- ضرورت سے زیادہ سرگرم ضرورت سے زیادہ خاموش ممبروں پر
- اِدھر اُدھر کی فضول باتیں نہ ہوں۔

(۳) پڑھانے کی مشق کے ٹیپ ریکارڈ کئے ہوئے مختصر اجلاسوں کا منصوبہ بنائیے جیسا کہ ضمیمہ نمبر ۲ میں فہرست شدہ پانچویں مضمون میں بیان کیا گیا ہے۔

۳۔ پردہ سیمیں پر نہ دکھائے جانے والے بصری معاونین

عمومی

چونکہ تحریری مواد میں (جس کا ذکر اس باب میں پہلے کیا جا چکا ہے) بصری حس کا استعمال ہوتا ہے لہٰذا

صحیح بات تو یہ ہے کہ اس کو "بصری معاونین" کے ذیل میں شمار کیا جانا چاہیئے تھا تاہم چونکہ اس میں مسلسل توجہ مرکوز رکھنے کے لئے عام طور پر ایک کوشش درکار ہوتی ہے لہٰذا یہ بہتر معلوم ہوا کہ اس کو علیحدہ بیان کیا جائے اور یہ کہ بصری معاونین' کے ذیل میں صرف ان تدابیر و آلات پر بحث کی جائے جن کے لئے ہم صرف آنکھوں سے ہی کام لیتے ہیں اگرچہ آنکھوں کے علاوہ ہمارے کئی عناصر ایسے ہوتے ہیں جو ہمیں پڑھنے میں مدد دیتے ہیں اس کے باوجود بھی ایک طویل فہرست باقی رہ جاتی ہے لہٰذا سمجھنے اور حوالہ دینے کی سہولت کے پیش نظر ہم ان کے درمیان اس طرح امتیاز قائم کر رہے ہیں کہ پردہ سیمیں پر نہ دکھائے جانے والے بصری معاونین کو (جن کا ذکر آگے آتا ہے) پردہ سیمیں پر دکھائے جانے والے بصری معاونین سے (جن کا آئندہ دو حصوں میں احاطہ کیا جائے گا) الگ بیان کریں۔

تمام تعلیمی تحقیقات سے جیسا کہ باب نمبر ۹ میں بتایا گیا ہے۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بصری معاونین پڑھائی کے عمل کو بڑی حد تک آگے بڑھا سکتے ہیں بشرطیکہ ان کا انتخاب عمدگی سے کیا گیا ہو اور اس متعلقہ گروہ کی اپنی خصلتوں کو بھی مدنظر رکھا گیا ہو جس کو پڑھانا مقصود ہے۔ نیز اس موضوع کا خیال رکھا گیا ہو جس کی مثالوں وغیرہ کے ذریعہ وضاحت کرنی ہے۔ مزدوروں کے معلمین کو ان آلات کی امکانی خصوصیات اور دائرہ عمل کے متعلق معلومات ہونی چاہئیں جن میں سے وہ انتخاب کر سکیں۔

پردہ سیمیں پر نہ دکھائے جانیوالے بصری معاونین کی اقسام

۱۔ تختہ سیاہ (یا چاک سے لکھے جانے والا تختہ جسے چاک بورڈ بھی کہیں گے، لکھائی کا تختہ وغیرہ)

چاک بورڈ جو کبھی سیاہ ہوتا تھا لیکن اب اکثر ہرا اور بعض اوقات سفید ہوتا ہے ابھی تک وہ انتہائی قیمتی اوزار ہے جو کسی استاد کے پاس ہو سکتا ہے اور یہ ہر کلاس میں پڑھائی کے وقت موجود ہونا چاہیئے نہ صرف اس کو آرام اور آسانی کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے بلکہ اسے استعمال کرنے کے لئے ایسی فنی مہارت کی بھی ضرورت نہیں جیسی کسی فلم پراجیکٹر کو چلانے کے لئے ضروری ہوتی ہے بہت سے نئے انسٹرکٹر (استاد) اپنا خط اچھا نہ ہونے کی وجہ سے اس کا مظاہرہ کرنے سے گھبراتے اور شرماتے ہیں لیکن یہ شرمیلا پن جو ایک قدرتی امر ہے آسانی کیساتھ چند مختصر مشقوں سے دور کیا جا سکتا ہے۔ دراصل مزدوروں کے نئے معلمین کے کورسوں میں بجی مشقوں کے لئے چاک اور بورڈ مہیا کر دینا مفید ہوگا کیونکہ کام کی رفتار بہت تیز ہو سکتی ہے اور اس سے استاد کی کلاس روم میں کام کرنے کی صلاحیت اس کی بقیہ تدریسی زندگی کے لئے بڑھ جائے گی۔ یہ چاک بورڈ کافی بڑے

تفصیلی خاکوں یا نقشوں کے لئے بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں اور بالکل سادہ کام کے لئے بھی مثلاً ایسے نامانوس الفاظ یا نام لکھنے کے لئے جو مباحثے کے دوران آ جائیں۔ اگر کوئی پیچیدہ خاکہ یا کافی طویل لکھائی کی ضرورت پڑ جائے تو بہترین طریقہ یہ ہو گا کہ اس کو بورڈ پر جلاس سے پہلے ہی لکھ دیا جائے اور اس وقت تک کے لئے بڑے سے کاغذ سے ڈھانک دیا جائے جب تک مکمل یا جزوی طور پر اسے کھول دینے کی ضرورت پیش نہ آ جائے کام کے اس ڈھنگ سے سبق کا وقت بچے گا اور طلبہ کی توجہ بھی نہ بٹ سکے گی۔ کیونکہ نظر جہاں معاون ہوتی ہے وہاں زبردست انتشار کا سبب بھی ہو سکتی ہے تاہم بعض اوقات اس کے برعکس طریقہ زیادہ مناسب ہو سکتا ہے۔ یعنی جو نکات وہاں اٹھائے جائیں ان کا خلاصہ وہاں سبق کے ساتھ ساتھ جوں جوں دلائل آتے جائیں لکھا جاتا رہے۔

اگر کوئی خاص شکل ایسی ہو جس کو بار بار استعمال کرنا پڑتا ہو (مثلاً ملک کا نقشہ) تو بہتر ہو گا کہ گتے یا لکڑی کی (پلائی وڈ) کا ایک سانچہ اس خاکے کے مطابق بنا لیا جائے تاکہ چاک کو اس سانچے کے گرد پھیر کر صحیح قسم کی شکل کم سے کم وقت میں بنا دی جائے۔ اس قسم کے تمام سانچے بلکہ تختہ سیاہ سے متعلق تمام کاموں کا منصوبہ ان لوگوں کے ساتھ مل کر بنانا چاہیئے جو اس کمرے کے پیچھے ہوں جو اس کام کے لئے ذہن میں ہو اگر ان کی نظر اوسط درجے کی ہو تو کیا وہ تمام تفصیلات صاف صاف دیکھ سکیں گے اور حروف کو پڑھ سکیں گے ؟ اکثر و بیشتر تختہ سیاہ اس طرح استعمال کیا جاتا ہے گویا یہ کسی ٹیوٹر کا ذاتی پیڈ شکستہ خطی کے لئے ہے۔

لکھائی کے تختے کے طور پر مختلف چیزیں استعمال ہو سکتی ہیں مثلاً ایک ایسا پرانا لکڑی کا تختہ جو کسی ٹیک کے ساتھ کھڑا ہو۔ لکھائی کے لئے بنائی گئی دیوار' ایک بڑا گھومنے والا تختہ (جو پڑھائی شروع کرنے سے پہلے کام تیار کرنے میں سہولت دے) یا آج کل کچھ اور چیزیں بھی آ رہی ہیں مثلاً شیشے جیسے پلاسٹک کے لمبوترے تختے جن کے پیچھے روشنی لگی ہو۔ یا سفید بورڈ جن پر خاص نمدے کے قلموں سے لکھا جاتا ہے بلکہ کوئی سیاہ رغنی یا موم جامے کا بڑا سا ٹکڑا بھی وہی کام دے سکتا ہے اس کو گول ڈنڈے یا بانس پر لپیٹا جا سکتا ہے یا پھر اچھی صاف سیاہ دیوار یا ہموار سطح کام دے سکتی ہے سستے سفید اخباری کاغذ کے تختے اور نمدے والے قلم بھی اتنے ہی کار آمد ہو سکتے ہیں جتنے کہ تختہ سیاہ اور چاک' دراصل مزدوروں کے معلمین کے لئے جس امر کا تیقن کرنا انتہائی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ لکھنے کے قابل کوئی بھی بڑی اور صاف سطح موجود ہو یہ مفروضہ کہ تختہ سیاہ کو بچپن کی علامت سمجھ کر مزدور ناپسند کرتے ہیں۔ عموماً غلط ثابت ہوا ہے اور خاص طور سے کوئی بھی سنجیدہ مزدور

طالب علم اگر ایک بار تختۂ سیاہ کو مناسب طور پر استعمال ہوتے ہوئے دیکھ لے گا تو پھر وہ اسے ناپسند کر ہی نہیں سکے گا

۲. مقناطیسی بورڈ، فلالینی بورڈ، "پلاسٹی گراف"، "کومبی ریل"

گذشتہ سالوں کے دوران لکھائی کے سادہ بورڈوں میں بڑی تبدیلیاں ہو چکی ہیں مقناطیسی بورڈ، فلالینی بورڈ اور پلاسٹی گراف، ان سب میں ایک صنعت مشترک ہے کہ بنی بنائی چیزیں ان پر عمودی شکل میں لگا دی جاتی ہیں اور پھر بھی اسی جگہ لگی رہتی ہیں۔

مقناطیسی بورڈ، فولاد کی ایک پتلی سی چادر ہوتی ہے جس پر کٹی کٹائی تیار شدہ چیزیں جو چھوٹے مقناطیسوں کے ساتھ لگی ہوئی ہوتی ہیں، رکھی جا سکتی ہیں یہ مقناطیسی ٹکڑے ان چیزوں کو عمودی طور بورڈوں پر بھی مضبوطی سے اسی جگہ پکڑے رہتے ہیں لیکن انہیں آسانی کے ساتھ اِدھر اُدھر بھی کیا جا سکتا ہے بعض گھومنے والے چاک بورڈ بھی آج کل ایسے بنائے جاتے ہیں جن کے پیچھے آہنی چادر لگی ہوتی ہے تاکہ یہ مقناطیسی بورڈ کے طور پر بھی کام دے سکیں لیکن زیادہ قیمت اور بہت بھاری ہونے کی وجہ سے انہیں خریدنا مفید نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ مزدوروں کی تعلیم کے مستقل مراکز یا کالج ان کو خرید لیں علاوہ ازیں لوہے سے بنی ہوئی فائلوں کی الماری کی پشت بھی ضرورت کے وقت استعمال کی جا سکتی ہے۔

مزدوروں کی تعلیم کے لئے فلالینی بورڈ عموماً زیادہ کارآمد ہوتا ہے یہ بورڈ ہلکے پلائی ووڈ کا ہو سکتا ہے اور اسکے اوپر فلالین، نمدے دار کپڑا یا ہرا پٹو لگا ہوتا ہے اور اگر پیسے کم ہوں تو قیمتی کپڑا خریدنے کی ضرورت نہیں بلکہ پرانے کمبل سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ کٹے ہوئے ٹکڑے نمدے دار کپڑے یا سخت کاغذ کے بھی بنائے جا سکتے ہیں بشرطیکہ اس کے پیچھے گودڑ یا ریگ مال لگا ہوا ہو۔ یہ تختہ اس کٹی کٹائی شے پر لوہے کی پنوں سے جکڑا جا سکتا ہے، لئی یا گوند کی ضرورت نہ ہوگی۔

ضمیمہ نمبر۲ میں درج شدہ چھٹا مضمون فلالینی بورڈ کے فوائد اور نقائص بیان کرتا ہے فوائد تو یہ ہیں کہ ٹیوٹر کو اس مہارت کی ضرورت نہیں ہوتی جیسی تختہ سیاہ کیلئے درکار ہوتی ہے، وہ کلاس کا وقت ضائع نہیں کرتا پورے سبق میں وہ سامعین کا سامنا کرتا رہتا ہے کچھ زیادہ ڈرامائی اثر ڈال سکتا ہے اور اپنے ساز و سامان کو کسی دوسرے موقعہ پر استعمال کے لئے محفوظ رکھ سکتا ہے دوسری طرف اسے اپنا مضمون پڑھانے میں بہت زیادہ آزادی نہیں ہوتی اور عام طور سے یہ تراشیدہ ٹکڑے اتنے بڑے بڑے نہیں ہوتے کہ کسی بڑے کلاس کے کمروں کی

خاکہ نمبر ۲۱ ۔ فلالینی بورڈ پر علامتوں کے ایک سیٹ کے ذریعے بنایا ہوا " یونین کا ہاتھی " جس کو ہندوستان میں وضع کیا گیا۔

اتحاد قوت ہے' یا ٹریڈ یونین بوقت عمل

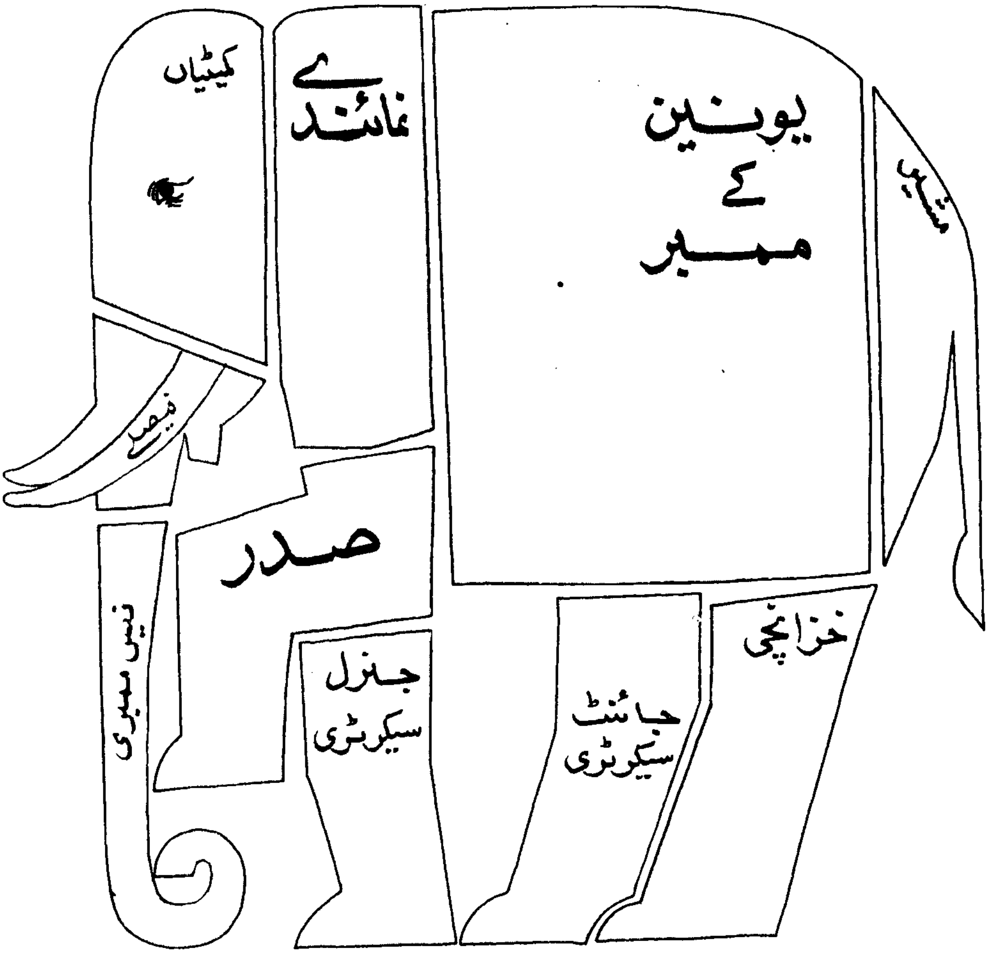

فلالینی بورڈ پر وضاحت کے لئے ایک اصل خاکہ : یونین کی مجتمع قوت یا ٹکڑے ٹکڑے ہاتھی ؟ معلم اپنے نکتوں کو اس طرح ذہن میں بٹھاتا ہے کہ ٹریڈ یونین اتحاد پر اپنی گفتگو کو نمایاں اور واضح کرنے کے لئے فلالینی بورڈ پر ہاتھی کے ٹکڑوں کو جوڑتا جاتا ہے ۔ اجلاس کے آخر تک ہاتھی پوری طرح دوبارہ بن چکا ہوتا ہے ۔

دیواروں پر طالب علموں کو نظر آ جاتی ہیں۔

مزدوروں کی تعلیم کے میدان میں بعض مشترک نوعیت کے مضامین ہوتے ہیں جن کے لئے تراشیدہ اشیاء کو مرکزی طور پر ایک جگہ تیار کرنے کا منصوبہ بنایا جا سکتا ہے مثال کے طور پر عالمی دفتر محنت نے اپنی ساخت اور سرگرمیوں سے تعلق رکھنے والی علامتوں کے سیٹ تیار کرائے ہیں جو مہیا بھی کئے جا سکتے ہیں ٹریڈ یونین کی ممبری کی بابت بھی ایسا ہی ایک سیٹ موجود ہے۔ ہندوستان میں مزدوروں کی تعلیم کے مرکزی بورڈ نے فلالینی بورڈ والی علامتوں کے تیرہ سیٹ کئی زبانوں میں عنوانات کے ساتھ بہت بڑے پیمانے پر پورے ملک میں استعمال کے لئے تیار کرائے ہیں یونین کا ہاتھی جس کو خاکہ نمبر ۲ میں نقل کیا گیا ہے ان میں سے ایک ہے یہ ہمارے لئے زیادہ قابل توجہ اس لئے ہوا کہ یہ خاص طور سے دلکش تصویری اور تعلیمی ہے۔

پلاسٹی گراف بھی بہت کچھ فلالینی بورڈ ہی کی طرح کا ہوتا ہے اس میں پلاسٹک سے بنی ہوئی تراشیدہ اشیاء استعمال ہوتی ہیں اور بورڈ کی سطح چکنی ہوتی ہے پلاسٹک میں چپکنے کی قوت فلالین سے زیادہ ہوتی ہے اگر مزدوروں کی تعلیم کا کوئی نیا مرکز سامان سے لیس کیا جا رہا ہو تو یہ بات قابل غور ہوگی کہ لوہے کے مقناطیسی بورڈ کے ایک رُخ پر ٹوپ جیسا کپڑا لگا دیا جائے تاکہ اس کو فلالینی بورڈ کے طور پر استعمال کیا جا سکے اور دوسرا چکنا رخ مقناطیسی پشت والی علامتوں یا پلاسٹک سے تیار شدہ تراشیدہ اشیاء کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے وفاقی جمہوریہ جرمنی میں متعدد ٹریڈ یونین کالجوں میں یہ طریقہ اختیار کیا جا چکا ہے اور جو اوزار اس طرح تیار ہوا اس کو دلیسٹرمان بورڈ کا نام دیا گیا ہے۔

"کومبی ریل" بھی کچھ ایسی ہی ایک مختلف المقاصد شے کا نام ہے اسے سیکنڈے نیویا کی ایک فرم بناتی اور فروخت کرتی ہے لیکن مقامی طور پر بھی اس کو بنایا جا سکتا ہے یہ سفید مضبوط کاغذ کا ایک لمبا تختہ ہوتا ہے جو ایک یا ڈیڑھ میٹر چوڑا ہوتا ہے اور دو بیلن نما گول ڈنڈوں سے جڑا ہوتا ہے اور ان پر لپٹا ہوا ہوتا ہے یہ ڈنڈے دونوں طرف ایک کینوس یا کپڑے کے ساتھ جکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ ایک حفاظتی غلاف کے طور پر بھی کام دے سکتے ہیں اور جب اسے کھول لیا جائے تو یہ فلالینی بورڈ کی سطح جیسا ہو جاتا ہے اس سفید کاغذ کو نمدے دار قلموں کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے اس طرح یہ ایک لپٹے ہوئے تختہ سیاہ کے طور پر بھی کام دے سکتا ہے اور فلم دکھانے کے لئے پردہ سیمیں کا کام بھی دے گا۔

اس کا تجارتی نمونہ کچھ ایسا ہے کہ اس کے اطراف میں کلپ لگے ہوتے ہیں تاکہ نظر آنے والے سفید کاغذ کی سطح پر شفاف ایسی ٹیٹ کے ٹکڑے تہ بہ تہ اس کے اوپر آویزاں کئے جا سکیں اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مثلاً

جب کسی ملک کا نقشہ کاغذ پہ کھینچا ہوا ہو۔ تو مختلف دفعوں میں مختلف تفصیلات اس پہ نقشے میں بھری جائیں وہ اس طرح کہ مزید مطلوبہ معلومات کے ساتھ شفاف ایسی ٹیٹ کی پوشش تہہ کو اس کا غذ پہ اُوپر سے رکھدیا جائے۔ مثال کے طور پہ ٹریڈ یونین دفتروں کا محل وقوع اس نقشے میں دکھایا جاسکتا ہے۔

مقناطیسی بورڈ، فلالینی بورڈ، پلاسٹی گراف اور کومبی ریل، ان سب کی اپنی خوبیاں ہیں لیکن اگر وسائل تھوڑے ہوں تو یہ بہتر ہوگا کہ ٹیوٹروں کو صرف چاک اور روغنی کپڑے یا موم جامے کے لپیٹ لئے جانے والے تختہ سیاہ مہیا کر دیئے جائیں۔

۴. ترسیمات (پوسٹر، ڈیاگرام، گراف، نقشے، چارٹ، ساکن فلمیں یا تصویریں)

حقیقت یہ ہے کہ آلات کے اس گروہ پہ دوسری بصری تدابیر اور معاونین سے علیحدہ غور نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ایک ہی شخص تختہ سیاہ پہ ایک نقشہ یا ڈایاگرام بنا سکتا ہے یا کسی فلالینی بورڈ پہ کوئی تراشیدہ نقش یا چارٹ آویزاں کر سکتا ہے یا پھر ان ترسیمات کے فوٹو، سلائڈ یا فلم وغیرہ کی صورت میں سکرین پہ دکھ سکتا ہے۔ تاہم چونکہ ترسیمات اکثر کاغذ کے کسی علیحدہ تختہ یا دفتی یا گتے پہ بنائی جاتی ہیں اور پھر انہیں آئندہ حسب ضرورت استعمال کے لئے اٹھا رکھا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ قرین عقل ہوگا کہ ان پہ جدا گانہ بحث کی جائے۔

علاوہ ازیں یہ بات بڑی اہم ہے کہ ان کو استعمال میں لاتے وقت تدریسی صورتِ حال کا خاص طور سے خیال رکھا جائے۔ مثال کے طور پہ (خاکہ نمبر ۱۲ میں) "یونین کا ہاتھی" ایک پوسٹر کی صورت میں بھی چھاپا جاسکتا تھا لیکن پھر وہ مرحلہ وار پڑھائی کے لئے اتنا مناسب نہ رہتا جتنا وہ فلالینی بورڈ پہ مختلف ٹکڑے جوڑ کر دکھانے کی صورت میں ہو سکتا ہے۔

دوسری جانب باب نمبر ۹ کے دونوں ڈائیگرام جن میں سے ایک میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ہم معلومات کو کیسے قبول کرتے ہیں (خاکہ نمبر ۹) اور دوسرے میں پڑھنے کے عمل کو گراف کی شکل میں دکھایا گیا ہے خاکہ نمبر ۱۱ تا ۱۴ فلالینی بورڈ کے لئے مناسب نہ ہوں گے۔ اگرچہ انہیں کسی تختہ سیاہ یا بڑے کاغذی تختہ پر بھی اچھی طرح بنایا جاسکتا ہے اور پھر انہیں آئندہ استعمال کے لئے بھی اٹھا کر رکھا جاسکتا ہے اس لئے یہ بات مفید ہوگی ان ترسیمات کی بڑی بڑی اقسام میں سے چند ایک کی نشان دہی کر کے ان پہ غور کیا جائے۔

لائنوں والے گراف (جیسے کہ خاکہ نمبر ۱ سے ۴ تک ہیں) تقابلی مقاصد کے لئے وقت گذرنے کے ساتھ

ہونے والی تبدیلیاں دکھانے کا بہت عمدہ طریقہ ہیں مثال کے طور پر کوئی شخص انہیں مختلف ٹریڈ یونینوں کی رکنیت کی شرح میں ترقی یا مختلف ملکوں کی صنعتی پیداوار میں موازنہ کرنے کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔

ٹریڈ یونینیں اکثر منافع جات اور قیمتوں میں اضافے کی شرحوں کا اجرتوں کی شرح سے مقابلہ کرنے کے لئے لائن گراف بنانے کا ذریعہ بڑا مفید پاتی ہیں پائی گراف (ہیولی نما گراف حلقوں والے گراف (دیکھئے خاکہ نمبر ۳) کا بہترین استعمال یہ ہے کہ وہ کسی ایک مکمل شے کے مختلف اجزا کی متناسب اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں مثال کے طور پر کسی ٹریڈ یونین کی آمدنی کو اخراجات کی مختلف مدوں میں مختص کرنے کا اظہار ایک ایسے حلقے سے کیا جا سکتا ہے جسے مناسب سائز کے ایسے مختلف ٹکڑوں میں کاٹ دیا گیا ہو جو "نظم ونسق" "اشتہارات" "تعلیم" "ہڑتالی تنخواہ" "سماجی بہبود" وغیرہ کی نمائندگی کرتے ہوں اس صورت میں اس حلقے کو اکثر اس ملک کے رائج الوقت سکے مثلاً ڈالر، فرانک، پیسو، پونڈ روپیہ وغیرہ کا مظہر سمجھا جاتا ہے اور ان قاشوں کو چھوٹے سکوں مثلاً سینٹ یا پنس یا پیسوں کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے تاکہ اس کا عنوان کچھ اس طرح کا ہو کہ مثلاً یونین کی آمدنی کا ہر ڈالر یا روپیہ کس انداز سے خرچ کیا جاتا ہے۔

اس قسم کے گرافوں کو نہ صرف کسی ایک چیز کی ذیلی تقسیموں کا ایک دوسرے سے موازنہ کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے بلکہ کُل کا جزو کے ساتھ مقابلہ بھی کیا جا سکتا ہے جیسا کہ ان دو شکلوں میں دکھایا گیا جو باب نمبر۲ کے خاکہ نمبر۳ میں درج ہیں۔ باب نمبر۳ کے خاکہ نمبر ۴ و ۵ سے یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ پائی گراف (ہیولی نما گراف) گول نہیں چوکور ہوگا۔

بار گراف یعنی مختلف سائزوں کے مستطیل بھی، خواہ عمودی انداز سے بنائے جائیں یا اُفقی انداز میں گراف کی شکل میں موازنہ کرنے کا ایک اور طریقہ ہیں مثال کے طور پر باب نمبر۹ کا خاکہ ۹ درج ذیل انداز سے بنایا جا سکتا تھا۔

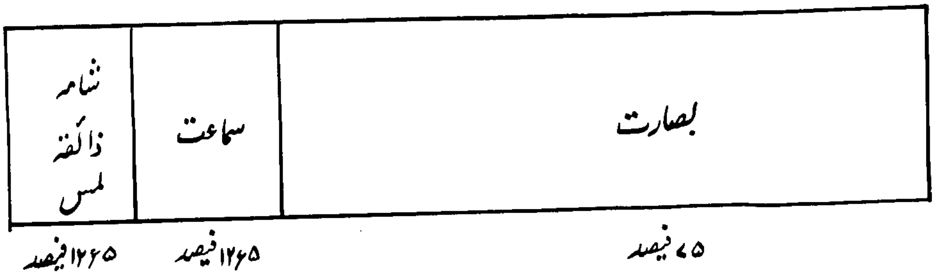

جیسا کہ خاکہ نمبر۹ میں دکھایا گیا ہے اگر اسی طرح ہم درج بالا گراف کے متعلقہ حصے میں آنکھ اور کان

کی تصویریں بنا دیں تو اس گراف کو بچٹو بار گراف کہا جا سکتا ہے یعنی ایسا گراف جس میں خطوط مستقیم کے ساتھ تصویر کا اضافہ بھی ہو۔ اسی طرح خاکہ نمبر ۹ کو بچٹو پائی گراف یعنی تصویر دن والا ہیولی نما گراف بھی کہا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ ایک حماقت ہوگی کہ ناموں کے لئے پریشانی اٹھائی جائے یا مختلف اقسام کی ترسیمات کے چکر میں پڑے رہیں اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ یہ معلوم کر لیا جائے کہ کسی خاص مقصد کے لئے کس قسم کا گراف سب سے موزوں رہے گا۔ لہٰذا ہم ایک آخری مثال اور لیتے ہیں۔

"تنظیمی چارٹ سے (یعنی ایسا چارٹ جس میں تنظیم کا سارا ڈھانچہ دکھایا جائے) جیسا کہ خاکہ ۲۲ ظاہر کرتا ہے اکثر قارئین واقف ہوں گے کیونکہ یہ متعدد بار لیبر ایجوکیشن نامی مجلہ کی لپشت پر شائع ہو چکا ہے۔ اس میں مختلف چوڑے اور لمبوترے خطوط اور ان کے درمیان میں نیچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تیروں کے نشان یہ بات واضح کرتے ہیں کہ دنیا کے ملک کس طرح اپنے مندوبین عالمی محنت کانفرنس میں بھیجتے ہیں پھر یہ مندوبین ایک مجلس منتظمہ کا انتخاب کرتے ہیں جس کا فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے انتظامی دفتر یعنی عالمی سطح کے عمال پر مشتمل ایک سکرٹریٹ کی نگرانی کرے۔ بیرونی تیر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ دفتر عالمی محنت کانفرنس کی خدمت کس طرح انجام دیتا ہے۔

یہ بات طے کرنے کے لئے کہ یہ ترسیمات کسی بات کو ذہن نشین کرانے میں کس حد تک بصری معاون ثابت ہوتی ہیں غالباً مندرجہ بالا کیفیت یا وضاحت کو دوبارہ پڑھ کر اس چارٹ کا مطالعہ کرنا اور ان تفصیلات پر غور کرنا جو اس میں درج کی گئی ہیں سودمند ہوگا۔

اب اتنی فنی ترقیاں ہو چکی ہیں کہ ٹیوٹر اور ان کے طلبہ خود بھی اخباری کا غذ اور بھدے والے قلم کے ذریعہ ترسیمات تیار کرنے کے قابل ہو گئے ہیں اگر ضرورت پڑے تو سیاہ نشانوں کے لئے کوئلہ اور رنگنے کے لئے پھول پتے وغیرہ کام میں لائے جا سکتے ہیں۔

۴۔ پلٹائے جانے والے چارٹ، (فلپ (چٹکی میں پکڑنے والے) چارٹ، تہ بہ تہ تسلسل والے چارٹ، فلیش (جلدی سے گزر جانے والے) کارڈ، فلپ (چٹکی میں پکڑنے والے) کارڈ)

پلٹائے جانے والے چارٹ یا تہ بہ تہ تسلسل والے چارٹ سادہ قسم کے چارٹوں کا ایک سلسلہ ہوتے ہیں جو کسی موضوع کو تصویری مثالوں سے مرحلہ وار سمجھانے کے کام آتے ہیں انہیں عام طور پر مضبوط سفید

خاکہ نمبر۲۲ - ایک مثالی تنظیمی چارٹ : عالمی ادارہ محنت کا تنظیمی ڈھانچہ

عالمی ادارہ محنت کس طرح کام کرتا ہے

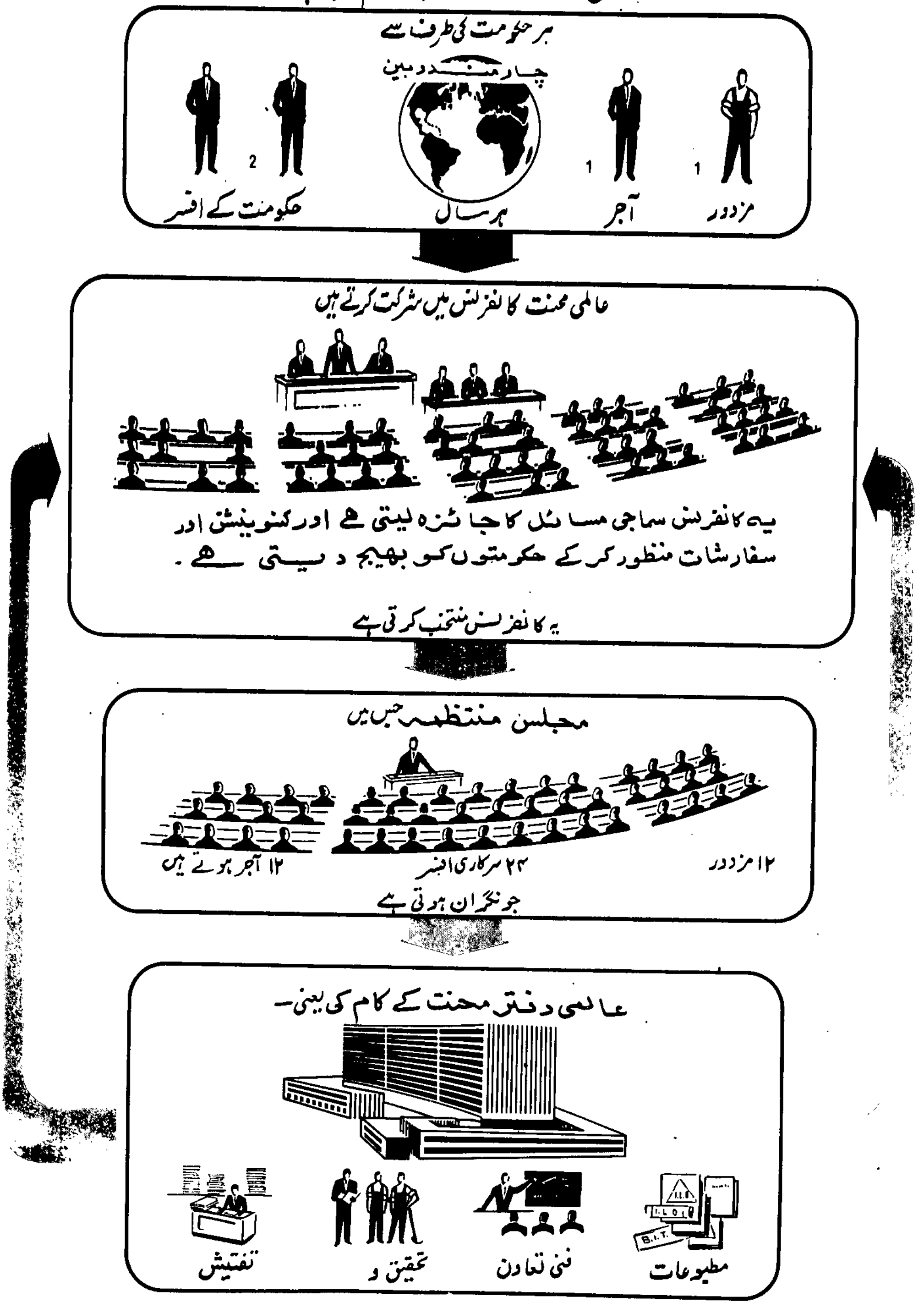

خاکہ نمبر ۲۳۔ پلٹے جانے والے چارٹ کا استعمال

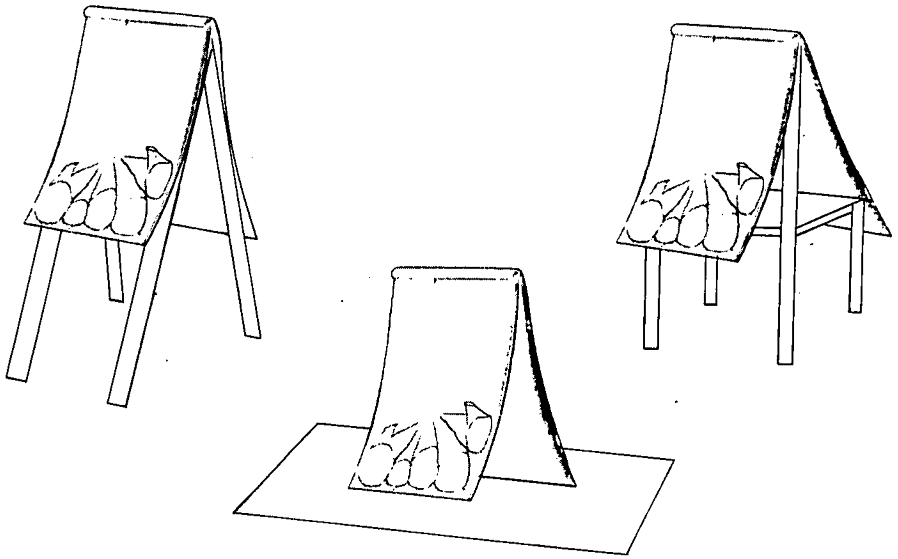

کاغذ کے تختوں پر ہاتھ سے بنایا دیا چھاپا جاتا ہے۔ کاغذ کے یہ تختے ایک مضبوط ڈنڈے کے ساتھ پیوست ہوتے ہیں یا ان کو باریک تار سے ٹانک لیتے ہیں یا فیتے سے باندھ لیتے ہیں ان کو ایک سہارے دار تختے پر یا کسی ایسی کرسی کی پشت کے سہارے پر جو میز کے اوپر رکھی ہوئی ہو رکھ لیا جاتا ہے اور اگر یہ چیز خود ہی ذرا سخت ہو (کارڈ بورڈ ہو یا دفتی) ہو تو اسے براہ راست میز پر رکھا جا سکتا ہے تاکہ یہ چارٹ باقاعدہ تسلسل کے ساتھ یکے بعد دیگرے پلٹے جا سکیں "فلپ چارٹ" کے نام ہی سے ظاہر ہوتا ہے یہ کاغذی تختے بہت تیزی کے ساتھ پلٹے جا سکتے ہیں لیکن اہمیت اس بات کی ہے کہ ہر چارٹ کو پلٹ کر دکھانے کے بعد اتنی طویل گفتگو کی جائے کہ اس کے پوری طرح سمجھ لئے جانے کا یقین ہو جائے۔

فلپ کارڈ اور فلش کارڈ کی اصطلاحیں بعض اوقات ذرا چھوٹے سائز کے پلٹے جانے والے چارٹوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں جنہیں ہیوٹر اپنی چٹکی میں پکڑ کر گروپ کو دکھاتا ہے تاہم اس قسم کا مظاہرہ بہت چھوٹے گروپوں کے علاوہ عموماً کارآمد نہیں ہوتا فلیش کارڈ کی اصطلاح کا اطلاق بھی بعض اوقات ایسے چھوٹے تصویری سلسلے کے لئے کیا جاتا ہے جو صرف انفرادی استعمال میں آتا ہے عموماً یہ تصویریں سینما کے کیمرے سے

لی جاتی ہیں اور ان کو ذرا لچکدار کارڈوں پر چپکا یا جاتا ہے ان کے اوپر کے سرے آپس میں اس طرح جڑے ہوتے ہیں کہ ان کو ایک جھٹکے کے ساتھ تیزی سے حرکت دینے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ مسلسل حرکت کر رہی ہیں۔ یہ تدبیر بعض اوقات کھیلوں کی تربیت کے لئے استعمال کی جاتی ہے علاوہ ازیں اسے اتنی ہی عمدگی کے ساتھ مطالعہ کار کے تجزیے میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے تاہم چونکہ یہ تدبیر اس باب کے اس حصے سے زیادہ مناسب تعلق رکھتی ہے جس میں آگے چل کر متحرک بصری معاونین کا ذکر آئے گا لہٰذا یہاں ہم اس بارے میں زیادہ تفصیلات میں نہیں جائیں گے۔

یہ بتا دینا بے جا نہ ہوگا کہ اگرچہ پلٹے جانے والے چارٹ کسی بھی مرکزی تنظیم کے ذریعہ بڑی تعداد میں تیار کرائے جا سکتے ہیں۔ مثلاً ہندوستان میں مزدوروں کی تعلیم کے مرکزی بورڈ کے پاس تقریباً بیس ایسے چارٹ ہیں) تاہم "خود ساختہ" چارٹ جو کسی خاص گروپ کے لئے (یا اس کی جانب سے) بنائے جائیں تو یہ سب سے بہتر ہوتے ہیں سادہ قسم کے نقش و نگار والے چارٹ تیار کرنے کے لئے فنکار ہونا ضروری نہیں اور اس سلسلے میں ڈرائنگ کے موضوع پر جس ساتویں مضمون کا حوالہ ضمیمہ نمبر ۲ کی فہرست میں دیا گیا ہے، اس کو پڑھ لینا مفید مطلب ہو سکتا ہے ایک اور مضمون پوسٹروں کی بابت اس فہرست میں نویں نمبر پہ مذکور ہے۔ اس کا پڑھ لینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

پردہ سیمیں کے علاوہ بصری معاونین کے ذریعے مزدوروں کے معلمین کے تربیتی نصابوں کی عملی تربیتی مشقیں

۱۔ تختہ سیاہ پر مشق کیجئے۔

— کھلا کھلا لکھنے کی

(ایک اوسط تعداد والی کلاس کے کمرے میں یہ حروف تقریباً دو انچ یا پانچ سنٹی میٹر کے ہونے چاہئیں)

— اپنی ٹریڈ یونین کا ایک انتظامی چارٹ تیار کرنے کی (انفرادی کام)

— اس ٹمپلیٹ (وہ نمونے کا تختہ جس کو دیکھ کر کام کیا جاتا ہے) کے استعمال کی جسے آپ نے خود بنایا ہے۔

۲۔ درج ذیل موضوعات پر اسباق کو مثالوں سے سمجھانے کے لئے خطوط والے نقشے تیار کیجئے۔

— آپ کے ملک میں آبادی کی بابت رجحانات۔

— گزشتہ دس سال کے دوران آپ کے ملک میں قیمتوں کے مقابلے میں اجرتوں کا معیار

(گروہی یا انفرادی کام)

۳۔ اس کتاب میں جتنے خاکے یا شکلیں دی گئی ہیں انکی قدر و قیمت کا بحیثیت بصری معاون مطالعہ کیجئے اور ان میں سے ہر ایک کو درج ذیل پانچ درجوں کا میں سے کسی ایک میں رکھیئے۔

بہت کارآمد ، عمدہ اچھا خراب بالکل بے کار

(بہترین طریقہ یہ ہے کہ آخری مشق کو انفرادی طور پہ کیا جائے اور پھر پورے گروہ میں اس پر بحث کی جائے)[1]

۴۔ پردہ سیمیں پر ساکت بصری معاونین

عمومی

یہاں ہم صرف ان تصادیر سے بحث کریں گے جنہیں پردہ سیمیں پہ دکھایا جاتا ہے اور وہ ساکت رہتی ہیں۔ پردہ سیمیں پہ متحرک رہنے والے بصری معاونین مثلاً فلمیں، ٹیلی ویژن اور ویڈیو ٹیپ ریکارڈنگ (سمعی بصری ریکارڈنگ یعنی ایسی ٹیپ جس پہ نہ صرف آواز سنائی دے بلکہ ٹیلی ویژن پہ تصویر بھی آئے) وغیرہ پہ آئندہ چل کر گفتگو کریں گے۔ تاہم دونوں جگہ بیان کئے جانے والے بصری معاونین کے لئے کچھ ایسی شکل اور ساخت کا سامان استعمال کیا جاتا ہے جس میں بہت تیز روشنی اور ایک ایسا عدسہ استعمال کرنا پڑتا ہے جس سے اصل تصویر بڑی ہو جائے اس کے معنی یہ ہیں کہ چارٹ ڈایاگرام، فوٹوگراف وغیرہ اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ آسانی سے ان کا ذخیرہ کیا جا سکتا ہے اور پھر جب ان کو کلاس کے کمرے میں دکھایا جائے تو ان کو اتنا بڑا کیا جا سکتا ہے کہ بڑے بڑے گروپ ان کو دیکھ سکیں۔

بصری معاونین کے اس گروپ کا خاص فائدہ اس کے عکس میں ہے جسے آسانی سے فلم پراجیکٹر کو پردہ سیمیں سے دور یا نزدیک کر کے گھٹایا یا بڑھایا جا سکتا ہے اور کچھ فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ تصادیر

---

[1] عالمی دفتر محنت کا شعبہ تعلیم مزدور، جنیوا، سوئٹزرلینڈ اس بات کے لئے ممنون ہوگا کہ اس کو ان ذہنی آزمائشوں کے نتائج سے مطلع کیا جائے۔

آسانی سے ذخیرہ کی جا سکتی ہیں ایک اور بات یہ ہے کہ کسی تاریک کونے میں ایک چمک دار پردے کا تاثر عام طور پر طلبہ کی توجہ کو مرکوز رکھتا ہے۔

دوسری طرف نقائص یہ ہیں کہ تمام فلم پراجیکٹر خاصے مہنگے ہوتے ہیں (اور کچھ تو بہت ہی مہنگے ہوتے ہیں) اور پردہ پر فلم دکھانا بجلی کی قوت پر منحصر ہوتا ہے (جو بعض اوقات کار اور دوسری بیٹریوں سے حاصل کی جا سکتی ہے لیکن ہمیشہ بہت آسانی سے ایسا نہیں ہوتا) اس کے علاوہ فلم دکھانے کے لئے عموماً ایک پردہ سیمیں یا دیوار اور ایک تاریک کمرہ کی ضرورت ہوتی ہے تاہم چونکہ یہ ضروریات مشین کی نوعیت کے مطابق تھوڑی بہت بدلتی رہتی ہیں لہٰذا آئیے ہم انہیں علیحدہ علیحدہ بیان کریں اور ایک ایسی مشین سے ابتدا کریں جو حال ہی میں ایجاد ہوئی ہے یعنی سر سے اونچا پروجیکٹر

پردہ سیمیں پر دکھائے جانے والے ساکت بصری معاونین کی اقسام

۱۔ سر سے اُونچا پراجیکٹر

مزدوروں کے کسی ایسے معلم کو جو کسی نئے مرکز کو ساز و سامان سے لیس کر رہا ہو اس مشین کی بابت بڑی احتیاط کے ساتھ غور کرنا چاہیئے جس کا ذکر اُس مضمون میں کیا گیا تھا جو ییبرا ایجوکیشن میں چھپا تھا (ملاحظہ ہو ضمیمہ نمبر ۲ شمار نمبر ۱۰) حالیہ سالوں کے دوران تیز روشنی کے بلبوں اور بہتر بارڈ انتظامات کی وجہ سے ان پروجیکٹروں کی جسامت اور وزن کم ہوتا جا رہا ہے جس سے یہ آسانی کے ساتھ اٹھائے اور رکھے جا سکتے ہیں اور دن کی روشنی میں بھی ان کو پردہ سیمیں پر دکھایا جا سکتا ہے۔

ییبرا ایجوکیشن میں طبع شدہ مذکورہ بالا مضمون میں جو کچھ بتایا جا چکا ہے اسے یہاں دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ اور چیزوں کے علاوہ اس میں ایسے دو نقشے بھی شامل کئے گئے ہیں، جس سے اس قسم کے پروجیکٹر کے متعلق فنی تفصیلات کا پتہ چل جاتا ہے۔ یہ بتا دینا کافی ہوگا کہ یہ مشین دھات کے بنے ہوئے ایک صندوق کی مانند ہے جس کی اُوپر کی سطح شفاف شیشے کی مانند ہے اس صندوق کے اُوپر کی سطح پر سیلوفین یا ایسی ٹیٹ کا ایک لپٹا ہوا رول یا ایک شیٹ رکھ دی جاتی ہے جس پر ٹیوٹر کچھ لکھ سکتا ہے پھر یہ تحریر پردہ سیمیں پر ٹیوٹر کے سر کے پیچھے سے دکھائی جاتی ہے۔ ٹیوٹر اپنے نوٹ یا ڈرائنگ

پیشگی تیار کر سکتا ہے اور پھر سبق کے ساتھ ساتھ ان کی نمائش کر سکتا ہے یا سبق کے دوران بھی وہ کچھ لکھ سکتا ہے یا اس شیٹ کی تصحیح کر سکتا ہے بہ نسبت اس روایتی طرز کے جس میں نوٹ تختہ سیاہ پر لکھے جاتے ہیں اول الذکر طریقہ نگاہوں کے لئے زیادہ پرکشش ہے اور اس میں وقت بھی ضائع نہیں ہوتا علاوہ ازیں ایک فائدہ یہ ہے کہ ٹیوٹر کا رخ ہمیشہ گروپ کی طرف رہتا ہے۔

سر سے اونچا پروجیکٹر کسی بڑے گروہی مباحثے یا کسی کانفرنس میں بھی بہت موثر معاون ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے "رپورٹر" یہ کام انجام دے سکتا ہے کہ جوں جوں دلائل آگے بڑھیں یہ ان کو مختصر طور پہ دہراتا جاتے اس طریقہ کی وجہ سے حاضرین میں سے کچھ کی توجہ بھٹک سکتی ہے لیکن مجموعی طور پر یہ بلاشبہ توجہ کو مرکوز رکھنے میں مدد دیتا ہے نیز جب بھی توجہ موضوع سے ہٹے تو فوراً معلوم ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے نہایت ٹھیک ٹھیک تلخیص تیار ہو جاتی ہے یہ فوائد اور دیگر ایسے فوائد جن کا ذکر "لیبر ایجوکیشن" والے مضمون کے علاوہ دوسرے مضامین بھی کیا گیا ہے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ سر سے بلند پروجیکٹر مزدوروں کی تعلیم میں ایک روزافزوں اور اہم کردار ادا کریں گے۔

۲۔ ایپی سکوپ

اس قسم کے سازوسامان میں ایپی سکوپ ایک نسبتاً قیمتی چیز ہوتی ہے جس کے ذریعے تصویریں، چارٹ ڈایاگرام وغیرہ پردہ سیمیں یا کسی سفید سطح پر شیشوں کی مدد سے دکھائے جا سکتے ہیں ان میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ٹھوس اشیا کا عکس بھی دکھلا سکتے ہیں اس نام کے پہلے "حروف" ایپی یونانی زبان کے حروف ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ ایک ایسا آلہ ہے جو دکھائی جانیوالی شے سے بلندی پر ہوتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ عکس ڈالنے کے لئے آئینوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ مشینیں بڑے گنجائش والے آلات کا مقصد پورا کرتی ہیں وہ اس طرح کہ ان کے ذریعے ٹیوٹر، کتابوں یا اخباروں سے تصویریں یا نقشے وغیرہ (جن کی لمبائی چوڑائی ۱۴ سنٹی میٹر یا ۱/۲ ۵ انچ مربع سے زیادہ نہ ہو) دکھا سکتے ہیں یا اگر چاہیں تو خود ڈرائنگ بنا سکتے ہیں اور اگر انہوں نے خود کچھ فوٹو کھینچے یا لئے ہوں تو انہیں دکھا سکتے ہیں تاہم چونکہ بلب کی گرمی اس دکھائی جانے والی شے کے بہت قریب ہوتی ہے لہٰذا یا تو ایک پنکھا اس کے ساتھ ضرور لگا ہونا چاہیئے یا پھر ایک کم طاقت کا بلب استعمال کیا جا سکتا ہے اگر پنکھا لگا ہوا ہو تو مشین کی قیمت خرید بڑھ جائیگی اور وہ بھاری بھی بہت ہو جائے گی۔ اگر پنکھا نہ لگایا جائے تو عکس اس

وقت تک بہت مدہم ہوگا جب تک کمرہ بالکل تاریک نہ کر لیا جائے اور گروپ بھی مختصر ہو اور یہ وہ سبھی کے قریب یا بالکل سامنے بیٹھا ہو کسی قسم کے عکس ریز آلے کا استعمال کرتے وقت مزدوروں کے معلمین کو اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ سامعین کی نشستوں کی ترتیب مختلف قسم کی مشینوں اور مختلف قسم کے سکرینوں کے مطابق ہو اسی طرح مزدوروں کے معلمین جب کبھی کوئی ایپی سکوپ خریدنے کا ارادہ کریں تو یہ بہتر ہوگا کہ وہ اس کے حسن وقبح کا مقابلہ ڈیاسکوپ اور ایپی ڈیاسکوپ کے فوائد ونقائص سے کرلیں۔

۳۔ ڈیاسکوپ (فلمی فیتہ یا سلائڈ دکھلانے والا پروجیکٹر)

یہاں اس نام کا سابقہ "ڈیا" اس بات کا اشارہ کرتا ہے کہ بلب کی روشنی اس شئے میں سے چھن کر آرہی ہے جو دکھائی جارہی ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ اس پروجیکٹر میں آئینوں کی ضرورت نہیں اور اس کو پازیٹو فلم (نگیٹو کے برعکس) کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے ــــ اسی وجہ سے الفاظ "ڈیاسکوپ" اور "ڈایاپازیٹو" (فوٹوگراف سلائیڈوں کے لئے) استعمال کئے گئے ہیں۔

چونکہ اس قسم کے پروجیکٹر میں آئینے درکار نہیں ہوتے نیز چونکہ یہ کام بھی چھوٹے ۳۵ ایم ایم "پازیٹو" کے ساتھ کرتا ہے لہٰذا یہ ایک ایپی سکوپ کے مقابلے میں زیادہ مجتمع اور ہلکا ہوتا ہے دراصل اب تو ایسی سستی ڈیاسکوپ حاصل کرنا بھی ممکن ہے جس کی جسامت ایک بڑی دستی ٹارچ سے زیادہ نہ ہو اور جو ٹارچ بیٹری سے چلائی جاسکتی ہو۔ اس کی تابانی (یعنی روشنی کی کرن کی قوت) تو ظاہر ہے کہ اتنی تیز نہیں ہوسکتی جتنی عام بجلی کی قوت کے استعمال سے ہوسکتی ہے لہٰذا اس قسم کی ڈیاسکوپ صرف چھوٹے چھوٹے گروپوں (ایک درجن افراد تک) کے لئے مناسب ہوسکتی ہے اور اس کے لئے بھی مکمل تاریکی ضروری ہے لیکن یہ اتنی ہلکی ہوتی ہے کہ بآسانی اٹھائی جاسکتی ہے اور دور دراز مقامات پر فلم دکھانے کے کام آسکتی ہے اس کے دوسرے ماڈل کار کی بیٹری سے چل سکتے ہیں اور کم ازکم ایک ماڈل تو ایسا بھی ہے جو ایک کار کی بیٹری سے بھی چل جاتا ہے اور عام بجلی کی رو سے بھی کام کرتا ہے

مزدوروں کے جو معلمین ایک ڈیاسکوپ خریدنے کی سوچ رہے ہوں انہیں چاہیئے کہ پہلے اس بات پر غور کرلیں کہ آیا اس کو کسی ایسی جگہ استعمال کرنا ہے جو بجلی کی رو سے دور ہے اگر ایسا نہ ہو تو یہ بہتر ہوگا کہ ایک معیاری قسم کی چیز خریدی جائے۔ جس ماڈل کا وہ انتخاب کریں اگر اس میں اس بات کا اہتمام نہ ہو کہ اس کے ساتھ سلائیڈ اور فلمی فیتے دونوں کو لے جانے کے لئے "کیریئر" لگا ہوا ہو تو یہ اس قیمتی سامان کو ضائع

کر دینے کے برابر ہوگا اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس ماڈل میں اچھی طرح یہ دیکھ لیں کہ اس کے ساتھ ایک "کیر وسل" یا خود بخود سلائڈ لگانے والا آلہ لگا ہوا ہے کیوں کہ ان کو فلمی فیتے کے استعمال کے لئے جلد جلد بدلا نہیں جا سکتا۔

یہ ایک حماقت ہوگی کہ اگر مزدوروں کے کسی تعلیمی مرکز میں فلمی فیتوں کے استعمال کی سہولتیں فراہم نہ کی جائیں۔ کیونکہ دن بدن مناسب قسم کے فلمی فیتے تیار کئے جا رہے ہیں۔ پچاس سے زیادہ کی فہرست تو عالمی ادارہ محنت (ع۔ا۔م) کے مزدوروں کے تعلیمی کتاب الفہرس میں درج ہے لیکن اس کے یہ معنی بھی نہیں ہیں کہ وہ ہر ملک میں استعمال کے لئے مناسب ہوتے ہیں کیونکہ ان میں سے بہت سے ایک ہی زبان کے عنوانات کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں یا پھر ایک ہی ملک کے حالات مطابق ہوتے ہیں۔ "مزدوروں کی تعلیم کے طریقے اور ٹکنیک" کی بابت ع۔ا۔م کے فلمی فیتہ میں جس سے خاکہ جات ۱۷، ۱۸، ۲۰، اور ۲۵ کی تصاویر لی گئی ہیں، اس مشکل پر قابو پانے کی کوشش کی گئی ہے وہ اس طرح کہ خود فیتے کی تصاویر میں کوئی لفظ شامل نہیں کیا گیا ہے بلکہ لوگوں کی شکلوں اور مناظر کو بین الاقوامی بنا دیا گیا ہے اور ان کے ساتھ انگریزی، فرانسیسی اور سپینی زبانوں میں وضاحتی کتابچے اور ریکارڈ مہیا کئے گئے ہیں۔

اگر کسی فلمی فیتے کو اکثر کسی ایسے ٹیوٹر کے بغیر ہی دکھانا ہو جو اس پر تبصرہ کر سکے تو اس کے ساتھ ایک آواز والی ٹیپ یا گراموفون ریکارڈ پر تبصرہ ہم آہنگ کرنے کے امکان کا بھی جائزہ لینا چاہیئے تاہم ان فلمی فیتوں میں بڑی خامی یہ ہے کہ یہ عموماً اس گروپ کے لئے نہیں بنائے جاتے جس کو یہ دکھائے جانے ہوتے ہیں یہ اس وقت تک ایک مکمل اور مناسب معاون ثابت نہیں ہو سکتے جب تک ٹیوٹر خود اس کا منصوبہ نہ بنائے اور خود اس کو تیار نہ کرے۔ لیکن یہ ذرا مشکل کام ہے اور لاگت بھی زیادہ آئے گی۔

اس معاملے میں سلائڈیں فلمی فیتوں کے مقابلے میں زیادہ اچھی ہوتی ہیں کوئی بھی مزدوروں کا معلم ایک سستے ۳۵ ایم ایم کیمرے سے خود تصویریں لے سکتا ہے۔ جو سلائڈوں میں منتقل ہو سکتی ہیں تاکہ ان کو کلاس میں دکھایا جا سکے۔ یہ تصویریں ممکن طور پر مقامی اہمیت کی اور حالات حاضرہ سے متعلق ہو سکتی ہیں لہذا طلبہ پر ان کا گہرا اثر مرتب ہوگا نیز ان طلبہ کو فوٹو گرافر کے طور پر بھی اپنی فہرست میں رکھا جا سکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک خاص نائیلون کی نوک والی قلم سے کسی شیشے، سادہ فلم یا ایسی ٹیٹ شیٹ پر کچھ لکھا جائے یا کچھ چھاپا جائے یا خطوط کھینچے جائیں اور پھر ان کا عکس سلائڈوں کے طور پر دکھایا جائے (اگر کوئی چاہے تو سادہ سلائڈیں بھی خرید سکتا ہے اور ان پر عام پنسل استعمال کر سکتا ہے) ان تمام اسباب کی بنا پر سلائڈ پراجیکٹر ایک طاقتور

اور بڑی گنجائش والا آلہ بن سکتا ہے بشرطیکہ ٹیوٹر ہنرمند اور سرگرم ہو مزدوروں کی تعلیم کے قومی ڈائریکٹر کے لئے یہ بھی ممکن ہوگا کہ وہ سلائڈوں کی ایک عاریتی لائبریری ایسے مضامین کے بارے میں تیار کرلے جو ملک بھر میں مزدوروں کے گروپوں کے لئے اہم دلچسپی کے حامل ہوں۔

۴۔ ایپی ڈیاسکوپ

جس طرح ایپی سکوپ آئینوں کے ذریعے کام کرتا ہے اور ڈیاسکوپ میں روشنی شفاف تصویروں میں سے چھن کر آتی ہے اسی طرح ایپی ڈیاسکوپ ایک ایسا آلہ ہے جس میں یہ دونوں خصوصیات جمع ہو گئی ہیں لہٰذا یہ ایک کثیرالمقاصد مشین ہے لیکن اسی بنا پر اس کا حجم بڑا، وزن زیادہ اور قیمت بہت ہوتی ہے تاہم اگرچہ یہ ایک ایسی مشین نہیں ہے جو بیرونی کلاسوں کے لئے بھی لے جائی جا سکے لیکن قومی تربیتی مرکز یا اقامتی کالج میں استعمال کے لئے اسے ضرور زیرِ غور لانا چاہیئے۔

پردہ سیمیں پر دکھائے جانے والے ساکن اور متحرک معاونین (فلم سلائڈ وغیرہ) کے بارے میں عملی مشقیں آئندہ سبق کے آخیر میں شامل کی گئی ہیں علاوہ ازیں قاری کی توجہ تاکیدی چارٹ ۲۹ کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے جس میں ان تمام آلات اور دیگر آلات کے فوائد اور نقائص کا موازنہ ایک جدول میں کیا گیا ہے۔

۵۔ پردہ سیمیں پر دکھائے جانے والے متحرک بصری معاونین۔

عمومی

ساکن اور متحرک فلموں کے درمیان فرق کو "تجربے کے زینے" (تاکیدی چارٹ ۲) میں واضح کیا گیا ہے کیونکہ اکثر یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ متحرک فلمیں ناظرین کو زیادہ متاثر کرتی ہیں پر حقیقت یہ ہے کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بعض اوقات مشکل یہ ہوتی ہے کہ ایسے تماشائی حاضرین جو ایسی فلموں کے عادی نہیں ہوتے متحرک تصویروں کا پورا مطلب سمجھ نہیں پاتے لیکن فلم چلتی ہی رہتی ہے اس کے برعکس سلائڈ یا فلم اسٹرپ کو تبدیل کرنے میں اتنا وقفہ دیا جا سکتا ہے جتنا کسی مخصوص گروہ کی ضروریات کے مطابق مقرر کیا جاتے اگر ضرورت ہو تو ہر سلائڈ کو کئی کئی منٹ تک مسلسل دکھایا جا سکتا ہے اور سوال پوچھے جا سکتے ہیں اور وضاحت کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا جب کبھی مزدوروں کی تعلیم کے لئے متحرک تصویریں استعمال کرنی ہوں تو ٹیوٹر کو چاہیئے

کہ اگر کسی طرح ممکن ہو تو ان پر پیشگی تبصرہ کرے اور پھر گروپ کے سامنے اس فلم یا پروگرام کے پس منظر کی وضاحت میں چند منٹ صرف کرے اس فلم کو منتخب کرنے کی وجوہات اور وہ اہم باتیں بتائے جن کا ناظرین کو انتظار کرنا چاہیئے جیسا کہ تجربے کے زینے میں درج ہے، ہم پہلے فلموں کی بات کریں گے اور پھر ٹیلی ویژن اور سمعی، بصری ٹیپ ریکارڈنگ سے بحث کریں گے۔ اگرچہ فلمیں نظر اور سماعت کو متاثر کرتی ہیں لیکن وہ ہمیشہ "گذشتہ تاریخ" کو ہی (خواہ حقیقی ہو یا کہانیوں والی) دکھا سکتی ہیں وہ ایسے واقعات نہیں دکھا سکتیں جو فی الواقع اُسی وقت پیش آرہے ہوں جب انہیں دکھایا جا رہا ہو (جیسے ٹیلی ویژن دکھا سکتا ہے) اور نہ ہی ایسے واقعات فلموں میں دکھائے جا سکتے ہیں جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی گذرے ہوں (جیسے سمعی، بصری ٹیپ ریکارڈنگ دکھا سکتے ہیں) چنانچہ اس لحاظ سے فلمیں بہت کم براہ راست تجربے کا تاثر پیدا کرتی ہیں اور وہ ناظرین پر دوسرے (دو معاونین کے مقابلہ میں کم اثر ڈالتی ہیں)

پردہ سیمیں پر دکھائے جانے والے متحرک بصری معاونین کی قسمیں

۱. فلمیں

فلموں کی اضافی خامیاں خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ فلمیں لوگوں پر بڑا اثر ڈالتی ہیں اگرچہ وہ یہ بھی نہیں سمجھتے کہ وہ کیا دیکھ رہے ہیں۔ لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر صحیح طور پر ان کی پیشگی وضاحت کر دی جائے تو فلمیں وہ بہترین ذریعہ ابلاغ ہیں جنہیں مزدوروں کے معلمین کو سب سے زیادہ استعمال کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

تحریری مواد کی طرح فلموں کے بارے میں بھی پہلا مسئلہ یہی ہوتا ہے کہ موزوں فلمیں کیسے حاصل کی جائیں لیکن گذشتہ سالوں کے دوران یہ دشواری خاصی کم ہو گئی ہے کیونکہ بڑی تعداد میں ٹریڈ یونین تنظیموں نے فلم سازی میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ مثال کے طور پر ٹریڈ یو کی عالمی فیڈریشن ہر سال مزدوروں کے مسائل سے متعلق ایک بہترین فلم پر خصوصی انعام پیش کرتی ہے۔ جو دستاویزی اور مختصر فلموں کے لیپزگ بین الاقوامی میلے میں دکھائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی مزدور فلم کا ادارہ (جو آئی، سی، ایف، ٹی، یو سے ملحق ہے) مزدوروں کی فلموں کی ایک فہرست شائع کرتا ہے اور فلمی میلوں کے اس سلسلہ کی کفالت کرتا ہے جو ہر تیسرے یا چوتھے سال دنیا کے

مختلف حصّوں میں منعقد ہوتے ہیں۔

ان ترقیات کے دو عملی نتیجے یہ ہوئے ہیں کہ عالمی دفتر محنت نے ایک تو اپنی فلم لائبریری کو وسعت دی ہے (جس میں اب سو سے زیادہ فلمیں ہیں) اور دوسرے اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ کناڈا کے قومی فلم بورڈ کی بہترین دستاویزی فلم (بعنوان بقایا جات اور یونین) کے ساتھ ہندی، جاپانی اور سپینی زبانوں میں خصوصی صدا بند ٹریک تیار کرے گا۔ اگرچہ آواز کے متبادل ٹریک تیار کرنے کا طریقہ بہت عمدہ ہے اور اب اسے مزدوروں کے معاملات سے متعلق دوسری فلموں تک بھی وسیع کر دیا گیا ہے لیکن اس سے بھی بڑھ کر ایک عملی نظریہ اس چیز کو استعمال کرنے کے متعلق وہ ہے جسے "بین الاقوامی صدا بند ٹریک" کہا جاتا ہے یہ ہر قسم کے ضمنی صوتی اثرات کو تو ریکارڈ کر لیتا ہے لیکن منہ سے بولے جانے والے کسی لفظ کو ریکارڈ نہیں کرتا اس طرح جب کوئی فلم دکھائی جا رہی ہو تو کوئی تربیت یافتہ اناؤنسر مائیکروفون کے ذریعہ ایک رواں تبصرہ کر سکتا ہے (بعض اوقات مکالمہ کا انتظام بھی ہو سکتا ہے) اس تکنیک کا استعمال بڑی کامیابی کے ساتھ مراکش میں کیا گیا ہے جہاں فلموں کے ذریعہ دیہی تعلیم دینے کا سلسلہ ۱۹۴۰ء سے چل رہا ہے اور اس طریقے کا تذکرہ ان تعریفی کلمات سے کیا جاتا ہے کوئی اور طریقہ اتنا موثر نہیں ہوتا جتنا کہ براہ راست تبصرہ موثر ہوتا ہے اسکو ایسے گروہوں کے لئے اختیار کیا جا سکتا ہے جو ایک دوسرے سے کافی مختلف ہوں لہٰذا ایک ماہر اناؤنسر بہت جلد اپنے سامعین سے رابطہ پیدا کر لیتا ہے ان کی دلچسپی میں اضافہ کرتا ہے سوالات کرتا ہے جوابات حاصل کرتا ہے ایک ماحول پیدا کرتا ہے اور پوری فلم کے ختم ہونے تک اپنے سامعین کے ساتھ رہتا ہے کوئی شخص جس کو ایسے حاضرین کے ساتھ فلمیں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہو جن کا ذوق بہت بلند نہ ہو وہ اس تعریفی کلمے کی صداقت سمجھ سکتا ہے اس نے وہ جوش وخروش بھی دیکھا ہوگا جو سینکڑوں افراد پر مشتمل مجمع عام میں پیدا کیا جا سکتا ہے۔

بہر حال جیسا کہ پہلے اشارتاً کہا جا چکا ہے عموماً فلمیں حتیٰ کہ مزدوروں سے متعلق فلمیں بھی۔ اس ملک کی ثقافتی کیفیت کی عکاسی کرتی ہیں جہاں وہ بنائی جاتی ہیں اور اس حد تک تو یہ قرین قیاس ہے کیونکہ یہ کبھی بھی ایسے ملک کے لوگوں کی سمجھ میں پوری طرح نہیں آ سکتیں جن کی روایات اور نظریات مختلف ہوں۔ علاوہ ازیں فلم حقیقت نہیں ہوتی اور عموماً اسے غیر تربیت یافتہ تماشائی اصل زندگی کی تصویر نہیں سمجھ سکتے۔ تحقیقات سے ظاہر ہوا ہے کہ جن لوگوں کے لئے فلم ایک نئی چیز ہوتی ہے انہیں اگر روزمرّہ زندگی کے مناظر پیش کرنے والی متحرک فلمیں دکھانے سے پہلے آسان ساکن تصویروں کے ذریعہ ابتدائی ہدایات (سوال جواب کے وقفہ سمیت)

دے دی جائیں تو وہ ان فلموں سے اور زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب وہ متحرک فلمیں دیکھنے کے مرحلہ تک بھی پہنچ جائیں تو اس وقت بھی اس امر کو پسندیدہ سمجھا گیا ہے کہ پردہ پر ہر فریم کو معمول سے زیادہ وقت تک قائم رکھا جائے۔ مراکش کے مذکورہ بالا فلمی پروگرام کی ابتدا ہمیشہ ایسی دستاویزی فلم سے ہوتی ہے جس میں اس علاقے کے روزمرّہ کے مناظر دکھائے گئے ہوں تاکہ "ان کو پردہ سیمیں کے تاثرات سے متعارف" کرا دیا جائے۔ اس کے بعد پروگرام کا تعلیمی حصّہ ہوتا ہے جس کے ساتھ مائیکروفون کے ذریعہ تبصرہ بھی نشر ہوتا ہے خاتمہ پہ کوئی مذاحیہ یا مار دھاڑ والی فلم دکھائی جاتی ہے۔ نئے ترقی پذیر ملکوں میں مزدوروں کی تعلیم کے ان منتظمین کو جو فلموں کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر تعلیمی منصوبوں کے ذمہ دار ہیں یہ چاہیئے کہ وہ ان دلچسپ تجربات کا مطالعہ کریں جنہیں یونیسکو نے دستاویزی شکل دیدی ہے۔

ان ملکوں میں جہاں ٹریڈ یونینیں مضبوط اور خوش حال ہوں اور مزدوروں کی تعلیم کے لئے وافر وسائل مہیا ہو سکتے ہوں، وہاں اگر موزوں عنوانات پر اچھی تجارتی فلموں کی کمی ہو تو اس کمی کو مزدوروں کے لئے مخصوص فلمیں تیار کرکے دور کیا جا سکتا ہے چنانچہ شمالی امریکہ کی بہت سی یونینوں نے (جن میں آٹو موبیل، ٹیکسٹائل، بیکری، بجلی کے مزدوروں، پرچون خوردہ سامان کے کلرکوں اور تھیٹر اور اسٹیج کے ملازمین کی یونینیں شامل ہیں) اپنی فلمیں خود بنائی ہیں۔ خواتین کے لباسوں کی بین الاقوامی مزدور یونین نے ایک فلم جس کا عنوان تھا "ان ہاتھوں سے" بنا کر ایک عالم گیر کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ فلم اس یونین کی اپنی تاریخ دکھاتی ہے۔

بہرحال دوسرے ملکوں میں جہاں سرکاری اور دوسرے فلم یونٹوں کا سہارا ضرور ہی لینا پڑتا ہے وہاں متعلقہ ایجنسیوں پر زور دینا چاہیئے کہ وہ اپنی فلموں کا معیار اونچا کریں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ کچھ فلمیں مزدوروں کے مسائل سے متعلق بھی ہوں۔ اسی طرح اگر حکومت خود اپنی فلم لائبریری بنائے اور اس سے فلمیں مہیا کرنے کے سلسلہ میں کافی نرم پالیسی اپنائے تو مزدوروں کو فلم لائبریری بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ڈنمارک میں ڈینش مزدوروں کی تعلیمی ایسوسی ایشن نے ۱۹۳۰ء میں اپنی فلم لائبریری بنائی تھی۔ لیکن بڑی حد تک اب اس کا انحصار سرکاری مرکزی فلم لائبریری پر ہونے لگا ہے۔ جو ۱۹۳۸ء میں قائم ہوئی تھی۔

فرض کرلیں کہ موزوں فلمیں حاصل کرنے کی دشواری پر قابو پا لیا گیا تو بھی دوسرا مسئلہ سازو سامان پروجیکٹر، برقی طاقت اور پردہ کی فراہمی کا ہوگا۔ دولت مند ملکوں میں تو اس مسئلے کو بھی مزدور خود ہی

مناسب طور پر عمل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر امریکہ میں آٹو موبیل مزدوروں کی یونین کی تقریباً تین سو مقامی شاخوں کے پاس اپنے پروجیکٹر موجود ہیں۔ ڈینش مزدوروں کی تعلیمی ایسوسی ایشن نے ڈنمارک میں مختلف اہم مقامات پر ایک درجن سے زیادہ آواز والے پروجیکٹر مہیا کر دیئے ہیں جنہیں مقامی شاخیں معمولی فیس پر حاصل کر سکتی ہیں۔ کم ترقی یافتہ ملکوں میں مزدوروں کے تعلیمی منتظمین کو ساز و سامان کی فراہمی کے لئے حکومت کا یا دوسرے کفالت شدہ وسائل ہی کا سہارا لینا پڑے گا اس طرح کے بہت سے ملکوں میں حکومت یا مقامی تعلیمی ادارے بغیر کسی کرایہ کے پروجیکٹر عارتیاً دیں گے۔ ہندوستان میں بین الاقوامی امداد کے ذریعہ پوری طرح سامان سے لیس بہت سی سینما گاڑیاں اور تین سو سے زائد ساز و سامان سے پوری طرح لیس سینما گاڑیوں کے ڈبے (ٹریلر) مصروف عمل ہیں۔ اسی طرح کی کوششیں دوسری جگہوں پر بھی ہو رہی ہیں جن میں سے اکثر کو جزوی طور پر بین الاقوامی مالی امداد سے چلایا جا رہا ہے۔ یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ عالمی دفتر محنت، جنیوا میں فلم اور فلم اسٹرپ کی اپنی لائبریری قائم کر کے اپنا کردار انجام دے رہا ہے اس لائبریری کی اور ع۔ ا۔ م کی مزدوروں کی سرگرمیوں کے دوسرے پہلوؤں کی تفصیلات ضمیمہ نمبر ۳ میں ملیں گی۔

فلموں اور پروجیکٹروں کے دستیاب ہو جانے کے بعد بھی یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ یہ نازک سامان عموماً اس خیال سے تو نہیں بنایا جاتا کہ اسے گرم ملکوں کے گرج چمک کے طوفانوں اور قطب شمالی کے شدید برفانی طوفان میں استعمال کیا جائے گا یا سینکڑوں میل لمبی خراب سڑکوں پر لے جایا جائے گا۔ پھر ان سامانوں کی مرمت کے لئے ماہر عملہ کی فراہمی بھی بہت اہم ہے بطور خاص یہ بات ذہن میں رکھی جائے کہ افریقہ میں مرکز سے باہر جانے والے ہر سفر کے بعد سینما گاڑیوں کی مرمت کی ضرورت پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ مقامی آپریٹر کا ملنا ممکن نہیں ہوتا لہٰذا پروجیکٹر چلانے والے ایک ہمہ وقتی کاریگر کو رکھنے اور اسے تربیت دلانے پر خرچ کم آئے گا۔

بالفرض فلم، سامان اور آپریٹر دستیاب بھی ہو گئے ہیں تب بھی آخری مسئلہ اس امر کو یقینی بنانا ہوتا ہے کہ فلموں کا ممکنہ حد تک بہترین تعلیمی استعمال ہو رہا ہے۔ مزدوروں کے تعلیمی پروگراموں میں فلمیں اکثر شام کی تفریح کے طور پر شامل کر لی جاتی ہیں اور ٹیوٹر تو حاضری دینے کی بھی تکلیف گوارا نہیں کرتا۔ کسی بھی ٹیوٹر کا یہ فعل ناقابل معافی ہے کہ وہ دن بھر طلبہ سے یہ مطالبہ کرے وہ فلموں کے پروگرام میں موثر حصہ لیں اور پھر خود اپنے عمل سے اس امر کی ہمت افزائی کرے کہ اتنا موثر ذریعۂ ابلاغ ایک بے مقصد تفریح بن کر رہ جائے۔

اس حصے کو مکمل کرنے کے لئے "وسٹا سکوپ" یا فلم لوپ پروجیکٹر کا تھوڑا سا حوالہ دینا ضروری ہوگا۔ مزدوروں کی تعلیم کے ان منتظمین کو جو کسی کالج یا بڑے مرکز کے لئے فلمی سامان منگوانے کے ذمہ دار ہوں یہ چاہیئے کہ وہ کسی ماہر فرم سے کہیں کہ وہ مذکورہ بالا سامان کا مظاہرہ کر کے دکھائے۔ اگرچہ اس میں صرف آٹھ ملی میٹر کی فلمیں استعمال ہوتی ہیں (اکثر کیسٹ کی شکل میں) اور وہ بھی چار منٹ سے زیادہ نہیں چلتیں لیکن اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس کو مشین میں بھرنا اور اس کا چلانا آسان ہے اس میں فلم بار بار دکھائی جا سکتی ہے اور اس میں فلم کو روکنے کے لئے ایک آلہ بھی لگا ہوتا ہے۔ جس کے ذریعے آپریٹر اس فلم کو سبق کے دوران ایک ہی جگہ روک سکتا ہے اور اس پر گفتگو کر سکتا ہے۔ اگر موزوں فلمیں دستیاب ہوں تو یہ مشین بطور خاص مطالعۂ وقت و حرکت (Time and motion study) اور تدریسی طریقوں جیسے اہم مراحل کے تجزیہ کے لئے بطور خاص بہت عمدہ چیز ہے۔ وسٹا سکوپ کا موازنہ سمعی بصری ٹیپ ریکارڈر سے کیا جا سکتا ہے۔ جس پر آئندہ ایک حصہ میں گفتگو ہوگی۔

تاکیدی چارٹ ۲۸۔ تعلیمی مقاصد کے لئے کسی فلم شو کو کیسے استعمال کیا جائے۔

کسی فلم شو کو مؤثر تعلیمی مرحلہ کا ایک حصہ بنانے کیلئے مزدوروں کے معلمین کو چاہیئے کہ وہ:

— ایسی موزوں فلموں کے انتخاب کو یقینی بنائیں جو دی جانے والی تعلیم سے متعلق ہوں۔
— آزمائشی طور پر فلم چلا کر اس امر کو یقینی بنائیں کہ عمدگی کے ساتھ فلم دکھانے کے لئے سازگار حالات موجود ہیں (یعنی موزوں کمرہ یا کھلی جگہ، تاریکی، سامان، بجلی، پروجیکٹر چلانے والا کاریگر وغیرہ)
— ناظرین کو پہلے سے یہ بتا کر ذہنی طور پر تیار کر لیں کہ یہ فلم کیوں متعلق ہے اور اس میں کس چیز کی توقع کرنی چاہیئے (اس کیلئے پانچ منٹ سے زیادہ نہیں چاہئیں)
— اس بات کو ذہن میں رکھ کر فلمیں دکھائیں کہ بعض جدید پروجیکٹروں میں یہ ممکن ہے کہ وہ کسی اہم تصویر کو اس وقت تک روک لیں جب تک اس پر گفتگو ہو رہی ہو۔
— ناظرین کو ذیلی گروہوں میں بانٹ دیں اور سب کو ان سوالات کی ایک فہرست دے دیں جو پہلے سے تیار کر لئے گئے ہوں (اور بعض اوقات اعلان بھی کر دیا گیا ہو)
— دس پندرہ منٹ کے مباحثہ کے بعد ناظرین کو پھر ایک جگہ اکٹھا کریں تاکہ وہ مختلف ذیلی گروہوں کی رپورٹیں سن سکیں۔
— فلم کے اہم نکات کی تلخیص کریں۔

۰۲ ٹیلی ویژن

ٹیلی ویژن ایک ادر انتہائی طاقت ور خصوصیات کا حامل آلہ ہے جسے مزدوروں کی تعلیم کے لئے اب تک بہت کم استعمال کیا گیا ہے۔ جس کی ایک جزوی وجہ یہ ہے کہ بہت سے قدامت پسند اس کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ۱۹۵۰ء کے عشرہ کے دوران برطانیہ میں مزدوروں کی تعلیمی ایسوسی ایشن کا تحقیقی گروپ بلا رو رعایت اس کے خلاف رہا ہے۔

> ہر گروپ کا خیال ہے کہ ٹیلی ویژن تعلیم بالغاں میں رکاوٹ کا باعث ہوگا بلکہ بعضوں کے خیال کے مطابق ہر قسم کی سنجیدہ پڑھائی میں لازماً خلل انداز اور اس کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ صوتی نشریات میں خواہ کچھ بھی خامیاں ہوں تاہم ان کی وجہ سے پانچوں حواس بیک وقت مشغول نہیں ہو جاتے اور ہاتھ بھی آزاد رہتے ہیں اس طرح لوگ کام بھی کر سکتے ہیں اور سن بھی سکتے ہیں۔ ٹیلی ویژن تمام دوسرے تفریحی مشاغل پر حاوی آجاتا ہے اس میں سوائے آرام سے بیٹھے رہنے، دیکھنے اور سننے کے اور کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

بہر حال ان جملوں سے غیر ارادی طور پر اس ذریعہ ابلاغ کی ایک پوشیدہ قوت پر بھی روشنی پڑتی ہے وہ ہے یہ حقیقت کہ ٹیلی ویژن کی جس خامی کا رونا رویا جاتا ہے یعنی اس میں آدمی کھو کر رہ جاتا ہے۔ وہی اس کی بے پناہ تعلیمی افادیت و صلاحیت کی نشاندہی بھی کرتی ہے۔ اگر صحیح قسم کا پروگرام پیش کیا جائے اور اسے مثالی انداز میں مرتب کیا جائے تو کوئی بھی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ "ٹیلی ویژن مزدور طلبہ کی توجہ پر حاوی آجاتا ہے اس میں دیکھنے، سننے سیکھنے اور بعد ازاں بحث کرنے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ آخری فقرہ بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ تاہم یہ بعد والی بحث ہی ہوتی ہے جو موثر تعلیم کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔

اپنی ابتدائی جھجک کے باوجود برطانیہ میں مزدوروں اور عام تعلیم بالغاں کے اداروں نے بعد میں ٹیلی ویژن سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ اس امر کا اظہار کسی حد تک ان تعلیمی طریقوں سے بھی ہو سکتا ہے جو "اوپن یونیورسٹی"[1] نے اپنایا اگرچہ اس کی بیشتر تعلیم ٹیلی ویژن کے علاوہ دوسرے ذرائع سے ہی

---

[1] ایسی یونیورسٹی جس میں تعلیم عام انداز سے ہٹ کر مراسلات کے ذریعے یا دیگر ذرائع سے ہوتی ہے۔

ہوتی ہے جن میں مراسلاتی نصاب، ریڈیو، گھر میں تجربات کے وسائل کی زنبیل، منصوبہ کے مطابق تعلیمی اسباق، موسم گرما کے اقامتی مدارس کے ذریعے تدریس اور انفرادی مشورہ وغیرہ شامل ہیں۔ برطانیہ میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ تعلیم کے سلسلہ میں دوسرے دلچسپ تجربات ضمیمہ ۲ میں درج لیبر ایجوکیشن کے چودھویں مضمون میں بیان کئے گئے ہیں۔

مزدوروں کی تعلیم کے سلسلہ میں ٹیلی ویژن کا زیادہ وسیع استعمال وفاقی جمہوریہ جرمنی میں اور سب سے بڑھ کر کینیڈا اور امریکہ میں ہوا ہے جہاں بعض ٹریڈ یونینیں ٹیلی ویژن پر خود اپنے تعلیمی پروگرام چلا رہی ہیں اور بقیہ یونینیں بھی ایسے پروگرام تیار کرنے یا تجارتی ٹیلی ویژن کمپنیوں پر تعلیم بالغاں کے زیادہ پروگرام تیار کرانے کے لئے زور ڈالنے کے بارے میں یونیورسٹی کے شعبوں سے تعاون کرتی ہیں۔ روس میں بھی ٹیلی ویژن یونیورسٹی کے نصاب کی نشر و اشاعت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بلجیم میں بھی دو ٹریڈ یونین مرکزوں نے قومی ٹیلی ویژن کے مربوط نظام سے تعلیم بالغاں کا ایک سلسلہ پیش کرنے میں مدد دی ہے۔

یہ ایسی پر جوش ترقیاں ہیں جن سے دوسرے ممالک استفادہ کر سکتے ہیں لیکن اس مشورہ پر کہ ٹیلی ویژن بہت تیزی سے پوری دنیا میں مزدوروں کی تعلیم کا اہم ذریعہ بنتا جا رہا ہے بڑی احتیاط سے غور کرنا چاہیئے جب تک پروگراموں کی تیاری اور ٹیلی ویژن سیٹ اس قدر مہنگے رہیں گے اس وقت تک مزدوروں کی تعلیم کے مقاصد کے لئے ریڈیو ہی سب سے بڑا اور گنجائش والا ذریعہ رہے گا تاہم مزدوروں کے معلمین ٹیلی ویژن سے جو کچھ فائدہ اٹھا سکیں وہ اب انہیں اٹھانا چاہیئے اور اپنی آئندہ توسیع کی تیاری کرنی چاہیئے۔

۴۔ سمعی بصری ٹیپ ریکارڈنگ

یہی بات سمعی بصری ٹیپ ریکارڈنگ پر بھی صادق آتی ہے اگرچہ ان کی اہمیت ابھی تک محدود رہی ہے کیونکہ کچھ تو یہ طریقہ نیا ہے اور کچھ اس آلے کی قیمت زیادہ ہے۔ سمعی بصری ٹیپ ریکارڈنگ کی مشین دراصل سینما کے کیمرے اور ٹیپ ریکارڈز کا ایک مجموعہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مزدوروں کے جس معلم کے پاس یہ مشین ہوگی وہ ایک صوتی فلم بنا لے گا۔ مثلاً ایک مشقی تعلیمی نشست کی فلم اور پھر اسے گروپ کے سامنے اسی وقت دکھا دے گا جیسے مقناطیسی صوتی ٹیپ میں ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ اس

میں پوری نشست کی متحرک تصویر ایک چھوٹے سے ٹیلی ویژن نما اسکرین پر دکھائی جائے گی جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے یہ مشین ابھی تک خاص مہنگی ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اس کا چلانا بہت آسان ہے حتیٰ کہ اس میں کسی فنی تربیت کی بھی ضرورت نہیں ہوتی تاہم اس کی مرمت خاصی مشکل اور مہنگی چیز ہے۔

اب تک اس مشین پر اتنی زیادہ تحقیق نہیں ہوئی ہے جس کی بنا پر مزدوروں کے تعلیمی فنڈ سے ایک معقول رقم اس پر لگانے کا جواز پیش کیا جا سکے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ گروہی حرکت پذیری کے تجزیہ کرنے یا تدریسی طریقوں کی تعلیم دینے کے لئے انتہائی عمدہ چیز ہے دوسری طرف بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ کیمرہ کے سامنے آنے سے لوگ کترائیں گے اور اس کا الٹا اثر ہوگا تاہم یہ ممکن ہے کہ چند برسوں کے اندر تربیتی مقاصد کے لئے سمعی بصری ٹیپ ریکارڈنگ مشین ٹیلیویژن سے زیادہ مفید سمجھی جانے لگے۔ بہرحال ع۔ا۔م نے سمعی بصری ٹیپ ریکارڈنگ اور قریب سے ہی برقی رو پکڑنے والے ٹیلیویژن کے سلسلہ میں تحقیق کروانے کا جو فیصلہ کیا ہے، خاص طور سے بہت بروقت ہے۔

پردہ سیمیں پر استعمال ہونے والے ساکن اور متحرک بصری آلات کے متعلق مزدوروں کے معلمین کے تربیتی نصابوں کے لئے عملی مشقیں۔

۱. اگر کوئی بالائی پردجیکٹر موجود ہو تو ان خطوط پر ایک گروہی مباحثے کا بندوبست کیجئے اور اس کا تجزیہ کیجئے جن کی سفارش گذشتہ صفحات میں کی گئی ہے (گروہی کام)

۲. حسب ذیل کی تقابلی خوبیوں اور خرابیوں کے متعلق ایک جدولی موازنہ تیار کیجئے۔

— تختہ سیاہ اور بالائی پردجیکٹر

— ایپی سکوپ اور بالائی پردجیکٹر

— فلم اسٹرپ اور سلائڈ (گروہی کام)

۳. (۱) پندرہ سے بیس سلائڈوں کے ایک سلسلے کا منصوبہ بنائیے جن کی تصویر آپ خود بنا سکیں تاکہ وہ آپ کی ٹریڈ یونین کے روزمرہ کے موضوعات سے متعلق کسی سبق پر بصری آلات کا کام دے سکیں۔

(۲) اگر وقت اجازت دے اور کیمرہ موجود ہو تو تصویریں کھینچ کر، ان کو دھلوا کر اور سبق دے کر مشق پوری کیجئے (گروہی کام)

۴. مزدوروں کی بابت ان فلموں میں سے جن کی فہرست ع ا م کی فلمی فہرست میں دی گئی ہے۔ ایک (یا زیادہ) ایسی فلم منتخب کیجئے جو آپ کے تربیتی نصاب کے ساتھ بطور خاص متعلق معلوم ہو۔

اسے دیکھئے اور اس کی بنیاد پہ ایک سبق تیار کیجئے (انفرادی اور گروہی کام)

۶۔ نمونے، نمائشیں اور سفری عجائب گھر

مزدوروں کی تعلیم میں یہ آلات ابھی تک وسیع پیمانے پہ استعمال نہیں ہو رہے ہیں اگرچہ انہیں روس میں بڑی کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا رہا ہے جہاں مثلاً مشہور قائدین کی بابت سوانحی نمائشوں نے دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ غالباً بہت سے ملکوں میں خصوصاً مزدوروں کی تعلیم کے سلسلہ میں اس قسم کے آلات تیار کرنے کے تصور پہ بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ مثال کے طور پہ یہ قطعی ممکن ہے کہ "ٹریڈ یونین تحریک کی ابتداء اور ترقی" پہ کوئی سفری نمائش یونین کے ماضی، حال اور مستقبل کے مسائل کے مطالعہ کی ہمت افزائی کرے۔

ان آلات کی قدر و قیمت کی بابت میسور (ہندوستان) میں بنیادی تعلیم کے لئے یونیسکو کی گروہی تربیت اسکیم کے سلسلہ میں جو تحقیقات ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان نمونوں اور نمائشوں کا اثر اور بڑھ جائے گا اگر ان کے ساتھ آواز کا نظام اور لگا دیا جائے جس کے باعث یہ آلات آنکھوں اور کانوں سے بیک وقت اپیل کرنے لگیں گے۔ میسور گروپ نے ایک ٹیپ ریکارڈر میں ائیر فون (سمعی آلہ) لگا کر منظر نما صندوق (viewing Boxes) کا ایک طریقہ دریافت کر لیا ہے اور اس سے اسی قسم کا اچھا نتیجہ برآمد ہوا ہے جیسے نمونوں کے خاکے۔ تاہم ابھی اس کا امکان باقی ہے کہ مزدوروں کی تعلیم پر روپے خرچ کرنے کے اور بھی بہت سے مفید ذرائع دریافت ہو جائیں گے۔

سفری میوزم یونٹ بھی غالباً اتنے مہنگے ہیں کہ مزدوروں کی تعلیم کے لئے ان ملکوں میں انہیں خریدنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا جہاں ان کی قیمت کی ادائیگی ٹریڈ یونین کے محدود فنڈ سے کرنی ہو جہاں کوئی بین الاقوامی ادارہ یا ملک کی اپنی حکومت مدد دینے پہ آمادہ ہو وہاں اس سلسلے میں ان خطوط پہ مفید تجربات کئے جا سکتے ہیں جن پہ پولینڈ کے قومی میوزیم کے سفری تماشوں یا امریکہ میں اسپرنگ فیلڈ (الینوائس) کے مقام پر "میوز یموبائل" (سفری عجائب گھر) کے ذریعے مفید تجربات کئے گئے ہیں۔ بہر حال ان نمائشی آلات کے خریدنے سے پہلے کافی غور و فکر سے کام لینا چاہیئے اور ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگرچہ ان سے حقیقی مقاصد تو وابستہ ہیں لیکن یہ طلبہ کی کسی موثر شراکت کی ضمانت نہیں دیتے۔

۷. گروہی کام کے آلات اور سرگرمیاں

عمومی

تاکیدی چارٹ نمبر۱۲ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ اب ہم "تجربہ کے زینہ" کی آخری تین سیڑھیوں پر پہنچ گئے ہیں اس سے پیشتر سمعی بصری امدادی آلات کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور اب ہم اپنی منزل یعنی حقیقی زندگی یا مقصد تجربہ اور عمل تک پہنچنے کے لئے ان چیزوں کی طرف توجہ دیں گے جن کو "عملی امدادی آلات" کہا جا سکتا ہے۔

گذشتہ بیس سال کے دوران گروہی سرگرمیوں کے پورے میدان میں وسیع تحقیق اور پیش رفت ہوتی رہی ہے اور اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ یہاں ہمارا ارادہ صرف بنیادی اصول بتا دینے اور چند مثالیں دے دینے کا ہے جس کی بنیاد پر مزدوروں کے معلمین خود ان مشقوں اور سرگرمیوں کو ترقی دے سکتے ہیں جو ان کے گروہ یا مضامین کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہوں۔ گروہی کام کی سرگرمیوں اور آلات کو جس ترتیب کے تحت پیش کیا جاتا ہے وہ کسی حد تک ایک من مانی ترتیب ہے جو کسی اصول پر مبنی نہیں ہے لیکن انہیں کچھ ذرا اس طرح ترتیب دینے کی کوشش کی گئی ہے جس سے ان کی اصلیت میں ایک تدریجی اضافہ اور اختراعی پہلوؤں میں ایک تدریجی کمی ہوتی جائے اس طرح جو نتیجہ برآمد ہوتا ہے اس کی قریبی مطابقت تجربہ کے زینے کی زیادہ عمومی اقسام کی ترتیب سے ہے

گروہی کام کے آلات کی اقسام اور سرگرمیاں

۱۔ کھیل اور گروہی مشقیں

جس کسی نے حالیہ سالوں میں بچوں کی نفسیات کا مطالعہ کیا ہے اسے یہ بات معلوم ہوگی کہ تعلیمی عمل میں بچوں کے کھیلوں کی کتنی اہمیت ہوتی ہے اگرچہ کھیل ہیں عموماً خیالی اور بناوٹی حالات فرض کئے جاتے ہیں لیکن انہیں کھیلنے کے لئے جن جسمانی، دماغی اور معاشرتی مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ زیادہ سنجیدہ کاموں کی طرف لے جاتے ہیں اور بچوں کو حقیقی زندگی کے لئے تیار کرنے میں مدد دیتے ہیں گروہی حرکت پذیری کے موضوع کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ بڑوں میں بھی یہی اثر ہوتا ہے لہٰذا کبھی کبھار کھیل سیکھنے کا تجربہ کر کے بڑوں کی سنجیدگی کو ٹھیس پہنچانے کا خطرہ مول لینے میں کوئی حرج نہیں۔

مثال کے طور پر کسی نو تشکیل شدہ گروہ میں حسب ذیل مختصر مشق بڑی مفید ہو سکتی ہے خواہ اس کا اس

مضمون سے براہ راست کوئی تعلق نہ بھی ہو جو بالآخر پڑھانا مقصود ہے۔

مربعے گننے کی مشق

پہلا مرحلہ۔ ہر شریک کو ایک کاغذ دیا جائے گا جس پر خاکہ ۲۴ والی ڈرائنگ بنی ہوئی ہوگی اور اس کے نیچے دیا ہوا سوال درج ہوگا۔ کسی بحث مباحثہ کے بغیر اس کو تین منٹ خود کام کرنے کے لئے دیئے جائیں گے جس کے بعد وہ پہلی سطر میں اپنا جواب درج کرے گا اور کاغذ واپس کر دے گا۔

دوسرا مرحلہ۔ اس کے فوراً بعد ٹیوٹر کلاس کے شرکاء کی تعداد کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں دو دو، تین تین یا چار چار افراد پر مشتمل ذیلی گروہوں میں تقسیم کرے گا اور ان کے درمیان وہی کاغذ پھر تقسیم کرے گا ہر ذیلی گروہ کو بحث کے لئے تین منٹ دیئے جائیں گے جس کے بعد اسے اپنا متفقہ جواب دوسری سطر میں لکھنا ہوگا۔

تیسرا مرحلہ۔ ہر ذیلی گروہ اپنے متفقہ جواب کی رپورٹ کھلے اجلاس میں پیش کرے گا اگر جواب سب کا ایک ہی ہو (اور ٹیوٹر بھی جواب سے متفق ہو) تو اس مرحلہ پر اسے مشق ختم کر دینی چاہیئے اور ہر ذیلی گروہ کو موقع دینا چاہیئے کہ وہ تیسری سطر میں اپنا متفقہ قطعی فیصلہ درج کرلے اور پھر ٹیوٹر ان تمام باتوں کا تجزیہ کرنا شروع کرے۔ اگر مختلف ذیلی گروہوں کے جواب مختلف ہوں تو اسے بھرپور گروہی مباحثے کی اجازت دینی چاہیئے یہاں تک کہ، جیسا کہ توقع کرنی چاہیئے صحیح جواب پر اتفاق رائے ہو جائے اور پھر اس کو تیسری سطر میں درج کیا جائے۔

مشق کی بحث اور تجزیہ

اس سے قطع نظر کہ یہ مشق کہاں ہو رہی ہے اور گروہ کا معیار کیا ہے عام طور سے انفرادی جوابوں کی اکثریت غلط ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ عموماً خاصی بڑی اکثریت کا جواب غلط ہوگا اور یہ بھی کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ سب ہی کا جواب غلط ہو۔

خاکہ نمبر ۲۴۔ مربعے گننے کی مشق

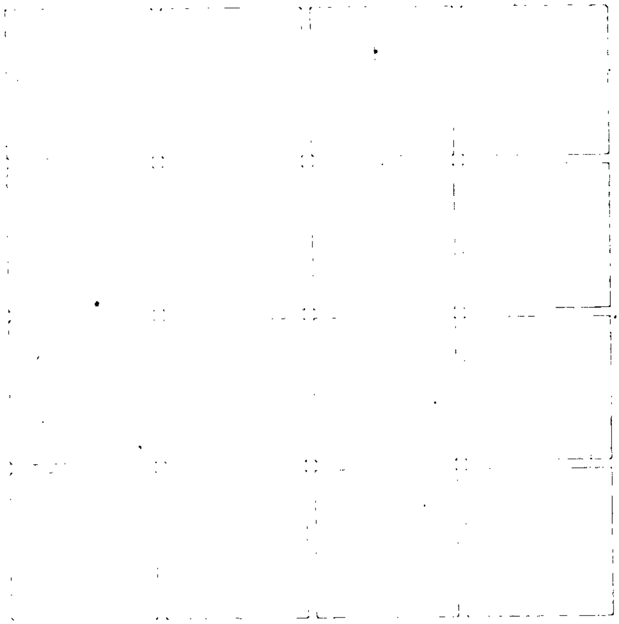

آپ کو کتنے مربعے نظر آتے ہیں؟

۱۔ خود آپ کو ______

۲۔ آپ کے ذیلی گروہ کو ______

۳۔ پورے گروہ کو متفقہ قطعی طور پہ ______

عام اصول یہی ہے کہ ذیلی گروہ نسبتاً زیادہ صحیح جوابات پیش کرتے ہیں اگرچہ بعض ذیلی گروہوں کے بارے میں یہ بھی معلوم ہے کہ وہ تمام مربعے گننے میں ناکام رہے ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ پورے کا پورا گروہ کھلے اجلاس میں جس نتیجے پہ پہنچے وہ بہت کم غلط ہوتا ہے۔ مباحثے کے مرحلے پہ تمام شرکاء اپنے تجربات میں دوسروں کو شریک کریں گے اور اس طرح وہ حسب ذیل خطوط پہ مبنی کچھ عمومی نتائج اخذ کریں گے۔

— دو دماغ (یا تین، یا پانچ یا تیس دماغ) ایک دماغ سے بہتر ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ دماغ ہمیشہ

اپنے نظریات میں ایک دوسرے کو شریک کرنے پہ رضا مند ہوں اور مل کر کام کریں۔

___ جلد بازی میں کچھ نتائج اخذ کر لینا اور ان پہ فیصلے کر لینا بہت آسان ہوتا ہے مگر یہ صحیح اور معقول نہیں ہوتے۔

___ لوگوں کے ادبیں انفرادی ردعمل کا اندازہ کرنے کے لئے دوستانہ بحث ایک اچھا طریقہ ہے۔

ایسے اور بہت سے کھیل ہیں اور ان میں سے بعض بہت پیچیدہ بھی ہیں چونکہ وہ ایسے مختلف طریقوں کا مظہر ہوتے ہیں جن کے ذریعہ لوگ غیر واضح گنجلک شکلوں یا نقشوں کو سمجھتے ہیں یا جن سے مسابقت کے لئے کام کرنے میں درپیش مسائل اور ٹیمیں بنا کر کام کرنے کے مسائل آشکار ہوتے ہیں۔ ایک دوسری مشق کا خلاصہ ضمیمہ الف کے حصہ ۲ میں دیا گیا ہے یہ مشق ابلاغ کی مسائل کی جانب توجہ دلاتی ہے لہذا وہ مزدوروں کے معلمین کے تربیتی نصاب کے لئے بطور خاص موزوں ہے۔ مزید برآں مزدوروں کی تعلیم کے پندرہویں مضمون میں جس کا بیان ضمیمہ ۲ میں کیا گیا ہے معاشیات کے طلبہ کے لئے ایک اور بہت زیادہ پیچیدہ کھیل پیش کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس ضمیمہ میں درج شدہ سولہویں مضمون میں ایک اور کھیل پیش کیا گیا ہے جسے "سمجھوتہ یا ہڑتال" کہا جاتا ہے اور جو اجتماعی سوداکاری پر مبنی ہے۔

مربعے گننے کی مشق کو اس وجہ سے خصوصی توجہ کے لئے منتخب کیا گیا ہے کہ منجملہ دیگر فوائد کے اس میں حسب ذیل اہم فائدے ہیں۔

___ ابتدائی جھجک پر قابو پانے اور اجتماعی جذبے میں اضافہ کرنے کے لئے یہ بہت عمدہ ہے۔

___ ہر سطح کے طلبہ کے لئے اس کو موثر طور پہ استعمال کیا جا سکتا ہے ان پڑھ طلبہ کے لئے بھی کارگر ہے

___ ہر شخص اس میں شریک ہوتا ہے۔

___ اس میں کم سے کم سامان درکار ہوتا ہے (اگر ضروری ہو تو مربعے کسی کوئلہ سے دیوار پر بھی بنائے جا سکتے ہیں یا کسی چھڑی سے زمین پر بھی کھینچے جا سکتے ہیں اور پھر شرکاء سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ شکل کی طرف سے رخ پھیر لیں)

___ اس میں کسی پیچیدہ تجزیئے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

یہ پیغام آسان، واضح اور عالمگیر ہے اور مزدوروں کی تعلیم کے لئے بطور خاص کام میں لایا جا سکتا ہے

۲۔ واقعاتی مطالعہ جات

واقعاتی مطالعہ جات ایک اور ایسا ذریعہ بن سکتے ہیں جن سے مزدور طلبہ کے گروہوں کو حقیقی با مقصد

سرگرمی میں مشغول کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ میں یہ ہوتا ہے کہ ہر گروہ کے سامنے کوئی ایسا مسئلے والا معاملہ لایا جاتا ہے جو یا تو پیش آ چکا ہے یا آسانی کے ساتھ پیش آ سکتا ہے مسئلے کی تمام تفصیلات انہیں ”کاغذات کارگذاری“ میں فراہم کر دی جاتی ہیں اور پھر ہر گروہ کا کام ہوتا ہے کہ وہ اس مسئلے کا تجزیہ کریں۔ اور اسے حل کریں مطالعہ کے لئے واقعے کو پیش کرنے کے لئے کسی فلم کا ابتدائی حصہ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اس میں طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ فلم کا اختتام دیکھنے سے پہلے کوئی موزوں حل تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ اور بہت سے دلچسپ مسائل ایسے موجود ہیں جو مزدوروں کی تعلیم میں اس قسم کی مشقوں کے لئے موزوں ہیں ایک گروہ اُجرتوں کے مطالبے کے معاملے کو تیار کرنے اور پیش کرنے کے لئے کام کر سکتا ہے دوسرا گروہ سماجی تحفظ کی پالیسی کے کسی معاملہ کو لے سکتا ہے تیسرا گروہ ملازمت سے مبینہ ناجائز برطرفی کے معاملہ کو لے سکتا ہے مختلف طلبہ کے علمی معیار کو پیش نظر رکھ کر کم یا زیادہ پیچیدہ مسئلے کا انتخاب کیا جانا چاہیئے۔

بات پھر وہی ہے کہ ذیلی گروہوں کے ذریعہ کام کرنا عموماً بہتر ہوتا ہے اس میں ہر ذیلی گروہ کسی ایک مختلف معاملہ کا مطالعہ کرتا ہے تاکہ وہ اجلاس جس میں قطعی رپورٹ پیش کی جائے زیادہ دلچسپ اور جاندار ہو اور ٹیوٹر کو اس بات کا موقع مل جائے کہ وہ نصاب سے متعلق عمومی اصولوں پر زور دے سکے۔

۳۔ اداکاری

جہاں ایسے طلبہ کے ساتھ واسطہ ہو جنہیں دستاویزات کا تجزیہ کرنا کم ہی آتا ہو وہاں مزدوروں کے معلمین عموماً اداکاری کی مشقوں کو ترجیح دیتے ہیں مثال کے طور پر عنوان یہ منتخب کیا گیا ہو کہ گویا ایک ملاقات مزدوروں کے نمائندوں اور انتظامیہ کے درمیان اس تجویز پر ہو رہی ہے کہ ”مطالعہ کار“ وہاں شروع کیا جائے! ایسی صورت میں ”اداکاروں“ کو ان کے کردار تفویض کر دیے جاتے ہیں اور مسئلے کے خدوخال کچھ عام ہدایات کے ساتھ بتا دیئے جاتے ہیں کہ اصل صورتِ حال پیدا کرنے کے ممکنہ طریقے کیا ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد متعلقہ اشخاص وہی صورت حال برپا کرنے کی اداکاری کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ لوگ اس کھیل کی بابت ان لوگوں سے بحث کرتے ہیں جنہوں نے اس اداکاری کا مشاہدہ کیا تھا اس طرح اس کھیل کے دوران اٹھائے جانے والے مسائل کے بارے میں گفتگو کی جاتی ہے۔

جب ہم بات ایسے صاف صاف انداز میں بیان کر دیتے ہیں تو اداکاری کی مشق ایک سادہ اور بھونڈی سی چیز معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ مشق مسائل کا تجزیہ کرنے، جذبات کو ابھارنے، زندگی میں خود اپنے اور دوسروں کے کردار ادا کرنے کے بارے میں لوگوں کے نظریات کی وضاحت

کرتے ضروری ہنرمندیوں کو کام میں لانے اور انسانی رشتوں اور قیادت میں عمومی تربیت فراہم کرنے میں ایک بہت موثر ذریعہ ثابت ہوئی چونکہ ضمیمہ ۲ میں مندرج مزدوروں کی تعلیم کے سولہویں اور سترہویں مضامین میں اداکاری پہ دو مختلف لیکن ہم آہنگ خیالات کا اظہار کیا جا چکا ہے لہذا یہاں ان کی وضاحت کرنا ضروری نہیں ہے تاہم اس نکتہ کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے کہ دونوں مضامین ایسے ہیں جن میں اس ضرورت پہ زور دیا گیا ہے کہ مسائل کا انتخاب اور انکی تعریف احتیاط سے ہو اداکاروں کو مناسب ہدایت دی جائیں اور اختتامی مباحثے کی ہنرمندانہ رہنمائی کی جائے۔

۴۔ سوانگ بھرنے کی مشقیں، اہم واقعات کا تجزیہ، ڈاک کی ٹرے والی مشقیں

ان متذکرہ سرگرمیوں کے درمیان کوئی واضح امتیاز قائم کرنا دشوار ہوگا اگرچہ ہم انکو مختلف ناموں سے موسوم کر چکے ہیں مثال کے طور پر سوانگ بھرنے کی مشقوں کی بنیادی خصوصیات بھی وہی ہوتی ہیں جو اداکاری کی ہوتی ہیں سوائے اس کے کہ سوانگ بھرنے (یا خیالی کھیل) کے موقعے پہ ناٹکوں کے درمیانی وقفوں میں ہدایت کاری کے کام کو سرانجام دینے میں عموماً ٹیوٹر کا ایک اہم کردار ہوتا ہے۔

لہذا "سوانگ بھرنے کی مشق" کی اصطلاح کا زیادہ موزوں استعمال مثال کے طور پہ کسی ایسے کھیل پر ہوسکتا ہے جس میں ایک انتخابی پینل کو مزدوروں کی تعلیم کے قومی ڈائرکٹر کا انتخاب کرنے میں مشغول دکھایا جائے اور ٹیوٹر پینل کے چیئرمین کے طور پہ کام کر رہا ہو۔ اس قسم کی مزید رہنمائی عموماً گھبرا جانے والے طلبہ کے لئے سودمند ہوگی یا کورس کی ابتدا میں مخلوط گروہ کے لئے پسندیدہ ہوگی۔

بعض اہم واردات کا تجزیہ کرنے کا مقصد طلبہ کی آگاہی میں اضافہ کرنا ہوتا ہے یہ تجزیہ انسانی تعلقات کے صرف ایک مخصوص پہلو پر اپنی توجہ مرکوز رکھتا ہے اور اس مفروضے کی بنیاد پہ کہ کسی بھی کھیل کے دوران بہت سے "بلند مقامات" آجاتے ہیں۔ مثال کے طور پہ گذشتہ مشق میں یہ ظاہر بات تھی کہ ملاقاتوں کا ایک سلسلہ ہوا ہوگا اور ان ملاقاتوں کے دوران بعض مرحلوں پہ کوئی "امیدوار" یا تو بہت اچھا جواب دے گا یا بہت خراب لہذا بعد میں جب تجزیہ کیا جائے تو اصل توجہ اس قسم کی "اہم واردات" پہ دی جائے گی۔

طرح طرح کے سوانگ بھرنے کی ہدایات کے لئے اب خاصی تفصیلی تحریریں اور نئے بنائے ڈرامائی ماحول دستیاب ہیں۔ ان میں بعض اس قدر پیچیدہ ہیں کہ انہیں پیش کرنے کے لئے گھنٹوں کام کرنا ہوگا اور کئی گھنٹے

مزید تجزیہ کے لئے درکار ہوں گے۔ اور یہی اس مشق کا نکتۂ اصل ہے) بہر حال مزدوروں کے اکثر گروہوں کے لئے ہم ایسے زیادہ پیچیدہ کام منتخب کرنے کا مشورہ نہیں دیں گے اگرچہ انہیں کھنچاؤ اور تناؤ کے ایسے ناگزیر لمحات کی عکاسی کرنے میں حقیقت پسند ہونا چاہیئے جو ساتھ رہنے اور ساتھ کام کرنے میں پیش آتے رہتے ہیں۔

ڈاک کی ٹرے والی مشقوں میں بھی ان معیارات کو برتنا چاہیئے۔ یہ مشقیں افراد بھی کر سکتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے گروہ بھی چونکہ دفتری کاموں کے لئے تمام ممالک ایک ہی طریقہ استعمال نہیں کرتے لہٰذا یہ بتا دینا مفید ہوگا کہ جو چیز یہاں ہمارے ذہن میں ہے وہ ہے دفتر کا معیاری سامان یعنی ایک ٹرے یا ٹوکری جس میں وہ ڈاک (دستاویز، خطوط، جرائد، پیغامات، فائلیں وغیرہ) رکھی جاتی ہیں جو دفتر میں کام کرنے والے کسی اہلکار کے پاس بھیجی جاتی ہے اسکو "اِن ٹرے" کہا جاتا ہے جیسے جیسے وصول کنندہ کسی دستاویز یا فائل وغیرہ کو نمٹاتا جاتا ہے اسے ایک دوسری ٹرے میں رکھ دیا جاتا ہے جسے "آؤٹ ٹرے" کہا جاتا ہے تاکہ یہ ڈاک دوسرے دفتر میں بھیج دی جائے۔

اسی طرح ڈاک کی ٹرے والی مشقوں میں ان بہت سے وصول شدہ سرکاری خطوط کو پڑھنا ہوتا ہے جن کو پیشتر ہی سے تیار کر لیا جاتا ہے، ان پر فیصلہ دینا ہوتا ہے کہ ان پر کیا کارروائی کی جائے، ان کے جوابات کے مسودے تیار کئے جاتے ہیں ان کو منظور یا نامنظور کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ ان کو انفرادی طور پر بھی کیا جا سکتا ہے اور گروہوں میں بھی لیکن ایک وقت متعین کر لینا چاہیئے کیونکہ بعد کا گروہی مباحثہ اس مشق کا ایک لازمی جزو ہوتا ہے جب یہ مشق مزدوروں کی تعلیم کے لئے ہو تو آنے والی ڈاک کی ٹرے میں اس قسم کے بھانت بھانت کے کاغذات بھر دینے چاہئیں جو کسی ٹریڈ یونین کے سیکریٹری یا خزانچی کو دن کے دوران موصول ہوتے ہیں۔ اس نوعیت کی مشقیں نئے یونین افسروں کی تربیت کے لئے انتہائی قیمتی ہوتی ہیں ـــ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو مزدوروں اور بالغوں کی تعلیم کے زیادہ حد تک ذمہ دار ہوتے ہیں جیسا کہ باب ۲ کے خاکہ نمبر ۱ اور نمبر ۲ میں دکھایا گیا ہے۔

(۵) مظاہرہ اور عملی کام

ٹریڈ یونین کے خزانچی کے مذکورہ بالا تذکرہ سے قارئین کو یاد آ جائے گا کہ اگر ایک طرف ٹریڈ یونین کے معاملات میں انسانی تعلقات کے غیر محسوس (تجریدی) مسائل کا شعور نہایت ہی اہم ہوتا ہے تو دوسری طرف یہ بات بھی اتنی ہی ضروری ہے کہ کچھ ایسے مخصوص ہنروں کی نشو و نما ہوتی رہے جو حقیقی معلومات پر

مبنی ہوں اور ساتھ ہی کام میں بھی لائے جاتے رہیں۔ مثال کے طور پر ایک ایسا شخص جو خزانچی بن جانے والا ہو وہ گروہی حرکت پذیری سے فائدہ تو ضرور اٹھائے گا لیکن اس کو ان سب باتوں سے بالاتر ہو کر یہ سیکھ لینا لازمی ہے کہ حسابات کو صاف صاف، سمجھ میں آنے کے قابل اور دلچسپ انداز سے کیسے تیار کیا جائے اسی طرح کسی یونین کے چیئرمین یا سیکریٹری کو بلکہ مزدوروں کے معلّم کو بھی اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے مناسب ہنر سیکھ لینے چاہئیں۔ ان معاملات میں ابھی تک روایتی تدریسی طریقوں کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے ان طریقوں کے ذریعے ایک ٹیوٹر اس بات کا مرحلہ وار مظاہرہ کرتا ہے کہ کسی کام کو سرانجام دینے کا صحیح انداز کیا ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے گروہ کو کافی عملی کام دیتا ہے اور اس میں بھی جو مواد اور صورتِ حال ان کو دی جاتی ہے وہ حقیقت آمیز ہوتی ہے۔

(۸) مطالعاتی دورے اور بیرونِ درکام (فیلڈ ورک)

مطالعاتی دورے اور بیرونِ درکام بھی حقیقی زندگی سے متعلق ہوتے ہیں کیوں کہ ان میں اصل چیزوں اور ان کی کارگزاریوں کا براہِ راست مشاہدہ ہوتا ہے اور تعلیمی عمل میں طالب علم کی بھرپور شرکت کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ اس طرح مطالعہ میں ان کی دلچسپی بڑی حد تک بڑھ جاتی ہے جو بصورتِ دیگر بہت ہی علمی نوعیت کا اور حقیقت سے دور ہوتا۔ بیرونِ در یا فیلڈ کا کام یا دورے پڑھائی کے ساتھ ساتھ ہو سکتے ہیں جیسا کہ ایشیائی ٹریڈ یونین کالج کے طلبہ نے فیکٹریوں اور ٹریڈ یونینوں کا وقتاً فوقتاً دورہ کیا یا وہ کسی کورس کا ایک اہم اور لازمی جزو بھی ہو سکتے ہیں جیسا کہ انڈین سینٹرل بورڈ فار ورکرز ایجوکیشن (مزدوروں کی تعلیم کے لئے ہندوستان کے مرکزی بورڈ) نے عملی تربیت کا انتظام کیا تھا یا اقوام متحدہ کی بابت سالانہ نصابات جن کو پہلے یونائیٹڈ سٹیٹس لیبر ایجوکیشن سروس (مزدوروں کے لئے امریکی تعلیمی سروس) چلایا کرتی تھی اور جس کا زیادہ تر کام اقوام متحدہ کی تنظیموں کے اجلاس دکھلانے پر موقوف تھا۔ بعض اوقات یہ دورے ہی مطالعاتی سرگرمیوں کا اصل کام ہو سکتے ہیں جیسا کہ بین الاقوامی مبادلے کے تعلیمی دورے۔

آج کل کسی فیکٹری، کان یا باغ کا دورہ کرنے کا جو انداز ہے بدقسمتی سے اس کی کوئی تعلیمی افادیت نہیں ہے عموماً مہمانوں کو ایک کمرے یا ہال میں لے جایا جاتا ہے جہاں ان کو سرکاری طور پر خوش آمدید کہا جاتا ہے اگر وہ خوش قسمت ہوں تو ممکن ہے کہ انتظامیہ کا ایک نمائندہ وہاں موجود ہو تاکہ پیداوار کے فنی پہلوؤں کی بابت کچھ حقائق پر روشنی ڈال سکے اور کچھ اعداد و شمار وہاں پر ملازمتوں، پیداوار یا برآمد سے

متعلق بتا سکے. لیکن اس کاروبار میں سماجی تعلقات کے متعلق بہت کم معلومات فراہم کی جاتی ہیں زیادہ سے زیادہ ان فلاحی سہولتوں کی ایک فہرست دے دی جاتی ہے جو وہاں مہیا کی جاتی ہیں پھر ان مہمانوں کو کسی رہنما کی سپردگی میں دے دیا جاتا ہے جو انہیں ایک گلے بان کی طرح کارخانے کے مختلف حصوں میں جلدی جلدی لے جاتا ہے محیر العقول فنی عملوں کی نشاندہی کرتا ہے. شاید کچھ سوالات کے جوابات بھی دے دیتا ہے. آخیر میں مشروبات وغیرہ پیش کئے جاتے ہیں یا کچھ یادگار اشیا تقسیم کی جاتی ہیں پھر یہ گروپ اپنے گھروں کو چلا جاتا ہے. یوں تو یہ سب ایک پر لطف وقت گذار لیتے ہیں لیکن سیکھنے کی حد تک صرف وہی طالب علم اس سے کچھ سیکھ پاتے ہیں جن کی کچھ مخصوص فنی دلچسپیاں ہوتی ہیں اس قسم کے دوروں سے اقامتی کورسوں میں کچھ تنوع تو پیدا ہو جاتا ہے لیکن تعلیمی مقصد کے لئے یہ ساری دوڑ دھوپ ضائع جاتی ہے۔

تاہم اگر ان دوروں کا مناسب اہتمام کیا جائے تو غالباً ان میں سے ہر ایک نہ صرف انتہائی دلکش بلکہ بڑا سود مند تعلیمی تجربہ ثابت ہوگا اور اس کی تفریحی قدر وقیمت بھی کم نہ ہوگی. اس قسم کے اہتمام کے لئے اس سے زیادہ وقت درکار ہوتا ہے جتنا عموماً اس کے لئے رکھا جاتا ہے. ٹیوٹر کو اپنی تیاری کے لئے وقت درکار ہوگا پھر ان اجلاسوں کے لئے بھی وقت چاہیئے جہاں ضروری معلومات بہم پہنچائی جائیں گی اور ان موضوعات کا تعین کیا جائے جن پر تحقیق کرنی ہے اور ان موضوعات کو افراد یا ذیلی گروہوں کے سپرد کیا جائے اور آخیر میں رپورٹ تیار کرنے والے اجلاس میں بھی وقت صرف ہوگا۔

جن موضوعات پر تحقیق کی جانی چاہیئے وہ درج ذیل ہو سکتے ہیں۔

متعلقہ کاروبار کی تاریخ

پیداواری گنجائش یا صلاحیت۔

پیداواری عمل

خام مال (ذریعہ حصول اور قیمت)

فروختگی

نظم ونسق

منافع جات اور عام مالی معاملات

تحقیق اور منصوبہ بندی

صحت اور حفاظتی اقدامات

بہبود

مزدوروں کے ساتھ تعلقات

ٹریڈ یونین تنظیمیں

افرادی قوت

ملازمتوں کا استحکام

تاہم یہ بات ظاہر ہے کہ ان موضوعات کی تفتیش کے لئے انتظامیہ کی پیشگی رضامندی ضروری ہوگی جبھی وہ ان تحقیقات کنندگان کو کاروبار کے ان حصّوں میں لے جائے جانے کا اہتمام کر سکتی ہے جو ان کے لئے سب سے زیادہ دلچسپی کا ہو۔

اتنے تفصیلی دورے کے بعد، یہ بہت ہی اچھا ہوگا کہ ایک یا دو دن رپورٹیں تیار کرنے کے لئے دیئے جائیں پیشتر اس کے کہ آخری بھرپور مباحثہ کا اجلاس بلایا جائے۔ اس کا آغاز اس طرح ہو کہ وہ رپورٹیں جب پیش کی جارہی ہوں تو ٹیوٹر ان کا ایک خلاصہ تختہ سیاہ پر یا معلق پراجیکٹر کے ذریعے بناتا چلا جائے اور اختتام اس طرح ہو کہ سوالات پوچھے جائیں اور خیالات کا ایک عام تبادلہ ہو۔

اس نوعیت کی تیاریاں اور رپورٹیں پیش کرنے کے عام اجلاس اکثر غیر ملکی تعلیمی دوروں کی قدر و قیمت کو بھی بڑھا دیں گے۔ چند سال گذرے یونیسکو کی ایک رپورٹ میں جس کا عنوان تھا "مزدور اور دیارِ غیر" اس قسم کی آمد و رفت کی افادیت پر تبصرہ کیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ "تعلیم دینے کے طریقوں کو بہتر بنایا جائے اور ان کو فروغ دیا جائے"۔ اس مشورے پر فرانس اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کے درمیان نوجوان مزدوروں کے بڑی تعداد میں تبادلے کے ذریعے عمل ہوا۔ ریل کے وہ ڈبے جن میں یہ شرکاء سفر کرتے ہیں اب اکثر ایسے ہیں جن میں لاؤڈ سپیکر بھی لگے ہوئے ہیں تاکہ سفر کے دوران بھی تبصرے سنائے جاتے رہیں۔ لندن اور ہل کے گودی کے مزدوروں اور یورپی گودیوں کے مزدوروں کے درمیان تبادلے کے دوروں کا اہتمام بھی مزدوروں کی تعلیم کے حکام نے بڑی احتیاط سے تیار کئے ہوئے منصوبے کے ساتھ کیا تھا اور یہ تمام تر تعلیمی عمل کا ایک لازمی حصہ تھا۔ مستقبل میں مزدوروں کو غیر ملکی سفر اور مقامی مطالعاتی دوروں کے اور زیادہ مواقع مہیا کئے جانے کی توقع ہے۔ اگر ٹیوٹروں کی نگرانی اچھی ہو تو یہ مطالعاتی دورے نتیجے کے اعتبار سے بڑے وسیع اور مفید تجربات بن سکتے ہیں۔

بعض اوقات بیرون درکام (فیلڈ ورک) اور مطالعاتی دوروں کے درمیان امتیاز قائم کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن معمولاً بیرون درکام کا مطلب طلبہ کو باہر کسی جگہ ایک متعینہ مدت کے لئے کام کرنے کی غرض سے بھیجنا ہوتا ہے مثال کے طور پر کسی ٹریڈ یونین کالج کے طویل المیعاد طلبہ کو چند ہفتوں کے لئے کسی ٹریڈ یونین دفتر یا وزارتِ محنت کے کسی دفتر کے ساتھ منسلک کر دیا جاتا ہے۔ بنیادی مقاصد اور اصولوں کے اعتبار سے گردہی سرگرمیاں اور یہ کام ایک ہی جیسے ہیں لیکن بیرون درکام کا اہتمام عموماً طویل نصابوں کے دوران ہی ہو سکتا ہے

(۹) حقیقی مقاصد اور حقیقی زندگی

آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ آخر کار ہم "تجربے کے زینے" کی بالائی سطح تک پہنچ گئے ہیں کیونکہ بیرون درکام اصل زندگی کے عناصر ہوتے ہیں اور متعلقہ طلبہ کو یونین کے اصل کاموں اور شہری معاملات وغیرہ میں حصّہ لینا ہوتا ہے۔

یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ تعلیم کی درسی کتابوں میں اکثر و بیشتر جن سمعی بصری معاونین کا ذکر ہوتا ہے ان میں ایک نمایاں چیز جسے فراموش کر دیا جاتا ہے وہ بذاتِ خود "اصل چیز" ہے

اگر ٹیوٹر کسی بصری معاون کو استعمال کرنا چاہے اور گفتگو خزانچی کی رسید بک، ٹریڈ یونین کے صدر دفتر یا میونسپل کونسل کے کمرہ اجلاس کی بابت ہو رہی ہو تو بہترین معاون اصل چیز ہی ہو سکتی ہے۔ طالب علم کو رسید بک دکھائی جائے اور وہ اس کو لے کر استعمال بھی کرے۔ اسی طرح وہ اس دفتر یا کمرہ اجلاس میں جائے اور وہاں کام بھی کرے۔

آخری بات یہ کہ مزدوروں کی بہترین تعلیم یہ ہوگی کہ وہ مزدوروں کی تحریکوں میں حصّہ لیں۔ یہ بات کہہ کر ہم صرف اس چیز کا اعادہ کر رہے ہیں جس کی طرف لوگوں کو متعدد بار اس کتابچے میں متوجہ کیا گیا ہے۔

درحقیقت کتابچے کے چند آخری حصّے ہمیں منطقی طور پر اسی نکتہ پر لے آئے ہیں جہاں سے ہم نے آغاز کیا تھا یعنی یہ کہ مزدوروں کی تعلیم کا طلبہ کی روزانہ زندگی کے مسائل سے تعلق ہونا چاہیئے۔

گروہی کام کی سرگرمیوں، مطالعاتی دوروں اور بیرون درکام کے بارے میں مزدوروں کے معلمین کے تربیتی کورسوں کے لئے عملی مشقیں،

۱۔ اُن اداروں یا افراد کی فہرست تیار کریں جن سے آپ نے اپنے نصابی پس منظر سے متعلق کتابیں اور دستاویزات حاصل کیں تاکہ درج ذیل واقعاتی مطالعے کئے جا سکیں۔

— آپ کی صنعت میں مزدوروں کو گذشتہ پانچ سال کے دوران اُجرتوں میں جو اضافے ملے ہوں بمقابلہ ان اُجرتوں کے جو کہ آپ کے ملک میں دوسری صنعتوں میں ملتی ہوں اور بمقابلہ ان اُجرتوں کے جو آپ والی صنعت میں پڑوسی ملکوں کے مزدوروں کو ملتی ہوں۔ بمقابلہ دیہی مزدوروں کی اوسط آمدنی کے نیز اخراجات زندگی میں اضافوں کے مقابلے میں جو اس عرصے کے دوران ہو گئے ہوں۔

— آپ کے ملک میں جو آخری بڑی ہڑتال ہوئی اس کی وجوہات اس کا طریقہ اور اس کا انجام (گروہی کام)

۲۔ حسب ذیل کے بارے میں نصابات میں کام آنیوالی اداکاری کی مشقوں کے لئے پس منظر کی ہدایات تیار کریں۔

— ٹریڈ یونین کی شاخ کے چیئرمین کے لئے

— اجتماعی سوداکاری کے لئے

— اپنی شکایات پہنچانے کے طریقے کے لئے (گروہی کام)

۳۔ ایک نصاب میں ڈاک کی طرح والی مشق کے لئے دس وصول ہونے والے خطوط کا ایک ملا جلا ملغوبہ تیار کریں۔ یہ ان لوگوں کی طرف سے ہونے چاہئیں:-

— ٹریڈ یونین کی شاخ کے سکریٹریوں کی طرف سے

— ٹریڈ یونین کے خزانچیوں کی طرف سے (گروہی کام)

۴۔ کسی بڑے مقامی کاروبار کو منتخب کریں اور دس موضوعات کا انتخاب ایک ایسے گروہ کے لئے کریں جو ایک مطالعاتی دورے کے دوران تحقیقات کرے، دو یا تین ایسے اہم سوالات پر زور دیا جائے جو ہر موضوع کے متعلق وہاں پوچھے جائیں (گروہی کام)، بہترین نتائج اس صورت میں حاصل ہو سکیں گے کہ تمام شرکاء بعد میں اس کاروبار یا کارخانے کا دورہ کریں جس کا دورہ پہلے ایک ذیلی گروہ کر چکا ہو اور

جس کا انتخاب رپورٹ دینے والے اجلاس کے بعد کیا گیا ہو)

۱۰۔ التماس

اس باب کے تمام بڑے بڑے نکات کو تاکیدی چارٹ ۲۹ میں سمونے کی کوشش کی گئی ہے اس باب میں جہاں تک ممکن ہو سکا ہے ان تمام اوزاروں اور لوازمات کی فہرست اسی ترتیب سے درج کی گئی ہے جس ترتیب سے ان کا تذکرہ اس باب میں ہوا ہے اور ان کی نمایاں خصوصیات پہ زور دیا گیا ہے مقصد یہ ہے کہ ان میں جو مناسب ترین ہو اس کو منتخب کرنے میں آسانی ہو۔ قارئین سے یہ بھی التماس ہے کہ ضمیمہ ۲ میں مندرج انیسویں اور بیسویں مضمون سے استفادہ کریں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ مختلف تدریسی طریقے کس طرح بجا کئے جا سکتے ہیں۔ آخر میں خاکہ ۲۵ اس باب کی بیشتر مندرجات کو تصویری شکل میں اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

تاکیدی چارٹ نمبر ۲۹۔ مزدوروں کی تعلیم کے لئے اوزار اور سازوسامان

اوزار یا سازوسامان	فوائد	نقائص	اخراجات	استعمال	تبصرہ
	تحریری مواد				
ابتدائی قاعدے ناخواندہ اور نئے نئے خواندہ لوگوں کے لئے	عام درسی قاعدوں کے مقابلے میں زیادہ موزوں، مزدوروں کی تعلیم کے تعارف کے طور پر کام دے سکتے ہیں۔	معدودے چند ٹیوٹر ان کو تیار کرنے اور طبع کرانے کے اہل ہوتے ہیں۔ مزدوروں کے تعلیمی اداروں کے پاس مالی وسائل کی کمی ہوتی ہے	بڑے مہنگے	خصوصی تربیت درکار ہے	اس قسم کے قاعدوں کی تیاری اور طباعت عام طور سے خصوصی تعلیمی اداروں کے لئے چھوڑ دینی چاہیئے۔ مزدوروں کے تعلیمی ماہرین انکے ساتھ مل کر کام اور اس بات کا اہتمام کر سکتے ہیں کہ مواد واقعی کام کے ساتھ مطابقت رکھتا ہو۔
کتابچے، میگزین، بلیٹن وغیرہ	نئے طلبہ کے لئے درسی کتابوں کے مقابلے میں ان کا پڑھنا آسان ہوتا ہے۔ یہ موضوعاتی ہوتے ہیں۔ مقامی معاملات سے متعلق ہو سکتے ہیں۔ متعلقہ طلبہ کی سطح کی مناسبت سے درجہ بندی ہو سکتی ہے	ان کی تیاری میں کافی وقت اور قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں یکطرفہ ابلاغ ہوتا ہے اور صرف بصری حس کام میں آتی ہے۔	بڑے مہنگے	کافی آسان	ٹیوٹر کو چاہیئے کہ وہ گروپ کو اس طرف لگائے کہ وہ مضامین پڑھیں بھی اور لکھیں بھی۔ معینہ وقفوں سے شائع ہونیوالے رسالوں وغیرہ کی صورت میں یہ کوشش نہ کی جائے کہ بہت تھوڑے تھوڑے وقفے سے ہی رسالہ جات شائع کئے جانے لگیں۔
مطالعے کی دستی کتابیں	ایک دفعہ طبع ہونیکے بعد انکو طویل عرصے تک استعمال کیا جا سکتا ہے ان سے سمجھ بوجھ کر پڑھائی میں مدد ملتی ہے	ممکن ہے کہ طلبہ کے کسی گروپ کی ذہنی سطح پر صحیح نہ اُترتے ہوں۔	مہنگے	مشکلات مختلف النوع	مزدوروں کی تعلیم کے انتہائی بنیادی قسم کے لوگوں کے علاوہ یہ سب کے لئے لازمی ہیں۔

تاکیدی چارٹ ۲۹ (مسلسل)

اوزار یا سازوسامان	فوائد	نقائص	اخراجات	استعمال	تبصرہ
اور دستی چھاپے ہوئے اطلاعنامے	کسی خاص گروپ کی ضروریات کے مطابق بنائے جا سکتے ہیں۔	ان کو تیار کرنا سخت محنت طلب ہے۔	سستے	آسان	اعلیٰ پائے کی کسی قیمتی درسی کتاب کے مقابلے میں ایک معمولی سا اطلاعنامہ کہیں زیادہ کارآمد ہے
مطالعہ کیلیے مرتب شدہ مواد (موڈولر سٹڈی کٹس)	ماہرین اس کو مرحلہ وار "اکائیوں" میں مرتب کرتے ہیں اور اس بات کا امکان پیدا کرتے ہیں کہ بڑے پیمانے پر تیار کئے ہوئے بصری معاونین استعمال میں لائے جا سکیں۔	اسے کسی خاص گروہ کی ضروریات کے عین مطابق نہیں بنایا جاسکتا اگرچہ ان کی مدد سے مطالعہ کی رفتار کم و بیش ہو سکتی ہے۔	مہنگے	آسان	ان کو عمدہ طور پر تیار کرنا مشکل ہے۔ مزدوروں کی تعلیم کے لئے مطالعہ کا مواد مرتب کرنے کے لئے زیادہ تحقیق کی ضرورت ہے۔
پروگرام شدہ ہدایتی کتابچے	یہ افراد کو اپنی رفتار پر کام کرنے میں مدد دیتے ہیں - ان کتابچوں کو اس طرح ترتیب دیا جاتا ہے کہ سوالات کے ذریعے اعادہ ہو سکے۔	ان سے صرف وہی طلبہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو لکھے پڑھے ضرور ہوں اور انہوں نے خود کو اس کے لئے وقف کر دیا ہو۔	ان کی قیمت کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ کتنی تعداد میں انہیں طبع کرایا جائیگا	آسان اگر ان کی تیاری و طباعت اچھی ہوئی ہو	یہ کتابچے آسان موضوعات پر اور مقامی طور پر آزمائشی مرحلے میں تیار کرلئے جا سکتے ہیں، یا ان کو بڑے پیمانے پر طبع کرایا جا سکتا ہے۔

تاکیدی چارٹ ۲۹ (مسلسل)

اوزار یا سامان	فوائد	نقائص	اخراجات	استعمال	تبصرہ
کتابیں	حوالے کے مقصد کے لئے مفید اور دیرپا متعلقہ طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق ان کی درجہ بندی کی جاسکتی ہے	ان کا استعمال صرف یک طرفہ ابلاغ پر مبنی ہے جس میں صرف بصری حس کام میں آتی ہے۔ لہٰذا اس ذریعے سے پڑھائی بڑی غیر متحرک ہوتی ہے۔	مہنگی	آسان، البتہ کچھ رہنمائی ضروری ہے	مزدوروں کی تعلیم کے طلبہ کو رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ کس طرح پڑھیں اور کیا پڑھیں۔ مباحثہ اور تحریری مشقیں اس سلسلے میں مددگار ہوتی ہیں۔ مزدوروں کی تعلیم میں کتابیں کم ہی اچھی طرح استعمال ہوتی ہیں
دیواری اخبار، بلیٹن بورڈ	جاذب نظر، خاکوں اور نقشوں سے مزین اور موضوعاتی طلبہ ان کی تیاری میں مدد دے سکتے ہیں۔	ان کی تیاری میں سخت محنت درکار ہوتی ہے لیکن جلد ہی وہ پرانے ہوجاتے ہیں اور ان کو باقاعدگی کے ساتھ بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے	سستے	آسان لیکن ایک مسلسل جدوجہد درکار ہوتی ہے۔	ان کی تیاری میں تمام گروہ کو لگنا چاہیئے۔ ناخواندہ مزدوروں کو لکھے ہوئے مواد سے آشنا کرنے کے لئے یہ کارآمد ہوتے ہیں۔
	سمعی معاونین				
ریڈیو	جہالت اور مسافت کے مسئلے پر قابو پا لیتا ہے۔ ٹرانسسٹر ریڈیو ہلکے اور سستے ہوتے ہیں (ٹیپ ریکارڈر سے بھی زیادہ سستے)	نظر سے کچھ نہیں دیکھا جا سکتا۔ یک طرفہ ذریعہ ابلاغ، جوابی تاثر معلوم ہونے کا کوئی ذریعہ نہیں، طلبہ غیر متحرک ہوتے ہیں۔	مہنگا	آسان	خصوصی طور پر تیار شدہ پروگراموں کی ضرورت ہوتی ہے اگر اس میں مباحثوں کا اہتمام ہو اور سننے والوں کے گروہ تربیت یافتہ لیڈروں کی قیادت میں شرکت کریں تو یہ بہترین ذریعہ ہے۔

تاکیدی چارٹ نمبر۲۹۔ (مسلسل)

اوزار یا سامان	فوائد	نقائص	اخراجات	استعمال	تبصرہ
ریکارڈنگ	ٹیپ ہلکی اور بڑی سخت ہوتی ہیں۔ چونکہ فوری طور پر انہیں دوبارہ سنا جا سکتا ہے۔ اس لئے یہ مباحثے کا تجزیہ کرنے کے لئے مثالی ذریعہ ہیں۔	ان کے لئے ایک ٹیپ ریکارڈر کی ضرورت ہوتی ہے جو کافی مہنگی چیز ہے۔ بولنے والے کا "صرف سنائی دینے والا انداز" ہی ریکارڈ ہوتا ہے نظر آنے والی کسی چیز کا اس میں دخل نہیں۔	مہنگا	کافی آسان	اس کے ذریعے قومی اہمیت کی تقریریں دور دراز مقامات پر بھی سنی جا سکتی ہیں۔ ٹیوٹر کی تربیت اور "عوامی خطاب" کی کلاسوں کے لئے بہت مددگار ذریعہ ہیں۔
غیر عکس ریز بصری معاونین			سستا	آسان، اگر ابتداء میں تکلیف اٹھا لی جائے۔	بجلی سے بے نیاز، ہر گروہ میں ایک ہونا چاہیئے۔ ٹیوٹروں کو ان کے استعمال میں تربیت دی جائے۔ قیاسی خلاصے تیار کرنے میں یہ خاص طور پر بڑے قدر و قیمت کی چیز ہے۔
تختۂ سیاہ وغیرہ	ان میں بڑی لچک اور بصری اپیل ہوتی ہے سطح بڑی ہوتی ہے۔ انکو دور دراز علاقوں میں استعمال کے لئے لپیٹ کر لے جانے والے نمونے بھی موجود ہیں	ان پر لکھنے کے لئے مشق درکار ہوتی ہے (اگرچہ یہ جلد ہی حاصل کر لی جاتی ہے) جو کچھ وہاں دکھا دیا جائے وہ پھر بار بار استعمال کے لئے موجود نہیں رہتا۔			

تاکیدی چارٹ نمبر ۲۹ (مسلسل)

ادزار یا سامان	فوائد	نقائص	اخراجات	استعمال	تبصرہ
فلالینی بورڈ مقناطیسی بورڈ، پلاسٹی گراف، کومی ریل	ان میں بصری اپیل ہوتی ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے قابل ہوتے ہیں جس مواد کی ان پر نمائش کرنی ہو وہ پیشگی تیار کیا جاسکتا ہے، ان میں ٹھہرنے اور انتظار کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بتدریج تعلیم کے لئے اچھے ہوتے ہیں	ایک مرتبہ جو مواد نمائش کے لئے تیار کر لیا جائے اسے دوسرے گروہ کی ضروریات کے مطابق ڈھالا نہیں جاسکتا۔ زیادہ با تفصیل اور پلیٹ کر لے جائے جانے والے تختہ ہائے سیاہ کے مقابلے میں یہ زیادہ مفصل اور کم قابل انتقال ہوتے ہیں	کافی سستے	آسان، اگر نمائش کئے جانے والا مواد پہلے تیار کر لیا جائے۔	یہ سب تختہ سیاہ کی تفصیلات ہی کے زمرہ میں آتی ہیں۔ فلالینی بورڈ پر استعمال کی تراشیدہ اشیاء مزدوروں کی تعلیم کے قومی دفاتر تیار کر سکتے ہیں۔
نقش و تحریر (پوسٹر، خاکے، شکلیں، نقشے، چارٹ وغیرہ)	ان کی بصری اپیل ہوتی ہے اور اہم نکات سمجھانے کیلئے انہیں کام میں لایا جاسکتا ہے۔ ایک بار بورڈ پر بنا دیا جائے یا رکھ دیا جائے تو کچھ عرصے تک ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے اسی طرح چھوڑا جاسکتا ہے۔	اگر زیادہ وضاحت اور آسانی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ گمراہ کن بھی ہو سکتے ہیں۔ ان کو اٹھا کر لے جانا اور جمع رکھنا اچھا معلوم نہیں ہوتا۔	خاصے سستے	آسان، اگر تکلیف اٹھائی جائے	ان کو تیار کرنے میں گروہ مدد دے سکتے ہیں۔ ارزاں ترین طریقہ یہ ہے کہ اخباری کاغذ پر نمدے دار قلم استعمال کئے جائیں (بہت عرصے تک نمائش کے لئے نہ چھوڑ دیئے جائیں، بے تکلفی نفرت کو راہ دیتی ہے)

تاکیدی چارٹ نمبر۲۹ (مسلسل)

اوزار یا سامان	فوائد	نقائص	اخراجات	استعمال	تبصرہ
پلٹے جاتے والے چارٹ فلپ چارٹ (جھٹکے سے الگ کیے جانے والے چارٹ) وغیرہ	ان کی بصری اپیل ہوتی ہے۔ درجہ بدرجہ تدریس کے لئے مناسب پائیدار اور بہت سی انفرادی تصویروں کا ایک جگہ ڈھیر نہیں لگتا۔	ہوسکتا ہے کہ ان کو اٹھا کرلے جانے اور جمع رکھنے میں دشواری ہو۔ ایک دفعہ تیار کر لئے جائیں تو کسی دوسرے گروہ کی ضروریات کے مطابق انہیں ڈھالا نہیں جاسکتا۔	سستے اگر خانہ ساز ہوں۔	آسان	تمام غیر منصوبہ بند معاونین کی طرح یہ بھی بجلی سے بے نیاز ہوتے ہیں۔
عکس ریز خاموش بصری معاونین					
معلق پراجکیٹر	بہت لچک دار۔ جن چیزوں کی نمائش مقصود ہو، ان کو پیشگی بنایا جاسکتا ہے ان میں ترمیم کی جاسکتی ہے اور حذف کیا جا سکتا ہے۔ کسی چیز کی نمائش کے دوران اس چیز پر ایک اور تہہ ڈالی جا سکتی ہے مقرر سامعین کے سامنے ہوتا ہے۔ یہ دن کی روشنی میں کام کرتا ہے	آنکھوں کے لئے یہ تھکا دینے والی چیز ثابت ہوسکتی ہے۔ خریدنے اور برتنے میں مہنگے، جب گرم ہوں تو ان کو ہٹانا نہیں چاہیئے۔	مشین اور بلب دونوں مہنگے ہیں۔	آسان	تمام منصوبہ بند بصری معاونین چھوٹے سے عکس کا سائز بڑا کر دیتے ہیں لہٰذا وہ بڑے بڑے نقشے دکھانے میں کام دے سکتے ہیں۔ حذف کرنے میں آسانی پیدا کرنے کی خاطر ٹیوٹر کو سپرٹ والے قلم استعمال کرنے کے بجائے پانی والا قلم استعمال کرنا چاہیئے۔ کسی گفتگو کا خلاصہ تھوڑا تھوڑا کرکے دکھایا جا سکتا ہے۔

تاکیدی چارٹ نمبر ۲۹ (مسلسل)

اوزار یا سامان	فوائد	نقائص	اخراجات	استعمال	تبصرہ
ایپی سکوپ	لچک دار۔ کیوں کہ کوئی بھی ۱۴ سنٹی میٹر مربع کی تصویر اس پر دکھائی جا سکتی ہے۔ دیوار پر لٹکائے ہوئے کاغذ پر اس کے ذریعے ایسے خاکوں، نقشوں کا عکس ڈالا جا سکتا ہے جن کو ایک ٹیوٹر اپنے ہی نقش و تحریر تیار کرنے کے لئے نقل کر سکتا ہے۔	اس میں بہت زیادہ چمک نہیں ہوتی۔ لہٰذا کافی تاریک مقام اور کم تماشائی ہونے چاہئیں کافی بڑا ہوتا ہے۔ بجلی کی سپلائی درکار ہوتی ہے	مہنگا	آسان	فلموں یا فلمی فیتوں کے مقابلے میں زیادہ قابل ردوبدل، سلائیڈوں سے زیادہ سستا، تاریکی ایک سنگین مسئلہ ہے، جو کچھ اس پر دکھانا مقصود ہو اس کا انتخاب احتیاط کے ساتھ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹی ٹھوس چیزوں کا عکس بھی اس پر آسکتا ہے۔
ڈیاسکوپ فلم سٹرپ پروجیکٹر	فلم پراجیکٹر کے مقابلے میں بڑا سستا اور آسانی سے کام میں لانے کے قابل ایپیسکوپ سے زیادہ روشن چمک ہوتی ہے کچھ ماڈل ایسے ہیں، جن کو کار کی یا کسی اور بیٹری سے یا ٹلی لیمپ سے چلایا جا سکتا ہے۔	فلم جیسا ڈرامائی نہیں ہوتا، مزدوروں کی تعلیم کے لئے مناسب فلمی فیتے کم ہی ملتے ہیں	مشین کچھ زیادہ ہی مہنگی ہوتی ہے۔	آسان	اس کے ساتھ ٹیپ یا ریکارڈ پر تبصرہ کیا جا سکتا ہے۔ فلمی فیتے سلائیڈوں میں کاٹے جا سکتے ہیں مباحثہ کے وقت یہ فلم سے بہتر ہوتا ہے۔ کیوں کہ تصویروں کو ایک حالت میں رکھا جا سکتا ہے

تاکیدی چارٹ نمبر ۲۹. (مسلسل)

اوزار یا سامان	فوائد	نقائص	اخراجات	استعمال	تبصرہ
سلائیڈ پروجیکٹرز	وہی فوائد جو فلمی فیتوں کے ہوتے ہیں۔ زیادہ لچکدار، کیوں کہ دکھائی جانے والی تصاویر کی ترتیب بدلی جاسکتی ہے۔ ٹیوٹر اپنی سلائیڈیں تیار کر سکتا ہے۔	مناسب سلائیڈیں بہت کم دستیاب ہوتی ہیں (لیکن ٹیوٹر اپنی سلائیڈیں خود بنا سکتے ہیں)	مہنگا کسی حد تک،	آسان	ایک بہت کارآمد اور لچک دار معاون کیونکہ ٹیوٹر خود مخصوص گروہوں کے لئے سلائیڈ بنا سکتے ہیں۔ وہ عنوانات اور خلاصے کی سلائیڈ بھی تیار کر سکتے ہیں۔
ایپی ڈیا سکوپ	ایک بڑا گنجائش والا اوزار مذکورہ بالا مشینوں کے تمام فوائد اس میں جمع ہیں	بھاری اور مشکل سے گھوم سکنے والا، بجلی کی ضرورت ہوتی ہے اور خوب اندھیرا بھی	بہت مہنگا	آسان	اتنا بڑا اور قیمتی کہ مشین کا خریدنا صرف مزدوروں کی تعلیم کے کالجوں یا بڑے مرکزوں کیلئے موزوں ہو سکتا ہے۔
	عکس ریز متحرک بصری معاونین				
فلمیں	اس کی زبردست بصری اپیل ہوتی ہے (اور ان میں آواز بھی بھری ہوئی ہو سکتی ہے) ان پڑھ بھی اس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ کسی ٹیوٹر کی حاضری بہت ضروری نہیں ہوتی۔	مزدوروں کی تعلیم کیلئے اچھی فلمیں بہت کم ہیں۔ جب تک اس پر مناسب بحث نہ ہو۔ اس کی حیثیت یک طرفہ ابلاغ کی ہوتی ہے	خریدنا اور صحیح طور پر رکھنا مہنگا پڑتا ہے۔	اس کے لئے کسی تربیت یافتہ مشین چلانے والے کی ضرورت ہوتی ہے۔	اگر ایک ابتدائی گفتگو اور مابعد مذاکرہ اس کے ساتھ ملا دیا جائے تو یہ بہترین ذریعہ ہے ایک اچھی فلم کو بہتر طور پر اور اکثر استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

تاکیدی چارٹ نمبر ۲۹ (مسلسل)

اوزار یا سامان	فوائد	نقائص	اخراجات	استعمال	تبصرہ
ٹیلی ویژن	آنکھوں اور کانوں کو اپیل کرتا ہے۔ اصل کارگزاریوں کو ہوتے ہوئے دکھا سکتا ہے ان پڑھ بھی اس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ کسی ٹیوٹر کی حاضری بہت ضروری نہیں ہوتی۔	پروگرام عموماً گھٹیا ہوتے ہیں (مختصر اور اصل مسائل کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے) یک طرفہ ابلاغ جب تک کہ دیکھنے والے بھی ایک مباحثہ تشکیل دے لیں۔	مہنگا	آسان	قیمتی ہونے کے باوجود یہ آلہ مزدوروں کی اچھی تعلیم کی ضمانت نہیں دیتا۔ ممکن ہے کہ مستقبل میں یہ ایک مفید ذریعہ ثابت ہو لیکن پہلے ان لوگوں پر ٹریڈ یونین کے زبردست دباؤ کی ضرورت ہے جو پروگرام بنانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں
ویڈیو، ٹیپ ریکارڈنگ	یہ آنکھوں اور کانوں کو اپیل کرتے ہیں ان آوازوں اور اداکاریوں کو فوراً دہرا دینا ممکن ہوتا ہے جنہیں کچھ پہلے ریکارڈ کیا گیا ہو ان کا اثر بڑا زبردست ہوتا ہے	یہ سامان ابھی تک بہت مہنگا ہے۔ لوگ کیمرے کے سامنے آنے سے شرماتے ہیں۔	مہنگا	آسان	گروہی مباحثوں یا میٹنگوں کے تجزیہ کیلئے یا پڑھانے کی مشق کے لیے بڑی اعلیٰ چیز ہیں۔ کیمرے کا سامنا کرنے سے شرم زیادہ دنوں باقی نہیں رہتی۔
ماڈل، نمائشیں اور سفری عجائب گھر	مختلف حواس کو اپیل کرتے ہیں شکلوں کا انداز ظاہر کرنے اور سائز کا تناسب دکھانے میں تصویروں سے بھی بہتر ہوتے ہیں،	مزدوروں کی تعلیم کے بہت سے موضوعات کے لئے فائدہ مند نہیں ہوتے۔	بہت بدلتے رہتے ہیں	آسان جب ایک دفعہ انہیں جوڑ کر تیار کر لیا جائے	مزدوروں کی تعلیم کے قومی اور بین الاقوامی ادارے بڑی مفید ٹریڈ یونین نمائشیں منعقد کر سکتے ہیں۔

تاکیدی چارٹ نمبر ۲۹ (مسلسل)

اوزار یا سامان	فوائد	نقائص	اخراجات	استعمال	تبصرہ
	گروہی کام کے ساز و سامان اور سرگرمیاں				
کھیل اور ورزشیں	آسانی سے انتظام ہو جاتا ہے اور سستے پڑتے ہیں تناؤ کو دور کرنے کے لئے اچھے. جس طور گروپ کام کرتے ہیں ان کے اور انسانی تعلقات کے بارے میں ایک بصیرت پیدا ہو جاتی ہے. ہر فرد اس میں سرگرم عمل ہوتا ہے۔	سن رسیدہ لوگ شاید ان چیزوں میں حصہ لینے کو اپنے وقار کے منافی خیال کریں، یہ کچھ غیر متعلق بھی معلوم ہو سکتے ہیں. بہت زیادہ شرمیلے لوگوں کو ان میں پریشانی محسوس ہو سکتی ہے.	سستے (اکثر تو کوئی خرچہ ہوتا ہی نہیں)	آسان	کچھ کھیل تو اب اتنے پیچیدہ ہو گئے ہیں کہ اس کے نتیجے میں شاذ ہی وہ مزدوروں کی تعلیم کے لئے مناسب ہو سکتے ہیں. بہترین صورت تو یہ ہے کہ کھیل سادے اور ان کا پیغام واضح ہو. ٹیوٹر کو چاہیئے کہ ہمیشہ کھیل کے قواعد کی اچھی طرح وضاحت کرے اور اختتام پر ہمیشہ مزدوروں کی تعلیم سے اس کھیل کی مناسبت (ربط و واسطہ) پر مذاکرہ کرے
واقعاتی مطالعے	ہر فرد سرگرم عمل ہوتا ہے وہ طلبہ کو یہ سکھاتے ہیں کہ معلومات کہاں سے حاصل کی جائیں، کس طرح انکا تجزیہ کیا جائے اور کس طرح ان کو پیش کیا جائے. اس طرح جو کچھ سکھا جاتا ہے. وہ بہتر طور پر یاد رہتا ہے	ٹیوٹر کے ایک لیکچر کے مقابلہ میں اس میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے. کچھ حقائق کو پانا مشکل یا ناممکن ہوتا ہے. تیاری میں ٹیوٹر کا خاصا وقت خرچ ہوتا ہے۔	سستا	آسان، جہاں ایک دلچسپی لینے والا اونچی سطح کا گروپ اس سے متعلق ہو۔	عموماً ذیلی گروہوں کے لئے بہترین ہوتا ہے. ٹریڈ یونین کے سنگین مسائل کی پڑتال کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے. اس کے اختتام پر اس کی رپورٹ ایک بھرپور اجلاس میں پیش کی جائے اور اس پر پوری طرح بحث ہو۔

تاکیدی چارٹ نمبر ۲۹ (مسلسل)

اوزار یا سامان	فوائد	نقائص	اخراجات	استعمال	تبصرہ
اداکاری	اس میں زبردست ڈرامائی اپیل ہوتی ہے کسی مسئلہ کے ہر رُخ کو ظاہر کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔ انسانی تعلقات کی توضیح کرتا ہے، اداکار اپنے کردار میں کھو جاتے ہیں۔	عام طور پر گروہ کے کچھ لوگ تو محض تماشائی ہوتے ہیں۔ کچھ ایکٹر اپنا کردار ادا کرنے میں ضرورت سے زیادہ چست ہو جاتے ہیں۔	کوئی خرچہ نہیں ہوتا	ایک مستعد ٹیوٹر ہونا چاہیئے اور گروہ کا تعاون ملنا چاہیئے۔	یہ بات اہم ہے کہ تماشائیوں کو بھی زیادہ سے زیادہ سرگرم عمل رکھا جائے (انکو یہ بتایا جائے کہ وہ خاص خاص نکتوں پر رپورٹ کریں) تعصبات اور جذباتی مسائل کا تجزیہ کرنے کیلئے بہترین۔ اسکو پیشگی مطالعے، مباحثے یا گفتگو کی بنیاد پر تیار کیا جا سکتا ہے ٹریڈ یونین کے مسائل کو قوت کے ساتھ پیش کرنے میں بھی کارآمد ہے اس کے اختتام پر بھرپور مباحثہ ہونا چاہیئے۔
نقل اتارنے کی مشقیں، نازک واقعات کا تجزیہ، اندرونی ٹرے کی مشقیں	وہی فوائد جو اداکاری میں ہوتے ہیں لیکن چونکہ ٹیوٹر کی رہنمائی بہت قریب ہوتی ہے۔ لہٰذا مشقیں زیادہ ٹھیک ٹھیک ہوں گی بہت سے شرکاء میں جو عام کمزوریاں ہوتی ہیں انکی طرف توجہ دلانے میں بہت کارآمد۔	ٹیوٹر کو اس میں ذرا زیادہ حصہ لینا پڑتا ہے لہٰذا طالب علم کی ذمہ داری کچھ کم ہوتی ہے۔	سستا	احتیاط کے ساتھ غور و خوض اور منصوبہ سازی کی ضرورت ہوتی ہے	ممکن ہے کہ اداکاری کے مقابلے میں بہتر ہو، خصوصاً نئے طلبہ کے لئے یا ایسے افراد کے لئے جنکو مخصوص نئے فرائض کی تربیت دینی ہوتی ہے۔ اس کے اختتام پر بھرپور مباحثہ ہونا چاہیئے۔

تاکیدی چارٹ نمبر ۲۹ - (مسلسل)

اوزار یا سامان	فوائد	نقائص	اخراجات	استعمال	تبصرہ
مظاہرہ اور مشق	یہ سیکھنے کے لئے کہ خاص خاص ذمہ داری کے کام کس طرح پورے کیئے جائیں، اب تک یہی طریقہ بہترین ثابت ہوا ہے۔ واضح طور پر متعلق ہوتا ہے	کچھ طلبہ مظاہرے کے دوران "سست" ہو سکتے ہیں، اور پھر مشق کے دوران ناکام ثابت ہوں۔ ابلاغ یکطرفہ ہونے لگتا ہے جب تک کہ مشقی وقفہ شروع نہ ہو۔	سستا	ہنرمند ٹیوٹر کی ضرورت ہوتی ہے نیز پڑھائی کے معاون آلات درکار ہوتے ہیں	ایسے شرکا کے ساتھ بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں جو اپنے خصوصی فرائض پر عبور حاصل کرنا چاہیں۔ ایک بتدریج وضاحت اس بات کی ہونی چاہیئے کہ کرنا کیا ہے ساتھ ہی سوالات اور مباحثہ کے وقفے ہونے چاہیئں۔ بعدازاں مشق ہونی چاہیئے ("اگر میں یہ کروں تو مجھے معلوم ہوگا")
مطالعاتی دورے اور میدانی کام	اس میں مشاہدہ کرنا، اور حقیقی زندگی کی سرگرمیوں میں لگا رہنا شامل ہے۔ تمام حواس اس سے متاثر ہوتے ہیں ("ایک دفعہ کسی چیز کو دیکھ لینا ہزاروں الفاظ کے برابر ہوتا ہے")	ہوسکتا ہے کہ رفتہ رفتہ یہ صرف سیر کا سلسلہ رہ جائے اسکو اس غرض سے تیار کرنا اور منظم کرنا کہ اس کی کچھ تعلیمی قدروقیمت ہو بہت مشکل ہے۔ ضرورت پڑتی ہے کہ اختتام کے بعد اسپر مباحثہ جاری رکھا جائے	عام طور پر مہنگا ہوتا ہے	احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے	عموماً ان پر بڑا خرچ آتا ہے۔ لہٰذا ان کو ایسی اچھی طرح چلایا جائے کہ اس خرچ کا پورا جواز ہو۔ سفر کا بھی اچھا تعلیمی استعمال کیا جانا چاہیئے۔ بعدازاں اس کا بھرپور تجزیہ کیا جانا چاہیئے۔

مفید سماجی عمل جس کا تعلق حقیقی مقاصد اور حقیقی زندگی سے ہو۔

یہی مزدوروں کی تعلیم کا منتہا و مقصود ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس تمام طریقوں (ٹکنیک) اوزاروں اور ساز و سامان کا جو اس ضمن میں استعمال کئے گئے ہوں۔

خاکہ ۲۵۔ مزدوروں کی تعلیم کے آلات اور سازوسامان کا باتصویر خلاصہ

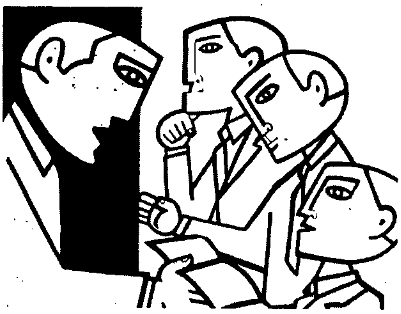

ایک اچھا ٹیوٹر اس بات کے لئے تیار ہوگا کہ وہ اپنے گروہ سے اچھی واقفیت حاصل کرلے اور ان لوگوں کے پیش نظر مقاصد کی بابت ان سے مشورہ کرلے۔ پھر وہ اپنے تدریسی طریقوں کا منصوبہ بنا سکتا ہے۔

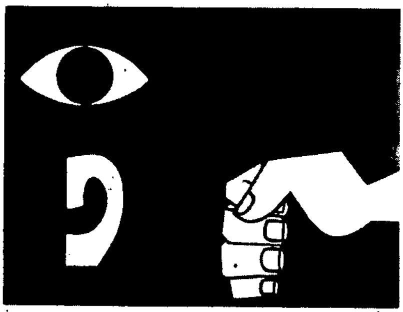

اس کو لازم ہے کہ بصری اور سمعی معاونین کے استعمال کی اہمیت کو پہچانے اور خاص طور سے اس بات کا اہتمام کرے کہ ان معاونین کو عملی سرگرمی اور گروہی کام کے ساتھ وابستہ کرلے۔

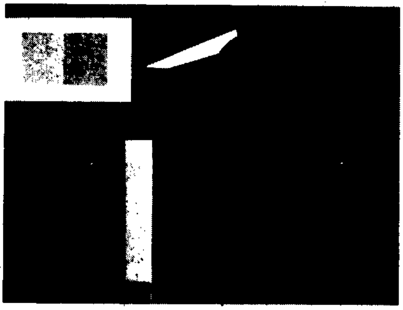

کتابیں ذہن کو جلا دینے کا آلہ ضرور ہیں۔ لیکن مزدوروں کو اس بات کی تربیت درکار ہوتی ہے کہ ان کو عمدگی کے ساتھ کیسے استعمال کریں۔

دیواری اخبار (یا بلیٹن کے بورڈ) ایک کارآمد ذریعہ ہیں جس سے لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ وہ پڑھنے اور گروہی سرگرمی کو فروغ دینے میں دلچسپی لیں۔

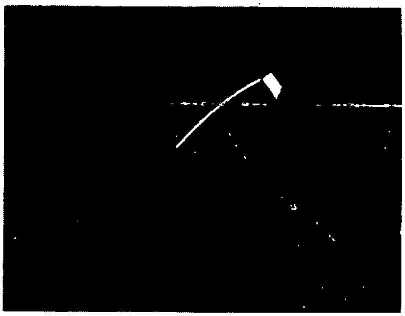

مزدوروں کے ہر گروہ کے لئے ایک تختہ سیاہ (یا اس کا متبادل) ضرور موجود ہونا چاہیئے۔ ضرورت پڑے تو اخباری کاغذ اور کوئلہ بھی کام میں لایا جا سکتا ہے۔ "آنکھوں دیکھی ایک بات کانوں سے سنی ہوئی چھ باتوں کے برابر ہوتی ہے"۔

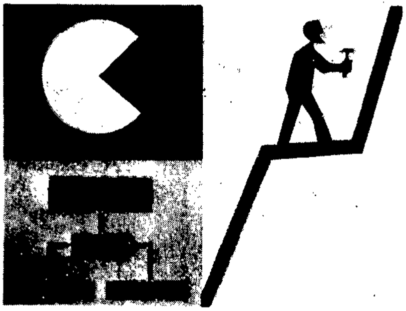

ڈائیگرام چارٹ اور گراف کچھ خیالات کو الفاظ کے مقابلے میں کہیں بہتر طور پر واضح کر سکتے ہیں۔ یہ چیزیں پوسٹروں پر یا تختہ سیاہ پر بنائی جا سکتی ہیں یا کسی فلالینی بورڈ کے لئے تراشیدہ اشیاء کے طور پر بنائی جا سکتی ہیں۔

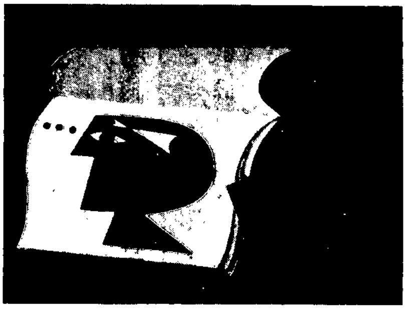

پلٹے جانے والے چارٹ تصاویر کے ایسے سلسلے کے لئے نہایت موزوں ہیں جو تسلسل سے یکے بعد دیگرے آتے جائیں۔

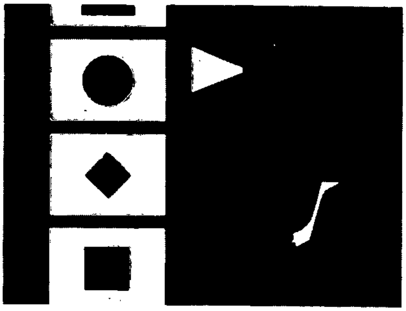

فلمی فیتے کے بھی وہی فوائد ہیں جو کہ پلٹے جانے والے چارٹ کے ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ گراموفون ریکارڈ یا ٹیپ کے ذریعے تبصرہ ہو سکتا ہے۔ لیکن ان کے لئے ساز و سامان اور بجلی کی ضرورت ہوتی ہے۔

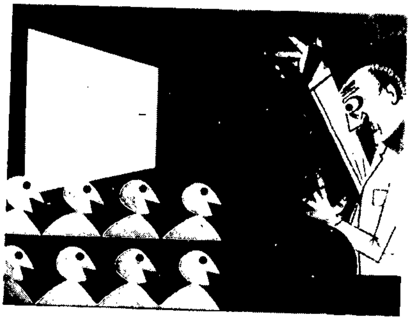

اس مقصد کے لئے فلمیں بہترین ہوتی ہیں۔ بشرطیکہ وہ اس گروپ کی سابقہ اہلیت اور دلچسپیوں سے مطابقت رکھتی ہوں (ٹیوٹر کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ ایک ماہر آپریٹر کا انتظام کرے)

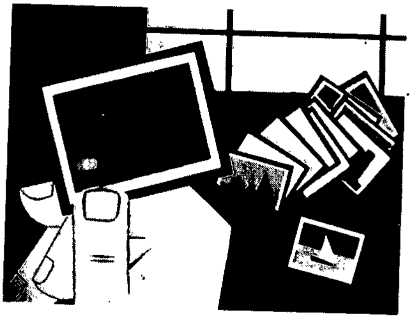

فلموں اور فلمی فیتوں کے مقابلے میں سلائیڈیں بنانا اور دکھانا زیادہ آسان ہوتا ہے اور ان کو خاص طور پر کسی ایک گروہ کے لئے بنایا جا سکتا ہے یا گروہ خود بنا سکتا ہے۔

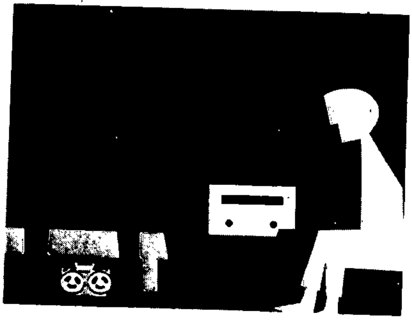

ریڈیو ایک بہت عمدہ تدریسی معاون بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ اپنے اثر سے مناسب پروگرام تیار کرانے ممکن ہوں، یہ انتہائی کارآمد ہوگا۔ اگر سننے والے گروہوں کو منظم کیا جا سکے اور ان کو متعلقہ تحریری مواد مہیا کیا جا سکے اور کچھ ایسا انتظام بنایا جا سکے کہ لوگ اپنے خیالات بعد میں تحریراً بھیج سکیں۔

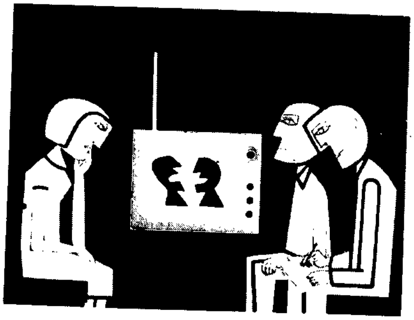

ٹیلیویژن کی زبردست سمعی و بصری اپیل ہوتی ہے لیکن اکثر ملکوں میں یہ مزدوروں کی تعلیم میں مفید ثابت نہیں ہو سکا۔ وہ اسلئے کہ پروگرام گھٹیا تھے اور ضروری لوازمات مہیا نہ ہوسکے

گروہی سرگرمیوں کے لئے استعمال کی جانے والی مشقوں اور نقل بنانے والے بہت سے طریقوں میں کسی کردار کی ادائیگی بھی ایک طریقہ ہوتا ہے۔

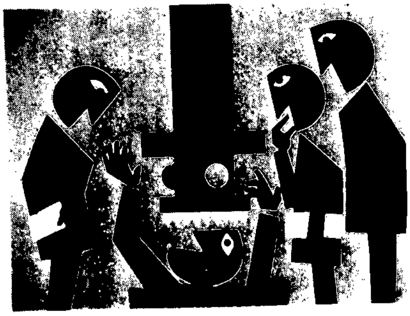

مطالعاتی دورے اور بیرونِ در کارروائی اگر عمدگی سے ترتیب دی جائے تو وہ سرگرم تعلیم کو فروغ دینے کا ایک بہترین طریقہ بن سکتے ہیں۔

اختتامیہ

جیسا کہ آپ نے دیکھا یہ کتابچہ مزدوروں کی تعلیم کے سلسلہ میں استعمال ہونے والے تدریسی طریقوں کے بارے میں ایک طویل باب پر ختم ہوتا ہے۔ تاہم جن اوزاروں اور ساز و سامان کا خریدنا اور استعمال کرنا بذات خود ایک بڑا مرحلہ ہو، ان کی اس کثرت کی وجہ سے لوگ یہ بات نہ بھول جائیں کہ آخران کا مقصد کیا ہے! ان کا مقصد اُن مزدوروں کو تربیت دینا ہے۔ جو مفید سماجی کام میں مشغول ہیں۔ یہی وہ منزل ہے جو اس کتابچہ کے شروع میں متعین کی گئی تھی اور جسے ہر موقع پر یاد رکھنا چاہیئے۔

یہ منزل حاصل ہوتی ہے یا نہیں، اس کا انحصار ٹیوٹروں پر، منتظمین پر، سیکریٹریوں پر اور مزدوروں کی تعلیم کے ڈائرکٹروں پر ہے۔ یہ فرض انہیں لوگوں کا ہے کہ وہ ٹریڈ یونین کے لیڈروں کو اس بات کے لئے قائل کریں کہ وہ مزدوروں کے تعلیمی پروگراموں کو ترجیح دیں۔ نیز مزدوروں میں بھی ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کا جذبہ پیدا کر دیں۔ جو ان کے لئے فراہم کئے گئے ہیں اور اس کے کام کو سرانجام دے کر قومی اور بین الاقوامی معاشرہ کے مفادات کو ترقی دیں۔

ضمیمہ جات

۱۔ مزید تجاویز و عملی مشقیں

۱۔ مرحلہ وار گروہی مباحثہ کس طرح منعقد کیا جائے

ایک روزہ مجلس مذاکرہ یا ہفتہ واری چھٹی کے دن کا نصاب منعقد کرنے کے لئے مرحلہ وار مباحثہ اپنی مختصر صورت میں ایک مثالی طریقہ ہے۔ ان دونوں کو مباحثہ کے لئے دو یا تین گھنٹہ کے مختصر اجلاس کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مرحلہ وار مباحثہ کا اصول بڑا سہل اور آسان ہے۔ بنیادی طور پر اس میں سوالات کی ایک فہرست بنائی جاتی ہے۔ جن میں شریک بحث افراد کے کئی ذیلی گروپ پہلے ہی بحث وتحیص کر چکے ہوتے ہیں جو بعد میں اجلاس عام میں اپنی رپورٹ پیش کرتے ہیں۔ جہاں ان پر گروہی مباحثہ ہوتا ہے۔ ان مباحثوں میں ماہرین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ بعض نکات کی وضاحت کریں۔ ذیل میں اس طریقے کے عملی اطلاق کو انداً اس ترتیب سے بیان کیا گیا ہے جس میں مختلف مراحل واقع ہوتے ہیں۔

تیاریاں

شرکاء

مباحثہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ جلسہ کی کتنی سہولتیں موجود ہیں اور بحث کے نگراں کتنے دستیاب ہیں۔ اگر اس کورس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا ہے تو شریک ہونے والوں کے تجربے کی سطح ایک دوسرے سے بہت زیادہ مختلف نہیں ہونی چاہیئے۔

خصوصی فرائض کے حامل افراد

مباحثہ کے دوران بہت سے افراد کو بعض ضروری فرائض ادا کرنے پڑتے ہیں۔

ڈائریکٹر مطالعہ جات کو طریقہ سے بخوبی آگاہ ہونا چاہیئے اور اگر ممکن ہو تو اسے زیر بحث آنے والے موضوع کا بھی علم ہونا چاہیئے۔ بعد کے ہر مرحلے میں وہ اپنے معاونین کے کام کی رہنمائی اور عمومی نوعیت کے مسئلوں کو، جو پیدا ہوں، اور جن کی ذیل میں نشان دہی کی گئی ہے حل کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ تاہم اسے کسی بھی لحاظ سے تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ کسی اور بات مثلاً ٹرانسپورٹ یا کھانے پینے کے بند و بست کا ذمہ دار نہیں بنایا جائے گا۔ اسے کورس کے افتتاحی اور اختتامی اجلاس عام کی صدارت کرنی چاہیئے۔ خصوصی فرائض انجام دینے والے دوسرے افراد کو یہ بتانا اس کا کام ہوگا کہ وہ فرائض کیا ہیں۔

زیر بحث موضوع پر عبور رکھنے والے ایک یا زیادہ ایسے بیرونی ماہرین کو موجود ہونا چاہیئے جو خود کو بحث کے طریقے کے مطابق ڈھالنے کے لئے تیار ہوں، جیسا کہ ڈائریکٹر مطالعہ جات انہیں بتائے گا کہ ان کا کام لیکچر دینا نہیں بلکہ کسی نکتہ پر پانچ منٹ سے زیادہ وقت لئے بغیر شرکت کرنے والوں کے اٹھائے ہوئے نکات کی وضاحت کرنا اور خود ان سے پوچھے جانے والے سوالات پر تبصرہ کرنا ہوگا۔ اگر وہاں کئی ماہرین موجود ہوں تو جس اجلاس میں انہیں شرکت کرنا ہے۔ اس کے شروع ہونے سے قبل ہی ان سے کہا جائیگا کہ وہ فیصلہ کریں کہ ان میں سے کون کون کس کس قسم کے سوالات کو نمٹائیں گے تاکہ وہ سب کے سب ہر نکتہ پر نہ بولنے لگیں۔ دوسرے لفظوں میں ماہرین سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ انہیں فن خطابت میں بھی ملکہ حاصل ہو۔ انہیں جو کچھ وہاں کرنا ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ وضاحت کے ساتھ اور سہل طور پر وہ اپنے سامعین کو اپنی بات سمجھا سکیں اور وہ بات ان کے سامعین کے لئے قابل فہم بھی ہو۔ ساتھ ہی ساتھ انہیں اپنی بزرگی اور علمیت کا دعوےٰ کئے بغیر سوالات کا جواب دینے پر بھی ہمیشہ آمادگی ظاہر کرنی چاہیئے۔ ممکن ہے کہ بعض اوقات مطلوبہ ماہرین کا ملنا مشکل ہو۔ اس کی وجہ یا تو یہ ہو سکتی ہے کہ مطلوبہ قابلیت کا حامل کوئی شخص موقع پر موجود نہ ہو یا یہ کہ موزوں اشخاص دستیاب نہ ہوں۔ ایسی صورت میں ڈائریکٹر مطالعہ جات کو بعض سوالات کی بابت ماہر کے طور پر کام کرنا ہوگا لیکن اس کا ایک ماہر کے طور پر موجود ہونا آخری چارۂ کار کے طور پر ہی ہونا چاہیئے۔ اگر وہ زیر بحث معاملے سے ماہرانہ واقفیت نہ رکھتا ہو تو وقت سے پہلے سوالوں کے جواب اور ان کی نقلیں تیار کی جا سکتی ہیں۔ (ذیل میں ملاحظہ ہو)

شرکاءِ اجلاس کو جن ذیلی گروہوں میں تقسیم کیا جائے ۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک قائد مباحثہ ہونا ضروری ہے ۔ قائد مباحثہ کو واضح طور پر یہ بتایا جائے گا کہ اسے کیا کرنا ہے ۔ لیکن ترجیح اس بات کو دی جانے کہ وہ پیشہ ور نہ ہوں ۔ کیوں کہ اس سے استاد ، شاگرد کا ایک ایسا رشتہ قائم ہو سکتا ہے جو گروہ کے درمیان بحث کی حوصلہ افزائی کے بجائے حوصلہ شکنی کا باعث ہو ۔ اساتذہ کے ایک ہفتہ یا زیادہ مدت کے تربیتی نصابوں یا دیگر اعلےٰ نصابوں کے لئے بیرونی قائدین مباحثہ کو کلی طور پر نظر انداز کیا جا سکتا ہے تاکہ شرکاء کو پہلے ہی دن سے اپنا کردار ادا کرنے کے لئے تربیت دی جائے ۔ ان تربیتی نصابوں کے تمام شرکاء کو خواہ وہ کسی سطح کے بھی ہوں ۔ کسی نہ کسی مرحلے پر اس فن سے ضرور آگاہ کرنا چاہیئے اور جلد یا بدیر انہیں ڈائرکیٹر مطالعہ جات کی نگرانی میں بحیثیت قائد مباحثہ کام کرنے کا موقع دیا جانا چاہیئے ۔ (ان کو دی جانے والی ہدایات کے لئے ملاحظہ ہو عنوان " آخری لمحہ کی تیاریاں") اگر نصاب ایک یا دو دن میں ختم ہونے والا ہو اور کوئی بیرونی قائد مباحثہ موجود نہ ہو تو فوری طور پر اس کام کی انجام دہی کے لئے شرکاء میں سے کسی کو منتخب کر لینا چاہیئے اور ایک دن قبل یا اسی دن صبح ایک یا دو گھنٹے کے لئے اسے اس کے فرائض سے آگاہ کیا جانا چاہیئے ۔ آگاہی حسب ذیل نکات کے بارے میں ، ہونی چاہیئے ۔

- گروہی مباحثہ کو بروئے کار لانے کی وجوہات ،
- گروہی مباحثہ کے مراحل
- مباحثہ کی زبان
- ذیلی گروہوں میں اور اجلاس میں قائدین مباحثہ کا کردار اور ان کی شرکت پر تحدید
- کم سخن شرکاء میں بحث کرنے کی تحریک کیوں کر پیدا کی جائے ۔
- بہت زیادہ باتونی شرکاء پر کیسے قابو پایا جائے
- ذیلی گروہ کے رپورٹروں کا انتخاب اور ان کا کردار
- ذیلی گروہ کے رپورٹروں کی مدد کیوں کر کی جائے
- مبصرین کا مقصد اور ان کی موجودگی کی حیثیت
- مباحثہ والے کمروں میں نشستوں کا انتظام
- اجلاس کا وقت اور جگہ

ہر ذیلی گروہ کے رپورٹر کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ بحث کے دوران قائد مباحثہ کی مدد سے ذیلی گروہ کے

متفق علیہ نتائج (یا پھر اکثریت اور اقلیت کا نقطہ نظر) نوٹ کرے اور آخری بھرپور اجلاس میں انہیں پیش کرے رپورٹر کو قبل از وقت بھی نامزد کیا جا سکتا ہے یا اسے ذیلی گروہ کے ارکان میں سے چنا جا سکتا ہے ۔۔۔ مؤخرالذکر صورت میں قائد مباحثہ کو یہ اطمینان کر لینا چاہیئے کہ منتخب شخص لکھنا پڑھنا جانتا ہے نیز اس میں خوداعتمادی موجود ہے اور وہ بلند آواز بھی ہے۔

آخری رپورٹ مرتب کرنے کے لئے ایک عمومی رپورٹر بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ایسے شخص کے عہدے کا کوئی نام ہونا قطعی ضروری نہیں۔

کئی مبصرین یعنی ایسے لوگ جو یہ دیکھنے کے لئے کہ بحث کیسے چل رہی ہے ایک گروہ سے دوسرے گروہ میں آتے جاتے رہتے ہیں اور بعد میں اختتامی اجلاس میں اپنے تبصروں کے ذریعے ڈائرکٹر مطالعہ جات کی مدد کرتے ہیں وہاں موجود ہو سکتے ہیں۔ تاہم اکثر ان مبصرین کی موجودگی اشد ضروری نہیں ہوتی۔

اجلاس منعقد کرنے کی سہولتیں

یہ تسلیم کر لینے کے بعد کہ مادّی نوعیت کی کوئی پابندیاں نہیں ہیں اور فیصلہ کن بات صرف شرکاء کی تعداد ہے۔ حسب ذیل سہولتیں فراہم کی جانی چاہئیں۔

— ایک کمرہ اجلاس اتنا بڑا ہو کہ اس میں تمام شرکاء بیٹھ سکیں۔

— مباحثے کے لئے الگ اور پرسکون کمرے جن کی تعداد شرکاء کی اندازاً تعداد کے تقریباً ۵/۱ کے برابر ہونی چاہیئے۔

— اجلاس کے لئے مخصوص بڑے کمرے میں ایک بڑا تختہ سیاہ اس طرح رکھا جانا چاہیئے کہ ہر شخص اس کو دیکھ سکے، اور ایک چاک اور ایک جھاڑن بھی ہونا چاہیئے۔

— مباحثے کیلئے ہر ایک کمرے میں ایک بڑی میز کے گرد ۱۲ - ۱۵ کرسیاں رکھی ہونی چاہئیں۔ یا ایک دائرے میں جن میں سے کسی ایک کے سامنے ایک چھوٹی میز رپورٹر کے لئے ہو۔

ضمیمہ ۲ میں درج پہلی چیز میں ایک نقشہ شامل ہے۔ جس کا اس ضمن میں مفید طور پر حوالہ دیا جا سکتا ہے دروازے کے قریب مبصروں کے لئے دو یا تین کرسیاں لگانی چاہئیں۔ آخری اور اہم ترین چیز یہ کہ ایک مناسب تختہ سیاہ بھی ہونا چاہیئے۔

تحریری مواد

اگرچہ مرحلہ دار مباحثے کا طریق کم سے کم ابتدائی کاغذی کارروائی کا تقاضا کرتا ہے۔ لیکن اس کم سے کم تقاضہ کو بڑی احتیاط سے پورا کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی موضوع پہلی مرتبہ مباحثہ کے لئے آیا ہو تو یہ کام خاص طور پر اہم ہوتا ہے کیونکہ جس طرح لیکچروں میں ہوتا ہے ابتدائی کام بعد کے مواقع پر آسان تر ہوجاتا ہے۔ دراصل کامیابی کا راز موضوع یا سلسلہ موضوعات کے دانشمندانہ انتخاب میں مضمر ہوتا ہے۔ اور انہیں ہمیشہ شرکاء یا معاون ٹریڈیونین یا ادارہ کے لئے دلچسپی یا تعلق کا باعث ہونا چاہیئے۔

جب ایک بار موضوع کا انتخاب ہوجائے تو ڈائریکٹر مطالعہ جات کو مباحثہ کے لئے پندرہ بیس سوالات کی ایک فہرست تیار کروالینی چاہیئے۔ اگر کئی ماہرین دستیاب ہوں تو سنجیدہ مباحثہ کا آغاز کرنے کے لئے ہر ایک کو ایک مختلف پہلو کی ذمہ داری دی جاسکتی ہے۔ ڈائریکٹر کو لازمی طور پر اس بات کا اختیار ہونا ہے کہ وہ فہرست میں ترمیم یا اضافہ کردے۔ بہرحال فہرست (سوالات) کی نقلیں تیار کروانے سے پہلے ایک سے زائد اشخاص کو سوالات پر نظرثانی کرلینی چاہیئے۔ ایک اچھا طریقہ یہ ہے کہ سوالات برائے بحث کو ایسے ایک یا زیادہ اشخاص پر آزما لیا جائے جنہوں نے ان کی ترتیب و تدوین میں کوئی مدد نہ کی ہو۔ ڈائرکٹر کی درخواست پر ایک ایک کرکے وہ ان سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کریں گے۔ اس مشق سے بعض سوالات کی کمزوریاں ظاہر ہوجائیں گی اور بعض ایسی دوسری تجاویز مل جائیں گی جنہیں اس فہرست میں درج کرلیا جائے گا۔

عام طور پر فہرست کے مرتبین کو چاہیئے کہ سوالات مرتب کرتے وقت وہ خود کو ذہنی طور پر شرکاء کی جگہ رکھیں اور اس طرح ان کی مشکلات اور سوالات کی نوعیت کا اندازہ لگائیں۔ ایسے سوالات فہرست کے شروع میں رکھے جائیں جن میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی کے پیدا ہونے کا امکان ہو اور ایسے سوالات جو شرکاء کے خاص اغراض سے کم متعلق نظر آئیں انہیں آخر میں رکھا جائے۔ سوالات کو عموماً اس طرح مرتب کرنا چاہیئے کہ ان کے جواب میں کسی رائے یا دلیل کی جگہ ایک معین جواب ملے۔

حتمی طور پر اختیار کردہ فہرست کی بہت سی نقلیں کروالی جائیں تاکہ نصاب کے تمام شرکاء کے پاس اپنی اپنی ایک فہرست موجود ہو۔ یہ بات اہم ہے کہ اگر مباحثہ کے لئے ماہرین موضوع کے کسی خاص پہلو کو زیادہ گہرائی سے تیار کرنا چاہیں تو جتنی جلد ممکن ہو انہیں فہرست بھیج دی جائے۔ اس کے بعد اس امر کی یقین دہانی کرنا ممکن ہوگا کہ مابعد استعمال کے لئے سوالات پر نظرثانی اور اصلاح کی ضرورت ہے یا نہیں۔ چنانچہ مباحثہ کے دوران مبصرین ایک گروہ سے دوسرے گروہ میں جاکر غلطیاں اور غلط فہمیاں نوٹ کرسکتے ہیں۔ اس غرض کے لئے مختلف ذیلی گروہوں کے

رپورٹروں کی پیش کردہ رپورٹوں کو بھی اس مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہیئے ۔

ماہرین کے فرائض بیان کرتے وقت یہ پہلے ہی بتایا جا چکا ہے کہ اگر نصاب کے شرکا میں سے کسی کو بھی موضوع پر مکمل عبور حاصل نہ ہو تو اس صورت میں نمونہ کے جوابات استعمال کیے جا سکتے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معاون تنظیمیں فہرست میں درج سوالوں کے جوابات پہلے ہی تیار کر لیتی ہیں اور ان کی نقلیں تیار کرنے کے لئے بھیج دیتی ہیں ۔ یہ جوابات محض ان اشخاص میں تقسیم کئے جاتے ہیں جو مباحثہ کا اہتمام کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ یہ شرکا یا قائدین مباحثہ کے ہاتھ نہ لگیں بلکہ انہیں یہ معلوم بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ ایسے جوابات موجود ہیں کیوں کہ اگر انہیں جوابات کے بارے میں معلوم ہو جائے گا تو وہ کوئی رائے قائم کرنے یا سوالوں پر مناسب بحث کرنے کی بجائے اس آسان راہ کو اختیار کریں گے ۔ جس سے انہیں "صحیح جواب" مل جائے ۔ بہر حال بڑے سے بڑے دانش مند مہتمموں کے ہاتھوں میں جوابات کا کوئی مکمل ترین مجموعہ بھی اس موضوع پر کسی ماہر کو سننے کا متبادل نہیں بن سکتا ۔ کیوں کہ مزید وضاحت کیلئے ہمیشہ ایسی درخواستیں کر دی جاتی ہیں ۔ جن کا پہلے سے اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ۔

بعض اوقات مختصر ابتدائی نصابوں کے لئے یا جن میں کم پڑھے لکھے لوگ شریک ہوتے ہیں ۔ تیار کردہ قرطاس کار اصل مقصد پورا نہیں کرتے ۔ بہر حال یہ بات ہمیشہ مناسب ہوتی ہے کہ کچھ پمفلٹ یا تشریحی مضامین اس امید پر تقسیم کے لئے مہیا کر لینے چاہئیں کہ شرکا میں سے کچھ نہ کچھ لوگ انہیں پڑھ لیں گے ۔ تجربہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ہر شخص خوشی خوشی ان کاغذات کو گھر لے جاتا ہے ۔ نمونہ کے جوابات کی طرح یہاں بھی ہی احتیاط برتی جانی چاہیئے ۔ ایک یا دو روزہ نصاب میں مذکورہ شائع شدہ پمفلٹ وغیرہ کو نصاب کے اختتام پر تقسیم کرنا چاہیئے تاکہ شرکا کو اپنے تجربہ کی طرف رجوع کرنے کی بجائے ان پمفلٹوں میں سے خیالات تلاش کرنے سے روکا جا سکے ۔

آخری بات یہ ہے کہ اعلےٰ سطح کے ایسے نصابات بھی ہوتے ہیں ۔ جن میں مباحثہ کا انحصار شرکا کو مناسب بنیادی دستاویزات مہیا کرنے پر ہوتا ہے ۔ یہ کاغذات انہیں کافی پہلے مل جانے چاہئیں تاکہ وہ ان کا مطالعہ کر سکیں اور اگر کسی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو جتنی جلدی ممکن ہو انہیں نصاب کے دوران مہیا کر دینا چاہیئے اور اس اثنا میں مباحثہ کا اس طرح اہتمام کیا جائے کہ شرکا کے کاغذات پڑھے بغیر بحث شروع ہو سکے ۔

مباحثہ کی زبان یا زبانیں

یہ مسئلہ کہ مباحثہ میں کون سی زبان استعمال کی جائے، صرف انہی علاقوں میں پیدا ہوتا ہے جہاں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ خصوصاً جب کہ ان میں سے کوئی زبان بھی ملک کی سرکاری زبان نہ ہو یا اسے ماہرین نہ بولتے ہوں، چونکہ آبادی کے کم تعلیم یافتہ طبقے مؤثر طور پر صرف اپنی ہی زبانوں میں سیکھ سکتے ہیں۔ لہٰذا ایسا وقت بھی آجائے گا کہ مباحثہ کے گروہ زبان کے اعتبار سے منظم کرنا واحد حل ہو۔ تاہم یہ ممکن ہے کہ اس انتظام پر شرکاء لازماً رضامند نہ ہوں۔ ایسی صورت میں ڈائرکٹر مطالعہ جات کو یہ مسئلہ قائدین مباحثہ کے سامنے رکھنا چاہیئے تاکہ ان میں سے ہر شخص خود فیصلہ کر سکے کہ اسے اپنے گروہ میں کیا کرنا چاہیئے۔ اگر دو زبانوں کے استعمال سے بچنے کا کوئی طریقہ نہ ہو تو قائدین مباحثہ کو لازماً دونوں زبانوں میں اپنی بات کرنے اور خصوصاً سوالات کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ تاوقتیکہ لسانی اقلیت کے شرکا کی تعداد بہت ہی کم نہ ہو۔ ایسی صورت میں دوسروں کی کہی ہوئی باتوں کا ترجمہ انہیں آہستہ لہجہ میں بتایا جا سکتا ہے۔ تاہم ایسی صورت میں یہ ضروری ہوگا کہ ترجمانی کا کام کرنے کا اہل کوئی شخص تلاش کر لیا جائے۔

بعد میں جب مباحثہ شروع ہو چکا ہو اور ڈائرکٹر مطالعہ جات ایک ذیلی گروہ سے دوسرے میں جائے تو ممکن ہے اسے یہ معلوم ہو کہ زبان کی دشواری کی وجہ سے چند ایک شرکا بحث میں بالکل حصہ نہیں لے سکے۔ ایسی صورت میں وہ انہیں کسی ایسے ذیلی گروہ میں داخل کرنے کا انتظام کر سکتا ہے جو ایسی زبان بولتے ہوں جسے وہ سب سمجھتے ہوں۔ اگرچہ ایسا کرنے میں دو ذیلی گروہوں کے ارکان میں کچھ ادل بدل کرنا پڑے گا تاکہ ایک مناسب توازن کو برقرار رکھا جا سکے۔

آخری بات یہ ہے کہ تمام ذیلی گروہوں کی رپورٹوں کا مسودہ ایسی زبان میں تحریر کرنا ضروری ہے جو اجلاسِ عام میں استعمال کی جانے والی زبان ہو۔

آخری لمحہ کی تیاریاں

مجلس مذاکرہ کے دن ڈائرکٹر مطالعہ جات، قائدین مباحثہ (یا ان میں سے چند ایک)، رپورٹروں اور مبصروں کو اجلاس کے شروع ہونے سے کم از کم نصف گھنٹہ قبل باہم مل بیٹھ کر قطعی انتظامات کی جانچ پڑتال کر لینی چاہیئے یعنی یہ یقین دہانی کر لینی چاہیئے کہ مباحثے کے کمرے ٹھیک ٹھاک ہیں۔ زیر اطلاق آنے والے طریقے (موضوع بحث نہیں)

کی بابت ہدایات کی وضاحت کر دی جائے وغیرہ وغیرہ ۔ یہ وہ بہترین وقت ہو سکتا ہے جب قائدین مباحثہ کو چند عملی ہدایات دی جا سکتی ہیں ۔ جنہیں وہ بعد کے اوقات کے لئے ذہن نشین کر لیں ۔

گروہ کے قائدین مباحثہ کے لئے چند اشارے :۔

۱۔ جونہی آپ کے سپرد کوئی کمرہ کیا جائے ۔ وہاں جائیے اور دیکھئے کہ شرکاء کے آنے سے قبل ہر چیز کو مناسب طور پر ترتیب دے دیا گیا ہے ۔

۲۔ جونہی شرکاء آئیں انہیں بٹھائیے اور فوراً گفتگو شروع کر دیجئے ۔ نہ تامل کیجئے، نہ وقت ضائع کیجئے۔ اگر کوئی چیز غائب ہو تو اس کی تلاش میں کمرہ نہ چھوڑیئے ۔ ممکن ہے اس چیز کی ضرورت ہی نہ پڑے ۔ بہرصورت یقین رکھئے کہ کسی نہ کسی وقت ڈائریکٹر مطالعہ جات آپ کے گروہ کا معائنہ کرنے آئے گا ۔

۳۔ رپورٹر سے کہئے کہ وہ آپ کے قریب بیٹھے اور اطمینان کر لیجئے کہ اس کے پاس قلم اور کاغذ موجود ہے ۔

۴۔ اپنے گروہ کے شرکاء کی فہرست تیار کرنے کے لئے ایک کاغذ گشت کرائیے ۔ جس پر شرکاء اپنے اپنے نام درج کریں ۔

۵۔ پہلا سوال پڑھیئے ۔ اور اس بات کا انتظار کئے بغیر کہ حاضری کا کاغذ گروہ کے تمام شرکاء کے پاس پہنچ جائے گفتگو شروع کر دیجئے ۔

۶۔ غیر جانبدار رہیئے ۔ از خود بحث میں نہ اُلجھ جائیے اور نہ گروہ کو لیکچر دیجئے ۔ آپ کو محض مباحثہ کی رہنمائی میں کافی کچھ کرنا پڑے گا ۔

۷۔ " صحیح جوابات " حاصل کرنے کے لئے بہت زیادہ کوشش نہ کیجئے ۔ مباحثہ کے لئے یہ بات زیادہ اہم ہے کہ لوگوں کو سوچنے دیا جائے ۔

۸۔ گھڑی کو دیکھتے رہیئے ۔ ہر سوال کے لئے دس یا پندرہ منٹ کا وقت لیجئے ۔ لیکن کسی مفید بحث کو منقطع نہ کیجئے ۔

۹۔ نکات لکھنے یا خلاصہ لکھنے میں چاک اور تختہ سیاہ کا استعمال کیجئے ۔ لیکن مکمل سوالات یا جوابات تحریر نہ کیجئے (لکھنے کے لئے رپورٹر موجود ہے) چاک اور تختہ سیاہ کے ذرا سے استعمال سے گروہ کو اپنی توجہ اہم ترین نکات پر مرکوز کرنے میں مدد ملے گی ۔ لیکن تختہ سیاہ کے زیادہ استعمال سے وقت ضائع ہوتا ہے ۔

۱۰۔ ہر سوال پر بحث میں تمام شرکا، کو شامل کرنے کی کوشش کیجیے۔ اگر ضروری ہو تو باری باری یا نام لیکر انہیں شامل کریں۔ بہت زیادہ باتونی شخص پر کنٹرول کرنے کی کوشش کیجیے۔

۱۱۔ جب کسی سوال پر کافی بحث ہو چکے تو جواب کا خلاصہ لکھنے میں رپورٹر کی مدد کیجیے۔

مرحلہ وار مباحثہ کی پیش رفت

افتتاحی اجلاس

نصاب کو ایک مختصر سے افتتاحی اجلاس عام سے شروع کرنا چاہیئے۔ جس کی صدارت ڈائریکٹر مطالعہ جات کو کرنی چاہیئے۔ اس اجلاس کا مقصد شرکاء کے لئے مرحلہ وار مباحثہ کے طریقوں کی آسان اور سہل وضاحت کرنا ہے۔ یعنی جس طریقے سے انہیں ذیلی گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا اور اجلاس کے اوقات کار وغیرہ اس وضاحت کے فوراً بعد مختلف پس منظر کے حامل شرکاء پر مشتمل ذیلی گروہ بنائے جائیں گے۔ جن میں شرکا کی تعداد ۸ اور ۱۳ کے درمیان ہوگی (یہ تعداد کبھی بھی ۶ سے کم یا ۱۵ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے) ذیلی گروہوں کو نمبر یا حروف دیئے جائیں گے تاکہ ان کی شناخت ہو سکے اور شرکاء اور قائدین مباحثہ کو پہلے سے تیار کردہ فہرست سوالات کی نقول دی جائیں گی اور انہیں بتایا جائے گا کہ اگلا اجلاسِ عام کب اور کہاں ہوگا۔ اس کے بعد افتتاحی اجلاس میں جو عام طور پر پندرہ منٹ سے زیادہ دیر تک نہ ہوگا۔ ملتوی کر دیا جائے گا۔

ہر ذیلی گروہ میں مباحثہ

یہ پہلے ہی بتایا جا چکا ہے کہ اس امر کی یقین دہانی ہر قائد مباحثہ کی ذمہ داری ہوگی کہ اس کا ذیلی گروہ جتنی جلدی ممکن ہو تیار ہو جائے۔ رپورٹر اپنی میز پر بیٹھ جائے اور فہرست حاضری شرکا میں تقسیم کر دی جائے، اور تمام شرکا کو سوالات کی فہرست مل چکی ہو۔

قائد مباحثہ کو چاہیئے کہ وہ سوال کو پڑھ دے۔ وہ اسے دہرا بھی سکتا ہے تاکہ یہ یقین ہو جائے کہ ہر شخص اس کو ٹھیک طور سے سمجھ گیا ہے۔ اس برجستگی کے پیشِ نظر جس سے شرکا بولنا شروع کریں۔ قائد مباحثہ کو چاہیئے کہ وہ بحث کو تیز یا سست کرنے کے لئے ضروری اقدامات کرے۔ جب وہ یہ محسوس کرے کہ سوال پر کافی بحث ہو چکی ہے تو اجتماعی رائے (یا اگر زیادہ رائے ہوں تو آراء) کی تلخیص کرے گا اور رپورٹر سے کہے گا کہ وہ

اسے لکھ لے تاکہ ذیلی گروہ کی رپورٹ میں اس کو شامل کیا جائے۔ پھر وہ دوسرا سوال لے گا۔ علی ہذا القیاس۔

جب ذیلی گروہ کے یہ اجلاس جاری ہوں تو یہ دیکھنے کے لئے کہ بحث کیسے چل رہی ہے اور اگر کوئی مسئلہ پیدا ہو گیا ہو تو اس کو حل کرنے کے لئے ڈائریکٹر، مبصرین اور اگر ممکن ہو تو ماہرین کو جلد از جلد مختلف کمروں کا معائنہ کرنا چاہیئے۔ اس بات کا غالب امکان ہے کہ شروع میں کچھ مسائل پیدا ہوں اور ڈائریکٹر اور اس کے معاون اتنے مصروف ہوں گے کہ زیادہ دیر تک ہر کمرے میں نہیں ٹھہر سکیں گے۔ تاہم جب ایک بار نصاب ٹھیک طور سے چلنا شروع ہو جائے گا تو وہ مختلف کمروں میں ٹھہر کر مقررین کو سن بھی سکیں گے۔ لیکن وہ خود اس مباحثہ میں حصہ نہیں لیں گے۔

بلاشبہ مختلف نکات ان کے سامنے رکھے جائیں گے۔ لیکن انہیں چاہیئے کہ وہ محض یہ کہہ دیا کریں کہ ایسے سوال کا جواب بعد کے اجلاس میں دیا جائے گا۔ ماہرین کے لئے مباحثہ کا جائزہ لینا بہت ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ شرکاء کی سطح کا اندازہ لگا سکیں اور یہ معلوم کر سکیں کہ وہ موضوع کے متعلق کیا کچھ جانتے ہیں یا کیا کچھ نہیں جانتے اور ایسی کسی غلط فہمی کو بھی نوٹ کریں جس کی وضاحت کی ضرورت ہو۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے

ڈائریکٹر مطالعہ جات کے لئے بحث میں شریک ہونا اس لئے بھی ضروری ہے کہ اگر یہ بات مناسب ہو تو وہ آئندہ استعمال کے لئے سوالوں کی فہرست کو اور بہتر بنانے کے قابل ہو سکے۔ گشت کرنے سے وہ ان ماہرین کو جو کسی خاص ذیلی گروہ کی بحث میں شامل نہ ہو سکے ہوں، اس کے ارکان کی کارکردگی کے متعلق صحیح معلومات بھی دے سکتا ہے۔

ذیلی گروہ کی رپورٹ کی تیاری

اصل منشاء یہ ہے کہ ہر ذیلی گروہ کی رپورٹ اجلاس عام میں پیش کی جائے۔ تاکہ تمام شرکاء بحث کے اگلے مرحلے میں داخل ہونے سے قبل مختلف ذیلی گروہوں کے نظریات سن سکیں۔ ذیلی گروہ کی بحث کے خاتمہ اور اجلاس عام کے آغاز کے درمیان ایک وقفہ دیا جانا ضروری ہے۔ مثلاً کھانے کا وقفہ، تاکہ ہر رپورٹر قائد مباحثہ کی مدد سے اپنا کام مناسب طور پر کر سکے۔

رپورٹوں کا پیش کرنا

چونکہ مرحلہ وار مباحثہ کا مقصد شرکاء کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ بار بار، اور ہر بار مختلف سیاق و سباق

میں ہر سوال پر غور کر سکیں۔ تاکہ انہیں مشکلات کو سمجھنے اور مختلف جوابات اور آرار پر غور کرنے کا کافی موقع مل سکے۔ اس لئے اجلاس عام جس میں ذیلی گروہ کی رپورٹیں سنائی جاتی ہیں ایک بڑا ضروری مرحلہ ہے۔ یہ محض ایک رسمی کارروائی نہیں ہے۔ اگر اجلاس عام کو مناسب طور پر چلایا جائے تو اس سے مختلف آرار سامنے آجاتی ہیں۔ پھر صحیح جوابات پر زور دینے، غلط جوابات کو مسترد کرنے اور بعض صورتوں میں دلائل کو رد کرنے اور زیر بحث موضوع کی اہمیت اور تعلق پر زور دینے، معانی کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرنے اور مزید سوالات کرنے کے لئے بھی اجلاس عام ایک اچھا موقع ثابت ہوتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ یہ سب کچھ خوش طبعی سے اور ان لوگوں کو ناراض کئے بغیر ہو جنہوں نے غلط جوابات درج کئے ہوں۔

اس اجلاس عام کو رپورٹوں پر بحث کرنے تک محدود کیا جا سکتا ہے یا اس سے یہ موقع بھی فراہم کیا جا سکتا ہے کہ وضاحت کے لئے ماہرین سے بعض نکات کے بارے میں رجوع کیا جائے۔ اول الذکر صورت میں ایک اور اجلاس عام کا اہتمام کرنا ہوگا۔ جس میں ماہرین حصہ لے سکیں۔ تاہم صورت کوئی بھی ہو رپورٹنگ کسی نہ کسی حد تک حسب ذیل طور سے ہوتی ہے :۔

۱۔ رپورٹروں کی کرسیوں کا رخ سامعین کی طرف ہونا چاہیئے اور ڈائریکٹر مطالعہ جات کے لئے ایک اور کرسی رپورٹروں کے پیچھے لیکن ذرا بلند سطح پر رکھی جانی چاہیئے۔

۲۔ جب ذیلی گروہوں کو امتیاز کے لئے نمبر یا حروف دے دیئے جائیں تو ان کے رپورٹروں کو نمبروں یا حروف کی ترتیب کے مطابق بائیں سے دائیں جیسا کہ سامعین کی طرف سے نظر آتا ہو بٹھانا چاہیئے۔

۳۔ جب ذیلی گروہوں کی بڑی تعداد رپورٹنگ کر رہی ہو تو ہر رپورٹر کی کرسی کی پشت پر متعلقہ نمبر یا حرف لکھا ہونا چاہیئے تاکہ ڈائریکٹر مطالعہ جات کو فی الفور معلوم ہو سکے کہ اسے کس رپورٹر کو اپنی رپورٹ پیش کرنے کے لئے پکارنا چاہیئے۔

۴۔ ڈائریکٹر مطالعہ جات کو طریق کار بیان کرنے میں ایک یا دو منٹ لینے چاہئیں۔ جس میں وہ یہ وضاحت کر دے گا کہ وہ رپورٹروں کو ذیلی گروہ کے مطابق پکارنے کے بجائے سوال وار پکارے گا۔

۵۔ اس مرحلہ پر اس کا یہ معمول ہوتا ہے کہ جس طریقے سے قائدین نے اپنے اپنے متعلقہ ذیلی گروہ میں بحث کو چلایا ہے۔ اس پر وہ ان کی تعریف کرے اور انہیں اس کے بعد ہونے والی عام

بحث میں حصہ لینے کی دعوت دے۔ وہ رپورٹروں سے بھی کہے گا کہ جب انہیں پکارا جائے تو وہ کھڑے ہو کر بلند آواز میں اپنے جوابات پڑھیں۔

۶۔ اس کے بعد ڈائرکیٹر مطالعہ جات پہلا سوال پڑھے گا۔

۷۔ ضروری نہیں کہ وہ سب سے کہے لیکن وہ کئی رپورٹروں سے کہے گا کہ اس سوال کے جواب میں وہ اپنے ذیلی گروہ کے جوابات پڑھیں۔ مثلاً وہ ا، ج، ز، ح، وغیرہ رپورٹروں کو پکارتا ہے۔ تاوقتیکہ وہ یہ محسوس نہ کرے کہ آراء کا ایک اچھا نمونہ سن لیا گیا ہے۔ اس کے بعد بغیر اس کے کہ وہ سب کو بولنے کے لئے کہے۔ وہ پوچھے گا کہ کیا دوسرے رپورٹروں کے پاس کوئی اہم مختلف جوابات ہیں۔

۸۔ جس وقت جوابات سنائے جارہے ہوں۔ ڈائرکیٹر مطالعہ جات ان کی فہرست سازی میں سامعین کی مدد کرے گا۔ وہ یہ کام زبانی یا تختہ سیاہ پر ان کا خلاصہ لکھ کر کرسکتا ہے۔ مثال کے طور پر بحث میں گرمی پیدا کرنے کے لئے وہ کہہ سکتا ہے "اچھا تو اب ہمارے درمیان اختلاف رائے موجود ہے۔ ذیلی گروہ 'د' اور 'ہ' 'ہاں' کہتے ہیں جب کہ ذیلی گروہ 'ب' 'نہیں' کہتا ہے۔ ذیلی گروہ 'ز' میں دونوں جوابات ہیں اور باقی ذیلی گروہوں کے دراصل کوئی جوابات ہی نہیں ہیں۔ سامعین کا کیا خیال ہے؟" اگر کسی سوال کے لئے کئی مثالیں درکار ہوں تو جس ترتیب سے وہ مثالیں دی جائیں، ڈائرکیٹر مطالعہ جات تختہ سیاہ پر ان کی فہرست بنا سکتا ہے۔ اسے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ غلط یا غیر متعلق نکات کو نظر انداز کر دے اور ایک جیسی مثالوں کو جو اگرچہ مختلف الفاظ میں بیان کی گئی ہوں، یکجا کرکے ایک جلیے میں فہرست کو مرتب کرے۔ اگر کوئی جواب بے معنی معلوم ہو تو ڈائرکیٹر مطالعہ جات کو چاہیئے کہ وہ کوئی رائے دے کر یا کوئی رائے دیئے بغیر اگلے رپورٹر سے رجوع کرے۔ لیکن اگر کوئی دانش مندانہ اور مختصر جواب آئے تو اسے کہنا چاہیئے: "بہت خوب، میں چاہتا ہوں، کہ رپورٹر 'د' اس جواب کو بلند آواز سے مگر ٹھہر ٹھہر کر دوبارہ پڑھے، تاکہ ہم سب اسے سن سکیں۔" اس کے بعد وہ اچھے جواب کو مکمل یا ملخص طور پر تختہ سیاہ پر لکھ سکتا ہے۔

۹۔ جب پہلے سوال پر رپورٹیں سنائی جا چکیں تو ڈائرکیٹر مطالعہ جات اسے عام بحث کے لئے

سامعین کے سامنے رکھ سکتا ہے۔ عام طور پر وہ متضاد جوابات کی صورت میں ایسا کرتا ہے اس کے برعکس جن سوالات کے جوابات متفقہ طور پر صحیح ہوں انہیں وہ یہ کہتے ہوئے تیزی سے نمٹا سکتا ہے ــ " تمام ذیلی گروہوں نے دراصل ایک ہی جیسا جواب دیا ہے۔ کیا ہر شخص اس سے متفق ہے ــ" بعض سوالات کے جوابات ایسے اُلجھے ہوئے ہوتے ہیں کہ ڈائریکٹر کو یہ کہتے ہُوئے انہیں عام بحث کے لئے ملتوی کرنا پڑتا ہے ــ" ہمیں حقیقتاً اس سوال کا جواب معلوم نہیں۔ ہمیں ماہر کے جواب دینے تک انتظار کرنا چاہیئے۔"

۱۰۔ سامعین میں سے مختلف لوگوں کو سننے کے بعد ڈائریکٹر بعض سوالات پر خود کو ماہر کے طور پر پیش کرتے ہوئے اپنی رائے کا اضافہ کر سکتا ہے۔

۱۱۔ اس مرحلے پر طریق کار میں اس بات کے مطابق تبدیلی ہو گی کہ آیا ماہرین اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں یا نہیں۔ اگر ماہرین موجود نہ ہوں تو ڈائریکٹر پہلے سوال کے بارے میں بالعموم متفق علیہ نتائج کی تلخیص کرے گا یا اختلاف رائے کی فہرست تیار کرے گا۔ اس طرح اجلاس عام کے رپورٹروں کو سوالات لکھنے میں مدد دے گا جو بعد کے کسی اجلاس میں کسی ماہر سے پوچھے جائیں گے اور اگر ماہرین موجود ہوں تو طریقہ یہ ہو گا کہ ذیلی گروہوں کی رپورٹیں پیش ہونے کے بعد وہ سامعین کے ساتھ موضوع پر بحث کریں گے۔ ڈائریکٹر مطالعہ جات انہیں بولنے کا موقع دے گا۔

۱۲۔ اگر کسی شخص نے بھی کوئی خاص وضاحت نہ مانگی ہو تو ڈائریکٹر ماہرین سے پوچھے گا کہ آیا ان میں سے کوئی موضوع پر تبصرہ کرنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی چاہتا ہو تو ڈائریکٹر یہ اہتمام کرے گا کہ متعلقہ شخص ضرورت سے زیادہ نہ بولے۔

۱۳۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ پہلے سوال کی بحث مکمل ہو چکی ہے۔ ڈائریکٹر دوسرا سوال پڑھے گا اور وہی طریق کار دہرایا جائے گا۔

۱۴۔ ڈائریکٹر مطالعہ جات کو گھڑی پر ضرور نظر رکھنی چاہیئے اور اس کے مطابق ہی بحث کے لئے وقت دینا چاہیئے۔ اسی لئے پہلے بھی اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ اہم ترین سوالات کو فہرست کے شروع میں رکھنا چاہیئے۔ اگر وقت ختم ہو رہا ہو اور اجلاس ایک طویل نصاب کا جزو ہو تو یہ ممکن ہے کہ ان سوالات کو جن پر اجلاس عام میں بحث نہ ہو سکی ہو، کسی اور اجلاس کے لئے

اُٹھا رکھا جائے۔

۱۵۔ اجلاس کے اختتام پر ڈائریکٹر مطالعہ جات بالعموم رپورٹروں کے اچھے کام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شرکاء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

۲۔ "میں سمجھتا ہوں آپ نے یہ کہا ہے کہ" کی مشق

یہ پورے گروہ کے کھیلنے کا ایک "کھیل" ہے۔ اور اس میں کسی قسم کے ساز و سامان کی ضرورت نہیں پڑتی۔ معلم (اگر ضروری ہو تو بعض مزدور طلبہ کی مدد سے) بحث کے لئے تین ایسے موضوعات کا انتخاب کرتا ہے جن پر پُرجوش اور مختلف نظریات قائم ہونے کا امکان ہو۔ اس قسم کا موضوع ہر ملک کے لحاظ سے مختلف ہوگا لیکن بہتر ہوگا اگر اس قسم کے مسائل کا انتخاب کیا جائے جیسے "معاشرہ میں عورت کا مقام"۔ "یکساں کام کے لئے یکساں اجرت"۔ "صنعتی بمقابلہ دستکاری یونینیں"۔ "آبادکاری کے بارے میں پالیسی"۔ یا "جدید عہد کا نوجوان" موضوع عمومی نوعیت کا ہونا چاہیئے تاکہ لوگ خود کو پابند محسوس نہ کریں۔

پھر پورے گروہ کو تین تین افراد —— ایک ریفری اور دو مقررین —— کی کئی ٹیموں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ آسانی کے لئے ہم انہیں "نمبر ایک" اور "نمبر دو" کہیں گے۔ منتظم کھیل کے قواعد کی وضاحت کرتا ہے۔ جس میں وقت کی حد مقرر کرنا بھی شامل ہے۔ یہ یقین کر لینے کے بعد کہ ہر شخص سمجھ گیا ہے وہ کھیل کے پہلے دور میں بحث کے لئے موضوع کا اعلان کرتا ہے۔ قواعد کے تحت نمبر ایک کو پہلے اعلان شدہ موضوع کے بارے میں افتتاحی جملے کہنے ہوتے ہیں۔ عام طور پر اسے اس مقصد کے لئے تین چار یا پانچ منٹ دیئے جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے ابتدائی جملے کہہ چکتا ہے تو نمبر دو کی باری آتی ہے۔ جسے اس معاملہ پر اپنے نظریات کا اظہار کرنے سے قبل نمبر ایک کے بیان کردہ نکات کے خلاصہ کو ٹھیک طور سے بیان کرنا پڑتا ہے۔ وہ ان الفاظ سے شروع کرے گا۔ "میں سمجھتا ہوں آپ نے یہ کہا ہے کہ" اس دوران ریفری کو (ذہنی طور پر یا کاغذ پر) ان نکات کو نوٹ کر لینا چاہیئے جو نمبر ایک نے بیان کئے ہوں۔ تاکہ اس بات کا یقین ہو سکے کہ نمبر دو وہی کچھ کہتا ہے جو مطلوب ہے۔ ظاہر ہے کہ ریفری کو یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے کہ نمبر دو، نمبر ایک کے بیان کو لفظ بہ لفظ دہرائے گا۔ صرف اہم نکات ہونے چاہئیں۔ جب نمبر دو یہ کہے کہ اس نے خلاصہ مکمل بیان کر دیا ہے

تو نمبر ایک سے ریفری پوچھے گا۔ "کیا نمبر دو آپ کی بات سمجھ گیا؟ ہاں یا نہیں"۔ اگر جواب "نہیں" ہو تو نمبر دو بھولے ہوئے نکات کو یاد کرنے کی کوشش کریگا، اگر ضروری ہو تو ریفری نمبر ایک کو کچھ یاد دلانے کی اجازت دے دے گا۔ لیکن کسی صورت میں بھی کسی نئے عنصر کو داخل کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔

جب ایک دفعہ نمبر ایک تسلیم کرے کہ اس کا افتتاحی بیان سمجھ لیا گیا ہے تو جواباً نمبر دو اپنے ابتدائی خیالات کا اظہار کرے گا اور کردار بدل جائیں گے۔ اس تبادلہ کے آخر پر نمبر ایک مزید خیالات یا دلائل بیان کرسکتا ہے اور اس طرح کھیل جاری رہتا ہے۔

اگر ممکن ہو تو تین دور ہونے چاہیئں۔ تاکہ ٹیم کے ہر رکن کے ریفری اور نمبر ایک اور نمبر دو بننے کی باری آسکے۔ تین دور پورے ہو چکنے کے بعد طالب علموں نے حسب ذیل کے بارے میں اس دوران میں جو کچھ سیکھا اس پر ایک مکمل اور آزادانہ بحث ہونی چاہیئے۔

- ان کی اپنی سماعت کی اور اپنے خیالات کو واضح طور پر بیان کرنے کی اہلیت
- ان دو معاملات میں ان کی ٹیم کے ارکان کی اہلیت۔
- دوسرے لوگوں کو سمجھنے میں پیش آنے والی عام مشکلات ("ابلاغ کی مشکلات")

معلم کو چاہیئے کہ عام مشکلات کے بارے میں گروہ سے حسب ذیل نتائج اخذ کرنے کی کوشش کرے۔

مقررین :-

- اپنی بات کہنے میں اکثر ژولیدہ بیان اور مبہم ہوتے ہیں۔
- اکثر حریص ہوتے ہیں اور زیادہ وقت بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- اکثر بہت سے خیالات فی الفور بیان کرجاتے ہیں۔
- اکثر ایک خیال کو دوسرے سے متعلق نہیں کرتے۔
- اکثر ان باتوں کا جواب نہیں دیتے جو دوسرے مقرروں نے کہی ہوں (یعنی گفتگو دوطرفہ کی جگہ یک طرفہ رہ جاتی ہے)

سامعین

- اکثر سننے میں دقت محسوس کرتے ہیں
- اکثر یہ سوچنے میں لگ جاتے ہیں کہ وہ کسی نکتہ کا جواب کس طرح دیں گے اور اس طرح سننا ترک کر دیتے ہیں۔

—— اکثر کسی نتیجہ پر کود کر پہنچ جاتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے اپنی بات کا جواز پیش کرتے ہیں - " آپ کی مراد تھی ...... یا آپ کا دراصل مطلب یہ تھا ..... "

—— اکثر مقرر کی پہلی اور آخری بات کو یاد رکھتے ہیں اور بیچ کی کچھ باتیں بھول جاتے ہیں ۔

۳۔ اس تمام کتابچہ کے بارے میں سوالات بحث[1]

۱۔ کیا اس کتابچہ کا مطالعہ کرنے میں آپ نے تاکیدی چارٹوں کی کوئی اہمیت محسوس کی؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ اگر کی ہے تو کس طرح؟ کون سے زیادہ اور کون سے کم مفید تھے؟

۲۔ آپ کے ملک میں کس خاص نوعیت کے مزدور طلبہ اصل مسئلہ بنے ہوئے ہیں؟ ان کو حل کرنے میں کن خصوصی تدابیر کی ضرورت ہے؟ اب تک ان کے لئے کیا تدابیر اختیار کی گئی ہیں؟

۳۔ مزدوروں کی تعلیم کے چار بڑے مقاصد یا چار اہم عناصر میں سے آپ فی الوقت اپنے ملک کے لئے سب سے زیادہ اہم کسے سمجھتے ہیں؟

۴۔ باب ۲ میں درج شدہ مختلف اداروں کی جانب سے مزدوروں کی تعلیم کے لئے آپ کے ملک میں کیا مدد دی جاتی ہے اور آپ کے خیال میں آئندہ کیا مدد دی جانی چاہیئے؟

۵۔ آپ کے ملک میں خاص گروہوں کے لئے اجلاس کے اوقات اور جگہوں کے بارے میں کیا خصوصی مسائل پیدا ہوتے ہیں؟

۶۔ کیا آپ کے خیال میں آپ کے ملک میں نوجوان مزدوروں کے لئے رہائشی ہوسٹل والے کالجوں کا نظریہ مفید ہوسکتا ہے۔

۷۔ اب آپ کے ملک میں رہائشی نصابات کے لئے کس قسم کی قیام گاہیں میسّر ہیں؟ آپ کس قسم کی قیام گاہ پسند کریں گے؟ ۶۰ بستروں کے کالج کے لئے عمارت، سازوسامان اور انتظام کی

---

[1] یہ بات بنظر استحسان دیکھی جائے گی۔ اگر ان سوالوں کے جوابات شعبۂ تعلیم مزدوران عالمی ادارۂ محنت، جنیوا، سوئٹزرلینڈ کو ارسال کئے جائیں

لاگت کا تخمینہ لگانے کی کوشش کیجئے۔

۸۔ آپ کے ملک میں مزدوروں کی مخصوص تعلیم کے گروہوں کے لئے تاکیدی چارٹ ۲۶ میں مذکورہ تکنیکوں میں سے کون کون سی مناسب ہیں اور کیوں؟

۹۔ آپ تاکیدی چارٹ ۲۹ میں مذکورہ آلات اور سامان میں سے کون سے سامان کو مزدوروں کے کسی تعلیمی پروگرام کے لئے ضروری خیال کرتے ہیں؟ ان میں سے کتنے آپ کے ملک میں آسانی سے دستیاب ہیں؟

۱۰۔ ماضی میں عالمی ادارۂ محنت کی طرف سے آپ کے ملک میں مزدوروں کی تعلیم کے لئے کیا مدد دی گئی ہے؟ آئندہ آپ کیا مدد حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

۲۔ مزدوروں کی تعلیم کے بارے میں طریق و تکنیک پر مضامین کا انتخاب

۱۔ " گروہی بحث کے لئے معلوماتی اجلاس : ایک مثالی منصوبہ " (نمبر ۱۵ مارچ ۱۹۶۹ء)

۲۔ " کیا لیبر پریس 'تعلیمی' ہے ؟ " (نمبر ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

۳۔ "دی ریڈنگ کلب ، تصویروں کے بغیر متحرک فلمیں " (نمبر ۱۶ جون ۱۹۶۹ء)

۴۔ " تعلیم مزدوران کا بہترین دوست ، ٹیپ ریکارڈر " (نمبر ۲ اکتوبر ۱۹۶۴ء)

۵۔ ' ایک قابل یقین گواہ : ٹیپ ریکارڈر اور الجیریا میں تعلیم مزدوراں کے نصابات میں اس کا استعمال ' (نمبر ۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

۶۔ "فلینل بورڈ کیا ہوتا ہے ؟ " (نمبر ۷ جون ۱۹۶۶ء)

۷۔ "تصویر کشی ۔ مبتدیوں کی حوصلہ افزائی " (نمبر ۱۳ جون ۱۹۶۸ء)

۸۔ تختہ سیاہ ، فلپ چارٹ اور فلینل بورڈ " (نمبر ۹ مارچ ۱۹۶۷ء)

۹۔ "پوسٹروں کے بارے میں ایک لفظ" اور "اپنے پوسٹر خود بنائیے" (نمبر ۲۱ مئی ۱۹۷۱ء)

۱۰۔ "بالائی پروجیکٹر ، تفصیل و استعمال " (نمبر ۴ جون ۱۹۶۵ء)

۱۱۔ " فلم سٹرپس اور سلائیڈیں " (نمبر ۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

۱۲۔ " سلطنت متحدہ ، ٹیلی ویژن کے ذریعے بنیادی معیشت سے تعارف " (نمبر ۶ فروری ۱۹۶۶)

لے ۔ یہ مضامین الگ طور پر اس کتابچہ کے ساتھ ایک معاون جلد میں شائع کئے گئے ہیں. جس کا عنوان ہے ۔ "مزدوروں کی تعلیم کو کیسے بہتر بنایا جائے" ۔ طریق و تکنیک پر مضامین کا مجموعہ جو "تعلیم مزدوراں" (جنیوا ، ۱۹۷۶ء) (آئی. ایس. بی. این ۹۲-۲-۱۰۱۲۷۷-۸) میں شائع کیا گیا ہے ۔ دوسروں کے ساتھ انہیں پہلے غیر مجلد طور پر طبع کیا گیا تھا اور اس شکل میں وہ ایک فولڈر میں دستیاب تھے. جس کا عنوان تھا ۔ "مزدوروں کی تعلیم کے طریق و تکنیک"۔

۱۳۔ "تعلیم مزدوراں اور ابلاغ عامہ کے ذرائع" (نمبر ۱۳ جون ۱۹۶۸ء)

۱۴۔ "یونین کی نمائندگی، بی بی سی کے ذریعے کارکنوں کی تعلیم کے لئے دس پروگراموں کا ایک سلسلہ" (نمبر ۲۱، مئی ۱۹۷۱ء)

۱۵۔ "بنیادی معیشتوں کے لئے ایک نئی تدریسی امداد، ریکو پلانی کا کھیل" (نمبر ۱۹ جون ۱۹۷۰ء)

۱۶۔ "تصفیہ یا ہڑتال (کھیل کے ذریعے سیکھنا، یونین - انتظامیہ کی اجتماعی سودے بازی کی ایک فرضی مشق)" (نمبر ۲۰، اکتوبر ۱۹۷۰ء)

۱۷۔ "کردار ادا کرنے پر تبصرہ" (نمبر ۴ جون ۱۹۶۵ء)

۱۸۔ "کردار ادا کرنے کے حق میں دلیل" (نمبر ۱۰ جون ۱۹۶۷ء)

۱۹۔ "ٹریڈ یونین کے اساتذہ کے لئے تربیتی نصابات کی تنظیم" (نمبر ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

۲۰۔ "اُجرتوں اور مطالعہ کار کے مسئلوں پر ٹریڈ یونین کی تربیت میں مربوط تدریسی طریقے" (نمبر ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

۳۔ عالمی ادارۂ محنت اور مزدوروں کی تعلیم

مختصر تاریخ

عالمی ادارہ محنت ۱۹۱۹ء میں اپنے قیام سے لے کر اب تک مزدوروں کی تعلیم کے فروغ میں دلچسپی لینے کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دفتر کے پہلے ڈائریکٹر البرٹ تھامس نے عالمی ادارہ محنت کی خصوصی تعلیمی ذمہ داریوں پر اکثر زور دیا بلکہ کارکنوں کی عالمی یونیورسٹی کے قیام کو بھی مدنظر رکھا۔

پہلی اور دوسری جنگ عظیم کی درمیانی مدت میں عالمی ادارہ محنت کا تعلیمی کام زیادہ تر معلوماتی مطالعہ جات اور رپورٹوں کو شائع کرنا اور اپنے اہل کاروں کو فنی مشاورتی مشنوں پر بھیجنا اور ٹریڈ یونینوں کارکنوں کی تعلیمی انجمنوں اور ایسے ہی دیگر اداروں کی طرف سے بھیجے گئے گروہوں کا جنیوا کے صدر مقام پر استقبال کرنا تھا۔

تاہم دوسری جنگ عظیم کے بعد نئے ترقی پذیر ملکوں کی اہم تعلیمی ضروریات نے جو ان کی اقتصادی اور معاشرتی ترقی کرنے کی کوششوں سے متعلق تھیں یہ واضح کر دیا کہ عالمی ادارہ محنت کو اس سے زیادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو اس نے ماضی میں کی تھیں۔ چنانچہ عالمی محنت کانفرنس نے ۱۹۵۰ء میں منظور کردہ ایک قرارداد میں درخواست کی کہ مزدوروں کو تعلیم یافتہ بنانے کے مواقع کو فروغ دینے کے لئے تمام مناسب اقدامات کئے جانے چاہئیں اور کارکنوں کی تعلیم کا مقصد یہ معین کیا کہ مزدوروں کو ان کی اپنی مختلف تحریکوں میں زیادہ موثر طور پر شرکت کرنے اور اپنے ٹریڈ یونین اور متعلقہ فرائض منصبی کو زیادہ بجا طور پر انجام دینے کے قابل بنانا ہے۔

چنانچہ اس وقت سے دُنیا کے بہت سے حصوں میں مشترکہ اور سہ فریقی اداروں کے قیام نے مزدوروں کے نمائندوں کے لئے یہ ضروری بنادیا ہے کہ وہ اپنے فرائض احسن طور پر انجام دینے کے لئے اور نمائندگی والی اسامیوں کو پُر کرنے کی غرض سے کارکنوں کی کافی بڑی تعداد کو تربیت دینے کے لئے ضروری تعلیم حاصل کریں۔

چونکہ مشترکہ اور سہ فریقی اداروں نے جس قسم کے مسئلوں کو نمٹایا ہے وہ بالکل انہیں موضوعات کے